بمنظوری و معاونت گورنمنٹ ہند

ترجمہ

انڈین لا رپورٹ

یعنی

نظائر قانون ہند

مئی سنہ ۱۹۰۲ء

سلسلہ بمبئی

متضمن

مقدمات منفصلہ ہائی کورٹ و حکام عالی مقام پریوی کونسل

منجانب مالکان

منشی درگا پرشاد	مترجم پنشنر ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی
منشی شنکر لال بی-اے	جج
منشی بانکے بہاری	مترجم
مولوی احمد علیخان	سب جج

تالیف ہو کر

مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد میں باہتمام منشی نرت بہاری ماتھر طبع ہوا

قیمت علاوہ محصول ڈاک ۔عہ

جملہ حقوق قانوناً محفوظ ہیں

تلاش نظائر

اگر کسی صاحب کو کسی خاص مقدمہ کے متعلق نظائر کی ضرورت ہو تو وہ شکل مقدمہ تحریر فرماوین اور اس امر سے مطلع فرماوین کہ کس امر کے موافق یا مخالف نظائر مطلوب ہین اس مطبع مین نظائر مطلوبہ تلاش کیجاینگی اور اون کا حوالہ تحریر کیا جاویگا یا اگر فرمایش کیجاوے گی تو نظائر مذکور (اگر مطبع مین ہونگی) بوصول قیمت نقد یا بذریعہ ویلیوپے ایبل روانہ کیجاوینگی - فیس تلاش عہ نقد ہمراہ فرمایش کے آنی چاہیے اور کم سے کم ایک ہفتہ مہلت واسطے تلاش نظائر کے ملنی چاہیے -

دہرم شاستر سہرتی چندرکا

اس کتاب کا مستند ہونا ہائیکورٹ اور مشہور مولفان دہرم شاستر میکناٹن وغیرہ صاحبان نے تسلیم فرمایا ہے اس کتاب مین ہر ایک امر متعلقہ کی نسبت پوری تفصیل کے ساتھ فلسفانہ بحث کی گئی ہے عمدہ اور مستند دلائل کے حوالہ سے ہر مسئلہ کا تصفیہ کیا گیا ہے اس کتاب کا ترجمہ سنسکرت سے انگریزی زبان مین کرشنا سامی آیر نامی پرنسپل صدر امین باشندہ مدراس پریزیڈنسی نے ۱۸۶۷ء مین کیا تھا باوصف اس کتاب کے مفید عام ہونے کے اب تک اسکی اشاعت اردو زبان مین نہین ہوئی تھی اور یہ ایک بہت بڑا نقص اشاعت علم دہرم شاستر کا تھا - اس نقص کے رفع کرنیکے لئے کتاب مذکور کا ترجمہ انگریزی سے نہایت بامحاورہ اردو الفاظ مین کیا گیا ہے اور بہ نظر احتیاط مزید اس ترجمہ کی تصیح جناب منشی پرتاب نرائن صاحب بی - اے - سابق سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند سے جنکے اہتمام مین کتب قانونی کا بے نظیر ترجمہ ہوا ہے کرائی گئی - اس کتاب کی قیمت سے سکہ کلدار یا سکہ حالی علاوہ محصول کے ہے شائقین کتاب مذکور کی خدمت مین التماس ہے کہ جن اصحاب کو خریداری منظور ہو مطلع فرماوین -

المشتہر

منشی نرت بہاری ماتھر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند بنگلہ نمبر ۳ میور روڈ الہ آباد

جلد ۲۶ — حصہ ۵

فہرست مقدمات

صیغہ ابتدائی دیوانی

جمشیدجی این تاتا بنام کاشی ناتھہ ۳۲۵

حسین بہائی بنام احمد بہائی ۳۱۹

صیغہ اپیل دیوانی

بائی ہری گنگا بنام ترکم لال ۳۷۳

بنایک بنام کلکٹر بمبئی ۳۳۰

پچار ہرو بنام کاشی ۳۸۷

دان آپا بنام یمنا بائی ۳۷۹

کندن مل بنام کاشی بائی ۳۶۲

گانو بنام سری دیو سد لیشور ۳۶۰

ناگپا بنام سید بدر الدین ۳۵۳

فہرست مضامین ردیف وار

اختیار سماعت - معاملت دار - نالش دخل - حکم ماقبل مصدورہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع)

ناگپا بنام سید بدر الدین (سنہ ۱۹۰۱ع)

انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ .... ۳۵۳

ازدواج ثانی - وراثت - وراثت ایسے پسر کی جو ازدواج اول سے ہو باوجود ازدواج ثانی کے - ایکٹ متعلقہ ازدواج مکرر ہندو بیوگان (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع) دفعات ۲ و ۵ بیوہ

دیکھو بیوہ ۳۸۷

اڑگنہاے

ایکٹ سنہ ۱۸۵۵ع نمبر ۱۵ دفعات ۲ و ۵

دیکھو بیوہ ۳۸۷

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۴ دفعہ ۳۸

دیکھو دہرم شاستر ۳۲۵

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۴ دفعہ ۴۳

دیکھو رہن ۳۷۸

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۵ دفعہ ۲۳

دیکھو روشنی وہوا ۳۷۳

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۱۴ دفعہ ۳۰۵

دیکھو رہن ۳۷۸

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۱۴ دفعہ ۵۹۶

دیکھو پریوی کونسل ۳۱۹

ایکٹہائے (بمبئی)

ایکٹ ۱۸۶۷ء نمبر ۲ دفعات ۸ و ۹

دیکھو مالگذاری آراضی ۳۳۸

ایکٹ ۱۸۷۹ء نمبر ۵ دفعہ ۹۲

دیکھو زمینداروں اسامی ۳۶۰

ایکٹ انتقال جایداد (۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۴ - دہرم شاستر - نابالغ معاہدہ پدر جایداد موروثی کے بیع کرنے کا - تعمیل مختص ایسے معاہدہ کی - حالات جنگی وجہ سے بیع جایز ہو - قرضجات پدر - بار ثبوت ایسے حالات کا جنکی وجہ سے معاہدہ کا کرنا جایز تھا]

جمشید جی این ٹاٹا بنام کاشی ناتھ (سنہ ۱۹۰۱ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶] ۳۲۵

ایکٹ انتقال جائداد (۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۳ - رہن - راہنان شریک - ڈگری بربنائے رہن نامہ - بیع خانگی جائداد مرہونہ کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے باجازت عدالت - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

دفعہ ۳۰۵ - ادا کیا جانا زر ڈگری کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے
حصہ رسدی - نالش منجانب خریدار بیع خانگی کے بغرض بیدخلی ایک
مدیون ڈگری کے جو ایک جزو جایداد مرہونہ پر قابض ہو - مواخذہ اوس
جزو پر بابت حصہ رسدی کے بجانب خریدار منتقل ہوتا ہے]

دان اپا بنام یمنا پا (۱۹۰۲ء) انڈین لا رپورٹ
سلسلہ بمبئی جلد ۲۶] ۳۷۸

بیدخلی - زمیندار و اسامی - بیدخلی - اطلاعنامہ بیدخلی - ضرورت ثبوت تعمیل اطلاعنامہ
بیدخلی مناسب کی مجموعہ مالگذاری اراضی ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء بمبئی
دفعہ ۸۴ - امور تنقیح طلب جو عدالت قائم کرے - عملدرآمد - ضابطہ]

گانو بنام سری دیو سدیشور
(سنہ ۱۹۰۱ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶] ۳۶۰

بیوہ - ازدواج ثانی - وراثت - وراثت ایسے پسر کی جو ازدواج اول سے ہو بادجو
ازدواج ثانی کے - ایکٹ متعلقہ ازدواج مکرر ہندو بیوگان (نمبر ۱۵
سنہ ۱۸۵۶ء) دفعات ۲ و ۵]

چمار ہرد بنام کاشی (سنہ ۱۹۰۱ء) انڈین لا رپورٹ
سلسلہ بمبئی جلد ۲۶] ۳۸۷

پریوی کونسل - اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴
سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۹۶ - مالیت شے نزاعی - وصیت نامہ - تعبیر]

حسین بہائی بنام احمد بہائی (سنہ ۱۹۰۱ء) انڈین لا رپورٹ
سلسلہ بمبئی جلد ۲۶] ۳۱۹

جمع مشخصہ - اضافہ جمع - ایکٹ مالگذاری اراضی شہر بمبئی (ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۶ء) بمبئی دفعات
۸ و ۹ - بندوبست جمع - اطلاعنامہ اضافہ - قبل تشخیص - جمع کے مالک
جایداد کو اطلاع دینے کی کچھ ضرورت نہونا - مالگذاری اراضی]
دیکھو مالگذاری اراضی ۳۳۸

حصہ رسدی - نالش منجانب خریدار بیع خانگی کے بغرض بیدخلی ایک مدیون ڈگری کے

جو ایک جزو جائداد مرہونہ پر قابض ہو۔ مواخذہ اوس جزو پر بابت
حصہ رسدی کے بجانب خریدار منتقل ہوتا ہے۔ ایکٹ انتقال جایداد
(۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۳۔ رہن۔ راہنان شریک۔ ڈگری بربنائے رہن نامہ
بیع خانگی جایداد مرہونہ کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے باجازت عدالت
مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۰۵]

دیکھو رہن ٣٧٨

حق آسایش۔ تبدیلی حق آسایش۔ نئی کھڑکیوں کا بہ نسبت پورانی کھڑکیوں کے بلندی
پر ہونا۔ حق آسایش جدید۔ ایکٹ حقوق اسایش (۵ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۳۔
روشنی وہوا۔ حکم امتناعی]

دیکھو روشنی وہوا ٣٧٣

دہرم شاستر۔ نابالغ۔ معاہدہ پدر جائداد موروثی کے بیع کرنیکا تعمیل مختص ایسے معاہدہ
کی۔ حالات جنکی وجہ سے بیع جائز ہو۔ قرضجات پدر۔ بار ثبوت ایسے
حالات کا جنکی وجہ سے معاہدہ کا کرنا جائز تہا۔ ایکٹ انتقال جایداد
(نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۴]
جمشید جی این تاتا بنام کاشی ناتہہ (سنہ ۱۹۰۱ء انڈین لا رپورٹ
سلسلہ بمبئی جلد ۲۶] ٣٢٥

روشنی وہوا۔ حکم امتناعی۔ بیدخلی حق آسایش۔ نئی کہڑکیوں کا بہ نسبت پورانی
کہڑکیوں کے بلندی پر ہونا۔ حق آسایش جدید۔ ایکٹ حقوق اسایش
ہند (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۳]
بائی ہری گنگا بنام ترکم لال کیدار ٹیور (سنہ ۱۹۰۲ء)
انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶] ٣٧٣

رہن۔ راہنان شریک۔ ڈگری بربنائے رہن نامہ بیع خانگی جائداد مرہونہ کا منجانب
ایک مدیون ڈگری کے باجازت عدالت۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)
دفعہ ۳۰۵۔ ادا کیا جانا زر ڈگری کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے حصہ رسدی
نالش منجانب خریدار بیع خانگی کے بعوض بیدخلی ایک مدیون ڈگری کے جو ایک جزو جائداد

مرہونہ پر قابض ہو مواخذہ اوس جزو بابت حصہ رسدی کے بجانب خریدار
منتقل ہوتا ہے۔ ایکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۸۳]

دان اپا بنام یمنا پا (سنہ ۱۹۰۲ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ ... ۳۷۸

راہن - مرتہن قابض - انفکاک - حساب - طریقہ تقسیم حساب]

کندن مل بنام کاشی بائی (سنہ ۱۹۰۲ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ ۳۶۲

زمیندار و اسامی - بیدخلی - اطلاعنامہ بیدخلی - ضرورت ثبوت تعمیل اطلاعنامہ بیدخلی مناسب
کی مجموعہ مالگذاری اراضی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ع بمبئی دفعہ ۸۴ - امور تنقیح طلب جو عدالت قایم کرے - عملدرآمد ضابطہ]

گانو بنام سری دیو سدا ہیشور (سنہ ۱۹۰۱ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ ۳۶۰

عملدرآمد - ضابطہ امور تنقیح طلب جو عدالت قایم کرے]

گانو بنام سری دیو سدا ہیشور (سنہ ۱۹۰۱ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ ... ۳۶۰

مالگذاری آراضی - جمع مشخصہ - اضافہ جمع - ایکٹ مالگذاری شہر بمبئی (ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ع)
دفعات ۸ و ۹ بندوبست جمع یعنی بندوبست - اطلاعنامہ اضافہ قبل تشخیص جمع کے
مالک جائداد کو اطلاع دینے کی کچھ ضرورت نہوتا]

بنایک آتما رام بنام کلکٹر بمبئی (سنہ ۱۹۰۱ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ ۳۳۸

مجموعہ مالگذاری آراضی (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۹ع) دفعہ ۸۴ زمیندار و اسامی - بیدخلی - اطلاعنامہ بیدخلی - ضرورت
ثبوت تعمیل اطلاعنامہ بیدخلی مناسب کی]

دیکھو زمیندار و اسامی ۳۶۰

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۵، ۲۹۰ رہن - راہنان شریک - ڈگری بربنائے رہن - تا
بیع خانگی جائداد مرہونہ کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے باجازت عدالت - ادا کیا جانا
زر ڈگری کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے حصہ رسدی - نالش منجانب خریدار بیع خانگی کے
بغرض بیدخلی ایک مدیون ڈگری کے جو ایک جزو جائداد مرہونہ پر قابض ہو - مواخذہ اوس
جزو بابت حصہ سدی کے بجانب خریدار منتقل ہوتا ہے ایکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۸۳]

دان اپا بنام یمنا پا (سنہ ۱۹۰۲ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ ۳۷۸

مجموعہ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۵۹۶ - مالیت شے متنازعہ - وصیت نامہ -
تعبیر - ہبہ قطعی - زمانہ جب موہوب لہ بالوصیت کی روپیہ ادا کیا جاوے -

سن بلوغ موہوب لہٗ - اس ہدایت مندرجہ وصیت نامہ کا نتیجہ کہ ادا کرنا
روپیہ کا ایک زمانہ تک بعد بلوغ کے ملتوی کیا جاوے اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل]
دیکھو پریوی کونسل و وصیت نامہ ۳۱۶

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعہ ۱۴۵ - معاملت دار - نالش دخل - اختیار سماعت -
حکم ماقبل مصدورہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۴۵ -]
دیکھو معاملت دار ۳۵۳

معاملت دار - نالش دخل - اختیار سماعت - حکم ماقبل مصدورہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۴۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء)
ناگیا بنام سید بدر الدین (سنہ ۱۹۰۱ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ ۳۵۳

نابالغ - معاہدہ پدر جائداد موروثی کے بیع کرنیکا تعمیل مختص ایسے معاہدہ کی - حالات جنگی وجہ سے بیع
جائز ہو - قرضجات پدر - بار ثبوت ایسے حالات کا جنگی وجہ سے معاہدہ کرنا جائز تھا -
ایکٹ انتقال جائداد (۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۴ - دہرم شاستر]
دیکھو دہرم شاستر ۳۲۵

وراثت - بیوہ - ازدواج ثانی - وراثت ایسے پسر کی جو ازدواج اول سے ہو باوجود
ازدواج ثانی کے - ایکٹ متعلقہ ازدواج مکرر ہندو بیوگان (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء)
دفعات ۲ و ۵]
چمارہرو بنام کاشی (سنہ ۱۹۰۲ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ
بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۳۸۷

وصیت نامہ - تعبیر - ہبہ قطعی - زمانہ جب موہوب لہٗ بالوصیت کو روپیہ ادا کیا جاوے -
سن بلوغ موہوب لہٗ اس ہدایت مندرجہ وصیت نامہ کا نتیجہ کہ ادا کرنا
روپیہ کا ایک زمانہ تک بعد بلوغ کے ملتوی کیا جاوے - اجازت اپیل بحضور
پریوی کونسل - مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۹۶ - مالیت شئے نزاعی
حسین بہائی بنام احمد بہائی حبیب بہائی (سنہ ۱۹۰۱ء)
انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۳۱۶

صیغہ ابتدائی دیوانی

باجلاس اسٹارلنگ صاحب جسٹس و برطبق اپیل باجلاس سرایل ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس ور سل صاحب جسٹس

۱۵-جون و ۲۰ ستمبر ۱۹۰۱ع

صفحہ کتاب انگریزی ۳۱۹

حسین بہائی احمد بہائی (مدعی) بنام احمد بہائی حبیب بہائی (مدعاعلیہ)*

وصیت نامہ - تعبیر - ہبہ قطعی - زمانہ جب موہوب لہٗ بالوصیت کو روپیہ ادا کیا جاے - سن بلوغ موہوب لہٗ - اس ہدایت مندرجہ وصیت نامہ کا نتیجہ کہ ادا کرنا روپیہ کا ایک زمانہ تک بعد بلوغ کے ملتوی کیا جاے - اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۵۹۶ - مالیت شے نزاعی -

جب از روے وصیت نامہ کے ہبہ قطعی کی جاے مگر اوسمین یہ ہدایت ہو کہ جائداد موہوبہ موہوب لہٗ کو اوسوقت تک حوالہ نہ کیجاے کہ وہ بعد زمانہ بلوغ کے کسی خاص سن کو پہونچ جاے ایسی ہدایت غیر موثر ہے ۳۲۰ بجز اسکے کہ از روے وصیت نامہ کے کوئی حق نسبت جائداد کے کسی شخص کو بابت زمانہ درمیانی کے دیا گیا ہو اور موہوب لہٗ مستحق ہے کہ جبھی وہ سن بلوغ کو پہونچے جائداد اوسکے حوالہ کی جاے -

مابین وصی و موہوب لہٗ باقی ترکہ کے یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا از روے وصیت نامہ کے موہوب لہٗ مستحق اسکا ہے کہ جب وہ بالغ ہو باقی ترکہ اوسکے حوالہ کیا جاے یا یہ کہ ادا ے مذکور اوسوقت تک ملتوی رہنا چاہیئے کہ اوسکی عمر ۲۵ سال کی ہو جاے اور اس اثنا مین وصی کو آمدنی کی نسبت حق حاصل ہے - عدالت نے یہ تجویز کی کہ موہوب لہٗ کو بالغ ہونے پر روپیہ ملنا چاہیئے اور از روے وصیت نامہ کے وصی کو کوئی حق نسبت آمدنی کے نہین دیا گیا ہے وصی نے درخواست واسطے عطاے اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل پیش کی اور یہ حجت کی کہ شے متنازعہ کی مالیت حسب اقتضاے دفعہ ۵۹۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ع ــــ شہ ہے کیونکہ اوسمین بحث متعلق استحقاق کل سرمایہ کے شامل ہے -

بانکار عطاے اجازت تجویز ہوئی کہ شے متنازعہ فیہ صرف آمدنی ہے اور اوسکی مالیت کافی نہین ہے - مقدمہ مین اس قیاس پر کارروائی کی گئی کہ وصی جز و کثیر ترکہ پر بحیثیت امانت دار کے قابض ہے اور بحث صرف نسبت آمدنی کے ہے

باجلاس چیمبرس - سمن ابتدائی جو مدعی نے بغرض تعبیر کرانے وصیت نامہ بعرضہ ۱۲ - مارچ

* نالش نمبر ۳۴۴ سنہ ۱۹۰۱ع

۱۹۰۱ء

حسین بھائی بنام احمد بھائی

۱۸۹۰ء نوشتہ مسماۃ فاطمہ بائی کے جو ۲۰ مئی ۱۸۹۲ء کو جسکو وہ فوت ہوئی جاری کرایا۔
احمد بھائی مدعا علیہ تنہا وصی و امانت دار وصیت نامہ مذکور کا اور پدر مدعی کا تھا۔
بذریعہ وصیت نامہ مذکور کے موصیہ نے اپنے وصی (مدعا علیہ) کو یہ اختیار دیا کہ اوسکی جائداد کا قبضہ حاصل کرے اور اوسکے اخراجات تجہیز و تکفین ادا کرے اور اوسکے واسطے فائدہ اوسکی روح کے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے صرف کرے اور بعد دینے صماہ کے بغرض خیرات مسماۃ مذکورہ نے اپنی باقی جائداد بحق مدعی ہبہ بالوصیت کی اور اوسکو تنہا اپنا وارث مقرر کرکے یہ ہدایت کی کہ اوسکا وصی اوسکو باقی جائداد مذکور جب وہ ۲۵ برس کا ہو جاوے حوالہ کرے اور اوسوقت وصی باقی جائداد مذکور کو اپنی تحویل مین رکھے اور سود کو جسطرح وہ مناسب سمجھے صرف کرے۔
فقرات اہم وصیت نامہ کے حسب ذیل ہین۔

۱۔ بعد منہائی اون رقوم کے جنکی نسبت یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حسب مندرجہ بالا ادا کی جاوین نسبت کسی رقم کے جو بطور میرے حصہ کے حاصل کی گئی ہو اور نسبت اوس رقم کے جو میری اون رقوم زر نقد مین سے باقی رہے جو احمد بھائی مذکور کے یہان ہین اور علاوہ انکے کسی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ازان میرے کی نسبت جو بقبضہ میرے یا کسی (دیگر) شخص کے بمبئی یا کسی دیگر ملک غیر مین ہو مین اپنے چچا کے سب سے چھوٹے بیٹے بھائی حسین بھائی احمد بھائی حبیب بھائی کو اپنا تنہا وارث کل جائداد مذکور کا مقرر کرتی ہون۔

۲۔ جب حسین بھائی احمد بھائی مذکور ۲۵ سال کا ہو جاوے تو میرے اوصیا میری جائداد مذکور اوسکو دیدین اور اوسوقت تک میرا وصی احمد بھائی حبیب بھائی کل جائداد مذکور اپنے پاس رکھے۔ اور نسبت اوس سود کے جو وہ وصول کرے واضح ہو کہ وہ اوسکو ایسے طریق سے صرف کرے جو وہ مناسب سمجھے۔ حسین بھائی احمد بھائی مذکور یا کسی دیگر شخص کو نسبت اوس معاملہ کے حساب وغیرہ طلب کرنے کا کچھ استحقاق حاصل نہین ہے۔ حسب مندرجہ بالا مین نے برضا و رغبت و بحالت صحت نفس و ثبات عقل (اپنے) آج تاریخ ۱۱ مارچ ۱۸۹۰ء کو اپنا اخیر وصیت نامہ ہذا تحریر کیا وغیرہ وغیرہ۔
جائداد موصیہ ایسی جائداد تھی جسکی وہ بروے وصیت اپنے پدر فضل بھائی حبیب بھائی کے مستحق تھی۔ اور اوسکے ترکہ کا انتظام بتاریخ اوسکی وفات کے پورے طور پر نہین کیا گیا اور اوسوقت ترکہ مذکور ایڈمنسٹریٹر جنرل کے قبضہ مین آیا۔
مارچ ۱۹۰۱ء مین مدعا علیہ نے فاطمہ بائی کے وصیت نامہ کا پروبیٹ حاصل کیا اپنی درخواست حصول پروبیٹ مین مدعا علیہ نے یہ تسلیم کیا کہ مبلغ ایک لاکھ اکیاون ہزار ۱۴ روپیہ ۲ آنہ ۱ پائی ذمہ میرے باقی جائداد فاطمہ بائی کا ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ع
حسین بہائی
بنام
احمد بہائی

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۱ع کو مدعی نے یہ نالش بنام مدعا علیہ کے واسطے دلا پانے باقی ترکہ فاطمہ بائی کے اس بیان سے دائر کی کہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع کو مدعا علیہ کو مبلغ ... ایڈمنسٹریٹر جنرل سے بابت اوس ہبہ وصیتی کے ملا جو فاطمہ بائی کے لئے اوسکا باپ چھوڑ گیا تھا - اور یہ کہ اوسکو بعد کچھ عرصہ کے فاطمہ بائی کا حصہ باقی ترکہ پدر مسماۃ میں ملیگا -

عرضی نالش کے فقرات ذیل مین دعوی مدعی مندرج ہے -

۱۰ - مدعی کا یہ بیان ہے کہ اب اوسکی عمر ۲۱ برس سے زیادہ ہے اور اوسکو یہ شورہ دیا گیا ہے کہ اب وہ مستحق حاصل کرنے اوس باقی ترکہ مسماۃ فاطمہ بائی مذکور کا ہے - جو اوسکو دیا گیا ہے -

۱۱ - مدعی نے مدعا علیہ سے تقاضا کیا کہ تم مجھے وہ جزو ترکہ کا جو تمہارے قبضہ مین آچکا ہے و نیز وہ مبالغ جو تمسے ترکہ مذکور کو باقتنی ہین اور جنکا وصیت نامہ فاطمہ بائی مذکور مین ذکر ہے مع سود بشرح لعہ فیصدی سالانہ ادا کرو اور نیز یہ کہ باقی ترکہ مذکور کے جب وہ تمکو ملے مدعی کو ادا کرنے کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرو مگر مدعا علیہ نے مدعی کی درخواست مذکور کی تعمیل کرنے سے انکار کیا ہے -

بعد اوخال عرضی نالش کے مدعی نے یمن ابتدائی باستدعائے تصفیہ امور ذیل جاری کرایا -

(اول) آیا مدعی اب مستحق دلائے جانے ترکہ فاطمہ بائی متوفیہ کلہ ہے یا نہین -

(دوم) آیا مدعا علیہ کو زر مذکور تعدادی مبلغ ... مع سود من ابتدائے اوس تاریخ کے جب وہ اوسکے قبضہ مین آئی و نیز رقم تعدادی مبلغ ... جسکی نسبت مدعا علیہ نے یہ تسلیم کیا کہ وہ ذمہ اوسکے یا فتنی ترکہ مذکور بعد منہائی (الف) اخراجات تجہیز و تکفین و (ب) خرچہ پروبیٹ و (ج) ہبہ جات وصیتی وغیرہ کے ہے مدعی کو فوراً ادا کرنا یا نہین -

مسٹر اسکاٹ (قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل) منجانب مدعی - مدعی فوراً مستحق دلا پانے باقی ترکہ کا ہے حالانکہ اوسکی عمر ہنوز ۲۵ سال کی نہین ہوئی ہے - مقدمات گوساوی شیوگر بنام ریوٹ کارنیک (۱) و کاسلنگ بنام کاسلنگ (۲) ملاحظہ طلب -

مسٹر برنیس منجانب مدعا علیہ - مدعی مستحق ترکہ کا نہین ہے جب تک کہ ۲۵ سال کی عمر کا نہو جاے از روے وصیت نامہ کے مدعا علیہ اوسوقت تک روپیہ کا سود بمرضی خود اور بلا سمجھانے حساب کے صرف کر سکتا ہے - مدعا علیہ کا بمقابلہ مدعی کے بابت ایسے روپیہ کے جو مدعی کو بیجا طور پر ملا دعوی متخالف ہے اور اوس سے مدعی کو جب تک کہ دعوی متخالف مذکور کا تصفیہ نہو جاے ترکہ مذکور نہ دلانا چاہئے -

اسٹارلنگ صاحب جسٹس - اسناد محولہ سے یہ عیان ہے کہ مدعی کی عمر جیسا کہ کونسل مدعا علیہ نے تسلیم کیا ۲۱ سال کی ہوگئی پس چونکہ اوسکے بلوغ سے ۳ سال اور گذر چکے ہین لہذا وہ

(۱) سنہ ۱۸۸۶ع بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۶۳ (۲) سنہ ۱۸۵۹ع ریورٹ بیونس صاحب صفحہ ۲۶۵ ریورٹ ۲۶۵

سنہ ۱۹۰۱ع

حسین بہائی بنام احمد بہائی

مستحق دلائے جائے جائداد فاطمہ بائی کا ہے گو اوسکا تصرف از روئے وصیت نامہ مسماۃ مذکورہ کے اوسکے ۲۵ سال کے سن تک ملتوی رہنا چاہئے بجز اسکے کہ آمدنی اس اثنا میں بحق کسی دوسرے شخص کے صرف نہو۔ مقدمات گاسلنگ بنام گاسلنگ (۱) وگوساوی شلوگر بنام ریوٹ کارنیک (۲) ملاحظہ طلب ہین بعد اسکے یہ ہدایت ہے کہ۔

—

نسبت اوس سود کے جو وہ (یعنی احمد بہائی حبیب بہائی امانت دار) وصول کرے اوسکو جسطرح وہ مناسب سمجھے صرف کریگا حسین بہائی احمد بہائی مذکور یا کسی دیگر شخص کو اوس معاملہ مین استحقاق حساب طلب کرنے کا نہین ہے۔

آمدنی مطلقاً بحق مدعا علیہ کے صرف کی جاے۔ بلحاظ مقدمات کے تکویہ معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ گبس بنام رمتہ (۳) مین ہبہ مطلق بنام امانت داران واوصیا ر کے باقی ترکہ کا ایسی عبارت کے ساتھہ تھا جسکی روسے اونکو ترکہ مذکور کے ایسے طریق سے وبحق ایسے اشخاص کے جو اونکی راے مین اونکو مناسب معلوم ہون منتقل کرنے کا اختیار دیاگیا تھا۔ عدالت نے یہ تجویز کی کہ چونکہ باقی ترکہ ہبہ بالوصیت مطلق بحق امانت داران واوصیا کے بلا کسی شرط کے ہے لہذا اوس عبارت سے جو بعد ہبہ مطلق کے تحریر ہے صرف یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ موہوب لہ کو نسبت اوس شے کے جو خود اوسکی جائداد تھی کیا کرنے کا اختیار تھا لہذا اونھون نے باقی جائداد مذکور مطلقاً خود اپنے صرف کے لئے لی۔ مقدمات فاولر بنام گارلایک (۴) و یاہ جیہہ بنام اونگ چینگ (۵) مین روپیہ اوصیا کو مطلقاً مگر امانتاً حسب راے اونکے صرف کرنے کے لئے دیاگیا تہا اور عدالت نے یہ تجویز کی کہ لفظ امانتاً سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اونکو خود اپنے فائدہ کے واسطے نہین بلکہ کسی دوسرے کے لئے امانتاً لینا چاہئے اور چونکہ امانت مذکور عدالت کے نزدیک اسقدر غیر متحقق تہی کہ اوسکی تعمیل ناممکن تہی۔ لہذا وہ ساقط تہی۔

مقدمہ ہذا ان ہر دو اقسام سے اسوجہ سے مختلف ہے کہ اوسمین ہبہ مطلق کل جائداد کا بحق حسین بہائی کے ہے اور اوسمین ہبہ اوس آمدنی کا جو وقتاً فوقتاً ہو بالضرور شامل ہوگیا۔ پس چونکہ آمدنی بادی النظر مین حسین بہائی کی ہے لہذا کیا الفاظ وصیت نامہ کی روسے جسکو مین نے پیشتر بیان ۴۴۳ کیا ہے وہ اوس سے جبتک کہ وہ ۲۵ سال کا نہو محروم رہیگا بلحاظ اس امر کے کہ وصی وامانت دار حسین بہائی کا باپ تہا اور یہ کہ مطابق رواج ملک کے وہ غالباً بنظر حالات معمولی جبتک وہ ۲۵ سال کا نہو اپنے باپ کے ساتھہ رہیگا میری یہ راے ہے کہ اس عبارت سے ہبہ مطلق بحق مدعا علیہ

(۱) (۱۸۵۹ء) رپورٹ بائنس صاحب صفحہ ۴۹۵ ور رپورٹ صفحہ ۲۶۸ (۲) (۱۸۸۶ء) سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۳

(۳) (۱۸۱۳ء) رپورٹ وایی وبیس صاحبان جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ (۴) (۱۸۳۰ء) رسل وملنے صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۳۲ (۵) (۱۸۸۵ء) لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۶ صفحہ ۳۸۱

سنہ ۱۹۰۱ء
حسین بہائی
بنام
احمد بہائی

خود اوسکے فائدہ کے لیے قائم نہین ہوتا مگر وہ بحیثیت امانت دار سود کو ایسے کامون مین صرف کرسکتا تھا جنمین امانت دار اوسکو بلا تفہیم حساب کے بطرز مناسب صرف کرسکتا ہے اور وہ اختیار سود کو بحیثیت امانت دار صرف کرنے کا اوسوقت ختم ہوجائیگا کہ موہوب لہ کی ایسی حیثیت ہو کر وہ جائداد مذکور کے دلائے جانے کا دعویٰ کرسکے۔

چونکہ مدعی اب بالغ ہے لہذا وہ اور طرح پر مجاز حوالہ کئے جانے جائداد مذکور کا ہے لہذا عبارت فقرہ ۶ وصیت نامہ کا یہ اثر نہین ہے کہ وہ اوس شے سے محروم ہو جو بروے فقرہ ماقبل کے اوسکو قطعاً دی گئی تھی۔ پس اب مدعی مستحق دلائے جانے ترکہ فاطمہ بائی کا ہے اور مین اوس مضمون کا استقرار کرتا ہون نسبت دعوی متخالف کے جو مدعاعلیہ پیش کرنا چاہتا ہے واضح ہو کہ دعوی مذکور منجانب مدعاعلیہ بمقابلہ ذات خاص مدعی کے ہے اور اوسکے نالش اہتمام مین پیش کیے جانے کی اجازت نہ ملنی چاہئے
۳۲۴ فی الحال مدعی کو جائداد مذکور کے حوالہ کرنے کا حکم صادر نہین ہوسکتا کیونکہ یہ تحقیق نہین ہوا ہے کہ کسقدر جائداد کا مدعی مستحق ہے۔ لہذا مین اس معاملہ کو اہل کمیشن کے سپرد کرونگا کہ وہ معمولی حساب اہتمام کا لیکر اور تحقیق کرکے یہ رپورٹ کرے کہ ترکہ فاطمہ بائی کی مقدار اور نوعیت کیا ہے۔ حکم نسبت کل خرچ کے اور جملہ ہدایات مزید ملتوی رکھی گئین۔ درخواست پیش کرنے کا اختیار ہے۔ کونسل کو اطلاع دی گئی۔

مدعاعلیہ نے اپیل کیا۔ ۲۔ اگست سنہ ۱۹۰۱ء کو عدالت اپیل (جنٹلمن صاحب چیف جسٹس و رسل صاحب جسٹس) نے ڈگری مذکور الصدر کو جسقدر کہ وہ تعبیر وصیت نامہ سے متعلق ہے بحال رکھا۔ عدالت موصوف نے یہ تجویز کی کہ حسب فقرہ ۵ کے ہبۂ مطلق بحق حسین بہائی کے ہوا ہے اور یہ کہ ۲۵ سال کی عمر تک اوسکے تصرف کے التوا کی شرط غیر موثر ہے کیونکہ اوس اثنا مین کسی شخص کو کوئی استحقاق جائداد مذکور مین نہین دیا گیا۔ فقرہ ۶ کا یہ اثر نہین ہے کہ ہبہ قطعی موسومہ حسین بہائی کم کیا جائے اور نہ اوسکی رو سے احمد بہائی کو کوئی استحقاق درمیانی عطا کیا گیا۔

عدالت اپیل مین فریقین نے کچھ رعایتین کین جنکی وجہ سے عدالت نے صدور حکم اہتمام کو غیر ضروری تصور کیا۔ پس اس ترمیم کے ساتھ حکم مصدورہ اسٹارلنگ صاحب جسٹس بحال رکھا گیا۔

۴۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو احمد بہائی مدعاعلیہ نے بغرض حصول اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل درخواست پیش کی۔ اوس درخواست کی جنٹلمن صاحب چیف جسٹس اور رسل صاحب جسٹس نے سماعت کی۔

مسٹر بریلیس منجانب سائل (مدعاعلیہ)۔ ریوٹ کارنیک منجانب فریق متخالف (مدعی)۔

جنٹلمن صاحب چیف جسٹس۔ یہ درخواست بغرض حصول اجازت اپیل بحضور

سنہ ۱۹۰۱ء | حسین بہائی بنام احمد بہائی

پریوی کونسل بنا راضی فیصلہ ڈویزان بنچ کے ہے۔

امر تنقیح طلب تعبیر صحیح وصیت نامہ کی ہے منجانب سائل حال کے یہ حجت کی گئی کہ جب تک رسپانڈنٹ ۲۵ سال کا نہو وہ آمدنی باقی ترکہ سے مستفید ہونے کا مستحق ہے اور رسپانڈنٹ نے یہ دعوی کیا کہ وہ مستحق آمدنی کا اور اسوجہ سے دلائے جانے باقی ترکہ کا ہے کیونکہ وہ بالغ ہوگیا ہے۔

اسٹارلنگ صاحب جسٹس نے نسبت اس بحث متعلقہ تعبیر کے حق رسپانڈنٹ فیصلہ کیا اور برطبق اپیل بنچ ہذا نے وصیت نامہ مذکور کی نسبت وہی رائے قائم کی۔ مگر اوسکی ڈگری اسقدر ترمیم کی گئی کہ ۳۴۵ معمولی ڈگری اہتمام غیر ضروری تصور کی گئی۔ یہ ہم بوجہ اوس امر کے کرسکے جسکی نسبت ہمارے روبرو بعد ہمارے طے کرنے بحث تعبیر کے رضامندی ظاہر کی گئی تھی۔ بنا راضی اس ڈگری کے سائل اپیل کرنا چاہتا ہے

پس ہمکو نسبت اس امر کے اپنا اطمینان کرنا ہے کہ مالیت شئے منشاے نالش اور شئے متنازعہ کی برطبق اپیل بحضور پریوی کونسل عـــہ یا اوس سے زیادہ ہے اور نیز یہ کہ امر تجویز سے جسکی بنا پر منے تجویز اسٹارلنگ صاحب جسٹس کی بحال رکھی کسیقدر بحث اہم قانونی پیدا ہوتی ہے۔ صرف ایک امر جسکی نسبت ہمارے روبرو برطبق اپیل بحث کی گئی یہ تھا کہ تا وقتیکہ رسپانڈنٹ ۲۵ سال کا نہو آمدنی کسکو ملے اور بربناے شہادت میری رائے مین یہ صاف ظاہر ہے کہ اس امر نزاعی کی لاگت اوسقدر نہیں ہے جسقدر کہ ضروری ہے مسٹر برینس نے ہمارے روبرو یہ ظاہر کیا ہے کہ معیار مالیت کی تعمیل ہوچکی ہے کیونکہ سائل نے یہ حجت کی کہ تا وقتیکہ رسپانڈنٹ ۲۵ سال کا نہو مین مطلقاً مستحق کل سرمایہ کا ہون مگر یہ امر بجا ایسا نہیں ہے۔ مقدمہ مین سراسر اس قیاس پر کارروائی کی گئی ہے کہ سائل قابض جزو کثیر کا بحیثیت امانت دار کے تھا اور بحث صرف نسبت آمدنی کے تھی کوئی دوسری راے معقول طور پر پیش نہین کی گئی اور نہ پیش کی جاسکتی تھی۔ اور اس بیان مسٹر برینس سے کوئی بحث اہم قانونی پیدا نہیں ہوتی ہے۔

پس میری راے مین درخواست مع خرچہ کے ڈسمس ہونی چاہیئے۔

اٹرنیان مدعی۔ مسٹران طیب جی دوایا بہائی و کمپنی۔

اٹرنیان مدعا علیہ۔ آردشیر وہرمزجی دونشا و کمپنی۔

صیغہ ابتدائی دیوانی

باجلاس رسل صاحب جسٹس و بہ تطبیق اپیل باجلاس سر (ایل ایچ) جنکنس صاحب چیف جسٹس و اسٹارلنگ صاحب جسٹس۔

جمشیدجی این تاتا (ابتداً مدعی) اپیلانٹ

بنام

کاشی ناتھہ جیون منگلیا (ابتداً مدعا علیہ نمبر ۳) رسپانڈنٹ *

۲۲۔ نومبر ۱۹۰۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۲۶

دہرم شاستر۔ نابالغ۔ معاہدہ پدر جائداد موروثی کے بیع کرنے کا۔ تعمیل مختص ایسے معاہدہ کی۔ حالات جنکی وجہ سے بیع جائز ہو۔ قرضجات پدر۔ بار ثبوت ایسے حالات کا جنکی وجہ سے معاہدہ کا کرنا جائز تہا۔ ایکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۸۔

بذریعہ اقرارنامہ تحریری مورخہ ۹۔ مارچ ۱۹۰۱ء کے مدعا علیہا اول و دوم (پسر و مادر) نے ایک آراضی کی جو جائداد موروثی تہی بدست مدعی بیع کرنے کا معاہدہ کیا۔ مدعی نے بیان کیا کہ اوسکو بعد ازاں یہ معلوم ہوا کہ مدعا علیہ اول کے ایک پسر نابالغ ہے جسکو اوسنے نالش ہذا میں مدعا علیہ (مدعا علیہ نمبر ۳) بنایا ہے اور اوسنے ہر سہ مدعا علیہم پر واسطے تعمیل مختص اقرارنامہ مذکور کے بدین حجت نالش کی کہ حق نابالغ پر بار کفالت ہے کیونکہ جائداد بغرض ادائے قرضجات خاندان کے بیع کی گئی ہے۔

تجویز ہوئی کہ بمقابلہ مدعا علیہ نابالغ (مدعا علیہ نمبر ۳) کے ڈگری صادر نہیں ہو سکتی۔ اسمیں شک نہیں کہ بغرض ادائے اپنے ایسے قرضجات کے جنکا مواخذہ اوسکے ورثا پر ہو ہندو پدر کل جائداد خاندانی بیع کر سکتا ہے کہ اوسکے پسر کا حق واقع جائداد مذکور بہی منتقل ہو جائے مگر مقدمہ ہذا کوئی ثبوت ایسے قرضہ کا نہیں ہے جنکی وجہ سے بیع جائز ہو۔ ایسے حالات کے ثابت کرنے کا بار جنکی وجہ سے قرضہ جائز ہو اوس شخص پر ہے جو نابالغ کو پابند کرنا چاہے اور مدعی نے ایسا نہیں کیا ہے۔

اصول مندرجہ دفعہ ۳۸۔ ایکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ ۱۸۸۲ء) ایسی صورت سے متعلق نہیں ہے جب معاملہ ہنوز ناکمل ہو کیونکہ اوسمیں پہلے سے یہ تصور کیا گیا ہے کہ انتقال واقعی بعوض بدل کے ہو چکا ہے۔

یہ نالش بجانب خریدار واسطے تعمیل مختص ایک معاہدہ بیع آراضی بدست زامیر ہ کے بہم نالش بنام تین مدعا علیہم کے دائر کی گئی یعنی (اول) جیون منگلیا (دوم) ٹیکا بائی (مدعا علیہ نمبر ۱) و (سوم) رسپانڈنٹ مذکورہ الصدر کاشی ناتھہ منگلیا (مدعا علیہ نمبر ۳) جو اسمیں

* نالش نمبر ۱۷۰ ۱۹۰۱ء۔ اپیل نمبر ۱۴۳ ۱۱

سنہ ۱۹۰۱ء
جمشید جی ابن نانا بنام کاشی ناتھ

مدعا علیہ اول کا تھا اور بتاریخ ارجاع نالش نابالغ تھا۔

عرضی نالش مین یہ تحریر ہے کہ ازروے ایک اقرارنامہ مورخہ ۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کے اول دو مدعا علیہما نے ایک آراضی واقع سیوری متصل بمبئی بدست نامبردہ کہ فالتو ہاے سے مبرا تھی ۸ رفی گز مربع بیع کرنے کا اقرار کیا - اقرارنامہ مذکور مین یہ شرط تھی کہ جائداد کی پیمایش ہوکر ادسی مطابق قیمت مقرر ہونی چاہئے - یہ کہ مبلغ ماصہ منجانب مدعی بطور بیعانہ کے ادا ہونا چاہئے یہ کہ مدعا علیہ کو استحقاق قابل فروخت ثابت کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔

مدعی نے ماصہ بیعانہ ادا کیا اور آراضی کی پیمایش کرائی اور وہ ۳۰۸۰ گز مربع پائی گئی۔

بعد تاریخ اقرار خریداری مذکور الصدر کے مدعی کو معلوم ہوا کہ مدعا علیہ اول کے ایک پسر نابالغ (مدعا علیہ نمبر ۳) ہے چنانچہ وہ فریق نالش ہذا قرار دیا گیا۔

فقرہ ذیل عرضی نالش کا اہم ہے۔

۸ - مدعی کو بعد تاریخ اقرارنامہ مذکور کے یہ دریافت ہوا کہ مدعا علیہ اول کے ایک پسر یعنی مدعا علیہ سوم ہے جو نابالغ ہے اور اس وجہ سے اوسکو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ نابالغ مذکور کو فریق مدعا علیہ نالش ہذا قرار دے کیونکہ اوسکو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ جائداد جسکے بیع کرنے کا معاہدہ کیا گیا جائداد موروثی ہے حالانکہ جائداد مذکور مدعا علیہما اول ودوم نے واسطے ادائے قرضجات خاندان کے بیع کی۔

عرضی نالش مین بمقابلہ مدعا علیہما اول ودوم استدعا واسطے تعمیل مختص اونکے اقرارنامہ مورخہ ۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کے بعد مدعی کے ادا کرنے مبلغ الصماصہ یعنی باقی زر ثمن کے اور واسطے اس استقرار کے کی گئی کہ اقرارنامہ مذکور کی پابندی استحقاق مدعا علیہ سوم (اگر کچھ ہو) واقع جائداد مذکور پر ہے۔

مدعا علیہما اول ودوم نے نالش کی جوابدہی نہین کی۔

مدعا علیہ سوم (رسپانڈنٹ) نے یہ بیان کیا کہ جائداد موروثی ہے اور وہ مستحق اوسکے نصف حصہ کا ہے۔ اوسنے اس امر سے انکار کیا کہ جائداد واسطے قرضجات یا ضروریات خاندان کے بیع کیجاتی تھی اور یہ بیان کیا کہ اوسکے پدر (مدعا علیہ) نے بے احتیاطی سے بلا ضرورت اور واسطے ایسی اغراض کے قرضجات لئے ہین جو مفید خاندان نہین ہین اور اوسنے یہ حجت کی کہ اقرارنامہ بیع مورخہ ۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کا اوسکے حق واقع جائداد مذکور پر کچھ مواخذہ نہین ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ع
جمشید جی ابن تاتا
بنام
کاشی ناتھ

امور تنقیح طلب ذیل بوقت سماعت قائم کئے گئے۔

۱- آیا اقرار نامہ بیع مندرجہ عرضی نالش متذکرہ مدعا علیہما اول و دوم نے واسطے ادائے قرضجات خاندان مندرجہ نقرہ ۶ عرضی نالش کے تحریر کیا یا نہین۔

۲- آیا اقرار نامہ بیع مدعا علیہ سوم یا اوسکے حق واقع اوس جائداد پر جسکے بیع کرنے کا معاہدہ کیا گیا۔ قابل پابندی ہے یا نہین۔

۳- آیا مدعی مستحق تعمیل مختص کا حسب مستدعوئی عرضی نالش ہے یا نہین۔

۴- آیا جائداد متنازعہ کے نہایت کم قیمت پر بیع کرنے کا معاہدہ کیا گیا ہے یا نہین۔

۳۲۸ ۵- آیا مدعا علیہ اول نے (اگر اوسکے ذمہ کوئی قرضجات تھے) یہ قرضجات واسطے ضرورت خاندان یا کسی فرض واجب یا مذہبی کے لئے تھے۔

۶- آیا مدعا علیہ اول نے (اگر اوسکے ذمہ کوئی قرضجات تھے) وہ قرضجات واسطے اغراض خلاف تہذیب کے لئے تھے یا نہین۔

۷- آیا نالش جسطرحپر کہ وہ مرتب کی گئی بوجہ اشتمال بیجا بناہائے مخاصمت با فریقین کے جائز ہے یا نہین۔

۸- آیا مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ نے قطع نظر اراضی متذکرہ اقرار نامہ کے بیع کرنے کا معاہدہ کیا تھا یا نہین۔

مسٹر اسکاٹ (قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل) و مسٹر ریکیس منجانب مدعی۔

مسٹر وادیا و مسٹر وادیا منجانب مدعا علیہ سوم۔

مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲۔ اصالتاً حاضر ہوئے۔

رسل صاحب جسٹس ۔ یہ نالش ۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مدعی نے بنام مدعا علیہ اول اور اوسکی ماں مدعا علیہا دوم کے باستدعائے تعمیل مختص اقرار نامہ (کاغذ حرف (ب) مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۰ع) و بنام مدعا علیہ سوم پسر نابالغ کے بدین استدعا دائر کی کہ استقرار اس امر کا کیا جائے کہ پابندی اقرار بیع مذکور کی استحقاق مدعا علیہ سوم واقع جائداد مذکور پر (اگر کوئی ہو) ہے یا نہین۔

امور تنقیح طلب ذیل مرتب کئے گئے [حاکم موصوف نے امور تنقیح طلب کو بیان کرکے یہ فرمایا]

مسٹر وادیا نے منجانب مدعا علیہ سوم کے یہ بحث کی کہ اشتمال بیجا بناہائے مخاصمت کا ہوا ہے اور اونہون نے مقدمہ لکھمی بنام فیض اللہ (۱) پر استدلال کیا مگر مقدمہ مذکور میرے نزدیک ہرگز قابل اعتنا نہین ہے کیونکہ میری رائے مین مدعا علیہ سوم مقدمہ ہذا بطور شخص غیر متعلق معاہدہ کے بیان نہین کیا جا سکتا ہے اور یہ تجویز ہوئی ہے کہ اصول مندرجہ مقدمہ مذکور و نیز مندرجہ مقدمہ ہاٹن بنام ٹنی (۲)

(۱) (سنہ ۱۸۸۰ع) بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ (۲) (سنہ ۱۸۶۶ع) لا ریورٹ چانسری جلد ۱ صفحہ ۱۰۴

سنہ ۱۹۰۱ع
جمشید جی این ٹاٹا بنام کاشی ناتھہ

صرف اوس صورت سے متعلق ہے کہ بیان مدعی سے ظاہر ہو کہ فریق ثالث نو فریق معاہدہ کو دیگر فریق ہاے معاہدہ کے اتحقاق سے استحقاق جداگانہ حاصل ہے۔ دیکھو مقدمہ گمند لال بنام چھوٹے لال (۱)۔ مقدمہ ہذا مین یہ صاف ظاہر ہے کہ حق مدعا علیہ سوم کا اوسکے پدر کے حق سے علیحدہ نہین ہے۔ پس مین یہ تجویز کرتا ہون کہ اشتمال بیجا بنا ہاے مخاصمت کا نہین ہے۔

بعد اسکے مین مقدمہ بیبنہ مدعا علیہا نمبر اوم کو طے کرونگا یعنی یہ کہ جائداد جسکے بیع کرنے کا اونہون نے وعدہ کیا جائداد مندرجہ کاغذ حرف (ب) مذکور نہین ہے بلکہ وہ بالکل دوسری جائداد ہے نسبت اس امر کے مین اونکی شہادت کو کسی امر مین باور نہین کرتا ہون۔

قبل تجویز کرنے قانون متعلقہ مقدمہ کے مین واقعات مختصراً بیان کرتا ہون۔ جائداد متنازعہ لب سڑک سوری کے واقع ہے اور اوسکا رقبہ قریب ۳۰۰۰ گز مربع کے ہے اور ابتداءً وہ مع چند دیگر جائداد ہاے واقع سوری کے ملکیت پدر مدعا علیہ اول کی تھی۔ بذریعہ اقرار نامہ (کاغذ حرف (ب)) کے اول دو مدعا علیہا نے منجملہ دیگر امور کے اوسکے بدست مدعی بشرح ۸ فی گز مربع بیع کرنیکا اقرار کیا اور مبلغ ما صہ مختار مدعی نے مدعا علیہا نمبر اوم کو بطور بیعانہ کے ادا کیے۔ اس آراضی کو پدر مدعا علیہ اول نے سنہ ۱۸۸۶ع مین بعوض ال۔۔۔۔ کے خرید کیا تھا جبکہ وہ اراضی نشیب تھی اور سنے بعد ازان اوسکے جزو کثیر کو ہموار دیا اور وہ واسطے پیداوار میولون کے بطور باغیچہ کے مستعمل ہوتی رہی ہے۔ واسطے ثابت کرنے اس امر کے کہ آراضی مذکور کا لگان سالانہ کیا ہے کسیقدر شہادت پیش کی گئی لیکن چونکہ بغرض ثابت کرنے اس امر کے کہ اوس لگان سے بطور مناسب کسقدر منہائی ہونی چاہیے کوئی شہادت باوقعت پیش نہین کی گئی لہذا مین نسبت اس امر کے کہ خالص جمعبندی سالانہ کیا ہے کوئی رائے قائم نہین کر سکتا۔ گفتگو درباب خریداری منجانب مدعی (جسکو اوس معاملہ سے بذات خود کچھ تعلق نہ تھا) دو دلالون مسمی مانک و تلبولور مسٹر سکلت والا نے جو اوس معاملہ مین مختار مدعی تھا اور جسنے یہ بیان کیا ہے کہ مجھکو مدعی سے حکم عام نسبت خریداری آراضی واقع سوری کے بشرح مابین ۴ و ۸ فی گز مربع ملا تھا شروع کی تھی۔ اگرچہ مانک دلال کا یہ بیان ہے کہ مجھکو وجود زوجہ و پسر نابالغ مدعا علیہ اول سے بوقت انعقاد معاہدہ آگاہی نہ تھی مگر مین باور کرتا ہون کہ اوسکو اونکے وجود کا علم ضرور تھا کیونکہ اوسکا مدعا علیہ اول سے دور کا رشتہ ہے۔ اور دوسرے دلال نے یہ تسلیم کیا ہے کہ مجھکو وجود نابالغ کا علم تھا۔ سکلت والا نے یہ تسلیم کیا ہے کہ مین نے نسبت وجود پسر نابالغ کے کوئی تحقیقات ۳۲۹

(۱) (سنہ ۱۸۸۲ع) سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۶۱

۱۹۰۱ء
جمشیدجی این ٹاٹا
بنام
کاشی ناتھ

نہیں کی۔ ان ہر سہ اشخاص کو بنا بر (کاغذ نمبر ۱) اس امر سے آگاہی تھی کہ آراضی مذکور جائداد موروثی بقبضہ مدعاعلیہ اول تھی۔

بربنائے شہادت مین یہ تجویز کرتا ہون کہ مدعاعلیہ اول نشے باز اور نہایت ناعاقبت اندیش شخص ہے اگر کل نہین تو قریب کل جائداد غیر منقولہ متروکہ پدر نامبردہ کے بعلّت ڈگریات بمقابلہ نامبردہ بمقدمات عدالت مطالبات خفیفہ بربنائے رقعہ جات دستخطی نامبردہ قرق ہوگئی ہے۔ (دیکھو شہادت ناظر عدالت مطالبات خفیفہ اور کاغذات جو شہادت مین داخل کئے گئے)۔ اون جائداد ون مین سے بعض جو اسطرحپر قرق ہوگئی تہین مختلف کم قیمتون پر نیلام ہوئین۔ مسٹر ریکس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ

۳۳۰ یہ ثابت نہین ہوا ہے کہ روپیہ جو مدعاعلیہ اول نے قرض لیا واسطے ادائے قرضجات خاندان کے مطلوب تہا۔ مین یہ بہی تجویز کرتا ہون کہ یہ قرار پایا تہا کہ یہ جائداد نہایت کم قیمت پر نیلام ہو۔ جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے جائداد مذکور ۱۸۹۶ء مین بعوض الــــــ ۶ خرید کی گئی تہی۔ وہ نہایت عمدہ موقع پر ہے دو گواہون نے اپنی رضامندی نسبت اس امر کے ظاہر کی ہے کہ اگر وہ اونکو موافقت سے بہتر مل سکے تو وہ اونکو بہت زیادہ قیمت پر خرید کرین گواہ دیگر نے ایک معاہدہ کی نسبت شہادت دی ہے جو پیشتر واسطے فروخت جائداد کے بشرح عہ فی گز مربع ہوا تہا۔ مگر یہ معاہدہ ایک بخوبی فرضی معاہدہ ہو سکتا ہے جو واسطے اغراض نالش کے کیا گیا تہا۔ لیکن میرے نزدیک جو کچہ کہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ مابین قیمت مندرجہ معاہدہ اور اوس قیمت کے جسپر پدر مدعاعلیہ اول نے جائداد مذکور کو ۱۸۹۶ء مین خرید کیا تہا فرق مبلغ اما کا ہے اور جائداد مذکور مین سطح سابق سے کسیقدر بلند کروائے جانے کی وجہ سے بسلسلہ ترقی ہوئی ہے اور میری یہ رائے ہے کہ معاہدہ مذکور نہایت کم قیمت پر کیا گیا تہا۔

پس دیکھنا چاہئے کہ اس صورت واقعات سے کون قانون متعلق ہے۔ کیا ایسی بیع نابالغ پر قابل پابندی ہے یا نہین جملہ نظائر متعلقہ و ہر دو خاستر پر کونسل ہر دو فریق نے میرے روبرو بخوبی بحث کی ہے مسٹر ریکس کی بحث اسطرح مختصراً بیان کی جا سکتی ہے کہ پدر ہندو نابالغ کو بہ نسبت مہتمم ہندو خاندان کے زیادہ تر اختیارات حاصل ہین۔ اور چونکہ ہندو باپ کے بیٹے کو اپنے باپ کے قرضجات کا ادا کرنا لازم ہے لہذا جبہی کہ باپ کی مقروضی ثابت ہو جائے بیع جائز ہو جاتی ہے۔ مگر قبل اسکے کہ مین اس مسئلہ کی نسبت تجویز کرون میری دانست مین بعض خیالات عام اور ہین جنپر مجہکو اولاً لحاظ کرنا چاہئے۔

علاوہ برین اولاً یہ نالش بابت تعمیل مخصص کے ہے اور اختیار ڈگری کرنے ایسی نالش کا اختیار تمیزی

سنہ ۱۹۰۱ع
جمشید جی ناتا بنام کاشی ناتھ

پر منحصر ہے اور عدالت کو لازم نہین ہے کہ ایسی دادرسی محض اسوجہ سے عطا کرے کہ ایسا کرنا جائز ہے لیکن اختیار تمیزی عدالت کا خود خواستہ نہین ہے بلکہ صحیح اور معقول مطابق اصول معدلت کے ہے اور لایق اسکے ہے کہ عدالت اپیل سے اوسکی اطلاح ہو سکے۔ دفعہ ۲۲۔ ایکٹ دادرسی خاص نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ع ملاحظہ طلب۔ پس کیا مجھکو اپیل مین اختیار تمیزی بحق مدعی استعمال کرنا چاہیئے ؟ امر اہم جو میرے دلپر خلاف میرے اسطرح استعمال کرنے اختیار تمیزی کے نالش ہذا مین موثر ہے وہ اوس جایداد کی کم قیمت ہے جو معاہدہ نشان حرف (ب) مین مندرج ہے۔ بلحاظ اسکے میری یہ راے ہے کہ ایسے حالات

۳۳۱ موجود ہین جنکے اعتبار سے معاہدہ اسطور پر کیا گیا جس سے مدعی کو مدعاعلیہ نمبر ۳ پر ترجیح نامناسب حاصل ہو گو مدعی کی جانب سے کوئی فریب یا مغالطہ دہی نہو۔ دیکھو دفعہ ۲۲ ایکٹ دادرسی خاص مین ا مطابق قانون انگلستان اور نیز از روے ایکٹ معاہدہ کے نابالغ بیع یا خریداری جایداد کا معاہدہ قابل پابندی کرنے کے قانوناً قابل ہوتا ہے اور عدالت ہاے ملک انگلستان کو عموماً فروخت کرنے یا پٹہ پر دینے اوسکی جائداد کا بجز بروے اختیارات قانونی جواز روے ایکٹ ہاے بٹوارہ ... ہاے متعلقہ علاقہ جات بند و بست شدہ وغیرہ کے دئے گئے ہون اور واسطے بعض اغراض خاص کے۔ (دیکھو کتاب متعلقہ بایعان و مشتریان مصنفہ ڈارٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۳۰۶ و ۱۳۱۵) یا مترہن یا داین کے نالش اداے قرضجات مورث مین جبکہ بیع کی ہدایت کرنا مفید نابالغ کے ہو (دیکھو مقدمہ فیلڈ بنام مور (۱)، و رسالہ متعلق نابالغان مصنفہ سمسن صاحب صفحات ۳۵۴ و ۵۰۶) کوئی اختیار حاصل نہین ہے اور چونکہ نابالغ فروخت نہین کرسکتا ہے لہذا اوسکا معاہدہ بیع منجانب یا بمقابلہ اوسکے نافذ نہین کیا جاسکتا (مقدمات فلائٹ بنام بولینڈ (۲) وکالورٹ بنام گاڈفرے (۳) وہارگریو بنام ہارگریو (۴) ملاحظہ طلب)۔

ایک نہایت حال کے مقدمہ مین بر طبق کرنے استصواب چیف جسٹس صاحب و معلم عدالت ہذا کے جالس حجیبرس سے احکام نے یہ تجویز کی تھی کہ بر طبق درخواست ایک ہندو باپ کے واسطے بیع کرنے خود اپنی اور اپنے پسر نابالغ کی جایداد کے نہایت نفع کی قیمت پر عدالت اوسکو منظور کرسکتی تھی اور واقعی اوسنے منظور کیا مگر اپنی یہ راے ظاہر کی کہ اختیار مذکور صرف بعد باحتیاط تمام استعمال کرنے اختیار تمیزی کے اور اوسکے اس امر مین اطمینان کامل ہو جانے کے کہ بیع مفید نابالغ ہے عمل مین لانا چاہیئے (مقدمہ معاملہ

(۱) (سنہ ۱۸۵۶ع) ریورٹ ڈی جیکس میکناٹن وگارڈن صاحبان جلد ۷ صفحہ ۶۹۱

(۲) (سنہ ۱۸۲۸ع) ریورٹ رسل صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۹۸ (۳) (سنہ ۱۸۴۳ع) ریورٹ بیون صاحب جلد ۶ صفحہ ۹۷ بصفحہ ۱۰۹

(۴) ریورٹ بیون صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۸

سنہ ۱۹۰۱ء جمنا بائی وغیرہ بنام کاشی ناتھ

منی لال ہرگووندن (۱) ملاحظہ طلب) مقدمہ ہذا مین یہ تجویز کرنی ناممکن ہے کہ بیع واسطے فائدہ مدعا علیہ سوم ہے۔

اب مین مقدمہ کو بلحاظ دہرم شاستر کے دیکھونگا۔ امر اول جو میرے ذہن مین آتا ہے یہ ہے کہ جائداد بیع کرنے مین نابالغ کا بالکل خیال نہین کیا گیا (اگر مین اس فقرہ کو استعمال کر سکون)۔ نسبت اوسکے وجود کے بھی کوئی تحقیقات نہین کی گئی حالانکہ حالات ایسے تھے جنکا مدعی یہ بہ توسط اوسکے مختاران کے جنکو اوسکی اطلاع تھی اثر ہو سکتا تھا۔ آرائے حکام عالی مقام پریوی کونسل بمقدمہ ہداتی ہنومان پرشاد بنام بابوی (۲) متعلق ہین۔ جیسا کہ مین صاحب فرماتے ہین (فقرہ ۲۰۰۳ ملاحظہ طلب)۔ یہ مقدمہ ۳۴۲
مادر مہتمم کا بحیثیت ولیہ وارث نابالغ کے تھا۔ بلاشبہہ ممکن ہے کہ پدر اور بزرگ خاندان کو اعلیٰ تر اختیارات حاصل ہون مگر کم نہین حاصل ہو سکتے اور یہ بارہا تجویز ہو چکی ہے کہ اصول مندرجہ تجویز مذکور باپ یا دیگر مالکان مشترک سے جب وہ ایسی جائداد کا جس سے دہرم شاستر متاکشرا متعلق ہو اہتمام کرتے ہون بدرجہ مساوی متعلق ہے۔ (دیکھو مقدمات جنکا مین صاحب نے نوٹ دفعہ مذکور مین حوالہ دیا) حکام عالی مقام پریوی کونسل نے یہ فرمایا صفحہ ۲۴۳ ملاحظہ طلب)

اختیار مہتمم وارث نابالغ کا کسی جائداد پر جو خود اوسکی نہو نسبت بار کفالت قائم کرنے کے حسب دہرم شاستر ایک اختیار محدود اور باقید ہے۔ وہ صرف بصورت ضرورت یا واسطے فائدہ جائداد کے صحیح طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے مگر جب صورت خاص مین بار ایسا ہو جو ہوشیار مالک واسطے فائدہ کے قائم کر سکتا ہے تو دائن نیک نیت پر جائداد کی بدانتظامی ماقبل کا اثر نہین ہو سکتا ہے۔ جائداد مذکور کی زیر باری واقعی یا خطرہ جسکو رفع کرنا چاہئے یا وہ فایدہ جو بصورت خاص ادسمین ہونا چاہئے امور قابل لحاظ ہین۔ لیکن بلاشبہہ اگر خطرہ مذکور بوجہ کسی بداعمالی کے جسمین دائن شریک ہے یا شریک رہا ہے پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہو چکا ہے تو وہ خود اپنی غلطی سے مستفید نہین ہو سکتا کہ بمقابلہ وارث خود اپنے حق مین بربنائے ایسی ضرورت کے جو اوسکی غلطی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو ایک مطالبہ کی تائید کرے پس اس مقدمہ مین دائن بجز اسکے کہ اوسکا بدنیتی سے عمل کرنا ثابت ہو جائے متاثر نہوگا گو یہ ثابت ہو جائے کہ بہتر انتظام سے جائداد مذکور قرضہ سے مبرا رہ سکتی تھی۔ حکام عالی مقام کی رائے مین دائن کو لازم ہے کہ ضرورت قرض کی نسبت تحقیقات کرے اور جہانتک ممکن ہو ادن لوگون کی بابت جنسے وہ معاملہ کرتا ہو اس بارہ مین اپنا اطمینان کرے کہ آیا مہتمم بصورت خاص واسطے فائدہ جائداد کے عمل کر رہا ہے۔ مگر معزی الیہم خیال کرتے ہین کہ اگر وہ اسطرح پر تحقیقات کرے اور ایمانداری سے عمل کرے تو اصل وجود ضرورت کا فی نفسہ کا ادر جسکا معقول طور پر اعتبار کیا گیا ہو وہ اس شخص کے مطالبہ کے جائز ہونے کے لئے شرط مقدم نہین ہے

(۱) (۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۳ (۲) (۱۸۵۶ء) اپیل ہائے ہند مولفہ مور جلد ۶ صفحہ ۳۹۳

سنہ ۱۹۰۱ع
جمشید جی این تاتہا
بنام
کاشی ناتہہ

اور ایسے حالات مین حکام ممدوح کی راے مین اوسکو یہ دریافت کرنا لازم نہین ہے کہ روپیہ کس کام مین صرف کیا گیا - یہ عیان ہے کہ جو روپیہ بکفالت کسی جائداد کے قرض لیا جاے وہ غالباً بہ نسبت اوس قرض کے آسان تر شرائط پر حاصل کیا جاتا ہے جو محض ضمانت ذاتی پر منحصر ہو لہذا ایسی کفالت کے قائم کرنے سے جسکی رو سے قرض مناسب لیا گیا ہو یہ تصور نہین ہو سکتا کہ انتظام ناعاقبت اندیشی سے کیا گیا - اغراض جنکی وجہ سے قرض لینے کی ضرورت ہوتی ہے بہ نسبت واقعی طور پر صرف کیے جانے کے اکثر متعلق بزمانہ گذشتہ ہوتی ہین اور داین کو بجز اسکے کہ وہ انتظام مین شریک ہو بہت کم نسبت اسکے ذرائع حاصل ہوتے ہین کہ وہ صرف واقعی کی نسبت ہدایت کرے اور اوسکی بابت اپنا قابو رکھے - حکام عالی مقام کی یہ راے ہے کہ داین نیک نیت کو جب اوسنے ایمانداری اور احتیاط مناسب سے عمل کیا ہو نقصان نہین برداشت کرنا ہوگا مگر جب اوسنے خود ہی دہوکا کھایا ہو"۔

مین صاحب (فصل ۱۱م ۳ ملاحظہ طلب) فرماتے ہین مقدمہ روبرو پریوی کونسل کے رہن کا تھا اور نہ بیع کا - مگر یہ عیان ہے کہ وہی اصول ہر صورت مین متعلق ہونگے"۔ مقدمہ سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد (۱) مین پریوی کونسل نے یہ فرمایا "حقوق شرکاے ایک ہندو خاندان غیر علیحدہ شدہ کے جس سے دہرم شاستر متاکشرا متعلق ہو اور جسمین باپ اور اوسکے پسران ہون اون حقوق سے مختلف نہین ہوتے جو شرکاے خاندان قسم مذکور کے ایسے خاندان مین ہوتے ہین جنمین برادران مشترک ہون بجز اسکے کہ اونپر خاص فرض ادا کرنے قرضجات اونکے باپ کا ہوتا ہے وہ حق بموجب دہرم شاستر کے پسران پر قائم کیا گیا ہے اور یہ امر بہی موثر ہے کہ باپ جملہ صورتون مین قدرتی طور پر اور بصورت پسران نابالغ کے بالضرور مہتمم جائداد خاندان مشترکہ کا ہوتا ہے"۔ بصفحہ ۶۰۹ رسالہ مصنفہ ویسٹ و بوہلر صاحبان (طبع سوم) یہ تحریر ہے "معاملات بیرونی مین قائم مقام خاندان مشترکہ بالعموم شریک یا شرکاے مہتمم ہوتے ہین - اہتمام معمولی طور پر باپ کو بزمانہ حیات نامبردہ اور اوسکی قابلیت کرنے کاروبار کے حاصل ہوتا ہے اور بعدہ سب سے بڑے بہائی ذی لیاقت کو حاصل ہوتا ہے"۔ اور بصفحہ ۶۳۹ یہ تحریر ہے "پس یہ واضح ہوتا ہے کہ باپ کی بطور مہتمم دراصل وہی حیثیت ہوتی ہے کہ جیسی کسی دوسرے مہتمم کی خبرگیری خاندان مشترکہ اور ادا کرنا قرضجات کا بالخصوص اوسپر لازم ہوتے ہین"۔

بمقدمہ ہذا مین اپنے آپ سے یہ سوالات کرتا ہون (الف) آیا معاہدہ نشانی حرف (ب) واسطے فائدہ جائداد کے ہے - مین کہتا ہون نہین کیونکہ وہ نہایت کم قیمت پر ہوا ہے - (ب) آیا مدعی نے بذریعہ اپنے مختاران کے نسبت اون اشخاص کے جنکے ساتھہ وہ معاملہ کر رہا تہا حتی الامکان اپنا اطمینان اس بارہ مین کر لیا تہا کہ مدعا علیہ اول اوس صورت خاص مین واسطے فائدہ جائداد کے عمل کرتا ہے مین کہتا ہون نہین کیونکہ اوسنے مدعا علیہ سوم کا کچہ خیال نہین کیا - (ج) آیا مدعی بذریعہ اپنے مختاران کے

(۱) (۱۸۷۸-۷۹ع) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۵ صفحہ ۸۸ بصفحہ ۱۰۳

سنہ ۱۹۰۱ء
جمشیدجی ابن تاتا
بنام
کاشی ناتھ

بجرم کسی بد اعمالی کا تھا میں کہتا ہوں ہاں کیونکہ اوسنے وجود نابالغ سے تجاہل کیا تھا۔

یا میں ایک سلسلہ اون سوالات کا اختیار کرسکتا ہون جو عدالت ہذا نے قائم کئے تھے۔ مقدمہ ترسک انت بنام گوپال سیٹھہ (۱) میں ہائی کورٹ نے سوال ذیل عدالت ماتحت کو واسطے تصفیہ کے واپس بھیجا۔ آیا مدعی نے بعد تحقیقات معقول کے نیک نیتی سے یہ باور کیا تھا کہ گوپال مدعا علیہ بحیثیت قائم مقام و منتظم خاندان غیر علیحدہ شدہ بوقت، اور واسطے اغراض قرض لینے ورہن متذکرہ عرضی نالش کے عمل کرنے کا مستحق تہا اور نیک نیتی سے عمل کر رہا تہا اور اگر یہ صورت ہے تو آیا مدعی نے بعد تحقیقات کے نیک نیتی سے یہ باور کیا کہ روپیہ جو گوپال مدعا علیہ نے قرض لیا تہا
۳۳۴ نیک نیتی سے قرض لیا تہا اور اوسکی نسبت شخص آخرالذکر کا یہ مقصد تہا کہ وہ کسی عام ضرورت خاندان عام استفادہ و مصرف خاندان غیر علیحدہ شدہ میں صرف کیا جاے یا کوئی اور کونسا جزو واسطے استفادہ و مصرف نابالغ مہادو کے لیا گیا یا مقصود تہا۔" مقدمہ ہذا میں ان ہر دو سوالات کا جواب نفی میں دیا جائیگا۔

مزید بران عدالت ہذا سے یہ تجویز ہو چکی ہے کہ اس امر کے طے کرنے میں کہ آیا بیع جائداد نابالغ بذریعہ اوسکے ولی کے واسطے فائدہ نابالغ کے تہا یا نہیں قیمت کا کافی ہونا امر اہم غور طلب ہے۔ مقدمہ داگدو بنام شیخ صاحب (۲) ملاحظہ طلب۔

بالآخر مطابق دہرم شاستر کے یہ واضح ہوتا ہے کہ پسران اوس روپیہ کے ادا کرنے کے لئے مجبور نہیں کئے جا سکتے جو اونکے باپ کے ذمہ بابت عرقہائے مسکر وغیرہ کے یا فتنی ہو (دیکھو رسالہ مصنفہ مین صاحب دفعہ ۲۷۹ و اسناد محولہ دفعہ مذکور) بمقدمہ ہذا میں اس امر کو ثابت شدہ تصور کرتا ہون کہ مدعا علیہ اول نشہ باز آدمی ہے اور رنڈی نوتی کا عادی ہے۔ یہ کہ اوسنے بیشتر بہت سا روپیہ جو بلا کسی معقول وجہ کے قرض لیا گیا تہا فضول خرچ کیا واقعی نسبت اس امر کے کہ وہ روپیہ جو اوسنے قرض لیا کیا ہوا کچہ ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اوسنے اپنی زوجہ اور پسر نابالغ کو اپنے مکان سے نکال دیا۔ حالات بالخصوص ایسے ہین جنکی وجہ سے مدعی کو بہر حال تحقیقات کرنی چاہیے تہی مگر کوئی ایسی تحقیقات نہین کی گئی اور اس سے اون اصول کی خلاف ورزی ہوگی جو اختیار تمیزی عدالت ہذا سے متعلق ہونے چاہئین اگر وہ معاہدہ نشانی حرف (ب) کو مدعا علیہ سوم پر بابت اوسکے حصہ واقع جائداد مذکور کے قابل پابندی تصور کرے۔

لہذا مین نسبت امور تنقیح طلب کے حسب ذیل تحریر کرتا ہون۔ امر تنقیح طلب اول کی نسبت

(۱) (سنہ ۱۸۶۲ء) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲ ضمیمہ ۳ (صیغہ اپیل دیوانی) (۲) (سنہ ۱۸۶۴ء) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۴

سنہ ۱۹۰۱ء
جمشید جی ابن نانا بنام کاشی ناتھ

نفی مین دوم کی نسبت نفی ہین۔ سوم نہ نسبت مدعاعلیہم سوم کے۔ چہارم کی نسبت اثبات ہین باخراج لفظ نہایت۔ پنجم کی نسبت اثبات مین۔ ششم کی نسبت نفی ہین۔ ہفتم کی نسبت اثبات مین لہذا مین بحق مدعی بمقابلہ مدعاعلیہما نمبر اودم مطابق فقرہ (الف) عرضی نالش کے ڈگری صادر کرتا ہون مگر رقم جو اوسکے آخر مین ہے وہ تبدیل کر کے الـ ۴ٗ ۶ ۹ سے مبلغ سماعت قائم کی جاوے۔ مین یہ ہدایت کرتا ہون کہ مدعاعلیہا نمبر اودم مدعی کا خرچہ جہان تک کہ یہ خرچہ مدعی کا مدعاعلیہ سوم پر نالش کرنے مین نہین ہوا ہے ادا کرین۔ مین نالش مدعی بوسوم مدعاعلیہ سوم کو ڈسمس اور یہ ہدایت کرتا ہون کہ مدعی کل خرچہ مدعاعلیہ سوم کا ادا کرے۔

مدعی نے اپیل کیا۔

مسٹر اسکاٹ (قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل) و مسٹر بادشاہ منجانب اپیلانٹ مدعی۔ یہ ثابت نہین ہوا ہے کہ بیع بغرض ادا کرنے ایسے قرضجات کے عمل مین آیا جو پدر نابالغ (مدعاعلیہ) نے ناجائز طور پر لئے تھے۔ مقدمہ خلیل الرحمان بنام گوبند پرشاد (۱) و فقیر چند بنام موتی چند (۲) و مکند لال بنام چھوٹے لال (۳) و چنتامن راؤ بنام کاشی ناتھ (۴) ملاحظہ طلب۔ ۳۲۵

مسٹر ڈیسٹل واڈی بمعیت مسٹر ڈاور منجانب رسپانڈنٹ (مدعاعلیہ سوم) مقدمات ڈی ہوٹن بنام سنی (۵) و لکھمی بنام فیض اللہ (۶) و گروسامی بنام گنپتی (۷) و سبرامانیا بنام سداشیو (۸) و مقدمہ گردہاری لال (۹) و سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگھ (۱۰) و ننومی ببواسن بنام مدہن موہن (۱۱) و بہگوت بنام گرجا کنور (۱۲) و شنبھو ناتھ بنام گلاب سنگھ (۱۳) کا حوالہ دیا۔

جنگلنس صاحب چیف جسٹس۔ بذریعہ اقرارنامہ مورخہ ۹۔ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کے مدعاعلیہما اول و دوم نے اقرار بیع اور مدعی نے اقرار خرید کرنے ایک جائداد واقع سوری کا بقیمت ۸۰ فی گز ضرب کے کیا اور یہ نالش بغرض کرانے تعمیل مخصص اقرارنامہ ہذا اور نیز اس استقرار کے دائر کی گئی ہے کہ اقرار

(۱) (سنہ ۱۸۹۳ء) کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۸ — (۲) (سنہ ۱۸۸۳ء) بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۲۷ — (۳) (سنہ ۱۸۸۵ء) کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶۱ — (۴) (سنہ ۱۸۸۹ء) بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۰ — (۵) (سنہ ۱۸۶۶ء) لارپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ — (۶) (سنہ ۱۸۸۰ء) بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ — (۷) (سنہ ۱۸۸۲ء) مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۳۷ — (۸) (سنہ ۱۸۸۴ء) مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۵ — (۹) (سنہ ۱۸۴۳ء) لارپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ — (۱۰) (سنہ ۱۸۷۸ و ۷۹ء) لارپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۶ صفحہ ۸۸ — (۱۱) (سنہ ۱۸۸۶ء) لارپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۱۳ صفحہ ۱ — (۱۲) (سنہ ۱۸۸۷ء) لارپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۱۵ صفحہ ۹۹ — (۱۳) (سنہ ۱۸۸۸ء) لارپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۱۵ صفحہ ۷۷

سنہ ۱۹۰۷ع
جمشید جی ابن نانا
بنام
کاشی ناتھ

بیع حق مدعاعلیہ سوم واقع جائداد مذکور پر (اگر کوئی ہو) قابل پابندی ہے۔ رسل صاحب جسٹس نے ڈگری تعمیل مختص کی بمقابلہ اول و دو مدعاعلیہما کے صادر کی ہے مگر حاکم موصوف نے استدعاے استقرار بمقابلہ مدعاعلیہ سوم کے نامنظور کی ہے۔ بناراضی اس حکم نامنظوری کے مدعی نے اپیل کیا ہے

مدعاعلیہ سوم نابالغ ہے اور فریق معاہدہ نہین ہے اور جس وجہ سے استدعاے استقرار بمقابلہ اوسکے کی گئی ہے یہ ہے کہ وہ بیسر مدعاعلیہ اول کا ہے۔ اور جائداد موروثی ہے اور وہ بغرض اداے قرضجات خاندان کے بیع کی جاتی ہے۔

پس بحث یہ ہے کہ آیا ہمکو نالش ہذا مین ایسا استقرار کرنا چاہیے جو نابالغ پر نسبت اس بیع کے قطعی طور پر قابل پابندی ہوگا۔ منجانب اپیلانٹ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہمکو ایسا استقرار کرنا چاہیے کیونکہ اونسے مقدمہ اسطور پر ثابت کیا ہے جس سے بیع مکمل کی تائید ہوتی گو اوسکی نسبت نابالغ اعتراض کرتا ۳۳۶
اسکا یہ جواب دیا گیا ہے کہ معیار مجوزہ موزون نہین ہے۔ زر ثمن واقعی الصما للعمد ہے اور مدعی کی یہ حجت ہے کہ مین نے یہ ثابت کیا ہے کہ قرضجات تعدادی اعـــــ گو کسی غرض ناجائز سے تعلق نہین ہے۔ منجانب مدعاعلیہ کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر بوقت معاہدہ ایسا ہی ہوتا (یہ امر تسلیم نہین کیا گیا ہے) تو قرضجات مذکور اوسوقت سے بیباق ہو چکے ہین اور اب موجود نہین ہین اور بہر صورت ضرورت بیع کی ثابت نہین کی گئی ہے۔

ایسے مقدمات ثابت ہو چکے ہین کہ بغرض اداے اپنے ایسے قرضجات کے جنکا مواخذہ اوسکے بیسر پر ہو ہندو پدر کل جائداد خاندان بیع کر سکتا ہے حتی کہ اوسکے بیسر کا حق جائداد مذکور بہی منتقل ہو جاے اور دفعہ ۳۸۔ ایکٹ انتقال جائداد مین یہ حکم ہے کہ۔

جب کوئی شخص جسکو صرف ایسے حالات مین جائداد غیر منقولہ کے انتقال کا اختیار ہے جو خواہ بدلتے رہتے ہین قسم مذکور کی کوئی جائداد کسی معاوضہ کے بدلے منتقل کرے اور روبرو انتقال کی حالات مذکور کا موجود ہونا ظاہر کرے تو وجود حالات مذکور کا مابین منتقل الیہ یعنی فریق اول اور انتقال کنندہ اور اون اشخاص کے (اگر کوئی ہون) جنپر انتقال کا اثر پہونچتا ہے بطور فریق ثانی واجب و درست سمجھا جائیگا جبکہ منتقل الیہ نے بعد کرنے احتیاط معقول بغرض حصول علم حالات مذکور کے نیک نیتی سے عمل کیا ہو۔

یہ حکم قانونی دراصل بیان اوس اصول کا ہے جو اس بارہ مین مقدمات سے اخذ کیا جا سکتا ہے لیکن یہ اصول صریحاً اوس صورت مین متعلق نہین ہے کہ معاملہ ہنوز نامکمل ہو۔ کیونکہ اوس سے بعوض بدل کے انتقال واقعی پہلے سے قیاس کر لیا جاتا ہے۔ مقدمہ ہذا مین کوئی انتقال نہین کیا گیا ہے

۱۹۰۱ء
جمشید جی ابن ناناؔ
بنام
کاشی ناتھ

اور نہ بدل انتقال کی تکمیل کی گئی ہے لہذا وہ استقرار جسکی بقصد ہند ابمقابلہ مدعا علیہ نابالغ کے استدعا کی گئی ہے کبھی دوسری بنا پر منظور ہونا چاہیئے۔ مگر صرف ایک بنا جو بیان کی گئی ہے مشابہت اس خاص قاعدہ کی ہے کیونکہ بحث کی گئی ہے کہ جسطرح معاملہ ممکن بمقابلہ پسر نابالغ کے مقبول و منظور ہوتا اوسیطرح معاملہ نامکمل بمقابلہ اوسکے نافذ ہونا چاہیئے صحیح ہے کہ ان دو صورتوں میں ظاہرا مشابہت ہے تاہم وہ محض ظاہری ہے بجائے اصلی قاعدہ مذکور کی موجود نہیں ہے قرض ادائے قرضجات پدر سے حاصل کرنا روپیہ کا جائز ہے جو اوس غرض کے لئے ضروری ہو گو وہ بذریعہ بیع آراضی غیر منقولہ معروثی کے ہو۔ مگر قرضجات مذکور کی موجودگی یا اونکی موجودگی کی نسبت خریدار کا اعتقاد معقول ایک شرط ضروری ہے۔ واضح ہو کہ یہ بخوبی عیاں ہے کہ مختاران مدعی نے (اکہ صرف اونکے ذریعہ سے گفتگوئے معاملہ عمل میں آئی) نسبت موجودگی قرضجات جائز کے تحقیقات نہیں کی۔ باوجود اوسقدر واقفیت کے جو اونکو تھی اونکے تحقیقات کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی کیونکہ جیسا کہ عرضی نالش میں تحریر ہے تحریر ہونے اقرارنامہ کے بعد تک علم وجود مدعا علیہ سوم کا حاصل نہیں ہوا۔ پس یہ کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ مدعی نے بغرض تحقیق کرنے موجودگی ایسے قرضجات کے جنکی وجہ سے بیع جائز ہو احتیاط معقول کی تھی۔

پس ہمکو یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا اب ایسے قرضجات موجود ہیں جنکی وجہ سے جائداد غیر منقولہ موروثی کا زر نقد میں تبدیل کرنا ضروری یا بہر حال جائز ہے۔ بر بنائے شہادت کے جو ہمارے روبرو موجود ہے مجھکو نسبت اس امر کے اطمینان نہیں ہے اور یہ نتیجہ لازمی نکلتا ہے کہ میری رائے میں استقرار مذکور نہ کیا جانا چاہیئے۔ اصول جسکی بنا پر کسی عدالت کو ڈگری تعمیل مختص معاہدہ کی بمقابلہ نابالغ کے صادر کرنی چاہیئے مقدمہ جو گلکشوری بنام آنند لال (۱) میں بصراحت بیان کئے گئے ہیں (مقابلہ کرو نیز مقدمات کرسن سہائے بنام سندرا ایار (۲) و خیر النسا بی بی بنام لوکناتھ پال (۳)) بلا اظہار کرنے کسی رائے کے نسبت اسکے کہ فقرہ آخر صفحہ ۵۵۰ جلد ۲۴ سلسلہ کلکتہ میں کیا تحریر ہے میں اوس رائے سے جو بصفحہ ۵۵۱ ظاہر کی گئی ہے کلیتاً اتفاق کرتا ہوں کوئی عدالت اگر وہ صادر بھی کر سکے ڈگری تعمیل مختص معاہدہ کی جسکا اثر نابالغ پر پہونچتا ہو صادر نہ کریگی بجز اسکے کہ یہ ثابت ہو کہ معاہدہ مذکور واسطے فائدہ نابالغ کے تھا۔ ایسے حالات کے ثابت کرنیکا بار جنکی وجہ سے قرضہ جائز ہو اوس شخص پر ہے جو نابالغ کو پابند کرنا چاہے اور مقدمہ ہذا میں مدعی نے ایسا نہیں کیا پس میری رائے میں اسوجہ سے اور بلا اظہار کسی رائے کے نسبت امر دیگر کے جو

(۱) ۱۸۹۷ء سلسلہ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۵ (۲) ۱۸۹۴ء مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۵

(۳) ۱۸۹۹ء کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۶

سنہ ۱۹۰۱ع
جمشید جی ابن ناتا
بنام
کاشی ناتھ

بنظر ہذا کیا گیا۔ ریل صاحب جسٹس کا حکم منسوخ انکار استقرار جسکی استدعا بمقابلہ نابالغ کی گئی بحال رہنا چاہیئے مگر ایڈوکیٹ جنرل کا یہ بیان ہے کہ اگر مین یہ استقرار نہین حاصل کرسکتا تو مین تعمیل مختص نہین چاہتا پس ماہ ۵ جو بطور بیعانہ کے ادا کیا گیا واپس ملنا چاہیئے۔ مگر یہ دادرسی صرف اوس مقدمہ مین عطا کیجا سکتی ہے جسمین مدعا علیہما اول و دوم فریق ہین اور کسی وجہ سے وے اپیل ہذا مین فریق نہین بنائے گئے ہین پس اگر
۳۳۸ ہم چاہین بھی تو بھی ہم واپسی اس رقم کا حکم نہین دیسکتے ہین۔ اپیلانٹ کو کل رسوم عدالت متعلقہ اپیل ادا کرنی چاہیئے مگر نسبت خرچہ کے اور کوئی دوسرا حکم نہوگا۔

اسٹارلنگ صاحب جسٹس۔ مدعا علیہا اول و دوم پسر و مادر ہین۔ رسپانڈنٹ پسر نابالغ مدعا علیہ اول کا ہے۔ اول و دوم مدعا علیہما نے ۹۔ مارچ سنہ ۱۹۰۰ع کو ایک قطعہ آراضی واقع سیوری کے واسطے ادائے قرضجات ذمگی مدعا علیہ اول کے بدست مدعی بیع کرنیکا بدین بیان اقرار کیا کہ ہم مستحق ایسا معاہدہ کرنے اور آراضی کے منتقل کرنے کے ہین۔ معاہدہ کی تکمیل نہین ہوئی اور اثنائے کاروبار مین یہ واضح ہوا کہ رسپانڈنٹ نے بحیثیت پسر مدعا علیہ اول ہے کے آراضی مذکور مین حقدار ہونے کا دعوی کیا اور دیگر مدعا علیہم کے حق نسبت بیع کرنے کل حق واقع آراضی سے اعتراض کیا۔ برطبق اسکے مدعی نے نالش ہذا واسطے تعمیل مختص کے بنام اول و دوم مدعا علیہما کے دائر کی اور بمقابلہ رسپانڈنٹ کے اس استقرار کی استدعا کی کہ معاہدہ کا مواخذہ اوسکے حق واقع آراضی مذکور پر ہے۔

اول امر تصفیہ طلب یہ ہے کہ آیا استدعا اون دو اقسام دادرسی کی نالش واحد مین شامل ہوسکتی ہے یا نہین میری رائے مین مقدمہ کاکس بنام بارکر (۱) سے مسکو بیکن صاحب وائس چانسلر نے فیصل کیا اور برطبق اپیل لارڈ جبڈسان نے بحال رکھا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ دادرسی مستدعیہ مقدمہ ہذا نالش واحد مین عطا ہوسکتی ہے۔

امر دیگر یہ ہے کہ آیا عدالت ہذا کو یہ استقرار کرنا چاہیئے کہ معاہدہ متنازعہ نالش کی پابندی حق رسپانڈنٹ پر ہے۔ میری رائے مین شہادت بادی النظری نسبت اس امر کے موجود ہے کہ مدعا علیہ اول اسقدر مقروض تھا کہ اگر اوسنے آراضی متنازعہ نالش ہذا بدست مدعی بیع کی ہوتی اور اوس سے زرثمن وصول کیا ہوتا تو بیع رسپانڈنٹ پر قابل پابندی ہوتی مگر یہ امر عدالت کا یہ استقرار جاری قرار دینے کے لئے کافی نہوگا کہ معاہدہ نابالغ پر قابل پابندی ہے۔ عدالت کا ایسا استقرار جائز

(۱) (سنہ ۱۸۷۰ع) رپورٹ چانسری ڈویزن جلد ۳ صفحہ ۳۵۶

سنہ ۱۹۰۱ء — جمنیہ جی این ناتا بنام کاشی ناتھ

قرار دینے کے لئے میری یہ راے ہے کہ ایسی شہادت ہونی چاہئے کہ بعض قرضجات واجب الادا بتاریخ ارجاع نالش تھے اور ہنوز موجود ہین اور بالغ کا یہ منشا تھا اور ہے کہ زرثمن کو اداے قرضجات مذکور مین صرف کرے - اگر مدعا علیہم حال اپنے معاہدہ کی دیانت داری سے تعمیل کرنا چاہتے تو بہ ثبوت واقعات مذکور عدالت کے روبرو شہادت پیش کرنے مین کچھ دقت نہ ہوتی مگر مدعا علیہ اول نے ڈگری تعمیل مختص کے مقابلہ اپنے صادر ہونے دینے کی نسبت اعتراض کیا ہے اور شہادت مین ایسے واقعات ثابت نہین کئے گئے ہین - پس کوئی امر نہین ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ نفاذ معاہدہ بلحاظ حالات موجودہ مفید نابالغ ہوگا - پس میری یہ راے ہے کہ عدالت ہذا کو باستعمال اپنے اختیار تمیزی کے استقرار استدعیہ عطا نہ کرنا چاہئے - ۳۳۹

ڈگری بحال کی گئی

اٹرنیان بجانب مدعی - مسٹران ہین وگلبرٹ وسیانی وموس -
اٹرنی مدعا علیہ - مسٹر ڈی ڈی رومر -

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس سرایل ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس وچینداورکر صاحب جسٹس

۱۲ و ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء — صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۹

بنا یک آتمارام وغیرہ (ابتدا مدعیان) اپیلانٹان بنام کلکٹر بمبئی (ابتدا مدعا علیہ) ریسپانڈنٹ *

مالگذاری آراضی - جمع مشخصہ - اضافہ جمع - ایکٹ مالگذاری آراضی شہر بمبئی (ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ء) دفعات ۸ و ۹ - بندوبست جمع یعنی بندوبست - اطلاعنامہ اضافہ قبل تشخیص جمع کے مالک جائداد کو اطلاع دینے کی کچھ ضرورت نہ ہونا -

سنہ ۱۸۵۴ء مین مدعی نے کچھ آراضی افتادہ کلکٹر بمبئی سے حاصل کی جنہوں نے آراضی مذکور مدعی کو بر طبق اوسکے اس اقرار کے کہ وہ لگان آراضی بشرح ایک پائی فی گز مربع سالانہ ادا کریگا عطا کی ۱۸۹۹ء مین کلکٹر نے آراضی مذکور پر جمع یا لگان تعدادی ۸ پائی فی گز مربع اضافہ کیا - مدعی نے اضافہ کی نسبت عذر کیا اور یہ نالش بنام کلکٹر کے بدین جہت دائر کی کہ اضافہ خلاف قانون ہے کیونکہ اولاً اوسنے آراضی بحیثیت دوامی بجمع معینہ حاصل کی تھی اور ثانیاً بدین وجہ کہ اوسکے ساتھ حسب مقتضیہ ایکٹ بمبئی ۲ سنہ ۱۸۷۶ء کوئی بندوبست نہین ہوا تھا کیونکہ پیشتر اوسکو کوئی اطلاعنامہ کلکٹر کا اس مضمون کا نہین ملا تھا کہ اضافہ جمع کرنا منظور ہے -

تجویز ہوئی (اول) کہ مقدمہ مین کوئی ثبوت تشخیص دائمی جمع کا نہین ہے -

* اپیل نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۱ء - نالش صیغہ مال نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۹ء

سنہ ۱۹۰۱ع ۳۴۰
بنائیک
بنام
کلکٹر بمبئی

(دوم) یہ کہ الفاظ بندوبست جمع مندرجہ دفعہ ۹۔ ایکٹ مالگذاری آراضی شہر بمبئی (ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ع) سے بنفسہ یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ اضافہ جمع ہونے سے قبل اطلاعنامہ بنام قابض اعلی کے جاری ہونا چاہیئے۔ الفاظ مذکور سے صرف یہ مراد ہے کہ جب بندوبست کیا جاوے تو امر مذکور کی اطلاع قابض اعلی کو دیجاوے۔

اپیل بنا راضی فیصلہ حاکم صیغہ مال ڈیاویب صاحب، قائم مقام چیف مجسٹریٹ پریزیڈنسی

نالش حسب دفعہ ۱۴۔ ایکٹ مالگذاری آراضی شہر بمبئی (ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ع) باستدعاے اس استقرار کے کہ مدعاعلیہ کلکٹر بمبئی کو منصب اضافہ جمع کا نسبت آراضی مدعی کے نہین ہے یا علی السبیل البدل واسطے اس استقرار کے کہ اضافہ سنگین ہے اور جمع بشرح ۲ پائی فی گز مربع مقرر کی جاوے دائر کی گئی۔

آراضی متنازعہ مدعی نے سنہ ۱۸۴۳ع مین حاصل کی تھی جبسے اوسوقت سے جمع بشرح ایک پائی فی گز مربع ادا کی ہے۔ ۴ اگست سنہ ۱۸۹۹ع کو کلکٹر نے اوسکے پاس اطلاعنامہ اضافہ کا حسب ذیل ارسال کیا۔

منجانب سرکار مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ حسب دفعہ ۸۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ع مین نے بابت مالگذاری آراضی

محال — سیون رقبہ آراضی — ۹۲۴ گز مربع نمبر کلکٹری جدید — ۱۶۴۴۹ نمبر جدید پیمایش — ۲/۵۸۵ — ۲ الف/۵۸۵	مندرجہ حاشیہ کے جو آپکے قبضہ مین ہے بشرح ۸ پائی فی گز مربع سالانہ جمع تشخیص کی ہے۔ جمع مذکور یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ع کو نافذ ہوگی اور اوس تاریخ سے تیس سال تک کے لئے اوسکی بابت عہد کیا جاتا ہے۔

دستخط کلکٹر بمبئی۔

مدعی نے اضافہ پر اعتراض کیا مگر وہ بے فائدہ ہوا لہذا اوسنے یہ نالش ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ع کو حسب دفعہ ۱۴۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ع کے حسب مندرجہ بالا دائر کی۔

مدعاعلیہ نے اپنے بیان تحریری مین منجملہ دیگر امور کے یہ تحریر کیا کہ پٹہ جسکی رو سے مدعی آراضی مذکور پر قابض ہے استمراری ہے مگر بوقت عطاے پٹہ کے مدعاعلیہ نے نسبت عدم اضافہ لگان کے کوئی شرط نہین کی تھی اور سرکار نے کوئی ذمہ واری اس امر کی نہین کی تھی کہ جمع آیندہ اضافہ نہ کیجائیگی اور نہ شرح جمع مذکور کی ذمہ داری کسی تعداد برسون کے لئے کی گئی تھی۔ پس مدعاعلیہ قانوناً مستحق اضافہ کرنے شرح مذکور کا وقتاً فوقتاً ہے اور مدعی کو بمقابلہ سرکار جمع کے برقم ابتدائی قائم رکھنے کا کوئی استحقاق نہین ہے۔

۳۴۱ آراضی متنازعہ ابتداً آراضی افتادہ سرکاری واقع مقام سیون متصل بمبئی تھی اور

۱۹۰۱ سنہ ۶
بنایک
بنام
کلکٹر بمبئی

جن حالات مین مدعی نے اوسکو حاصل کیا حسب ذیل ہین۔

۷۔ مئی ۱۸۸۴ء کو مدعی نے چٹھی ذیل کلکٹر بمبئی کو لکھی۔

بخدمت جناب جے ایچ گرانٹ کلکٹر بمبئی۔

جناب عالی۔ مین اس چٹھی کے ساتھہ نقشہ ایک قطعہ آراضی افتادہ سرکاری واقع مقام سیون کا ملفوف کرتا ہون جو نشان پانی کا گڈہا ہے نمبرہاے پیمایش ۵۸۵ و ۵۸۷ کے ہے۔

یہہ قطعہ مین باور کرتا ہون کہ ایک گہرا خندق ایک ہزار یا گیارہ سو گز مربع ہے اور سرکار کے کسی مصرف کا نہین ہے۔ اس گڈہے کا جنوب و شمالی جو ملحق جائداد میرے ہمسایہ کے تھا اوسپر دخیل ہو چکا ہے اور باقی خندق جو منشاے درخواست حال ہے ہر سہ جانب میری جائداد نمبرہاے پیمایش ۵۸۵ و ۵۸۷ سے محدود ہے۔

جس حیثیت سے کہ وہ فی الحال موجود ہے گڈہا مذکور مجھکو نہایت باعث تکلیف ہے کیونکہ جو اشخاص کہ اوسکے متصل رہتے ہین اوسمین جملہ اقسام کے افعال مضر کا ارتکاب کرتے ہین اور اونہون نے اوسکو کوڑہ خانہ بنا دیا ہے جسمین ہر قسم کا متعفن اور کثیف کوڑہ ڈالا جاتا ہے۔

مین چاہتا ہون کہ اوس گڈہے کو درست کرا کر اپنی آراضی مین شامل کرون۔ اسمین واقعی میرا بہت روپیہ صرف ہوگا اور اوسکے عوض مین کچہ فائدہ نہوگا۔ اوس سے بجز اسکے اور کچہ فائدہ نہین ہوگا کہ وجہ مذکور باعث تکلیف کا رفع ہو جاویگا۔

بلحاظ ان حالات کے مین یہ درخواست کرتا ہون کہ مجھکو اوس پانی کے گڈہے کے باداے لگان براے نام مثلاً نصف پائی فی گز مربع کے قبضہ حاصل کرنے اور اوسپر دخیل رہنے کی اجازت دیجاے۔

امید ہے کہ آپ براہ نوازش اس درخواست کو منظور فرماوینگے۔

مقام بمبئی ۷۔ مئی ۱۸۸۴ء۔

آپکا تابعدار
آتما رام جے کرتیکار

درخواست مذکور الصدر کا کلکٹر نے ۱۴۔ جولائی ۱۸۸۴ء کو حسب ذیل جواب بہیجا۔

جناب۔ بجواب آپکی درخواست مورخہ ۷۔ مئی گذشتہ کے مین آپکو یہہ اطلاع دیتا ہون کہ آراضی واقع سیون جسکی بابت آپنے درخواست کی ہے ۹۲۴ گز مربع ہے اور وہ آپکو بہ طبق آپکے یہ اقرار کرنے کے دیجائیگی کہ آپ لگان زمین کا بشرح ایک پائی فی گز مربع یعنی مبلغ ۵ فی سال بابت کل آراضی کے ادا کرینگے جب آپ زر لگان بابت سال روان یعنی ۸۵–۱۸۸۴ء کے ارسال کرینگے آراضی آپکے سپرد کیجائیگی۔

دستخط ڈبلیو بی مولاک
قائم مقام کلکٹر

سنہ ۱۹۰۱ء
بنایک
بنام ۲۴۲
کلکٹر بمبئی

بہ سلسلہ چٹھی مندرجہ صدر کلکٹر نے ثانی الحال مدعی کو یہ تحریر کیا۔

جناب۔ بحوالہ میری چٹھی نمبری ۷/۳۴۲ مورخہ ۱۳ ماہ گذشتہ مین یہ عرض کرتا ہون کہ آپ مہربانی کر کے مجھے اندر ۱۵ یوم کے یہ اطلاع دین کہ آیا آپ آراضی مذکور کو باداے جمع مبلغ ۳/۱۰/۱۴ پائی معہ رسالانہ حسب مجوزہ چٹھی مذکور لینا چاہتے ہین ورنہ وہ کسی اور شخص کو دیدیجائیگی۔

دستخط ڈبلیو بی میولاک
قائم مقام کلکٹر

بجواب ہر دو چٹھیات مندرجہ صدر کے مدعی نے کلکٹر کو ۳۰۔ اگست ۱۸۹۴ء کو ایک چٹھی لکھی۔ اوسکی اصل چٹھی بوقت سماعت مقدمہ موجود نہیں تھی مگر مدعی نے اوسکا مسودہ پیش کیا جو حسب ذیل ہے۔

مقام بمبئی مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۸۹۴ء

بخدمت جناب ڈبلیو بی میولاک صاحب

جناب عالی۔ نسبت آپکی چٹھی نمبری ۷/۳۴۲ مورخہ ۱۳۔ جولائی کے مین عرض پرداز ہون کہ مین اوس آراضی کو جو مجھکو بذریعہ چٹھی مذکور کے عطا کی گئی ہے بشرح ایک پائی فی گز مربع لینے پر رضامند ہون کیونکہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کل آراضیات واقع سیون کی بابت جو بماتحتی سرکار اسیطرح قبضہ مین ہین وہی شرح لی جاتی ہے۔

حسب الحکم مندرجہ چٹھی زیر جواب مین مبلغ ۳/۱۰/۱۴ پائی معہ ربطور لگان بابت سال رواں یعنی بابت ۱۸۹۴-۹۵ء بابت آراضی مذکور بذریعہ چٹھی ہذا ارسال کرتا ہون اور یہ عرض کرتا ہون کہ آپ براہ نوازش آراضی مذکور میرے حوالہ کر کے اوسکو اپنی کتب مین میرے نام منتقل کر دین۔

دستخط آتمارام جے کرتیکار

مین واقعی یہ تصور کرتا ہون کہ میرے نام عطیہ استمراری ہے اور تری آراضی مین میرے روپیہ صرف کرنے کے بعد وہ قابل ضبطی نہوگا کیونکہ خندق یا گڈہا پانی کا درست کرنے مین کثیر التعداد روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اگر عطیہ دوامی ہے تو مین عرض پرداز ہون کہ آپ براہ مہربانی آراضی مذکور میرے حوالہ کرینگے اور اوسکو اپنی کتب مین میرے نام منتقل کر دینگے۔

اوس کاغذ پر جسپر مسودہ مندرجہ صدر لکھا گیا تھا مدعی نے ۱۳۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو یادداشت ذیل بلحاظ فقرہ آخر چٹھی مذکور اور وہ فقرہ پنسل کے خطون سے کاٹ دیا گیا تھا تحریر کی تھی۔

یہ فقرہ میرے مسودہ ابتدائی مین ہے مگر چونکہ مین اوسپر پنسل کے خط دیکھتا ہون لہذا مجھکو شبہہ ہے کہ آیا میں نے

سنہ ۱۹۰۱ع

بنایک بنام کلکٹر بمبئی

فقرہ مذکور کو اپنی چٹھی موسومہ کلکٹر مین لکھا ہے یا نہین۔ معاینہ مثل کلکٹری سے یہ شبہہ رفع ہوجائیگا۔

دستخط آتمارام بے کے

مورخہ ۱۳ - جنوری سنہ ۱۹۰۰ع

برطبق اسکے مدعی کو قبضہ آراضی مذکور کامل گیا اور وہ جمع بشرح ایک پائی فی گز مربع تا پہونچنے کلکٹر کے اطلاعنامہ اضافہ متذکرہ بالا مورخہ ۲۴ - اگست سنہ ۱۸۹۹ع کے ادا کرتا رہا۔ حاکم صیغہ مال نے یہ تجویز کی کہ سرکار کو استحقاق اضافہ جمع کا ہے اور نالش مدعی ڈسمس کی۔ دوران اپیل مین مدعی فوت ہوا اور اوسکے قائم مقامان کے نام درج مسل کئے گئے۔

۳۴۳ مسٹر ریوٹ کارنیک بمعیت رام ڈی ڈیسائی منجانب اپیلانٹان (مدعیان)۔ اپنی چٹھی مورخہ ۳۰ - اگست سنہ ۱۸۹۴ع مین ہمنے یہ تحریر کیا تھا کہ ہم آراضی مذکور کو اگر وہ ہمکو دوام کے لئے دیجائیگی لینگے اور چونکہ کلکٹر نے باطلاع اوس امر کے ہمسے لگان لیا تھا لہذا حقیت استمراری قائم ہوگئی۔ اس امر کو مدعاعلیہ نے اپنے بیان تحریری مین تسلیم کیا ہے۔

مسٹر اسکاٹ منجانب رسپانڈنٹ (مدعاعلیہ)۔ بیان تحریری مین اقبال کرنا داخل غلطی تھا۔ خود مدعی کو اس امر کا بالکل یقین نہین ہے کہ اوسنے قبضہ استمراری کی استدعا کی تھی۔ دیکھو عبارت ظہری مندرجہ مسودہ چٹھی مورخہ ۳۰ - اگست سنہ ۱۸۹۴ع۔

مسٹر ریوٹ کارنیک۔ بیان تحریری مین غلطی ظاہر کرنیکا اب موقع نہین ہے ہمکو اقبال مذکور سے مغالطہ ہوا لہذا اوس امر کی نسبت ہمنے شہادت پیش نہین کی ہے۔ مزید بران اصل چٹھی مورخہ ۳۰ - اگست سنہ ۱۸۹۴ع دفتر مدعاعلیہ مین ضرور ہوگی اور اوسکے پیش ہونے سے کل شبہات رفع ہوجاتے۔ موصوف الیہ نے اوسکو پیش نہین کیا پس نتیجہ خلاف اونکے اخذ کیا جانا چاہیئے۔

جنکنس صاحب چیف جسٹس۔ عبارت ظہری سے جو مدعی نے مسودہ چٹھی مین تحریر کی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نسبت نوعیت قبضہ کے خود اوسکو شبہہ تھا مقدمہ مین کوئی شہادت اس امر کی نہین ہے کہ وہ فقرہ جو مسودہ مین بطور عبارت مابعد کے لکھا گیا اوس چٹھی مین درج کیا گیا تھا جو مدعاعلیہ کے نام لکھی گئی۔ بلحاظ ان حالات کے ہماری دانست مین اقبال مندرجہ بیان تحریری صریحاً غلطی سے درج کیا گیا تھا۔

مسٹر ریوٹ کارنیک۔ بعدہ ہم یہ عرض کرتے ہین کہ ہمکو استحقاق بمجددی حق سرکار بابت اضافہ جمع کے حاصل ہے۔ جبکہ جمع۔ یا لگان آراضی کو کلکٹر ایک مرتبہ معین کردیتا ہے تو اوسکو بعد ازان اوسکین اضافہ کرنے کا کچھ اختیار نہین ہے۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ع مین کوئی ایسا حکم نہین ہے

سنہ ۱۹۰۱ع

بنایک بنام کلکٹر بمبئی

جسکی روسے کلکٹر کو اضافہ جمع کا اختیار ہو۔

بعدہٗ ہم یہ عرض کرتے ہین کہ حسب مراد دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور کے ہمارے ساتھہ کوئی بندوبست نہین ہوا۔ دفعہ مذکور مین یہ حکم ہے کہ بندوبست قابض اعلیٰ کے ساتھہ ہونا چاہیئے۔ اوس سے یہ مراد ہے کہ قابض اعلیٰ سے مشورہ ہونا چاہیئے اور بعد ایسے مشورہ کے تصفیہ ہونا چاہیئے۔ یہ امر اوس اضافہ سے ظاہر ہوتا ہے جو دفعہ مذکور مین بروے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۴م (ایکٹ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ع) کے

۳۴۴ ہوا۔ دفعہ ۴م مذکور سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ منشاے واضعان قانون یہ تھا کہ کلکٹر کو تصفیہ مالگذاری آراضی کا بعد مراسلت کرنے ساتھہ قابض اعلیٰ کے یا اگر قابض اعلیٰ نہ ملسکے تو ساتھہ دیگر اشخاص متذکرہ ایکٹ مذکور کے کرنا چاہیئے۔ مقدمہ ہذا مین کلکٹر نے بلا ہمسے مشورہ کرنے کے جمع اضافہ شدہ خودخواستہ طور پر معین کردی ہے اور وہ ہمسے طلب کی گئی ہے۔ جبکہ کلکٹر تصفیہ جمع قابض اعلیٰ کے ساتھہ کرتا ہے تو نتیجہ فیصلہ کہلاتا ہے اور یہ وہی فیصلہ ہوتا ہے جو حاکم ضلع حسب دفعہ ۱۴۔ ایکٹ مذکور کے بحال یا منسوخ کرسکتا ہے۔

اگر واضعان قانون کا یہ منشا نہ ہوتا کہ اس عبارت کے "بندوبست جمع کا قابض اعلیٰ کے ساتھہ کیا جائیگا" وہ معنی نہ قائم کئے جاوین جسکی نسبت ہمکو عذر ہے تو وہ عبارت ہم مضمون اوسکے استعمال کرتے جو دفعہ ۲۱۵ مجموعہ مالگذاری آراضی (ایکٹ بمبئی نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ع) مین پائی جاتی ہے دفعہ ۲۱۵ مجموعہ مذکور مین عبارت نہایت مشابہ عبارت دفعہ ۹۔ ایکٹ مالگذاری آراضی متعلقہ شہر بمبئی کے ہے اور یہ بخوبی معلوم ہے کہ بندوبست حسب مجموعہ مذکور بعد عوام الناس و قابضان اعلیٰ کو بندوبست مجوزہ کی اطلاع باضابطہ دینے کے کسقدر احتیاط کے ساتھہ کیا جاتا ہے۔ دیکھو نیز دفعات ۳ و ۴۔ آئین نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۲۷ع و دفعہ ۳ ضمن ہاے (۱) و (۲) آئین ۱۹ سنہ ۱۸۲۷ع و دفعہ ۶ ایکٹ بندوبست سرسری (ایکٹ بمبئی نمبر ۷ سنہ ۱۸۶۳ع)۔

مسٹر اسکاٹ (قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل) و کرک پیٹرک (بہ ہدایت سالیسٹر سرکار) منجانب رسپانڈنٹ (مدعا علیہ)۔ ایکٹ ۴م (ایکٹ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ع) بعد ارجاع نالش حال صادر ہوا۔ پس واسطے تعبیر قانون ماسبق کے اوسکا حوالہ نہین دیا جاسکتا ہے۔

(جنداور کر صاحب جسٹس۔ مگر دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ شخص مستحق اطلاعنامہ کے دریافت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔)

ایکٹ سنہ ۱۸۷۶ع مین ذکر قابض اعلیٰ کا محض بطور شخص ذمہ دار اداے جمع کے ہے۔ اوسمین

سنہ ۱۹۰۱ع

بنا ایک
بنام
کلکٹر بمبئی

کسی قسم کا معاہدہ یا اقرارنامہ مد نظر نہین ہے جو قابض اعلیٰ کے ساتھہ ہونا چاہیئے۔ بندوبست سے مراد معین کرنے سے ہے اور معین کرنا یہ لفظ ایکٹ مذکور مین برابر استعمال کیا گیا ہے۔ کلکٹر کا یہ کام ہے کہ جمع مقرر کرے اور بعدہ اوسکو اطلاع بندوبست کی مالک اعلیٰ کو دینی چاہئے ایکٹ مذکور مین کہین یہ ذکر نہین ہے کہ مالک مذکور کے ساتھہ مراسلت یا مشورہ قبل ہونا چاہئے

جنکنس صاحب چیف جسٹس - اپیل ہذا انبار اراضی فیصلہ حاکم صیغہ مال کے ہے

اور دو امور جنپر ہمارے روبرو استدلال کیا گیا ہے یہ ہین (اولاً) یہ کہ مدعی ابتدائی انکار اوس امر ۳۴۵
سے کرتے ہین کہ سرکار کو حق محدودی حق سرکار بابت اضافہ جمع نسبت اوس آراضی کے جس سے مقدمہ ہذا متعلق ہے حاصل ہے اور (ثانیاً) یہ کہ حسب مقتضیہ قانون اوسکے ساتھہ کوئی بندوبست تعین کیا گیا آراضی مذکور مدعی ابتدائی نے حاصل کی تھی جو دوران مقدمہ ہذا مین فوت ہوا ہے اور جسکے قائم مقام اب اوسکے پسران اپیلانٹان حال ہین۔ حالات جنمین آراضی مذکور حاصل کی گئی مراسلت مین مندرج ہین چٹھی اول کی یہ عبارت ہے۔

بخدمت جناب جے ایچ گرانٹ صاحب کلکٹر بمبئی۔

جناب عالی - مین اس چٹھی کے ساتھ نقشہ ایک قطعہ آراضی افتادہ سرکاری واقع مقام سیون کا ملفوف کرتا ہون جو نشان پانی کا گڈھا ما بین نمبرہاے پیمایش ۵۸۵ و ۵۸۷ کے ہے۔

یہ قطعہ مین باور کرتا ہون کہ ایک گہرا خندق ایک ہزار یا گیارہ سو گز مربع ہے اور سرکار کے کسی مصرف کا نہین ہے - اس گڈھے کا جز و شمالی جو ملحق جائداد میرے ہمسایہ تھا اوسپر وہ دخیل ہو چکا ہے اور باقی خندق جو ملتمسہ درخواست حال ہے ہر سہ جانب میری جائداد نمبرہاے پیمایش ۵۸۵ و ۵۸۷ سے محدود ہے۔

جس حیثیت سے کہ وہ فی الحال موجود ہے گڈھا مذکور مجھکو نہایت باعث تکلیف ہے کیونکہ اشخاص اوسکے متصل رہتے ہین اوسمین جملہ اقسام افعال مضر کا ارتکاب کرتے ہین اور اونہون نے اوسکو کوڑہ خانہ بنادیا ہے جسمین ہر قسم کا متعفن اور کثیف کوڑہ ڈالا جاتا ہے۔

مین چاہتا ہون کہ اوس گڈھے کو درست کراکر اپنی آراضی مین شامل کرلون - اسمین واقعی میرا بہت روپیہ صرف ہوگا اور اوسکے عوض مین کچھ فائدہ نہوگا - اوس سے میرا بجز اسکے اور کچھ فائدہ نہوگا بجز اسکے کہ وجہ امر باعث تکلیف کا رفع ہو جائیگا۔

بلحاظ ان حالات کے مین یہ درخواست کرتا ہون کہ مجھکو اوس پانی کے گڈھے کے بابت ٹوکا برائے نام مثلاً نصف پائی فی گز مربع کے قبضہ حاصل کرنے اور اوسپر دخیل رہنے کی اجازت دیجاے۔

سنہ ۱۹۰۱ء
بنا ایک
بنام
کلکٹر بمبئی

امید ہے کہ آپ براہ نوازش اس درخواست کو منظور فرماوینگے۔

آپکا تابعدار
دستخط آتمارام ہجے کریتکار

بمبئی یکم مئی ۱۸۸۴ء

اسکے جوابات ذیل ارسال کئے گئے۔

بجواب آپکی درخواست مورخہ ۔ مئی گذشتہ کے مین آپکو یہ اطلاع دیتا ہون کہ آراضی واقع سیون جسکی بابت اپنے درخواست کی ہے ۲۴۹۲ گز مربع ہے اور وہ آپکو بر طبق آپکے یہ اقرار کرنے کے دیجائیگی کہ آپ لگان زمین کا بشرح ایک پائی فی گز مربع یعنی مبلغ معہ فی سال بابت کل آراضی کے ادا کرینگے جب آپ زر لگان بابت سال روان یعنی ۱۸۸۴-۸۵ء کے ارسال کرینگے آراضی آپکے سپرد کیجائیگی۔

۳۴۶ اور

بحوالہ میری چٹھی نمبر ۲۴۷ مورخہ ۱۲ ماہ گذشتہ مین یہ عرض کرتا ہون کہ آپ مہربانی کرکے مجھے اندر ۱۵ یوم کے یہ اطلاع دین کہ آیا آپ آراضی مذکور کو بادائے جمع مبلغ معہ سالانہ حسب مجوزہ چٹھی مذکور لینا چاہتے ہین ورنہ وہ کسی اور شخص کو اوٹھا دی جائیگی۔

دوسری چٹھی مین کسیقدر تشریح کی ضرورت ہے۔ اوسکی اصل موجود نہین ہے پس شہادت منقولی پر توجہ کرنا ضروری ہوا۔ یہ شہادت منقولی بذریعہ اوفال مسودہ چٹھی مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۸۸۴ء کے مہیا کی گئی ہے۔ مسودہ مذکور مین یادداشت ذیل تحریر ہے "فقرہ میرے مسودہ ابتدائی مین ہے مگر چونکہ مین اوسپر پنسل کے خط دیکھتا ہون لہذا مجھکو شبہہ ہے کہ آیا مین نے فقرہ مذکور کو اپنی چٹھی موسومہ کلکٹر مین لکھا ہے یا نہین"۔ معاینہ مسل کلکٹری سے یہ شبہہ رفع ہوجائیگا۔ (حاکم ممدوح نے بعد تشریح کاغذات مذکورہ کے یہ فرمایا) بعد مقابلہ کاغذات متعدد کے بحیثیت موجودہ میری یہ رائے ہے کہ اوس چٹھی مین جو واقعی بنام کلکٹر کے بھیجی گئی وہ فقرہ مندرج نہ تھا جو کاغذ نشانی (حرف ہ) یعنی مسودہ چٹھی مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۸۸۴ء مین پنسل سے کاٹ دیا گیا ہے۔ اور میرے اطمینان کے لائق یہ ثابت نہین کیا گیا ہے کہ کلکٹر کو نسبت قبضہ دوامی یا تقرر لگان کے کچہ لکھا گیا تھا۔

علاوہ برین بعد ملاحظہ شہادت مدعی کے مجھکو اوسمین کوئی ایسا امر معلوم نہین ہوتا جس سے کسی طرح اس بیان کی تائید ہو کہ جمع کا معین ہونا تصور کرنا چاہئے اور یہ کہ مدعا علیہ اسکے خلاف بیان کرنے سے ممنوع ہے۔ پس میری رائے مین امر اول جو مدعی نے بیان کیا ساقط ہوتا ہے۔

۱۹۰۱ء
بنابائ
بنام
کلکٹر بمبئی

اثنائے بحث مین ہمنے بیان قبضہ دوامی مندرجہ بیان تحریری کا ذکر کیا اور جو رائے کہ ہمنے اوسوقت ظاہر کی اوسکے اعادہ کرنے کی مجھکو ضرورت نہین ہے۔

اب مین دوسرے امر پر لحاظ کرتا ہون یعنی یہ کہ حسب فحوائے ایکٹ مذکور کے مدعی کے ساتھ کوئی بندوبست نہین کیا گیا۔ جس امر پر مدعی کو استدلال ہے وہ یہ ہے کہ اضافہ مالگذاری کلکٹر نے بلا مدعی کو اطلاع ماقبل دینے یا اوس سے مراسلت کرنے کے کیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ یہ خلاف ورزی احکام ایکٹ مالگذاری آراضی ۱۸۷۶ء متعلقہ شہر بمبئی کی ہے ظاہرا جسکی رو سے اضافہ مذکور کیا گیا ہے۔ دفعہ ۸۔ ایکٹ مذکور مین یہ حکم ہے کہ۔

کلکٹر کا یہ کار منصبی تابع احکام گورنمنٹ کے ہوگا کہ واسطے مالگذاری آراضی کے جمع معین و وصول کرے۔ جب منجانب قابض اعلی کوئی استحقاق محدودی حق گورنمنٹ بابت تشخیص جمع کے نہو تو جمع حسب اختیار تمیزی کلکٹر کے تابع حکم گورنمنٹ کے معین کی جائیگی جب منجانب قابض اعلی استحقاق محدودی حق گورنمنٹ اسوجہ سے کہ تشخیص جمع کی کوئی حد خاص معین و محفوظ ہوگئی ہو تو جمع اوس حد خاص سے تجاوز نہ کریگی۔ ۳۴۷

دفعہ ۹ مین یہ تحریر ہے کہ۔

ہر قطعہ آراضی پر مالگذاری آراضی تشخیص کرنے کا بندوبست اوسکے قابض اعلی کے ساتھ کیا جائیگا۔

اگر قابض اعلی مذکور غیر حاضر ہو اور بمبئی مین کوئی مختار مجاز جس سے لوگ واقف ہون نہ چھوڑ گیا ہو یا اگر نسبت اس امر کے نزاع ہو کہ کون شخص آراضی مذکور کا قابض اعلی متصور ہونے کا مستحق ہے تو بندوبست اوس شخص کے ساتھ کیا جاسکتا ہے جو واقعی آراضی مذکور پر قابض ہو اور کوئی جمع جو اسطرح معین کی جاوے اوس آراضی کے قابض اعلی حقدار پر قابل پابندی ہوگی۔ روپیہ جو شخص قابض بطابق احکام ایکٹ ہذا ادا کرے اوسکی نسبت یہ تصور کیا جائیگا کہ قابض اعلی نے ادا کیا۔

ایسی صورت مین جب قابض اعلی یا شخص قابض فورا دریافت نہ ہوسکے کلکٹر اس بات کی نوٹس دیگا کہ جملہ اشخاص جو دعویدار استحقاق قابض اعلی نسبت آراضی مذکور یا حق قبضہ آراضی مذکور کے ہون اپنا دعوی روبرو کلکٹر بمقام کچہری کلکٹری پیش کرین۔

اگر تاریخ نوٹس سے ۱۵ یوم کے اندر کلکٹر کے روبرو بمقام کچہری کلکٹری کوئی شخص دعوی مذکور پیش نہ کرے تو کلکٹر مجاز ہے کہ آراضی مذکور پر مطابق اپنے اختیار تمیزی کے جمع تشخیص کرے اور قابض اعلی اور ہر شخص جو اوسوقت بعد اوسکے آراضی مذکور پر قابض ہو مطابق اوسکے ذمہ دار ہوگا۔

مدعی کا یہ بیان ہے کہ بطور نتیجہ دفعہ ہذا قبل اضافہ جمع اگر گفتگو واقعی نہو تو قابض اعلی کو

سنہ ۱۹۰۱ء
بنایک
بنام
کلکٹر بمبئی

(اگر وہ دستیاب ہوسکے) بہرحال اطلاع توضرور ہونی چاہیئے - اس دلیل کی تائید کرنے کی کوشش بحوالہ مجموعہ مالگذاری آراضی و ایکٹ ہاے بندوبست سرسری و نیز آئین ہاے سنہ ۱۸۲۷ء و اوس عبارت کے کی گئی ہے جسمین ایکٹ متعلقہ شہر بمبئی ترمیم ہوا ہے - اس امر کے معلوم کرنے کے لئے ایکٹ ہاے منسوخہ کا نسبت امر مذکور کے حوالہ دینا بالکل جائز ہے کہ آیا واضعان قانون نے کسی خاص فقرہ سے کسی خاص وقعت یا مختلف اقسام کے معنی منسوب کئے ہین اور اوسی غرض کے لئے ہم اوس تعبیر کی جانچ کرسکتے ہین جو اون قوانین کی کی گئی ہے جنمین مضامین ہم شکل کا ذکر ہے اور نیز ایکٹ ہاے مابعد کا نسبت اوسی مضمون کے حوالہ دینا جائز ہے (مقدمات لارنس بنام کنگ (۱) مجوزہ بلیک برن صاحب جسٹس و ملیٹن ۳۴۸
بنام روز (۲) مجوزہ کاکبرن صاحب چیف جسٹس و گرل بنام جنرل آیرن اسکرو کالیر کمپنی (۳) مجوزہ ولس صاحب جسٹس ملاحظہ طلب) مگر بعد غور کامل کے جو مین آئین ہاے و ایکٹ ہاے محولہ پر کرسکا ہون مین اونمین سے کوئی تعبیر الفاظ بندوبست جمع کی منتخب نہین کرسکتا جو ہمکو فقرہ مندرجہ ایکٹ مذکور سے جو اسوقت زیر غور ہے ایسے معنی منسوب کرنے پر مجبور کرے جسکی وجہ سے ضرورت اطلاع ماقبل کی پیدا ہو بجز اسکے کہ وہ معنی کل ایکٹ مذکور مین پائے جاوین - دفعہ ۸ - ایکٹ مذکور سے ہمکو یہ واضح ہوتا ہے کہ جمع مالگذاری آراضی کی مقرر کرنا کلکٹر کا کار منصبی ہے اور دفعہ ۱۴ مین یہ حکم ہے کہ نسبت کسی بحث کے جو احکام دفعہ لغایت ۱۳ سے پیدا ہو کلکٹر کا فیصلہ بجز اسکے کہ اوسکو حاکم صیغہ مال منسوخ کرے ایسے جملہ اشخاص پر قابل پابندی ہوگا جنسے فیصلہ مذکور کو تعلق ہو اور اوسیطرح پر اوسپر عمل کیا جائیگا میری دانست مین ان دو دفعات سے خیال باطل ہوجاتا ہے کہ الفاظ بندوبست جمع کے وہ معنی ہین جسکی نسبت مدعی حجت کرتا ہے - میری راے مین اوس سے بجز اسکے اور کچہ مراد نہین ہے کہ جب بندوبست معین ہوجاے تو اس امر کی اطلاع قابض اعلیٰ کو دیجائیگی -

مین خوش ہوتا اگر مین یہ تجویز کرسکتا کہ اطلاع ماقبل ضروری ہے کیونکہ بعض مقدمات مال کی وجہ سے جو زمانہ حال ہمارے روبرو پیش ہوئے ہین جنمین زر مالگذاری مین اضافہ کثیر کیا گیا ہے (اور وہ بہی نسبت اوس شخص کے بلا کوئی تحقیقات کرنے کے جسپر بار اضافہ شدہ عائد ہوا ہو)

(۱) (سنہ ۱۸۶۶ء) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ (۲) (سنہ ۱۸۶۹ء) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۴ صفحہ ۳۴
(۳) (سنہ ۱۸۶۶ء) لا رپورٹ کامن پلیز جلد ۱ صفحہ ۶۹۰

سنہ ۱۹۰۱ء

بنایک بنام کلکٹر بمبئی

مجھکو کسی ایسے حکم کے نہونے کا جسکی نسبت مدعی بمقدمہ ہذا محبت کرتا ہے افسوس کرنا پڑتا ہے سختی اسطرحپر ہوتی ہے۔ وہ شخص جسپر اضافہ ہوا ہو قطعی طور پر اوسکا پابند ہے اگر وہ نالش متضمن اعتراض نسبت فیصلہ کلکٹر کے اوس تاریخ سے جب فیصلہ مذکور کی اوسکو اطلاع دیجاوے ۳۰ یوم کے اندر دائر نہ کرے اور برعکس اسکے ہمارے روبرو یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب ایسی نالش دائر کیجاتی ہے تو گورنمنٹ کوئی معاملہ کرنے سے انکار کرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بغرض منسوخی فیصلہ کلکٹر جسکی نسبت اوسکی کبھی سماعت نہیں ہوئی ہے شخص ضرر رسیدہ کے لئے بجز اسکے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ فوراً نالش بنام گورنمنٹ کے دائر کرے اور بعدہ اوسکی پیروی کرے۔ یہ معلوم کرنا دشوار نہیں ہے کہ اس سے فریق ایسی منازعت میں مبتلا ہو

۳۴۹ جس سے اگر موقع گفتگوے معاملہ اور روبرو بیان کرنے کا دیا جاوے بچنا ممکن ہے اور گو بلحاظ اوس راے کے جو فین نے ایکٹ مذکور کی نسبت قائم کی ہے گورنمنٹ جب وہ ایسی کارروائی کرے اندر اپنے حقوق کے ہے تاہم میری راے میں یہ امر قابل لحاظ ہو سکتا ہے کہ آیا کوئی ایسا قاعدہ صادر ہونا چاہئے جس سے بمقابلہ احتمال ضرر کے جسکا میں نے ذکر کیا ہے تحفظ ہو۔ اس غرض کے لئے وضع قانون غیر ضروری ہوگا۔ کوئی قاعدہ یا ہدایت کافی ہوگی۔ مگر جہانتک کہ نتیجہ قانونی کو مقدمہ ہذا میں تعلق ہے ڈگری مصدرہ حاکم صیغہ مال مع خرچہ بحال رہنی چاہئے۔

جینڈاور کر صاحب جسٹس میری بھی یہ راے ہے کہ مقدمہ اپیلانٹ میں کچھ وقعت نہیں ہے اور اوسکا اپیل ساقط ہونا چاہئے۔

بنا پر اس بیان کے کوئی بھی شہادت نہیں ہے کہ اپیلانٹ نے آراضی متنازعہ گورنمنٹ سے بہ لگان معینہ حاصل کی جسکے اضافہ کرنے کی گورنمنٹ مستحق نہیں ہے۔ جس شے پر بطور ثبوت استدلال کیا گیا ہے وہ مسودہ اوس چٹھی کا ہے جو اپیلانٹ نے کلکٹر کے پاس ۳۰۔ اگست سنہ ۱۸۶۴ء کو بھیجی تھی۔ خود چٹھی موجود نہیں ہے کیونکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اوسکا دفتر کلکٹری میں پتہ نہیں لگتا ہے۔ مسودہ پیش کردہ اپیلانٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بجواب چٹھی کلکٹر کا غذ نشان ج اوسنے آراضی مذکور کو بادا ے ایک پائی فی گز مربع سالانہ بطور لگان آراضی لینا قبول کیا ہے بجز اسکے مسودہ مذکور میں ایک فقرہ ہے جسمیں اپیلانٹ نے یہ تحریر کیا ہے کہ میں نے یہ تصور کیا ہے کہ آراضی مذکور مجھکو دوام کے لئے عطا کی گئی ہے۔ مگر یہ فقرہ مسودہ میں اوسپر پنسل سے خط کھینچکر کاٹ دیا گیا ہے اور جب وہ بوقت سماعت روبرو حاکم صیغہ مال کے پیش کیا گیا تو اپیلانٹ نے اس مسودہ کے نیچے اس

سنہ ۱۹۰۱
بناپک بنام کلکٹر بمبئی

مضمون کی عبارت ظہری تحریر کی کہ مجھکو یقین نہین ہے اور نہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ اوس چٹھی مین جو واقعی کلکٹر کے نام بھیجی گئی فقرہ مذکور درج تہا۔ خود اپیلانٹ گواہون کے کٹھرے مین نہین گیا اور نہ اوسنے یہ اظہار دیا کہ مابین میرے اور سرکار کے کوئی ایسا اقرار تہا جسکی رو سے آراضی مذکور بہ لگان معینہ واسطے دوام کے عطا کی گئی تہی۔

مگر مسٹر ریوٹ کارنیک نے منجانب اپیلانٹ کے یہ بحث کی کہ اپیلانٹ بر بنائے اوسکے جسپر اوسنے بطور اقبال اس امر کے کہ اپیلانٹ نے واسطے عطیہ آراضی کے دوام کے لئے استدعا
۳۵۰ کی تہی اور یہ اقبال گورنمنٹ نے اپنے بیان تحریری مین کیا استدلال کیا ہے مستحق کامیابی کا ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس اقبال سے اوس ثبوت کی ضرورت نہین رہی جو اس امر کے ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپیلانٹ کی چٹھی موسومہ کلکٹر مین وہ فقرہ تہا جو مسودہ مین مندرج ہے مگر دیکھنا چاہئے کہ اقبال کیا ہے وہ بجز اسکے کچہ اور نہین ہے کہ مدعی نے آراضی کی دوام کے لئے درخواست کی تہی اور مزید بران بیانات فریقین سے یہ قید قائم ہوتی ہے کہ اوسنے لگان کے دوام کے لئے مقرر کئے جانیکی درخواست نہین کی تہی۔ عطیہ دوامی وہ عطیہ ہے جسکے فی نفسہ کوئی خاص معنی قانونی اس ملک مین نہین ہین اور اوسکو بلحاظ اوس معنی کے سمجہنا چاہئے جو اوس سے بلحاظ شرائط عطیہ یا حالات متعلقہ کے منسوب کئے گئے ہون۔ تنہا الفاظ مذکور کے یہ معنی ہوسکتے ہین کہ یا تو عطیہ بلحاظ وراثت موروثی کے دائمی ہے یا وہ بلحاظ وراثت و نیز لگان دونون کے دائمی ہے۔ صورت اول الذکر مین موہوب لہ بذات خود یا بذریعہ اپنے ورثا یا منتقل الیہم کے دائمی طور پر مستحق قابض رہنے آراضی مذکور کا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اون شرائط کی جو صریحاً یا ضمناً عطیہ مذکور سے متعلق ہون پابندی کرتا رہے واضح ہو کہ جب کوئی شخص سرکار سے آراضی حاصل کرتا ہے تو وہ اوسکو بہ تبعیت سرکار کے اس استحقاق فائق کے حاصل کرتا ہے کہ وہ واسطے اغراض مالگذاری کے وقتاً فوقتاً مطابق ضرورت اہتمام کے اوسپر جمع قائم کرے بجز اسکے کہ از روے عطیہ سرکار نے آراضی مذکور کو ذمہ داری سے بری کیا ہو۔ اگر وہ اسطرح بری نہ کی گئی ہو تو ذمہ داری قائم رہتی ہے۔ لیکن اگرچہ وہ قائم رہتی ہے تاہم وہ عطیہ آراضی کا دوام کے لئے ہے یعنی وہ جائداد وراثت کی ہے کیونکہ جب تک کہ موہوب لہ اور بعد اوسکے ورثا یا منتقل الیہم مالگذاری آراضی جو اونسے طلب کی جاوے ادا کرتے رہین وے بیدخل نہین کئے جاسکتے۔ پس بیان تحریری مین کوئی ایسا اقبال نہین ہے کہ آراضی متنازعہ اپیلانٹ کو بالعوض ایسے لگان کے دی گئی تہی جو دوام کے لئے مقرر ہوا ہو۔

سنہ ۱۹۰۱ء
بنایک
بنام
کلکٹر بمبئی

مگر ہمسے یہ قیاس کرنے کی استدعا کی گئی ہے کہ بوجہ اس امر کے کہ گورنمنٹ وہ چٹھی جو اپیلانٹ نے کلکٹر کے نام بھیجی پیش کرنے سے قاصر رہی ہے آراضی مذکور اوسیطرح عطا کی گئی تھی۔ میری یہ رائے ہے کہ ہم ایسا قیاس دو وجوہ سے نہین کر سکتے۔ اولاً خود اپیلانٹ یہ نہین بیان کر سکا کہ اوسنے چٹھی مذکور مین یہ تحریر کیا تھا کہ اوسنے عطیہ کی نسبت یہ سمجھا ہے کہ اوسکی جمع دوام کے لئے مقرر ہے اور یہ کہ کلکٹر نے اوسکی نسبت رضامندی ظاہر کی ہے۔ عدالت کسی امر کو کسی فریق کے بلکہ کیونکر اسوجہ سے مفید قیاس کر سکتی ہے کہ فریق مخالف نے اوس دستاویز کو پیش نہین کیا جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ اوسمین امر مذکور مندرج تھا جبکہ خود اوس فریق کو جو اوس امر پر استدلال کرے یہ یقین نہو کہ دستاویز مذکور مین وہ درج تھا بالاشبہہ اپیلانٹ نے اپنی عرضی نالش مین یہ تحریر کیا کہ اوسنے آراضی مذکور گورنمنٹ سے بذریعہ اقرار بہ لگان معینہ حاصل کی تہی اور یہ کہ اقرار مذکور ایک خاص مراسلت سے جو مابین اوسکے اور کلکٹر کے ہوئی اور جسکا چٹھی متنازعہ ایک جزو ہے ثابت ہے مگر اوسکا یہ بیان کہ مراسلت مذکور کا انجام یہ اقرار تھا کہ گورنمنٹ کو جمع مین اضافہ نہ کرنا چاہیئے نسبت نتیجہ قانونی مراسلت مذکور کے محض اوسکے خیال کا ایک اظہار ہے۔ اوسکو یہ لازم تھا کہ صاف طور پر یہ ثابت کرے کہ جو کچھ مراسلت مین تحریر کیا گیا اوسکا یہ انجام ہوا۔ وہ اوسکو اوسکے مضامین کا ثبوت منقولی دیکر ثابت کر سکتا تھا جب سرکار نے اوسکو پیش نہین کیا۔ ثانیاً بموجب تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴۔ ایکٹ شہادت ہند کے جائز ہے کہ عدالت یہ قیاس کرے کہ شہادت جو گذر سکتی ہے مگر نہین گذری ہے گذرنے کی صورت مین اوس شخص کے خلاف مراد ہوتی جسنے اوسکو نہین گذرانا۔ مگر بموجب دفعہ مذکور کے وہ قیاس بعد لحاظ کرنیکے معمولی اتفاقات زمانہ اور رویہ انسانی اور معاملات خانگی وغیر خانگی پر بعلاقہ واقعہ مقدمہ خاص کے کرنا چاہیئے۔ مگر اس موقع پر واقعات مقدمہ کی روسے ایسے قیاس کی ضرورت نہین ہے یہ اصول کہ جملہ قیاسات خلاف شخص فعل بیجا کنندہ کے ہوتے ہین" متعلق نہین ہو سکتا کیونکہ وہ صرف اوس صورت مین متعلق ہوتا ہے جب کوئی شخص بذریعہ خود اپنے فعل بیجا کے اوس شہادت کو روک رکہتا ہے جسکی وجہ سے نوعیت اوسکے مقدمہ کی ظاہر ہوجاے (دیکہو نوٹ مقدمہ آرد شیر دہن جی بہائی بنام کلکٹر مقام سورت (۱) مقدمہ ہذا مین یہ بہی بیان نہین کیا گیا ہے کہ منجانب کلکٹر شہادت مذکور بیجا طور پر روک رکہی گئی ہے۔

اس بحث کی تائید کے لئے کہ کلکٹر اضافہ جمع سے ممنوع ہے جو عدالت ماتحت اور عدالت ہذا

(۱) (سنہ ۱۸۶۶ء) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ لغایت ۱۲۳

[margin: ۳۵۱]

سنہ ۱۹۰۱ع
بنایاک
بنام
کلکٹر بمبی

دونون مین پیش کی گئی کوئی بھی بنا نہین ہے - یہ صحیح ہے کہ آراضی لینے کے ایجاب مین جو اپیلانٹ نے اپنی چٹھی موسومہ کلکٹر مین کیا تہا اوسنے یہ کہا تھا کہ اوسکو اوس آراضی کی بابت روپیہ صرف کرنا پڑیگا کیونکہ وہ اسوقت گندے پانی کا گڈہا ہے جسکو بہروانا پڑیگا لیکن یہی غرض اوسکے آراضی حاصل کرنیکی تھی - مقدمہ مین یہ ثابت کرنے کے لئے کوئی امر نہین ہے کہ نیز اسی غرض سے کلکٹر اوسکی درخواست کے منظور کرنے پر مائل ہوا اور نہ شہادت واسطے ثابت کرنے اس امر کے ہے کہ کلکٹر نے اوسکو بذریعہ کسی فعل یا بیان کے بدین اعتقاد اوس آراضی پر روپیہ صرف کرنے کی ہمت دلائی کہ جمع مین اضافہ
۳۵۲ نہ کیا جائیگا - وہ مقابلہ باہمی نہین ہے جو اصلیت عذر مالع تقریر مخالف کی ہے -

وہ امر جسپر مسٹر ریوٹ کارنیاک نے خاصکر استدلال کیا اور جسپر اونہون نے کسیقدر طوالت کے ساتھ بحث کی یہ ہے اونہون نے یہ کہا کہ ضابطہ جو کلکٹر نے باستعمال اختیار تمیزی جو اونکو بروے دفعہ ۸ - ایکٹ بمبی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ع حاصل ہے بوقت اضافہ جمع کرنے کے اختیار کیا خلاف قانون ہے اور اوس سے کارروائی کلکٹر کی ناجائز ہوجاتی ہے اور اونہون نے اپنی بحث کو اسطرح بیان کیا - اونہون نے کہا اگرچہ صحیح ہے کہ دفعہ ۸ ایکٹ مذکور کی رو سے کلکٹر کو اختیار اضافہ جمع بصورت اون آراضیات کے حاصل ہے جنکی تشخیص جمع کی نسبت کوئی حد خاص مقرر نہین کی گئی ہے مگر بعدہ دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور مین کلکٹر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ قابض اعلی کے ساتھ بندوبست کرے یعنی بطور امر ابتدائی لازمی متعلق استعمال اوس اختیار تمیزی کے جو کلکٹر کو بروے دفعہ ۸ دیا گیا ہے اوسکے ساتھ تقرر کرے - اگر کلکٹر تقرر مذکور نہ کرے اور سرسری طور پر اضافہ کی اطلاع دے تو تقرر نہ کرنا مضر اونکے فعل کے ہے اور اوس سے اونکی کارروائی ناجائز ہوجاتی ہے - دراصل یہی بحث کونسل ذیعلم کی تھی - بلاشبہ دفعہ ۹ کی عبارت کسیقدر مبہم ہے مگر ان الفاظ کے یعنی قابض اعلی کے ساتھ بندوبست کیا جائیگا - جو دفعہ مذکور مین واقع ہین بلحاظ عبارت ملحقہ پڑہنے سے میری دانست مین بجز اسکے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا کہ کلکٹر اوس شخص کو اطلاع دیکر جو قیاساً مالک آراضی کا ہو اور اس لئے ذمہ دار اوسکے ادا کرنے کا ہو جمع مقرر کریگا - دفعہ ۸ کی رو سے کلکٹر کو اختیار تمیزی معین کرنے جمع کا حاصل ہے - جب وہ اوسکو باستعمال اختیار مذکور معین کرتا ہے تو وہ بندوبست مالگذاری کرتا ہے لیکن بعدہ بندوبست مذکور کو اوس آراضی پر قابل پابندی کرنے کے لئے اوس سے اوس شخص کو جو مالک آراضی ہو ضرور مطلع کرنا چاہئے کیونکہ اوسی کو دراصل وہ روپیہ ادا کرنا پڑتا ہے - پس دفعہ ۹ مین یہ حکم ہے کہ کلکٹر قابض اعلی کے ساتھ اگر وہ دستیاب ہوسکے بندوبست کریگا یعنی اوسکو اوسکی اس لئے

سنہ ۱۹۰۱ع

بینا یک بنام کلکٹر بمبئی

اطلاع کرنی چاہئے کہ بند وبست مذکور آراضی پر قابل پابندی ہو اور اگر وہ نہ مل سکے تو شخص قابض وغیرہ کے ساتھ کریگا۔ اصل منشاء دفعہ مذکور کا الفاظ قابض اعلیٰ سے ظاہر ہوتا ہے نہ لفظ بند وبست سے جسب دفعہ ۸ کے بند وبست کیا جاتا ہے اور دفعہ ۹ مین وہ شخص بتلایا گیا ہے جسکو حسب دفعہ ماقبل قبل اسکے کہ وہ قانوناً اثر پذیر ہوسکے بند وبست سے مطلع کرنا چاہئے۔ منشاء دفعہ مذکور کا صریحاً یہ ہے کہ کلکٹر بلا دینے اطلاع حکم تعین جمع کے اوس شخص کو جو قبیاساً مالک آراضی کا ہو یا اوسکی اطلاع ۳۵۳
محض شخص صمم و بکم کو دیکر جسکو اراضی سے کچھ تعلق نہو بند وبست مذکور کے اوس آراضی پر قابل پابندی کرنے سے باز رہے۔ اگر منشاء واضعان قانون کا بذریعہ دفعہ مذکور کے یہ قاعدہ مقرر کرنیکا ہوتا کہ کلکٹر کو قبل تعین جمع کے قابض اعلیٰ وغیرہ کے ساتھ ایک قسم کی تقریر ابتدائی کرنی چاہئے تو وہ منشاء مذکور ظاہر کرنے کے لئے عبارت مناسب استعمال کرتے جیساکہ ہم ایکٹ بند وبست سرسری متعلقہ بمبئی یا آئین بنگالہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۱۹ع مین دیکھتے ہین منجملہ ایکٹ ہاے مذکور کے ایکٹ آخر الذکر کے احکام کی روسے کلکٹر کو یہ ہدایت ہے کہ قبل کسی آراضی پر تشخیص مالگذاری کرنے کے اوسکے مالک کو تفصیل وجوہ جنکی بناپر اوسکی آراضی کلکٹر کو مستوجب تشخیص جمعبندی معلوم ہو حوالہ کردے اور اوسکے قبالجات کو جانچے۔ ایسے کوئی احکام ایکٹ بمبئی نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ع مین مندرج نہین ہین۔ یہ مناسب ہوسکتا ہے کہ قبل مقرر کرنے جمع کے کلکٹر کو تحقیقات ابتدائی کرنی چاہئے اور جو کچھ مالک آراضی جسپر جمع قائم ہوئی ہے کہنا چاہے اوسکی سماعت کرے۔ ایسے ضابطہ کی وجہسے وہ اپنا اختیار تمیزی بطور مناسب و معقول استعمال کرسکتا ہے اور منازعت غیر ضروری سے بچ سکتا ہے۔ مگر ایکٹ مذکور مین بصورت نہ ہونے کسی ایسے امر کے جسکی روسے کلکٹر کو ضابطہ مذکور کا اختیار کرنا صریحاً ضروری ہو یا جسمین یہ ظاہر کیا گیا ہو کہ اوسکا فعل اگر وہ اوسپر عمل نہ کرے خلاف اختیار ہوگا میری راے مین ہم یہ تجویز نہین کرسکتے ہین کہ اختیار تمیزی جو کلکٹر کو از روے دفعہ ۸ دیا گیا ہے تابع کسی ایسی قید کے ہے جسکے اوسکی نسبت قائم کرینگی مسٹر ریوٹ کارنیک نے ہمسے استدعا کی ہے۔

ڈگری بحال کی گئی۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس سر ایل ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس و چند اورکر صاحب جسٹس

۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع

صفحہ کتاب انگریزی ۳۵۳

ناگپا (ابتدا مدعی) سائل بنام سید بدرالدین وغیرہ (ابتدا مدعا علیہم) فریق مخالف*

معاملت دار - نالش دخل - اختیار سماعت - حکم ماقبل مصدورہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع)

۲۲ - دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع) کے ایک حکم بدین فیصلہ صادر کیا کہ ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مسمی سید مرتضی ایک آراضی پر واقعی قابض تھا -

۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۱ع کو مدعی نے یہ نالش بنام مدعا علیہم (جنمیں سے سید مرتضی ایک ہے) واسطے دلاپانے قبضہ آراضی مذکور کے اس بیان سے دائر کی کہ ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مدعا علیہم نے اوسکو بیجا طور پر آراضی سے بیدخل کیا تھا - معاملت دار نے یہ تجویز کی کہ بلحاظ حکم مجسٹریٹ مورخہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع کے اوسکو اختیار سماعت نالش ہذا کا حاصل نہیں ہے - برطبق درخواست بعدالت ہائی کورٹ -

تجویز ہوئی (بہ واپسی مقدمہ بغرض فیصلہ) کہ معاملت دار کو اختیار تجویز مقدمہ کا حاصل تھا - مقدمہ لیلو بنام اناجی (۱) سے فرق ظاہر کیا گیا -

درخواست بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی (دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) بناراضی حکم مصدورہ راؤ صاحب این این ناڈکرنی معاملت دار بمقام انکولا ضلع کاروار بنالش دخل -

۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مجسٹریٹ درجہ اول مقام کاروار نے حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع) ایک حکم صادر کیا جنکی رو سے حاکم موصوف نے یہ فیصلہ کیا کہ مسمی سید مرتضی جو مدعا علیہم مقدمہ ہذا مین سے ایک مدعا علیہ ہے اوس آراضی پر جو اسوقت متنازعہ ہے واقعی قابض تھا -

۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۱ع کو مدعی نے یہ نالش قبضہ بعدالت معاملت دار انکولا ضلع کاروار بدین بیان دائر کی کہ ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مدعا علیہم نے (جنمیں سے سید مرتضی ایک مدعا علیہ ہے) اوسکو آراضی مذکور سے جبراً بیدخل کر دیا ہے -

* درخواست صیغہ دیوانی نمبر ۱۴۵ سنہ ۱۹۰۱ع بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی (۱) (۱۸۹۹ع) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۴

۱۹۰۱ء

بنایک بنام کلکٹر بمبئی

معاملت دار نے یہ تجویز کی کہ حسب دفعہ ۱۰ (۱) ایکٹ معاملت داران (ایکٹ بمبئی نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۶ء) مجھکو کوئی اختیار تجویز نالش کا حاصل نہیں ہے۔ حاکم موصوف نے حکم ذیل صادر کیا۔

مدعی سے دریافت کرنے پر مجھکو معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ درجہ اول مقام کاروار نے صرف قریب دو ماہ کے عرصہ ہوا کہ اس خاص آراضی کی نسبت یہ قرار دیا تھا کہ وہ حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مسمی سید مرتضیٰ کے قبضہ میں ہے۔ فیصلہ مجسٹریٹ کا حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ثبوت قطعی قبضہ کا ہے (مقدمہ لیلو بنام اناجی (انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸۷ ملاحظہ طلب) اور مزید براں مدعی فریق مقدمہ تھا لیس مین عرضی نالش کو حسب دفعہ ۱۰۔ ایکٹ متعلقہ عدالت ہاے معاملت داران کے اسوجہ سے واپس کرتا ہون کہ وہ بیرون میرے اختیار سماعت کے ہے۔

بنا راضی اس حکم کے مدعی نے ایک درخواست ہائی کورٹ مین بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی ۳۵۵
(دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) بدین حجت پیش کی کہ معاملت دار نے یہ غلط تجویز کی کہ اوسکو اختیار سماعت نالش مذکور کا حاصل نہین تھا اور یہ کہ حکم صادرہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مانع ارجاع نالش قبضہ بعدالت معاملت دار نہین ہے۔

ایک حکم اظہار وجہ بنام مدعاعلیہم واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے جاری ہوا کہ حکم صادرہ معاملت دار کیون منسوخ نہ کیا جاے۔

نیلکنٹھ اے شو لیشور کر منجانب سائل (مدعی)، بتائید حکم اظہار وجہ۔ معاملت دار نے صریحاً یہ غلط تجویز کی کہ اوسکو اختیار سماعت ہماری نالش کا نہین تھا۔ دفعہ ۱۰۔ ایکٹ معاملت داران رقبہ مقامی علاقہ اختیار سماعت معاملت دار سے متعلق ہے۔ اگر جائداد متنازعہ اندر اوسکے حصہ ضلع کے واقع ہو تو معاملت دار نسبت ایسی جائداد کے نالش قبضہ کے سماعت کرنے سے انکار نہین کرسکتا ہے حکم صادرہ مجسٹریٹ درجہ اول مقام کاروار مانع ارجاع ہماری نالش کا عدالت معاملت دار مین نہین ہے۔ ہمنے نالش قبضہ ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو دائر کی۔ حسب دفعہ ۵ ضمن (الف) ایکٹ متعلقہ عدالت ہاے معاملت داران کے معاملت دار کو یہ تجویز کرنی لازم تھی کہ آیا ہم اندر چھہ ماہ کے قبل ۲۔ مارچ کے یعنی ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء سے کسی وقت قابض تھے۔ حکم مجسٹریٹ

(۱) دفعہ ۱۰۔ ایکٹ متعلقہ عدالت ہاے معاملت داران (ایکٹ بمبئی نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۶ء) یہ۔

۱۰۔ اگر معاملت دار کو یہ معلوم ہو کہ شے منشاے عرضی نالش اندر اوسکے اختیار سماعت کے نہین ہے تو اوسکو لازم ہوگا کہ عرضی نالش کو اس لئے واپس کرے کہ وہ عدالت مناسب مین پیش کی جاوے۔

سنہ ۱۹۰۱ع

بنایاک بنام کلکٹر بمبئی

۲۰- اکتوبر کو صادر ہوا۔ پس معاملت دار کو بھی حسب دفعہ ۱۵ کے یہ تجویز کرنے کا اختیار حاصل تھا کہ آیا ہم مابین ۶- اکتوبر لغایت ۲۰- اکتوبر کسی وقت قابض تھے۔ اگر ہم اندر چھہ ماہ کے کسیوقت قبل زمانہ ارجاع نالش کے قابض تھے تو ہم مستحق حاصل کرنے دادرسی کے نالش قبضہ مین ہین۔ نظیر مقدمہ دولت کنور بنام رامیشوری کویری (۱) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بروے دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مجسٹریٹ حکم چند روزہ نسبت قبضہ جائداد کے صادر کرسکتا ہے۔ اور جب تک کہ حق قبضہ نسبت جائداد کے کسی عدالت مجاز سے تجویز نہو حکم مذکور نافذ رہتا ہے۔ ہم عرض کرتے ہین کہ عدالت معاملت دار بغرض تجویز کرنے حق مذکور کے عدالت مجاز ہے۔

سلیتارام ایس ٹھکار نے منجانب فریق ہاے مخالف (مدعاعلیہم) کے وجہ ظاہر کی مجسٹریٹ
۳۵۶ نے یہ تجویز کی کہ ۲- اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مدعاعلیہم نالش ہذا مین سے ایک مدعاعلیہ سید مرتضی قابض تھا۔ ضمن ۵ دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین یہ تحریر ہے کہ حکم جو مجسٹریٹ حسب دفعہ مذکور کے صادر کرے مختتم و قطعی ہوتا ہے۔ پس چونکہ حکم مذکور نسبت قبضہ کے مختتم ہے لہذا معاملت دار کا یہ تجویز کرنا صحیح تھا کہ اونکو حکم مذکور مین دست اندازی کرنے کا کچھ اختیار نہین ہے۔ ہم مقدمہ لیلو بنام اتاجی (۲) پر استدلال کرتے ہین۔

ضمن ۴ دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین صاف طور پر یہ تحریر ہے کہ حکم مجسٹریٹ دو ماہ قبل صدور حکم مذکور کے حالت معاملات سے متعلق ہوگا۔ پس چونکہ حکم مجسٹریٹ ۲۰- اکتوبر ۱۹۰۰ع کو صادر ہوا لہذا وہ نسبت قبضہ کے نہ صرف ۶- اکتوبر کو بلکہ دو ماہ قبل ۲۰- اکتوبر کے قطعی ہوگا لہذا ۶- اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو یا اوسکے قریب منجانب ہمارے بیدخلی جبریہ عمل مین نہین آئی تھی۔

شوپشورکار نے جواب دیا حسب ضمن ۴ دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مجسٹریٹ کو یہ اختیار تمیزی حاصل ہے کہ نسبت قبضہ کے بابت دو ماہ قبل کے حکم صادر کرے اگر وہ چاہے تو ایسا کرسکتا ہے۔

جنٹلمن صاحب چیف جسٹس۔ ہمسے یہ استدعا کی گئی ہے کہ ہم باستعمال اپنے اختیارات نظر ثانی کے حکم معاملت دار کو اس وجہ سے منسوخ کرین کہ اونھون نے ایسے اختیار تمیزی کو جو اونکو قانوناً حاصل تھا استعمال نہین کیا۔

(۱) سنہ ۱۸۹۹ع انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۲۵ (۲) سنہ ۱۸۸۱ع بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸۷

سنہ ۱۹۰۱ع
بنایک
بنام
کلکٹر بمبئی

سائل نے واسطے دلاپانے قبضہ بعض آراضیات متنازعہ کے اس بیان سے نالش دائر کی کہ وہ ۱۰- اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو بیدخل کیا گیا تھا۔ معاملت دار نے حسب دفعہ ۱۰- ایکٹ معاملت داران کے عرضی دعوی کو واپس کیا کیونکہ اوسکو یہ معلوم ہوا کہ شے متنازعہ نالش اندر اوسکے علاقہ اختیار سماعت کے نہین ہے۔ اس فیصلہ کی یہ بنا تھی کہ مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کے پیشتر یہ فیصلہ کیا تھا کہ مدعاعلیہم نالش ہذا مین سے سید مرتضی ایک مدعاعلیہ آراضی پر جو اسوقت متنازعہ ہے واقعی قابض تھا۔ اور یہ کہ فیصلہ مذکور قطعی ہے لہذا یہ نالش قابل پذیرائی نہین ہے۔

اس موقع پر چند اہم تاریخون کا بیان کرنا ضروری ہے - ۲۰- اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مجسٹریٹ نے
۳۵۷ اپنا حکم حسب ضمن ۱ دفعہ ۱۴۵ کے صادر کیا اور ۲۴- دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع کو حکم مشعر فیصلہ قبضہ واقعی کے صادر ہوا
نالش ہذا ۶- مارچ سنہ ۱۹۰۱ع کو دائر کی گئی

واضح ہو کہ جس امر تنقیح طلب کا معاملت دار کو فیصلہ کرنا چاہیئے تھا یہ تھا آیا مدعی یا منجانب اوسکے کوئی شخص یا بذریعہ جسکے وہ دعویدار ہے قابض یا متصرف جائداد مذکور یا استعمال متدعویہ کا قبل ارجاع نالش اندر چھہ ماہ کے کسیوقت تھا۔ تجویز حسب دفعہ ۱۴۵ کے جو بحالت نسبت صورت معاملہ کے ۲۰- اکتوبر کو تھی تا کہ اگر معاملات وہین تک ختم ہوتے تو بروے تجویز مجسٹریٹ اگر وہ نالش دیوانی مین ناطق بھی ہو تجویز خلاف مدعی نسبت اوس امر تنقیح طلب کے جسکا مین نے حوالہ دیا ہے ضروری نہ ہوتی۔ لیکن بعدہ یہ بحث کی گئی ہے کہ فقرہ شرطیہ ضمن ۴ دفعہ ۱۴۵ کی رو سے تجویز مجسٹریٹ مین ضمنا اثر وسیع پیدا ہوتا ہے اور اوس سے یہ نتیجہ لازم آتا ہے کہ ۲۰- اکتوبر کو نہ صرف مرتضی قابض تھا بلکہ مدعی قبل تاریخ مذکور اندر دو ماہ کے بالجبر اور بیجا طور پر بیدخل نہین کیا گیا تھا اور اس سے نہ صرف بیان مدعی کی جو اوسنے ۱۰- اکتوبر کو بیدخل کئے جانے کی نسبت کیا تردید ہوتی ہے بلکہ امر تنقیح طلب مذکور کا جواب نفی مین دینا لازم ہوتا ہے۔ اس سلسلہ مین فریق مخالف نے فیصلہ مقدمہ ایلو بنام اناجی (۱) مصدرہ ویسٹ صاحب جسٹس پر استدلال کیا ہے۔ بلا شبہہ حاکم ذیعلم ممدوح نے اوس مقدمہ مین یہ راے ظاہر کی تھی کہ "فیصلہ مجسٹریٹ حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری بابت قبضہ کے ناطق ہوتا ہے"۔ فیصلہ مذکور حسب دفعہ ۵۳۰- ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع کے ہوا تھا اوسمین یہ حکم ہے کہ مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ بعد اپنا اطمینان کرنے نسبت امر قبضہ واقعی کے حکم باین استقرار جاری کرے کہ فلان شخص یا اشخاص تا وقتیکہ وہ قانون کے طریقہ باضابطہ کے مطابق بیدخل نہ کئے جاوین قبضہ رکھنے کے

(۱) سنہ ۱۸۸۱ع انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸۷

سنہ ۱۹۰۱ء
بنایک
بنام
کلکٹر بمبئی

مستحق ہین اور نیز اس امر کی ممانعت کریگا کہ کوئی شخص اوسوقت تک قبضہ مین خلل انداز نہو۔ واضح ہو کہ اس امر پر لحاظ کرنا ضروری ہے کہ ایکٹ مذکور مین مجسٹریٹ کو یہ حکم ہے کہ نسبت امر قبضہ واقعی کے بتاریخ صدور حکم ثانی اور نہ بتاریخ صدور حکم ابتدائی کے تجویز کرے۔ اور اس بارہ مین وہ ایکٹ حال سے مختلف ہے۔ اس سے میری راے مین ویسٹ صاحب جسٹس کی راے کی توضیح ہوتی ہے اور یہ اوس مضمون سے جو رپورٹ کے صفحہ ۳۹۲ مین تحریر ہے زیادہ تر عیان ہوجاتا ہے۔ اوس مقدمہ مین حاکم ذیعلم نے یہ فرمایا واضح ہو کہ مجسٹریٹ نے ۱۸۶۷ء مین یہ فیصلہ کیا کہ لیلو قابض تھا اور اوسکو قبضہ دیا یا دلایا گو وہ پیشتر نہی قابض رہا ہو۔ میری راے مین یہ صاف ظاہر ہے کہ حاکم ذیعلم کے ذہن مین بوقت ظاہر کرنے اوس راے کے جسپر استدلال کیا گیا ہے یہ بات تھی۔ حاکم موصوف کا صرف یہ منشا رہا کہ استرداد امر قبضہ نہین کیا جا سکتا کیونکہ بوقت صدور حکم کے واقعی قبضہ دیا گیا تھا گو امر واقعی پیشتر کچہ ہی رہا ہو۔ پس فیصلہ مذکور نسبت اس امر کے کوئی سند نہین ہے کہ تجویز مجسٹریٹ حسب ایکٹ حال نسبت امر قبضہ واقعی کے بتاریخ صدور حکم ابتدائی بابت قبضہ زمانہ دو ماہ قبل تاریخ مذکور کے ناطق ہے تا کہ معاملت دار اوس نالش مین جو حسب ایکٹ معاملت داران باضابطہ دائر کی گئی ہو تحقیقات معاملہ کرنے سے باز رہے۔ جب غرض کارروائیات حسب دفعہ ۵۴۵ اور اوس طریقہ پر جس سے کارروائیات مذکور بالفرد عمل مین آتی ہین لحاظ کیا جاتا ہے تو خلاف اسکے تجویز کرنا مین نہایت ناپسند کرونگا۔

نتیجہ یہ ہے کہ میری راے مین معاملت دار کو نسبت اثر حکم مجسٹریٹ کے غلط فہمی ہوئی ہے اور یہ کہ مقدمہ واپس بھیجنا چاہیے تا کہ وہ مطابق قانون کے اوسکی نسبت تجویز کرے۔ پس حکم ٹھہرا رہ قطعی کیا جانا چاہیے اور خرچہ مطابق نتیجہ مقدمہ کے عائد ہوگا۔

چندا ورکر صاحب جسٹس۔ میری یہ راے ہے کہ معاملت دار نے یہ غلط تجویز کی کہ اوسکو کچہ اختیار سماعت نالش ہذا کا حسب ایکٹ معاملت داران بوجہ حکم مصدورہ مجسٹریٹ درجہ اول بحق مدعاعلیہ حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے حاصل نہین ہے۔ جیسی کہ مقدمہ چیپٹن چندر راے بنام برج کنت راے و یک کس دیگر (۱) مین نسبت دفعہ ۳۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۶۱ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء) کے راے ظاہر کی گئی ہے جو مع بعض ترمیمات کے دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال مین از سر نو وضع کی گئی ہے۔ منشا دفعہ مذکور کا یہ ہے کہ کوئی فریق

(۱) (سنہ ۱۸۶۷ء) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۲

سنہ ۱۹۰۱ع
ناگیا
بنام
سید بدرالدین

کم از کم چند روزہ قابض رہنے دیا جاوے خواہ قبضہ مذکور ناجائز ہو یا نہو"- اور غرض نالش قبضہ متدائرہ حسب فقرہ اول دفعہ ۴- ایکٹ معاملت داران کی وہی ہے جو دفعہ ۱۵- ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کی ہے یعنی جیسا کہ نظیر محولہ صدر مین بھی رائے ظاہر کی گئی اون اشخاص کو پھر قبضہ دلانے کی ہے جو بجز بطریق معینہ قانون کے بہر بیدخل کئے گئے ہون"- مقدمہ مذکور مین یہ تجویز کی گئی تھی کہ یہ امر کہ مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۳۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کسی فریق کو قابض رکھنے کا حکم صادر کیا مانع نالش ارجاع قبضہ حسب احکام دفعہ ۱۵ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے نہین ہے"- ۳۵۹
یہ دفعہ آخرالذکر اب دفعہ ۹- ایکٹ دادرسی مخصوص کی ہے جسکی نسبت یہ تصور کیا گیا ہے کہ اوسکی روسے عدالت دیوانی معمولی کو وہی اختیار سماعت عطا ہوا ہے جو معاملت دار کو بروے فقرہ- اول دفعہ ۴- ایکٹ معاملت داران کے حاصل ہے- اصول مندرجہ نظیر مذکور نالش ہذا سے متعلق ہے اور مین یہ تجویز کرونگا کہ معاملت دار کو اوسکی سماعت کا اختیار حاصل ہے-

جس امر کی نسبت ہمارے روبرو بوقت سماعت حکم اظہار وجہ بمقدمہ ہذا بحث کی گئی وہ یہ ہے کہ آیا یہ فیصلہ مجسٹریٹ کا حسب دفعہ ۱۴۵ کہ مدعا علیہ بتاریخ صدور اوسکے حکم ۱۰- اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کے قابض تھا اور اوسکو بتاریخ ۲۴- دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع قبضہ مذکور کے قائم رکھنے کا مستحق قرار دینا اسقدر قطعی تھا کہ نہ تو عدالت معاملت دار جو نالش متدائرہ حسب ایکٹ معاملت داران کی سماعت کرتی ہو اور نہ کوئی دیگر عدالت دیوانی اوسکے حالات ماقبل پر لحاظ کر سکتی ہے- بمقدمہ لیلو بنام اناجی پرسرام (۱) ویسٹ صاحب جسٹس کا یہ اظہار راے ہے کہ ایسی تجویز نسبت بحث قبضہ واقعی اوس فریق کے جسکو مجسٹریٹ اپنے حکم کی تاریخ سے جب تک کہ وہ حسب طریقہ معینہ قانون بیدخل نہ کیا جاوے قابض رکھتا ہے قطعی ہوتی ہے- میری راے مین بمقدمہ ہذا نسبت امر مذکور کے کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہین ہے کیونکہ بفرض اسکے کہ یہی صورت ہے تاہم اوسکی روسے معاملت دار قبل تاریخ صادر ہونے حکم مجسٹریٹ کے بحث قبضہ کی نسبت تجویز کرنے سے ممنوع نہین ہے- مجسٹریٹ جو حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل کرتا ہے صرف یہی فیصلہ نہین کر سکتا کہ اوس روز جب اوسنے اپنا حکم حسب ضمن (۱) دفعہ مذکور کے صادر کیا کون شخص قابض ہے بلکہ حسب فقرہ شرطیہ اول ضمن (۴) کے وہ اوس شخص کی نسبت بھی جو اندر دو ماہ عین قبل صادر ہونے حکم مذکور کے بالجبر و ناجائز طور پر بیدخل کیا گیا ہو اسطرح کاربند ہو سکتا ہے کہ گویا وہ اوس تاریخ کو قابض تھا- مگر ہمارے روبرو

(۱) (سنہ ۱۸۸۱ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸۷

سنہ ۱۹۰۱ء
ناگیا
بنام
سید بدرالدین

یہ تسلیم کیا گیا کہ حکم مجسٹریٹ جسپر منجانب مدعا علیہ بمقدمہ ہذا استدلال کیا گیا حسب فقرہ
شرطیہ مذکورہ کے صادر نہین ہوا تھا۔ اور اگر وہ صادر بہی ہوا ہوتا تو اثر فقرہ شرطیہ مذکورہ کا محدود
ہے یعنی اوسکا اثر محض اوس فریق کی نسبت کاربند ہونے کا ہے جسکے حق مین مجسٹریٹ حکم
صادر کرے گویا کہ وہ بتاریخ صدور حکم اور نہ قبل اوسکے قابض تھا۔ اوسکی روسے عدالت
معاملت دار یا اور کوئی عدالت دیوانی یہ فیصلہ کرنے سے ممنوع نہین ہے کہ قبل تاریخ صادر ہونے
حکم کے کون شخص واقعی قابض تھا۔ بمقدمہ ہذا مین مدعی کا یہ بیان ہے کہ اوسکو مدعا علیہ نے ۳۶۰
۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو ناجائز طور پر بیدخل کیا تھا۔ اوسنے اپنی نالش عدالت معاملت دار مین
۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو دائر کی۔ اگر وہ بطور مقدمہ معمولی کے بلا پابندی حکم مصدورہ حسب
دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تصور کیا جاوے تو مدعی کو یہ ثابت کرنا لازم ہوگا کہ وہ
قبل ۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کے اندر چھہ ماہ کے بیجا طور پر بیدخل کیا گیا تھا۔ اگر اوسکا یہ بیان کہ
وہ بتاریخ و لغایت ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء قابض تھا ثابت ہوجاتا تو وہ مستحق ڈگری ہوتا لیکن
یہ بیان کیا گیا ہے کہ تجویز مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۴۵ اوسکی ہارج ہے۔ اوسکا جواب یہ ہے
کہ بفرض اسکے کہ وہ تجویز قطعی ہے جسکی نسبت کسی مقدمہ دیوانی مین پہر بحث نہین ہوسکتی ہے
وہ صرف اوس حد تک قطعی ہے کہ مدعا علیہ ۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو قابض تھا اور اوسوقت
سے قابض رہا ہے۔ دفعہ ۱۴۵ کی روسے مجسٹریٹ یہ تجویز کرنے کا مجاز نہین ہے کہ قبل اوسکے
کون شخص قابض تھا حاکم موصوف امر مذکور پر بغرض یہہ تجویز کرنے کے
صرف ضمناً غور کرسکتے تہے کہ بہ تاریخ اونکے حکم صادر کرنے کے
کون شخص قابض تہا۔ پس معاملت دار یہ فیصلہ کرنے کا مجاز ہے کہ آیا قبل ۴۔ اکتوبر
سنہ ۱۹۰۰ء کے مدعی قابض تہا یا نہین۔

پس مین حکم اظہار وجہ کو قطعی کرونگا اور مقدمہ کو معاملت دار کے پاس واسطے
فیصلہ مطابق قانون کے واپس بہیجونگا۔ میری رائے مین خرچہ تتمیم مقدمہ پر عائد ہونا چاہئے۔

حکم اظہار وجہ قطعی کیا گیا مقدمہ واپس بہیجا گیا۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس فلٹن صاحب جسٹس وچنداورکر صاحب جسٹس

۱۷- دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۶۰

گانو وبایک کس دیگر (ابتدا مدعاعلیہما) اپیلانٹان بنام ہری ویوسدیو شیور وغیرہ (ابتدا مدعیان) ریسپانڈنٹان*

زمیندار واسامی - بیدخلی - اطلاعنامہ بیدخلی - ضرورت ثبوت تعمیل اطلاعنامہ بیدخلی مناسب کی - مجموعہ مالگذاری آراضی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء) بمبئی دفعہ ۸۴ - امور تنقیح طلب جو عدالت قائم کرے - عملدرآمد - ضابطہ -

مدعیان نے واسطے بیدخلی مدعاعلیہما کے بعض آراضی سے اس بیان سے نالش دائر کی کہ وے اسامیان سال بسال ہین منجملہ دیگر امور کے مدعاعلیہما نے یہ عذر کیا کہ وے اسامیان دوامی ہین - مدعیان نے بوقت سماعت یہ ثابت نہین کیا کہ اطلاعنامہ بیدخلی کی تعمیل حسب اقتضاے ۳۶۱
دفعہ ۸۴ مجموعہ مالگذاری آراضی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء بمبئی) کے ہوئی تہی مگر اونہون نے یہ حجت کی کہ مدعاعلیہما نے اپنے بیان تحریری مین تعمیل اطلاعنامہ تسلیم کی ہے -

تجویز ہوئی کہ گو مدعاعلیہما نے اپنے بیان تحریری مین اطلاعنامہ کے پانے سے صریحاً انکار نہین کیا مگر اوسکے باضابطہ ہونے کی نسبت عذر کیا اور اسوجہ سے بار ثبوت تعمیل اطلاعنامہ مناسب کا بذمہ مدعیان عائد ہوا - ایسا کوئی ثبوت نہین دیا گیا - لہذا بفرض اسکے بہی کہ مدعاعلیہما اسامی سال بسال تہے مدعیان نے انفصال حق اسامی یا اپنا استحقاق دلاپانے قبضہ کا ثابت نہین کیا -

اس امر سے کہ نسبت اون امور کے جنکا ثابت کرنا مدعی کو لازم ہے کوئی امر تنقیح طلب قائم نہین کیا گیا یہ نتیجہ اخذ کرنا جائز نہین ہے کہ مدعاعلیہ کا یہ منشا تہا کہ اونکو تسلیم کرے - کام قائم کرنے امور تنقیح طلب کا حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ذمہ عدالت کے ہے -

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ جی ڈی مڈگانونکار اسسٹنٹ جج بمقام رتناگری مشعر ترمیم ڈگری مصدرہ راو صاحب دی این ہیدسے جوائنٹ جج ماتحت دنگورلا -

نالش واسطے دلاپانے قبضہ اور لگان کے -

مدعیان نے یہ بیان کیا کہ وے مہتمم بعض جائداد از ان بعض دیوتاون کے ہین اونہون نے بحیثیت ایسے مہتممان کے واسطے دلاپانے قبضہ بعض آراضی کے مدعاعلیہما سے جنکی نسبت اونہون نے

* اپیل دوم نمبر ۵۰۷ سنہ ۱۹۰۱ء

سنہ ۱۹۰۱ع
گانو
بنام
سری دیو سدھیشو

یہ بیان کیا کہ وے اسامیان سال بسال ہین نالش ہذا دائر کی اونہون نے یہ بیان کیا کہ اونہون نے مدعا علیہما کے پاس اطلاعنامجات تحریری واسطے اونکے اختتام سکونت کے ارسال کیے تہے۔

مدعا علیہما نے اس امر سے انکار کیا کہ وے اسامیان سال بسال ہین اور یہ دعوی کیا کہ ہم آراضی متنازعہ پر بحیثیت اسامیان استمراری کے قابض ہین۔ اونہون نے مزید بران یہ عذر کیا کہ مدعیان کو اطلاعنامہ اختتام حق اسامی کے بہیجنے کا کچہ حق نہین ہے اور یہ کہ وہ مناسب اور جائز اطلاعنامہ نہین ہے۔

جج ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مدعیان مستحق دلا پانے قبضہ کے نہین ہین مگر صرف لگان دلایا۔

برطبق اپیل مدعیان اسسٹنٹ جج نے ڈگری ترمیم کی اور مدعیان کو قبضہ دلایا۔

مدعا علیہما نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

این ڈی گوکہلے منجانب اپیلانٹان (مدعا علیہما)۔ مدعیان نے تعمیل اطلاعنامہ مناسب بیدخلی کی ثابت نہین کی ہے۔ بیان تحریری مین نسبت نہونے اطلاعنامہ باضابطہ کے اعتراض کیا گیا اور وہ اپیل دوم مین پیش ہو سکتا ہے۔ مقدمہ دودہو بنام مادہو راو (۱) ملاحظہ طلب۔

ایچ سی کویاجی منجانب رسپانڈنٹان (مدعیان)۔ مدعا علیہما نے اپنے بیان تحریری مین ۳۶۲
پانا اطلاعنامہ کا تسلیم کیا ہے اونہون نے یہ حجت کی کہ وہ اطلاعنامہ مناسب نہین ہے۔ پس اونکو اطلاعنامہ جسکی اونپر تعمیل کی گئی پیش کرنا اور یہ ثابت کرنا چاہیے تہا کہ وہ اطلاعنامہ قانوناً جائز نہین ہے اونہون نے نسبت اس امر کے کوئی تنقیح پیش نہین کی۔ اونہون نے اوسکی نسبت عذر کرنے سے دست برداری کی اور اب وہ اوس عذر کو پیش نہین کر سکتے۔

فلٹن صاحب جج۔ حسب دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مدعیان کو لازم تہا کہ بنائے دعوی بیان کرتے اور یہ کہ وہ کہان اور کب پیدا ہوئی لہذا اونکو لازم تھا کہ اپنی عرضی دعوی مین ٹہیک نوعیت اطلاعنامہ ترک کی جسپر اونکو استدلال تہا اور وہ بتاریخ جب وہ بہیجا گیا بیان کرتے۔ گو مدعا علیہما نے اپنے بیان تحریری مین اطلاعنامہ کے پانے سے صریحاً انکار نہین کیا مگر اوسکے جواز کی نسبت اعتراض کیا اور اس وجہ سے بار ثبوت تعمیل اطلاعنامہ مناسب کا حسب احکام دفعہ ۸۴ مجموعہ مالگذاری آراضی کے بذمہ مدعیان عائد ہوا مگر ایسا کوئی ثبوت نہین دیا گیا ہے لہذا بالفرض اسکے بہی کہ مدعا علیہما اسامیان سالانہ ہین مدعیان نے اختتام حق اسامی یا اپنا استحقاق بازیافت قبضہ کا ثابت نہین کیا ہے۔

(۱) (سنہ ۱۸۹۳ع) بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۰

سنہ ۱۹۰۱ع
گانو
بنام
سری دیو سہائے گوسوامی

مسٹر گو یاجی نے یہ حجت کی کہ چونکہ نسبت اس امر کے عدالت مرافعہ اولی نے کوئی امر تنقیح طلب قائم نہیں کیا لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ مدعا علیہما نے اوس سے دست برداری کی۔ مگر ہم اس حجت کو منظور نہیں کر سکتے۔ مقدمہ دودہو بنام مادہو راو (۱) مین عدالت ہذا نے یہ تجویز کی ہے کہ نالش بیدخلی مین عذر نہونے اطلاعنامہ کا گو وہ اول مرتبہ اپیل دوم مین پیش کیا گیا ہو مضر ہے اس فیصلہ سے ہم کلیتاً اتفاق کرتے ہین۔ دست برداری سے رضامندی دیدہ و دانستہ ضمناً مفہوم ہوتی ہے اور یہ خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہم کا یہ منشا تھا کہ اطلاعنامہ کا کافی ہونا تسلیم کرین۔ لیکن کچھ ہی صورت ہو کسی ایسے اقبال کا کچھ ثبوت نہین ہے جو عدالت سے امر تنقیح طلب کے قائم کرنے کی استدعا کرنے مین فروگذاشت سے مستنبط نہین ہو سکتا ہے۔ فرض قائم کرنے امور تنقیح طلب کا حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عدالت پر ہے۔ اور عدالت کے امور تنقیح طلب ضروری قائم نہ کرنے سے منشاے مدعا علیہ اون واقعات سے اقبال کرنے کا قیاس کر لینا مستحسن نہو گا جنکا ثابت کرنے کا فرض مدعی پر ہو
۳۶۳ ایسا قیاس بہت سی صورتون مین صریحاً خلاف امر واقعی کے ہوگا۔ چونکہ قاعدہ بابت ضرورت ثبوت اطلاعنامہ کے عدالت ہذا سے صریحاً قرار پا چکا ہے لہذا اوسکی تعمیل پر اصرار کرنے مین ظاہرا کوئی جبر نہین ہے گو اوس سے درگذر کرنے کا ہمکو اختیار بھی ہو۔ مگر ہمکو کوئی ایسا اختیار حاصل نہین ہے۔ مدعی کو جبکہ وہ نالش دائر کرے بناے دعویٰ بطریق معینہ دفعہ ۵۰ بیان کرنی چاہیے اور بیانات ضروری جہانتک کہ اونکو مدعا علیہ نے تسلیم نہ کیا ہو ثابت کرنے چاہئیں۔

بلحاظ ان حالات کے بلا ظاہر کرنے کسی راے کے نسبت نوعیت حقیت مدعا علیہم کے ہمکو ڈگری عدالت اپیل ماتحت منسوخ اور ڈگری جج ماتحت بحال کرنی چاہیے اور خرچہ ہر دو اپیل کا ذمہ مدعیان کے عائد ہو۔

ڈگری منسوخ کی گئی۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کنیڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

۷- جنوری سنہ ۱۹۰۲ع

کندن مل (ابتدا مدعا علیہ) اپیلانٹ بنام **کاشی بائی** (ابتدا مدعیہ) رسپانڈنٹ *

صفحہ کتاب انگریزی ۳۶۳

رہن۔ مرتہن قابض۔ انفکاک۔ حساب۔ طریقہ تفہیم حساب۔

راہن کو جو انفکاک کرانا چاہیے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ کسقدر زر قرضہ اور سود ادا ہوا ہے۔

(۱) (سنہ ۱۸۹۳ع) بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۱

* اپیل دوم نمبر ۳۲۲ سنہ ۱۹۰۱ع

سنہ ۱۹۰۲ع
کندن مل
بنام
کاشی بائی

مرتہن قابض کو لازم ہے کہ پورا اور سچا اور صحیح حساب آمدنی اور خرچ واقعی کا مرتب رکھے۔

جب مابین راہن اور مرتہن کے حساب ہو تو حاکم عدالت کو نسبت صحت یا عدم صحت اوس حساب کے جو اوسکے روبرو فریقین پیش کریں فیصلہ کرنا چاہیے اور مطابق اس حساب اور اوس شہادت کے جو اوسکے روبرو مقدمہ میں ہو حاکم موصوف کو وہ تعداد روپیہ کی جو بر طبق انفکاک قابل ادا ہو تجویز کرنی چاہیے۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ اے لوکس صاحب جج ضلع احمدنگر مشعر ترمیم ڈگری راؤ صاحب جی کے کاینگر جج ماتحت نیواس۔

نالش واسطے انفکاک اور قبضہ کے۔

مدعیہ نے یہ نالش سنہ ۱۸۹۶ع میں واسطے انفکاک اور دلاپانے قبضہ بعض آراضی کے اس بیان سے دائر کی کہ آراضی مذکور کو ستمبر سنہ ۱۸۶۷ع میں میرے شوہر متوفی نے پدر مدعا علیہ کے پاس بعوض [illegible] کے بشرح ۱۰ فی صدی ماہواری رہن رکھا تھا یہ کہ زر رہن منافع جائداد سے ادا ہو گیا ہے۔ اور بناے مخاصمت ۳۶۴
سنہ ۱۸۹۶ع میں پیدا ہوئی اور یہ استدعا کی کہ اگر کچھ روپیہ مدعا علیہ کا یافتنی باقی ہو تو وہ بذریعہ اقساط سالانہ کے قابل ادا قرار دیا جاے۔

منجملہ دیگر امور کے مدعا علیہ نے یہ حجت کی کہ روپیہ جو از روے رہن کے واجب ہے [illegible] ہے اور چونکہ مدعیہ کاشتکار نہیں ہے لہذا وہ مستحق رعایت اداے قرضہ کی بذریعہ اقساط نہیں ہے۔

بوقت تجویز جج ماتحت نے بغرض تفہیم حساب منافع اور اخراجات متعلق جائداد مذکورہ کے ایک اہل کمیشن مقرر کیا اور جو حساب اوسنے طیار کیا اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] از روے رہن باقی ہے۔

حساب وکلاے فریقین کو دکھلایا گیا اور اونھوں نے صحت رقم کی نسبت جو اہل کمیشن نے نکالی کچھ اعتراض نہیں کیا۔

جج ماتحت نے اپنی تجویز میں یہ تحریر کیا کہ قاعدہ دام دوپٹ اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہے کیونکہ مدعا علیہ کو بحیثیت مرتہن قبضہ دیا گیا تھا پس وہ اوس منافع کا جو اوسنے بعوض سود واجب کے وصول کیا جوابدہ ہے۔ حاکم موصوف کی یہ تجویز تھی کہ مدعیہ کاشتکار نہیں ہے اور زر رہن ادا نہیں کیا گیا تھا۔ اور آراضی مذکورہ سے سالانہ آمدنی خالص [illegible] سے [illegible] تک ہو سکتی تھی اور زر ڈگری مدعیہ یافتنی مدعا علیہ [illegible] ہے اور مدعیہ کے ساتھ رعایت ادا کرنے روپیہ کی باقساط نہونی چاہیے لہذا حاکم موصوف نے ۸ ماہ جون سنہ ۱۹۰۰ع کو یہ ڈگری صادر کی کہ مدعیہ مدعا علیہ کو

۱۹۰۱ء
کندن مل بنام کاشی بائی

الٰہ آباد لعہ؁ مگا اور خرچہ مقدمہ ۱۳-مارچ ۱۹۰۱ء کو ادا کرے اور انفکاک رہن کرا کے قبضہ آراضی کا مدعا علیہ سے مواخذہ رہن سے مبرا حاصل کرے اور بصورت نہ ادا کرنے روپیہ کے مدعیہ کو اپنے کل حق انفکاک رہن سے امتناع کی جاوے۔

مدعیہ نے منجملہ دیگر امور کے یہ بیان کر کے اپیل کیا کہ حساب مناسب طور پر نہیں لیا گیا تھا اور عدالت ماتحت کی یہ تجویز صحیح نہیں ہے کہ میں کاشتکار نہیں ہوں۔ مگر صاحب جج کی یہ رائے ہوئی کہ مدعیہ کاشتکار نہیں ہے اور یہ تجویز کی کہ وہ مستحق انفکاک رہن کرانے کی با دائے صرف زر اصل یعنی الٰہ آباد لعہ؁ کے ہے حاکم موصوف کی یہ رائے تھی کہ مدعا علیہ (مرتہن) نے اپنا سود جو اوسکو زر رہن پر ہر سال واجب ہوتا تھا منافع آراضی سے وصول کیا ہے اور اس لئے صرف زر اصل واجب باقی رہ گیا ہے۔ اپنی تجویز میں حاکم موصوف نے وہ طریقہ جس سے ۳۶۵
اونہوں نے اپنی رائے قائم کی حسب ذیل بیان کیا۔

مجھکو اس تجویز جج ماتحت پر اعتبار نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ مدعیہ مزارع نہیں ہے۔ اوسکے بیان بلاشبہہ ایک دکان ہے جس سے ایسی آمدنی ہوتی ہے جو غالباً اوس آمدنی سے جو آراضی سے حاصل ہوتی ہے بہت زیادہ ہے۔

جج ماتحت نے مدعا علیہ کو مدعیہ سے الٰہ آباد لعہ؁ مگا دلائے ہیں۔

یہ رقم حاکم موصوف نے بر بنائے رپورٹ اہل کمیشن کے قائم کی ہے جسنے حساب مدعا علیہ سے ایک نقشہ مرتب کیا تھا جس سے زر اصل جو سال بسال بروئے رہن نامہ متنازعہ واجب تھا اور سود جو اوسپر واجب تھا اور زر وصول شدہ اور منافع خالص جو مدعا علیہ کو آراضی مرہونہ سے جو اوسکے قبضہ میں سن ابتدائے تاریخ رہن ۱۸۵۷ء تا حال رہی ہے حاصل ہوتا تھا ظاہر ہوتے ہیں۔ حساب بابتہ ۴۰ سال من ابتدائے ۱۸۵۷ء لغایت ۱۸۹۷ء کے ہے اور اس سال آخر الذکر میں نالش ہذا دائر ہوئی۔

اہل کمیشن نے یہ رپورٹ کی ہے کہ منافع خالص آراضی مذکور کا لعہ؁ سے للعہ؁ تک سالانہ ہے اور ان دونوں رقوم کا اوسط مبلغ عہ؁ ہے بملاحظہ نقشہ حساب مرتبہ اہل کمیشن کے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ اس ۴۰ برس کے زمانہ میں مدعا علیہ نے واقعی جملہ مبلغ للعہ؁ بطور محاصل آراضی جمع کیا ہے۔ اس رقم کو ۴۰ سے تقسیم کرنے سے نتیجہ اوسط منافع مبلغ عہ؁ سالانہ ہوتا ہے یہ صحیح ہے کہ بعض سال میں بہت سی رقوم قلیل جمع ہوئی ہیں اور بعض میں زیادہ تر رقوم کثیر مندرج ہیں مگر اس مدت سال ہائے دراز میں اوسط منافع مبلغ عہ؁ ہوا ہے۔ سود زر اصل الٰہ آباد لعہ؁ کا حسب مندرجہ رہن نامہ ہر سال مبلغ عہ؁ ہوتا ہے جو اوسط منافع سے جو مدعا علیہ کو آراضی مذکور سے حاصل ہوا کم ہے اور حساب سرسری سے اوس رقم کے برابر ہے جو اوسط رقوم مبلغ لعہ؁ و مبلغ للعہ؁ کا جو رپورٹ مرتبہ اہل کمیشن میں مندرج ہیں نکالنے سے حاصل ہوا۔

۱۹۰۲ء

کندن مل بنام کاشی بائی

بلحاظ ان حالات کے میری یہ رائے ہے کہ میرا یہ قیاس کرنا بخوبی جائز ہے کہ مدعا علیہ نے اپنا سود سال بسال محاصل اراضی سے وصول کیا ہے اور جو کچھ مدعیہ سے اوسکو ادا کرنے کے لئے معقول طور پر کہا جاسکتا ہے وہ مبلغ (۱۲۰۰) یعنی زر اصل مندرجہ رہن نامہ ہے۔

مدعا علیہ نے اپیل دوم دائر کیا۔

داجی اے کھرے منجانب اپیلانٹ (مدعا علیہ)۔ اصول جو صاحب جج نے بوقت قائم کرنے اوس رقم کے جو واسطے انفکاک رہن کے ادا کرنی چاہئے اختیار کیا غلط ہے۔ حساب مرتبہ اہل کمیشن پر مدعیہ نے عدالت مرافعہ اولیٰ مین اعتراض نہین کیا تھا لہذا صاحب جج کو اوس سے انحراف نہ کرنا چاہئے تھا۔ حاکم موصوف نے اون رقوم پر لحاظ نہین کیا ہے جو تمنے ترقیات مین اور بطرز دیگر صرف کین۔ یہ رقوم حساب مرتبہ اہل کمیشن مین مندرج ہین اور اونکی نسبت کچھ عذر نہین کیا گیا صاحب جج نے یہ تجویز نہین کی ہے کہ اہل کمیشن نے حساب کے جانچنے مین غلط اصول اختیار کیا ہے۔ حساب مابین راہن و مرتہن
۳۶۶ کے بربناے اوسط منافع کے مرتب نہین کیا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ بعض سال مین آمدنی جائداد مرہونہ کی نہایت کم ہو اور بعض مین نہایت زیادہ۔

گنگارام بی ریلے منجانب ریسپانڈنٹ (مدعیہ)۔ یہ کہنا بالکل صحیح نہین ہے کہ ہمنے عدالت مرافعہ اولیٰ مین صحت حساب مرتبہ اہل کمیشن پر اعتراض نہین کیا۔ جو کچھ عدالت مذکور مین واقع ہوا وہ یہ تھا کہ عدالت نے ہمارے وکیل کو حساب دکھایا اور اوس نے اوسکے ملاحظہ کرنیکے لئے مہلت مانگی اسکے علاوہ اور کچھ واقع نہین ہوا۔ مطابق تجویز صاحب جج کے اوسط سالانہ منافع خالص اراضی مرہونہ کا جو مرتہن کو وصول ہوا مبلغ ... ۴۲ برس تک رہا۔ کل رقم جو مدعا علیہ کو اسطرح وصول ہوئی بقدر ... کے ہے قاعدہ دام دوپٹ ایسے مقدمہ سے جیسا کہ مقدمہ ہذا ہے بلاشبہ متعلق نہین ہے۔ اگر وہ متعلق ہوتا تو مدعا علیہ مستحق پانے مبلغ ... کا ہوتا حالانکہ مطابق حساب صاحب جج کے مدعا علیہ کو علاوہ رقم تعدادی ... کے جو اوسکو پیشتر بطور زر و اصلات کے وصول ہو چکی ہے مبلغ ... مل چکا ہے۔ مدعا علیہ کو اسطرح جو بابت اس معاملہ کے ... وصول ہوا ہے ظاہرا یہ امر صاحب جج کے نزدیک باوقعت تھا کیونکہ حاکم موصوف نے یہ حکم صادر کیا تھا کہ مدعا علیہ مستحق دلاپانے صرف زر اصل کا ہے۔ پس بلحاظ حالات مقدمہ حکم صادرہ صاحب جج مناسب و قرین عدل ہے یہ حجت کی گئی کہ بربناے اوسط زر و اصلات کے حساب مرتب نہین کیا جاسکتا۔ ہم یہ عرض کرتے ہین کہ جب حساب متعدد برسون کا ہو جیسا کہ مقدمہ ہذا مین ہے تو اوسط مناسب طور پر

سنہ ۱۹۰۴ع
کندن مل بنام کاشی بائی

نکالا جا سکتا ہے - اوس حساب سے جو اہل کمیشن نے جانچا یہی ظاہر ہوتا ہے - حساب مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی خاص سال مین آمدنی کم تھی تو آمدنی سال ماقبل یا مابعد مین زیادہ تھی پس اوس تمام زمانہ کی کل آمدنی خالص سے ہر سال کی آمدنی خالص کے تجویز کرنے کے لئے ایک عمدہ طریقہ جانچ حاصل ہوتا ہے -

کنیڈی صاحب جسٹس - میری راے مین صاحب جج ضلع کا وہ اصول غلط تھا جسکی بنا پر حاکم موصوف نے ڈگری مصدرہ جج ماتحت کو منسوخ کیا اور بر طبق اداے صرف زر اصل کے ڈگری انفکاک صادر کی -

فریقین مارواڑی ہین اور خود آراضی کاشت نہین کرتے - پس دستاویز مین یہ شرط
۳۶۷ مندرج تھی کہ مرتہن آراضی مذکور کسی اسامی کو واسطے کرنے کاشت کے دے اور زمیندار کے نصف حصہ پیداوار مین سے بعد ادا کرنے جمع سرکاری کے باقی پیداوار قرضہ مین جمع کرے - بوقت آغاز نالش کے ہر دو جانب سے کسیقدر معمولی مبالغہ کیا گیا تھا - مدعیہ نے یہ بیان کیا کہ مین کاشتکار ہون (بلاشبہہ یہ امید کرکے کہ وہ ایکٹ دادرسی مزارعان دکہن سے مستفید ہو) اور یہ کہ قرضہ محاصل آراضی سے ادا ہو گیا ہے - مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ ال صمار ۔۔۔ میرا باقی ہے مگر یہ مبالغہ تھا جسپر اوسنے اصرار نہین کیا کیونکہ اوسنے اپنا حساب پیش کیا تھا جس سے ظاہرا یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہ ہر سال بطور اپنے حصہ پیداوار آراضی کے کیا جمع کرتا تھا اور اوسنے گواہون کے کٹہرے مین جاکر یہ اظہار دیا کہ حساب صحیح و درست ہے - اوسنے اپنے اسامی کا بھی اظہار دلایا جو آراضی پر ۱۴ برس تک قابض رہا اور جس سے سوالات جرح کئے جا سکتے تھے اگر یہ امر بیان کیا گیا ہوتا کہ حساب مذکور سے پیداوار جو واقعی حاصل ہوئی اور اوسکی صحیح قیمت ظاہر نہین ہوتی ہے - وکیل مدعیہ نے واسطے جانچنے اوس حساب کے جو واہالی کمیشن نے بربناے حساب مدعا علیہ کے مرتب کیا تھا پانچ یوم کی مہلت حاصل کی - کچھ عذر نہین کیا گیا اور شہادت پیش کردہ فریقین سے یہ واضح ہوگا کہ اس عدم موجودگی عذر مین دونون حساب مدعا علیہ و حساب اہالی کمیشن جو بربناے حسابات مذکور اور بطابق شرائط رہن نامہ کے مرتب کیا گیا شامل تھے -

پس جج ماتحت نے برطبق ادا کئے جانے ال ما لعہ ۔۔ یعنی اوس رقم کے جو حساب اہالی کمیشن مین قائم کی گئی ڈگری انفکاک رہن صادر کی کیونکہ قاعدہ دام دوپٹ متعلق نہین تھا - مگر مدعیہ نے اپنے مبالغہ مین اصرار کیا - اوسنے صاحب جج ضلع کے روبرو اپیل کیا اور اوسکے

سنہ ۱۹۰۲ع
کندن مل بنام کاشی بائی

اور اوسکے خاص موجبات اپیل اوسکے اس عذر سے متعلق ہین کہ وہ کاشتکار ہے نسبت اس امر کے
صاحب جج ضلع نے اوسکے خلاف تجویز کی۔ نیز نسبت بحث دربارہ اون شرائط کے جنسے
وہ انفکاک رہن کرانے کی مستحق تھی یادداشت اپیل مین حساب مدعیہ پر صریحاً اعتراض نہین کیا گیا
اور ظاہرا صاحب جج ضلع نے حساب مذکور پر استدلال کیا کیونکہ حاکم موصوف نے رقم (مبلغ
للعہ) کو قبول کیا جو بطور میزان اوس کل منافع کے جو مرتہن کو ۴۴ سال ہاے مشمولہ حساب مین
وصول ہوا تھا مندرج تھی۔ لیکن بعدہ حاکم موصوف نے رقم مبلغ للعہ کو ۴۴ سے تقسیم کیا اور
۳۶۸ بطور نتیجہ اوسط منافع عہ سالانہ رکھا اور چونکہ سود زر اصل کا اگر ہر سال ٹھیک طور پر ادا
کیا جاتا (مبلغ عہ) اوس رقم سے زائد ہوتا تھا لہذا حاکم موصوف نے یہ قیاس کیا کہ مدعا علیہ نے
اپنا سود سال بسال منافع اراضی سے وصول کیا لہذا مدعیہ کو صرف زر اصل کے ادا کرنے کا
حکم دیا جا سکتا تھا۔ ایسا قیاس جائز قرار نہین دیا جا سکتا کیونکہ ہمکو معلوم ہے کہ بعض سال مین
اوس ضلع مین جسمین یہ گانوان (سونائی) واقع ہے فصلین ناقص ہوئی تھین۔ سالہاے مذکور
مین پیداوار سے سود بیباق نہ ہو سکا ہوگا ممکن ہے کہ دیگر سالون مین فصل اچھی ہوئی ہو اور اوس
صورت مین پیداوار عہ سے زیادہ مالیت کی ہوئی ہو اور یہ رقم زر اصل ابتدائی کا سود بے
حساب مدخلہ مدعا علیہ ظاہرا ان امور کے موافق ہے۔ اگر حساب کل پیداوار کا صحیح ہے تو حساب
ہر سال کی رقوم کا جنسے وہ مجموعہ بنتا ہے کیون صحیح نہین ہے مدعیہ و اوسکا شوہر متوفی و پسر اوسی
موضع مین جسمین اراضی مذکور واقع ہے سکونت رکھتے تھے اونکو ہر سال یہ ضرور معلوم ہوتا رہا
ہوگا کہ اراضی سے کیا پیداوار ہوئی اور اسامی نے زمیندار کو کیا ادا کیا۔ یہ بیان نہین کیا گیا کہ اونھون
نے کبھی مرتہن سے اوسکا سالانہ حساب پیداوار کا جو اوسکو ملتی تھی طلب کیا یا یہ کہ اوسکے دکھلانے
سے اوسنے انکار کیا۔ یہ بیان نہین کیا گیا تھا کہ نرخ جو مدعا علیہ نے مقرر کیا اوس وقت کے نرخنامہ کے
مطابق نہین تھا۔ مدعیہ ایک دکاندار ہے اور رقوم مدعا علیہ کو خود اپنے حساب سے بآسانی جانچ سکتی تھی

پس مقدمہ صاحب جج ضلع کے پاس واپس بھیجا جانا چاہیئے جو بلحاظ امور مندرجہ بالا
و کارروائی مقدمہ و شہادت قلمبند شدہ کے اور بعد ملاحظہ رپورٹ اہل کمیشن (کاغذ نمبر ۳۳
و رپورٹ و حساب مرتبہ دو اہل کمیشن (کاغذات نمبر ۴۳ و ۴۵) کے و بعد حاصل کرنے اوسکی
کیفیت کے (بشرطیکہ وہ ضروری متصور ہو) یہ تجویز کرینگے کہ کسقدر روپیہ یافتنی مرتہن ہے
جسکے ادا ہونے پر انفکاک رہن منظور کیا جا سکتا ہے۔

سنہ ۱۹۰۶ع
کندن مل بنام کاشی بائی وغیرہ

خرچہ داخل خرچہ اپیل ہوگا۔

فلٹن صاحب جسٹس ۔ مدعیہ نے واسطے انفکاک بعض آراضی کے جو سنہ ۱۸۸۶ع مین مدعاعلیہ کے پاس بغرض اطمینان ادائے مبلغ ۸۰۰۰ معہ سود ۱ فی صدی ماہواری (یعنی ۱۲ فی صدی سالانہ) کے رہن کی گئی تھی نالش دائر کی یہ شرط تھی کہ سود بالائے سود ہر مہینہ کے اختتام پر لگایا جائے اور مرتہن جو جائداد مذکور پر قابض کرایا گیا تھا راہن کو منافع مجرا دے۔

جج ماتحت نے واسطے جانچنے حساب کے ایک اہل کمیشن مقرر کیا اور برطبق اوسکی رپورٹ کے ۳۶۹ جو وکلائے فریقین کو دکھلائی گئی جنہون نے اون رقوم کی صحت پر جو قائم کی گئین اعتراض نہین کیا یہ تجویز کی کہ بعد مجرا دینے منافع کے جسکا پایا نا حساب مین تسلیم کیا گیا مبلغ ۔۔۔ ارا پائی یا فقتی مرتہن باقی تھا

شہادت دراصل نسبت اس امر کے پیش کی گئی کہ آیا مدعیہ جو بیوہ راہن (ایک مارواڑی) کی ہے کاشتکار تھی یا نہین۔ اس امر کا فیصلہ نفی مین کیا گیا۔

شہادت جو متعلق صحت حساب کے تھی (۱) صرف مدعاعلیہ عمری ۳۹ سال کی ہے جس نے یہ بیان کیا۔

میرے پاس میرا حساب موجود ہے۔ وہ اثنائے کاروبار معمولی مین برابر مرتب رکھا جاتا ہے۔ مین نے حساب انتظام آراضی متنازعہ کا مرتب رکھا ہے۔ مین نے شہادت مین اپنے حساب کا انتخاب پیش کیا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ مدعیہ کے ساتھ حساب طے نہین ہوا ہے۔ آراضی متنازعہ مین ایک کنوان ہے۔ چاہ مذکور سے کم پانی ملتا ہے آراضی متنازعہ موناٹی سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ مہادو گواہ میرا قرضدار ہے۔

اور (۲) شہادت مہادو کاشتکار کی ہے جسنے یہ بیان کیا۔

مین آراضی مذکور پر ۴ برس سے قابض ہون۔ مدعاعلیہ کو ۵ سے ۱۰ من تک غلہ بطور محاصل بابت اوسکے حصہ کے سالانہ ملتا ہے۔ بعض اوقات اوسکو آراضی مذکور کی جمع اپنی جیب خاص سے ادا کرنی پڑتی ہے۔ آراضی مذکور مین ایک کنوان ہے۔ مین نے آراضی متنازعہ کے ۴ بیگھون مین فصل باغ کی بوئی ہے۔ آراضی متنازعہ کو مین نے جوتا تھا۔ مین مدعاعلیہ کا قرضدار نہین ہون۔ آراضی مذکور ہمارے موضع سے فاصلہ پر ہے اور اس لئے فصلین آبپاشی کی اوسمین ہر سال نہین بوئی جاتی ہین۔ چونکہ اس سال قحط ہے اس لئے مین نے فصل مذکور کنوئین کے پانی سے بوئی ہے۔

مدعیہ بیوہ راہن کا اظہار نسبت دکان کے لیا گیا مگر اوسنے بابت پیداوار آراضی ہذا کے کچھ بیان نہین کیا۔ غالباً وہ اوسکی نسبت کچھ نہین جانتی تھی کیونکہ نہ خود اوسکے وکیل اور نہ وکیل

۱۹۰۲ء
کنہدان مل بنام کاشی بائی

مدعا علیہ یا جج ماتحت نے اوس نے اس بارہ مین کوئی سوال کیا - بہر حال اوسکی شہادت کو اس امر سے کچھ تعلق نہین ہے -

اگرچہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ صحت رقوم مندرجہ رپورٹ اہل کمیشن پر اعتراض نہین کیا گیا تاہم دو مین سے کسی تجویز مین یہ بیان نہین کیا گیا کہ صحت حساب تسلیم کی گئی ہے - اپیل مرجوعہ بعدالت صاحب جج ضلع مین صحت حساب پر صریحاً حسب ذیل اعتراض کیا گیا -

(دوم) عدالت ماتحت نے یہ غلط تجویز کی ہے کہ زر رہن ادا نہین کیا گیا ہے -

(سوم) خالص پیداوار سالانہ آراضی متنازعہ کا غلطی سے نہایت کم تخمینہ کیا گیا ہے

۳۷۰ (ششم) عدالت ماتحت نے یہ غلطی کی کہ اوسنے اہل کمیشن واسطے رپورٹ کرنے منافع حیثیت جائداد کے بجائے اوسکی آمدنی کے مقرر نہین کیا گو ایسا کرنا مناسب و قرین انصاف تھا -

صاحب جج ضلع نے اپیل کو حسب ذیل طے کیا -

جج ماتحت نے مدعا علیہ کو مدعیہ سے [illegible] دلائے ہین -

یہ رقم حاکم موصوف نے برنائے رپورٹ اہل کمیشن کے قائم کی ہے جسنے حساب مدعا علیہ کے نقشہ مرتب کیا تھا جس سے [illegible] متنازعہ واجب تھا اور سود جو اوسپر واجب تھا و زر وصول شدہ اور منافع خالص جو مدعا علیہ کو آراضی مرہونہ سے جو اوسکے قبضہ مین من ابتدائے تاریخ رہن سنہ [illegible]ء تا حال رہی ہے حاصل ہوتا تھا ظاہر ہوتے ہین [illegible] بابت ۴۴ سال من ابتدائے سنہ [illegible]ء لغایت سنہ ۱۸۹۵ء کے ہے اور اس سال آخر الذکر مین نالش ہذا دائر ہوئی -

اہل کمیشن نے یہ رپورٹ کی ہے کہ منافع خالص آراضی مذکور کا مبلغ [illegible] سے مبلغ [illegible] تک سالانہ ہے اور ان دونوں رقموں کا اوسط مبلغ [illegible] ہے بلاحظہ نقشہ حساب مرتبہ اہل کمیشن کے مین تجویز کرتا ہون کہ اس ۴۴ سال کے زمانہ مین مدعا علیہ نے واقعی جملہ مبلغ [illegible] بطور محاصل آراضی جمع کیا ہے - اس رقم کو ۴۴ سے تقسیم کرنے سے اوسط منافع مبلغ [illegible] فی سال ہوتا ہے -

یہ صحیح ہے کہ بعض برسون مین بہت سی رقوم قلیل جمع ہوئی ہین مگر اس مدت سالہائے دراز مین اوسط منافع مبلغ [illegible] ہوا ہے - سود زر اصل [illegible] کا حسب مندرجہ رہن نامہ [illegible] ہوتا ہے جو اوسط منافع سے جو مدعا علیہ کو آراضی مذکور سے حاصل ہوا کم ہے اور حساب مرحومہ سے اوس رقم کے برابر ہے جو اوسط رقم مبلغ [illegible] و [illegible] کا جو رپورٹ مرتبہ اہل کمیشن مین مندرج ہین نکالنے سے حاصل ہوئی -

بلحاظ ان حالات کے میری یہ رائے ہے کہ میرا یہ قیاس کرنا بالکل جائز ہے کہ مدعا علیہ نے اپنا سود سال بسال محاصل آراضی سے وصول کیا ہے اور جو کچھ مدعیہ سے اوسکو ادا کرنے کے لئے معقول طور پر کہا جا سکتا ہے وہ [illegible] یعنی

سنہ ۱۹۰۲ء
کندن مل بنام کاشی بائی

زر اصل مندرجہ رہن نامہ ہے۔

بر طبق اپیل دوم مسٹر ڈی اے کہرے نے جو منجانب مرتہن حاضر ہوئے فیصلہ صاحب جج ضلع پر اس بنا پر اعتراض کیا کہ حاکم موصوف نے یہ تحریر نہین کیا کہ حساب غلط ہے۔ اور اوسطہ کبھی تسلیم نہین کیا جا سکتا تہا اور یہ کہ وہ ضرور غلط ہے۔

واضح ہو کہ مجھکو اس امر مین شبہہ ہے کہ آیا ہم کو ڈگری بحال رکہنی چاہئے کیونکہ یہ بحث کہ منافع سالانہ کسقدر رہے واقعاتی ہے اور نہ قانونی۔ تاہم مسٹر کہرے کی دلیل پر باحتیاط غور کرنے کے بعد میری راے مین یہ تسلیم کیا جانا چاہئے کہ قبل تخمینہ پر توجہ کرنے کے جو رقوم واقعی پر مبنی نہین ہے حاکم مجوز واقعات کو بجانب اوس حساب کے جو ظاہرا حساب جمع و خرچ واقعی کا ہے اپنی توجہ باحتیاط مائل کرنی چاہئے اور بلحاظ اوسکی اصلی صحت ظاہری اور قراین حالات و کسی دیگر شہادت کے جو دستیاب ہو یہ تجویز کرنی چاہئے کہ آیا وہ ایسا حساب ہے جس سے غالباً صحیح طور پر
۳۷۱ وہ شے ظاہر ہوتی ہے جو در اصل واقع ہوئی ہے۔ بظاہر قانون عیان ہے۔ راہن کو جو مستدعی انفکاک رہن کا ہو یہ ثابت کرنا چاہئے کہ کسقدر قرضہ و سود ادا ہو چکا ہے۔ مقدمہ شاہ مکہن لال بنام بابو سری کشن سنگہ (۱) ملاحظہ طلب۔ مرتہن قابض کو لازم ہے کہ پورا صحیح و درست حساب جمع و خرچ واقعی کا مرتب رکہے (۲) جب حساب داخل کیا جاے تو حاکم مجوز واقعات کو جو صحیح فیصلہ کرنے کا ذمہ دار ہے حساب مذکور جانچنا چاہئے اور قبل یہ راے قائم کرنے کے کہ آیا وہ ایسا حساب ہے جو شخص ذی عقل کو قبول کرنا چاہئے حاکم موصوف کو جزئیات پر غور کر کے یہ تحقیق کرنا چاہئے کہ آیا حساب بربناے ایسے اصول کے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ غالباً صحیح ہے مرتب کیا گیا ہے یا نہین کتب حساب مدخلہ مقدمہ ہذا عدالت ہذا مین ارسال نہین کی گئین۔ ممکن ہے کہ اون مین ایسے حالات مندرج ہون جنسے وہ دقتین رفع ہو جائین جو خلاصہ اہل کمیشن مین ظاہر کی گئی ہین مین نے اوس خلاصہ کا ترجمہ کرا لیا ہے اور ایسے امور کو درج کرتا ہون جنکی تشریح کی ضرورت ہے۔
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ۹ ستمبر ۱۸۷۲ء سے ۲۹ جنوری ۱۸۷۹ء تک (یعنی وہ زمانہ جسمین مشہور قحط کے سال ۱۸۷۶-۱۸۷۷ء شامل ہین) منافع اداے سود کے لئے کافی تہا۔ ۲۹ جنوری ۱۸۷۹ء کو زر باقی واجب مبلغ ا ما للعہ روپیہ ۹ پائی تہا۔ بعد اسکے آخر تک ہر سال بلا ناغہ قرض بڑہتا گیا۔ اوس

(۱) (۱۸۶۶ء) اپیل ہاے ہند مؤلفہ مور صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۷ لغایت صفحہ ۱۹۲
(۲) ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۷۶ (ج) جسمین محض قانون سابق کا اعادہ کیا گیا ہے۔

سنہ ۱۹۰۲ء
کندن مل
بنام
کاشی بائی

زیادتی کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ کسی عدالت نے کوئی وجہ اسکی بیان نہین کی ہے۔ سال ہاے ابتدائی مین رقم متواتر ۵ع ۱/۳ باقی کی اور سالہاے مابعد مین ۱ع کی اکثر زر اصل مین بڑہائی گئی ہے۔ ان رقوم سے کیا واضح ہوتا ہے۔ اگر وہ بوجہ تشخیص جمع کے ہین تو تشریح تبدیل شرح کی جو ممکن ہے کہ بوجہ بندوبست ترمیم شدہ کے ہوا ہو ضروری ہے۔ یہ دقتین ایسی ہین جو بادی النظر مین رپورٹ اہل کمیشن سے عیان ہین۔ یہ نہایت ممکن ہے کہ بملاحظہ کتب حساب یا بذریعہ استفسار مدعی یا اہل کمیشن کے وہ رفع ہوسکتی ہین مگر فی الحال یہ ظاہر نہین ہوتا کہ یہ رقوم کسطرح درج ہوئی ہین۔ یہ صاف ظاہر نہین ہے کہ آیا بہی کہاتہ مین بتفصیل مقدار اوس غلہ کی جو ملا اور شرح مبادلہ کی مندرج ہے یا آیا صرف رقوم زر نقد جیسا کہ خانہ ہاے ۵ و ۶ نقشہ اہل کمیشن مین تحریر ہے مندرج ہین۔ میری راے مین قبل منظور یا نامنظور کرنے حسابات مدخلہ نالشات مابین راہن اور مرتہن کے اونکو معمولی طور پر احتیاط سے
۳۷۲ جانچنا ضروری ہے۔ بذریعہ جانچنے رقوم مذکور کے راہن کے مدد نہ کرنے پر بلا شبہ لحاظ کیا جاسکتا ہے یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ بعض صورتون مین فروگذاشت مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حساب پر اعتراض نہین کیا جاسکتا یا بالفاظ دیگر وہ صحیح معلوم ہوتا ہے مگر دیگر صورتون مین اوس سے محض ناواقفیت طریقہ مناسب احتیاط کرنے یا اپنے وکیل کو ہدایات مناسب دینے مین موکل کی ناقابلیت ظاہر ہوسکتی ہے۔ دراصل کوئی قاعدہ عام قائم نہین کیا جاسکتا ہے۔ بلدہ پریزیڈنسی مین فریق سے یہ ثابت کرنے کی امید کی جاتی ہے کہ حساب کس مقام پر غلط ہے مگر جو ضابطہ وہان متعلق ہے ممکن ہے کہ مفصل کے لئے ہمیشہ بدرجہ مساوی مناسب نہو۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین یہ تسلیم کیا گیا ہے جسمین بجاے قرار دینے قواعد واسطے کرنے اعتراضات نسبت رپورٹ اہل کمیشن کے محض دفعہ ۳۹۵ مین یہ حکم ہے کہ اونکی روبکارات بمنزلہ شہادت لی جاوینگی اور عدالت کو یہ اختیار رہیگا کہ شہادت مذکور کی اوسقدر وقعت کرے جو بنظر حالات و خلاصہ رپورٹ کے ظاہرا جائز ہو ہرگاہ یہ صحیح ہے کہ نسبت وقعت حساب کے کوئی قاعدہ عام قرار نہین دیا جاسکتا تاہم یہ صاف ظاہر ہے کہ ہر صورت مین جملہ حالات پر لحاظ کرنا چاہئے مثلاً حیثیت نسبتی فریقین باہم ایک دوسرے کے و پیشہ و قوم راہن اور کوئی دیگر معاملات جو غالباً اہم ہون۔ اوس فریق کا جو حساب پیش کرے یہ کام ہے کہ اوسکی ایسے طریق سے تشریح و تائید کرے کہ حاکم عدالت کا نسبت اس امر کے اطمینان ہوجاے کہ حساب مذکور کا صحیح ہونا اسقدر قرین قیاس ہے کہ جس سے شخص ذی عقل کے نزدیک اوسکا تسلیم کرنا معقول تصور ہو۔ اگر حاکم عدالت اوسکو صحیح تسلیم کرے تو اوسکو

۱۹۰۲ء

کندن مل بنام کاشی بائی

اوسپر عمل کرنا چاہئے۔ اگر وہ یہ خیال کرے کہ حساب مذکور صحیح نہین ہے اور اوسپر عمل نہ کرنا چاہئے تو اوسکو حتی الوسع بربنائے ثبوت موجودہ تخمینہ پیداوار قرین قیاس کا کرنا چاہئے ایسا تخمینہ جو معمولی طور پر بالضرور اوسط محاصل پر مبنی ہو بلاشبہہ صحیح نہین ہو سکتا لیکن اگر وہ مناسب و معقول ہو تو وہ اس بنا پر منظور ہو سکتا ہے کہ خلاف مرتہن قابض کے استنباط کرنا مناسب ہے کیونکہ اوسنے باوجود اسکے کہ وہ ایسا شخص ہے کہ صرف جسکو اصلی واقعات معلوم ہو سکتے ہین ایسے طریقہ سے حساب مرتب نہین رکھا ہے جسمین عدالت اوسکو بلا اندیشہ منظور کر سکتی ہے۔

مین نے اس معاملہ مین کسیقدر طوالت کے ساتھہ غور کیا ہے جزأ اس وجہ سے کہ میرا خیال ہے کہ طریقہ تجویز ان حسابون کا جو اکثر مثل مقدمہ ہذا کے بابت متعدد برسون کے ہوتے ہین اکثر نہایت صاف طور پر سمجھہ مین نہین آتا ہے۔ بلاشبہہ بار ثبوت ذمہ راہن کے ہے مگر نوعیت ثبوت کی جو وہ ۳۷۳
دے سکتا ہے معمولی طور پر اکثر صورتون مین نسبت منافع قرین قیاس کے جو اراضی سے بشرطیکہ اوسکا مناسب طور پر انتظام کیا جاے حاصل ہونا چاہئے صرف عام طور کی ہوگی اور ممکن ہے کہ اوسمین جزأ اقبالات مندرجہ بہی کہاتہ مدعا علیہ داخل ہون۔ اس امر کی نسبت مقدمہ شاہ مکھن لال بنام بابو سری کشن سنگھ (۱) فقرہ مندرجہ صفحہ ۱۹۷ مین جو اسطرح پر شروع کیا گیا ہے کسیقدر تجویز ہوئی ہے "مگر خود مضامین مندرجہ دستاویزات سے اونکی صحت وغیرہ کی نسبت شبہہ کرنے کی زیادہ تر وجہ ظاہر ہوتی ہے" لیکن بلاشبہہ یہ امر قابل یاد رکہنے کے ہے کہ حالات ہر مقدمہ کے حالات دیگر مقدمات سے مختلف ہوتے ہین۔

بمقدمہ ہذا تجویز صاحب جج ضلع مین ظاہرا یہ نقص ہے کہ حاکم موصوف نے نسبت صحت یا عدم صحت حساب مدخلہ مرتہن کے کوئی صاف راے ظاہر نہین کی ہے۔ حاکم موصوف نے ایسی راے قائم کی ہے جو صرف اوس صورت مین قائم کی جا سکتی ہے کہ وہ حساب پر اعتبار نہ کرین مگر حاکم موصوف نے یہ تحریر نہین کیا ہے کہ وہ حساب مذکور کو کلاً یا جزأ ناقابل اعتبار سمجھتے ہین اور یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ حاکم موصوف نے نسبت صحت یا عدم صحت حساب مذکور کے اپنی راے قائم کرنا کامل طور پر ضروری سمجھا ہو۔

بلحاظ حالات مذکورہ کے مین نے یہ راے قائم کی ہے (گو بلا تامل کے نہین) کہ فیصلہ حاکم موصوف کا منظور نہین کیا جا سکتا۔ پس میری راے مین ہکو ڈگری حاکم موصوف کی منسوخ کرکے مقدمہ واسطے

(۱) (۱۸۹۶ء) اپیل ہاے ہند جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۷

سنہ ۱۹۰۲ع
کندان مل بنام کاشی بائی

فیصلہ از سر نو کے بلحاظ تحریرات مندرجہ صدر کے واپس بھیجنا چاہیے - میری راے مین عدالت ہذا کے لئے یہ صحیح نہین ہے کہ بعد منسوخی ڈگری صاحب جج ضلع کے ڈگری جج ماتحت کو بحال کرے فریقین کو استحقاق تجویز عدالت اپیل کا بربناے واقعات ہے اور ہم بعوض راے صاحب جج ضلع کے اپنی راے قائم کرنے کے مستحق نہین ہین - مزید بران مقدمہ ہذا مین بعد ملاحظہ رپورٹ اہل کمیشن کے مین یہ تجویز کرنے پر آمادہ نہین ہون کہ بر بناے شہادت جیسی کہ وہ ہمارے روبرو موجود ہے ہم کوئی راے قابل اطمینان ظاہر کر سکتے ہین -

خرچہ داخل خرچہ اپیل ہوگا - چونکہ رہن نامہ و رپورٹ اہل کمیشن کا ترجمہ ہوگیا ہے لہذا میری راے مین نقول اس ترجمہ کی واسطے استعمال صاحب جج ضلع کے منسلک کردی جاوین -

مقدمہ واپس بھیجا گیا -

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کنیڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

۶ - جنوری سنہ ۱۹۰۲ع
صفحہ کتاب انگریزی ۳۷۴

بائی ہری گنگا (اصل مدعا علیہا) اپیلانٹ بنام ترکم لال کیدار ایشور (اصل مدعی) ریسپانڈنٹ*

روشنی و ہوا - حکم امتناعی - تبدیل حق آسایش - نئی کھڑکیون کا بہ نسبت پرانی کھڑکیون کے بلندی پر ہونا - حق آسایش جدید - ایکٹ حقوق آسایش ہند (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۲۳ م -

مدعی کے مکان کی پچھواڑے کی دیوار مین دو کھڑکیان تھین - سنہ ۱۸۸۶ع مین اوسنے اپنا مکان از سر نو تعمیر کرایا اور نئی کھڑکیان لگائین جو قریب قریب اوسیقدر بڑی تھین لیکن دریچہ ہاے سابق سے کسیقدر بلندی پر تھین - سنہ ۱۸۹۶ع مین مدعا علیہ نے اپنا مکان تعمیر کرایا اور ان دو نئی کھڑکیون کو روک دیا -

مدعی نے واسطے صدور حکم امتناعی کے نالش دائر کی - عدالت مرافعہ اولی نے نالش ڈسمس کی - عدالت اپیل ماتحت نے ڈگری منسوخ کی اور حکم امتناعی اس تجویز سے عطا کیا کہ مدعی کا حق آسایش بوجہ تبدیل کرنے موقع دریچہ ہاے مذکور کے زائل نہین ہوا کیونکہ نئی کھڑکیان قریب قریب اوسیقدر بڑی تھین اور چونکہ اونکا موقع بہ نسبت دریچہ ہاے سابق کے بلند تر تھا لہذا بار حقیت مغلوب پر بہ نسبت پیشتر کے کسیقدر کم ہوگیا - بر طبق اپیل دوم -

بلمنسوخی ڈگری و ڈسمی نالش کے تجویز ہوئی کہ حق آسایش جبکہ نئی کھڑکیون کی نسبت

* اپیل دوم نمبر ۷۷ سنہ ۱۹۰۱ع

سنہ ۱۹۰۲ء

بائی ہرگنگا بنام ترکم نعل

دعوی کیا گیا ہے کہ جن ہو کر روشنی کی وہی شعاع نہین آتی تہین جو پرانی کہڑکیون مین ہو کر آتی تہین حق آسایش متعلقہ دریچہ ہاے سابق سے بالکل مختلف ہے اور اسوجہ سے حق آسایش کو نسبت ان کہڑکیون کے صرف اوس مدت مین حاصل ہو سکتا ہے کہ جس مدت تک اوس سے مستفید رہنا ضروری ہے۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ راو بہادر لال شنکر او ما شنکر ایڈیشنل جج ماتحت درجہ اول باختیارات اپیل مقام احمد آباد ڈسٹرکٹ منسیخ ڈگری صادرہ راو صاحب کریورم منتہہ رام جج ماتحت احمد آباد۔

نالش بغرض صدور حکم امتناعی کے۔

مدعی ایک مالک مکان واقع احمد آباد کا ہے جسکے پچھواڑے کی دیوار مین دو کہڑکیان دجالیان تہین۔ اس پچھواڑے کی دیوار کے اوس طرف ایک قطعہ آراضی کشادہ ازان مدعا علیہا تہا جسپر مدعا علیہا کا ایک سائبان تہا جسکی چہت مدعی کی کہڑکیون سے نیچی تہی۔

مدعی نے ۱۸۸۶ء مین اپنا مکان پہر تعمیر کرایا اور پچھواڑے کی دیوار مین چار کہڑکیان دوسری منزل مین اور دو تیسری منزل مین لگائین۔ دیوار سابقہ مین صرف دو کہڑکیان تہین۔ موقع دریچہ ہاے جدید واقع منزل دوم کا وہی نہین تہا جو دریچہ ہاے سابق کا تہا اور عدالت مرافعہ اولی نے یہ تجویز کی کہ سابق کی جالیان حال کی جالیون سے نیچی تہین۔

۱۸۹۹ء مین مدعا علیہ نے اپنا سائبان منہدم کر کے ایک مکان تعمیر کرایا جس سے مکان مدعی کی تیسری منزل کی دو کہڑکیون تک روشنی و ہوا کا گذر ہونے مین تعرض واقع ہوا۔ ۳۷۵

برطبق اسکے مدعی نے نالش ہذا باستدعاے صدور حکم امتناعی بنام مدعا علیہا کے دائر کی مدعا علیہا نے یہ عذر کیا کہ دریچہ ہاے واقع منزل سوم و نیز دریچہ ہاے واقع منزل چہارم مکان مدعی جدید ہین اور مدعی کو نسبت اونکے کوئی حق آسایش حاصل نہین ہوا ہے۔

عدالت مرافعہ اولی نے نالش بوجوہ ذیل ڈسمس کی۔

حال کی جالیان اوسی مقام پر نہین ہین جہان جالیان سابق کی تہین۔ چونکہ حال کی جالیان ۲۰ سال سے زیادہ کی نہین ہین اور وے سابق کی جالیون سے بلند ہین لہذا مدعی کو کوئی حق آسایش ان سے ہو کر روشنی و ہوا ملنے کا حاصل نہین ہوا ہے۔

برطبق اپیل عدالت اپیل ماتحت نے ڈگری منسوخ کی اور مدعا علیہا کو بوجوہ مندرجہ ذیل یہ ہدایت کی کہ وہ اوس مزاحمت کو جو دیوار عقب منزل سوم مکان مدعی مین دو جالیونکی ہوئی رفع کرے

سنہ ۱۹۰۲ء
بابی ہری گنگا
بنام
ترکم لال

عدالت ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ مدعی نے قریب قریب بحث ۱۸۵۸ء مین سابق کی جالیون کو بند کرکے دیوار مین زیادہ
بلندی پر جالیان متنازعہ لگائین اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کوئی شہادت نہین ہے کہ جالیان متنازعہ جالیون سابق سے
بڑی ہین۔ پس بحث یہ ہے کہ آیا جالیون حال کی وجہ سے حقیقت ادنی پر زیادہ تر بار عائد ہوتا ہے چونکہ جالیان جدید قریب
قریب اوسیقدر بڑی ہین اور چونکہ وہ جالیون سابق سے زیادہ تر بلندی پر ہین لہذا میری رائے مین مدعاعلیہ پر بار بہ نسبت سے
کسیقدر کم ہے . . . پس مین یہ تجویز کرتا ہون کہ مدعی کا حق آسایش سابق بوجہ تبدیل کرنے موقع جالیون کے تبدیل
نہین ہوا ہے اور مدعی کو حق آسایش روشنی و ہوا کا جالیون متنازعہ مین ہوکر حاصل ہوا ہے۔

مدعاعلیہ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

ایل اے شاہ منجانب اپیلانٹ (مدعاعلیہا)۔ عدالتین ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ
نئی کھڑکیان اوسی موقع پر نہین ہین جہان پورانی کھڑکیان تہین۔ دونون مین کوئی جزو ایک
نہین ہے۔ پس حق آسایش سابق زائل ہوگیا ہے اور کوئی حق آسایش جدید حاصل نہین ہوا ہے
دفعہ ۲۴۔ ایکٹ حق آسایش (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء) متعلق نہین ہے۔ مقدمات اسکاٹ بنام پیپ (۱)
وینڈار وینہ بنام مزوا (۲)، وفاورس بنام واکر (۳)، للو فتح چند بنام بدسی موتی چند (۴) ونیوس
بنام پینڈرر (۵) ملاحظہ طلب۔ عدالت اپیل ماتحت کا یہ قیاس کرنا غلط ہے کہ دریچہ ہائے جدید جو دیوار ۳۷۶
مین بلندی پر واقع ہین اونسے حقیقت ادنی پر بار زیادہ نہین ہوسکتا۔ دیکھو شرح مصنفہ مجل صاحب
بابت دفعہ ۲۴۔ ایکٹ حق آسایش ہند (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء)۔

جی کے پارکھ منجانب رسپانڈنٹ (مدعی)۔ مقدمات انگلستان مجولہ فریق ثانی اس مقدمہ سے
متعلق نہین ہین۔ مقدمات مذکور حسب استیٹیوٹ سنہ ۲ و ۳ جلوس ولیم چہارم باب ۷۱ کے فیصل ہوئے
تہے جسمین کوئی حکم ہم مضمون دفعہ ۲۴۔ ایکٹ حق آسایش ہند (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء) کے نہین ہے۔ دفعہ
ہذا طریق استفادہ حق آسایش پر محدود نہین ہے بلکہ نیز مقام استفادہ حق آسایش مذکور سے متعلق ہے۔
مقدمہ للو فتح چند بنام بدسی موتی چند (۴) حسب ایکٹ حق آسایش کے فیصل نہین ہوا تہا یہ مقدمہ
قبل نفاذ ایکٹ مذکور کے احاطہ ہذا مین دائر ہوا تہا۔ یہ کہنا صحیح نہین ہے کہ حق آسایش نسبت دریچہ ہائے
جدید کے جو دریچہ ہائے سابق سے کسیقدر بلند ہین حق آسایش جدید ہے۔ عدالت اپیل ماتحت کا یہ کہنا صحیح ہے کہ بار
حقیقت ادنی پر زیادہ نہین ہوا۔ فی الحال اب مدعاعلیہ کو دریچہ ہائے جدید کی سطح تک تعمیر کرانیکا فائدہ حاصل

(۱) (سنہ ۱۸۶۷ء) ریورٹ جالنسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۵۵ (۲) (سنہ ۱۸۹۲ء) ریورٹ جالنسری جلد ۱ صفحہ ۱۶۱
(۳) (سنہ ۱۸۸۱ء) لاجنرل جالنسری جلد ۵۰ صفحہ ۳۲۴ (۴) (سنہ ۱۸۸۹ء) تجاویز مطبوعہ صفحہ ۳۱۰
(۵) (سنہ ۱۸۸۳ء) ریورٹ جالنسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۴۲

ہری ہر گنگا بنام ترکم لال ۱۹۰۱ء

کنیڈی صاحب جسٹس ۔ بحث نسبت دو کہڑکیون (جالیون) واقع منزل سوم مکان مدعی سے ہے جو اوسنے سنہ ۱۸۶۰ء مین تعمیر کرایا ۔

مدعی کا یہ دعوی ہے کہ اوسکو ان کہڑکیون مین ہوکر روشنی و ہوا کا حق آسایش حاصل ہے کیونکہ قبل اوسکے سنہ ۱۸۸۶ء مین از سر نو تعمیر کرانے کے اوسکے مکان کی پورانی پچہواڑے کی دیوار مین گذر روشنی و ہوا کے لئے دو کہنہ جالیان تہین ۔ عدالت مرافعہ اولی نے یہ تجویز کی کہ ایسا استحصال واقع نہین ہوا کیونکہ حال کی جالیان اوس مقام پر نہین ہین جہان کہنہ جالیان تہین ۔ جج عدالت اپیل ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مدعی کا حق آسایش سابق بوجہ تبدیل کرنے حیثیت جالیون کے زائل نہین ہوا ہے کیونکہ جدید جالیان قریب قریب اوسیقدر بڑی ہین اور چونکہ وے بہ نسبت کہنہ جالیون کے زیادہ تر بلندی پر ہین لہذا مدعا علیہا پر بار بہ نسبت سے کسیقدر کم ہے ۔

بتائید دلیل صدر کے کسی سند کا حوالہ نہین دیا گیا ۔ خلاف اوسکے مسٹر شاہ نے مقدمات مثلاً اسکاٹ بنام پیپ (۱) و ہنڈار و یز بنام منرو (۲) کا حوالہ دیا ہے جنسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب دریچہ ہاے
۳۷۷ عمارت تبدیل شدہ یا جدید مین ہوکر روشنی کی وہی شعاع یا اونکے جز و اہم نہین آتے ہین جیسے دریچہ ہاے عمارت سابق مین ہوکر آتے تہے تو استحقاق زائل ہو جائیگا ۔ وکیل رسپانڈنٹ مسٹر گوکل داس نے دفعہ ۲۳ ۔ ایکٹ حق آسایش پر استدلال کیا ہے اور یہ حجت کی ہے کہ مقدمات انگلستان جنکا حوالہ دیا گیا ہے بربنا ے اوس تعبیر کے فیصل ہوئے تہے جو دفعہ ۳ پریسکرپشن ایکٹ کی کیجاتی ہے مگر جیسا کہ مجل صاحب نے اپنی شرح دفعہ ۲۳ ۔ ایکٹ حق آسایش مین بیان کیا ہے عبارت ایکٹ متعلق حق قدامت کی دراصل وہی ہے جو دفعہ ۱۵ فقرہ اول ایکٹ حق آسایش کی ہے اور ظاہر اور عیان ہے کہ حقیت ادنی پر بار مزید اوس صورت مین عائد ہوتا ہے کہ حق آسایش متدعویہ اوس حق آسایش سے بالکل مختلف ہو جو بہیشتر تصرف مین آتا تہا ۔ ایسی صورت اوسوقت ہوتی ہے جب شعاع روشنی وہی نہین ہو سکین استفادہ سابق سے مقابلہ کئے جانے پر ممکن ہے کہ سنہ ۱۸۸۶ء سے روشنی و ہوا کا گذر اسقدر زیادہ نہ ہو مگر وہ بار مختلف ہے اور بیس برس تک تصرف مین نہ آنے کی وجہ سے وہ قطعی نہین ہے ۔

لہذا مین ڈگری عدالت اپیل ماتحت کو منسوخ اور ڈگری جج ماتحت کو بحال کرونگا ۔ کل خرچہ ذمہ مدعی رہیگا ۔

فلٹن صاحب جسٹس ۔ ظاہرا حق آسایش روشنی مین مالک حقیت اعلی کا یہ استحقاق

(۱) (سنہ ۱۸۶۶ء) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۵۵۴ (۲) (سنہ ۱۸۹۰ء) رپورٹ چانسری جلد ۱ صفحہ ۶۰۱

۱۹۰۳ء
بائی بیری گنگا بنام ترکم لال

داخل ہے کہ وہ مالک حقیت ادنیٰ کو روشنی کی خاص شعاع کے گذر مین تعرض کرنے سے باز رکھے۔ ایکٹ حق آسایش دفعہ ۳۴ و مقدمات اسکاٹ بنام پیپ (۱) و ہینڈرریہ بنام سنز (۲) ملاحظہ طلب ہیں جب حق آسایش حاصل ہو گیا ہے تو اوسکا مالک اگر وہ اپنے مکان کو از سر نو تعمیر کراوے روشنی کی اون ہین شعاعون کے استعمال کامل کا جسکا وہ پیشتر مستحق تھا بلا لحاظ ٹھیک موقع دریچہ کے جسمین ہو کر شعاعین مذکور آتی ہین مستحق ہے۔

دفعہ ۲۴۔ ایکٹ حق آسایش مین یہ حکم ہے کہ مالک حقیت اعلیٰ وقتاً فوقتاً طریقہ یا مقام تصرف آسایش کا تبدیل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ اوس وجہ سے کوئی بار مزید حقیت ادنیٰ پر عائد نہ کرے اوس بار مین جو حقیت ادنیٰ پر ہے یہ فرض داخل ہے کہ وہ خاص شعاعین جنکی نسبت حق آسایش حاصل کیا گیا ہو بلا خلش گذرنے دیجائین۔ اس قسم کے مقدمہ مین جسمین موقع کھڑکی کا تبدیل کیا گیا ہو بحث یہ ہے کہ آیا وہی شعاع ہے جو نئی کھڑکی سے داخل ہوتی ہے جو پیشتر دریچہ سابق مین ہو کر داخل ہوتی تھی۔ اگر موقع نئی کھڑکی کا ایسا ہو کہ اوسمین ہو کر گذرنیوالی روشنی کی شعاع اوسی طرح جیسے دریچہ سابق مین ہو کر گذرتی تو حق آسایش جسکی رو سے مالک حقیت اعلیٰ اوس کرن کے گذر کا بلا مزاحمت مستحق ہو جاتا ہے بلا تغیر قائم رہتا ہے۔ اگر برعکس اسکے موقع دریچہ جدید کا ایسا ہو کہ اوسمین سے گذرنیوالی کرنین دریچہ سابق مین ہو کر نہ گذرتین تو صاف ظاہر ہے کہ ایسی کرنون کا گذر بلا مزاحمت حاصل کرنے کے لئے کوئی حق آسایش موجود نہین ہے۔ اگر بلحاظ دریچہ سابق کے موقع دریچہ جدید کا ایسا ہو کہ یہ مشتبہ ہو کر آیا دونون دریچہ ہاے مین سے گذرنیوالی کرنین وہی ہونگی تو دعویدار حق آسایش جسکو اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہئے ضرور ناکامیاب ہوگا۔ ممکن ہے کہ دریچہ جدید اوسی قدر بڑا ہو جیسا کہ دریچہ سابق۔ اور اسکے ذریعہ سے ممکن ہے کہ کمرہ مین اوسیقدر روشنی داخل ہو جسقدر پیشتر ہوتی تھی ممکن ہے کہ اوس روشنی کا گذر مالک حقیت ادنیٰ کے لئے اوسیقدر کم مضر ہو جسقدر گذر اوس روشنی کا جو دریچہ سابق پر پڑتی تھی۔ لیکن اگر دریچہ جدید پر پڑنیوالی روشنی کی کرنین مختلف ہون یعنی اگر کرنین اگر بڑھائی جائین دریچہ سابق مین سے داخل نہ ہوتین تو حق آسایش سابق نہین بلکہ حق آسایش جدید ہے جو پیش کیا جا رہا ہے۔ میری دانست مین یہ وہ نتیجہ ہے جو اس معاملہ مین مقدمات انگلستان سے اخذ کیا گیا ہے اور مطابق احکام تعریف آسایش و دفعہ ۲۴۔ ایکٹ مذکور کے ہے۔

مقدمہ ہذا مین مسٹر لال شنکر نے یہ تجویز کی ہے کہ دریچہ ہاے جدید دیوار مین بہ نسبت دریچہ ہاے

(۱) (۱۸۸۶ء) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۳۱ صفحہ ۵۵۴ (۲) (۱۸۹۶ء) لا رپورٹ چانسری جلد ۱ صفحہ ۶۹۱

۴۷۸

سنہ ۱۹۰۲ع
بائی ہری گنگا
بنام
ترکم لال

سابق کے زیادہ تر بلندی پر ہین - یہ بحث نہین کی گئی کہ روشنی کی کرنین جو دریچہ ہاے جدید سے داخل ہوتی ہین دریچہ ہاے سابق سے داخل ہو سکتی تہین - پس حق آسایش جسکو مدعی نافذ کرانا چاہتا ہے حق آسایش سابق سے مختلف ہے - چنانچہ ہمکو ڈگری عدالت اپیل ماتحت منسوخ اور ڈگری جج ماتحت درجہ دوم مع کل خرچہ بذمہ مدعی بحال رکہنی چاہئیے -

ڈگری منسوخ کی گئی

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس فلٹن صاحب جسٹس و چند اورکر صاحب جسٹس

۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ع

صفحہ کتاب انگریزی ۳۷۹

ون ایاّ و یک کس دیگر (ابتدا مدعیان) اپیلانٹان بنام یمنا پا وغیرہ (ابتدا مدعا علیہم) رسپانڈنٹان*

رہن - راہنان شریک - ڈگری بربنائے رہن نامہ - بیع خانگی جائداد مرہونہ کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے باجازت عدالت - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۳۰۵ ادا کیا جانا زر ڈگری کا منجانب ایک مدیون ڈگری کے - حصہ رسدی - نالش منجانب خریدار بیع خانگی کے بغرض بیدخلی ایک مدیون ڈگری کے جو ایک جزو جائداد مرہونہ پر قابض ہو - مواخذہ اوس جزو پر بابت حصہ رسدی کے بجانب خریدار منتقل ہوتا ہے - ایکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۹۴ -

سنہ ۱۸۹۶ع مین ایک ڈگری زر رہن بنام مینا پا و بسا پا (مدعا علیہما رسپانڈنٹان) کے بحیثیت راہنان شریک جائداد متنازعہ صادر ہوئی اور اوسمین یہ حکم تہا کہ اگر وے زر رہن ادا نکرین تو جائداد مرہونہ نیلام کی جاے اونہون نے زر رہن ادا نہین کیا اور ڈگریدار نے حکم نیلام حاصل کیا قبل اوس تاریخ کے جو نیلام کی مقرر کی گئی تہی مینا پا ایک مدیون ڈگری نے عدالت سے حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) کے واسطے التواے نیلام کے اس لئے درخواست کی کہ وہ روپیہ ڈگری کا بذریعہ بیع خانگی جائداد مذکور کے بہم پہونچائے یہ درخواست منظور ہوئی اور اوسنے کل جائداد مرہونہ گرشنتا پا (پدر مدعیان) کے ہاتہ بعوض .... کے بیع کی اور یہ روپیہ ڈگریدار کو باضابطہ ادا کیا گیا - ایفاے ڈگری درج کیا گیا اور عدالت نے بیع کو منظور کیا - بسا پا مدیون ڈگری دوم ایک جزو جائداد مذکور پر قابض تہا اور اوسنے قبضہ چہوڑنے سے انکار کیا اور یہ بیان کیا کہ وہ یمنا پا سے علیحدہ ہو گیا تہا اور آراضی جو اوسکے قبضہ مین ہے بوقت علیحدگی اوسکے حصہ مین آئی تہی اور یہ حجت کی کہ بیع جو یمنا پا نے بدست گرشنتا پا کی اوسپر قابل پابندی نہین ہے اور اوسکے حصہ پر

سنہ ۱۹۰۲ء

داں ابا
بنام
یمنا ابا

موثر نہیں ہے۔ مدعیان نے جو وارثان گرشنتا پا تہے یہ نالش واسطے اوسکی بیدخلی کے دائر کی۔ عدالتین ماتحت نے اونکا دعویٰ نامنظور کیا اور نالش ڈسمس کی۔ بر طبق اپیل دوم۔

تجویز ہوئی کہ بیع جو یمنا پا نے کی گو با جازت عدالت حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کی مگر اوسکا اثر بسابا کے حق پر نہیں پہونچا۔ جو اجازت کہ یمنا پا کو حسب دفعہ مذکور دی گئی تہی وہ صرف اوسکے حق سے متعلق تہی مگر اوسکا اثر حق دیگر مدیون ڈگری (بسابا) پر نہیں ہو سکتا تہا جسنے حسب دفعہ مذکور بشرکت اوسکے اجازت بیع کی درخواست نہیں کی تہی۔ پس مدعیان اپیلانٹان نے صرف وہ جزو جائداد مندرجہ ڈگری رہن کا خرید کیا جو اونکے بایع یمنا پا کا تہا اور عدالتین ماتحت نے دعویٰ قبضہ اوس جزو کا جو بسابا کا تہا صحیح طور پر نامنظور کیا۔

بمنسوخی ڈگری عدالتین ماتحت یہ بہی **تجویز ہوئی** کہ اپیلانٹان (مدعیان) کو جائداد مقبوضہ
۳۸۰ بسابا پر مواخذہ بقدر حصہ زر رہن بسابا کے حاصل ہے یمنا پا نے کل زر رہن گرشنتا پا کے زر ثمن سے ادا کر کے ایفائے ڈگری کیا۔ لہذا وہ دوسرے مدیون ڈگری سے حصہ رسدی پانے کا مستحق ہو گیا اور جسقدر روپیہ بسابا سے بموجب ڈگری کے واجب تہا وہ مقدار کا مواخذہ اوسکو بسابا کی جائداد پر ہے حق مواخذہ مذکور کا گرشنتا پا کو بحیثیت منتقل الیہ یمنا پا کے جبہی کہ وہ وجہ دیذیر ہوا حسب دفعہ ۴۳۔ ایکٹ انتقال جائداد (۴ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے حاصل ہوا پس وہ تحقاق جو مدعی بیان کر سکتا تہا استحقاق نسبت کفالت جائداد متنازعہ کے صرف بابت ایک ثلث حصہ زر ڈگری رہن کے ہے۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ ٹی واکر صاحب جج ضلع دہارواڑ شعر بحالی ڈگری مصدرہ اے ای ریوبن صاحب جج ماتحت مقام ہوبری۔

بعض اراضی جو زنان مسمی ایاناہ اور راوسکے تین پسران یعنی یمنا پا (مدعا علیہ نمبر ۱) و فقیر پا و اماپا کے تہی اونہوں نے مسمی شوا پانا نایک کے پاس ۱۸۸۶ء مین رہن کی۔ فقیر اپا بعدہ فوت ہو گیا اور اوسکا پسر بسابا (مدعا علیہ نمبر ۲) اوسکا وارث ہوا۔ ۱۸۹۶ء مین شوا پا نے ایک ڈگری بربنائے اپنے رہن نامہ کے بنام راہنان باقیماندہ اور بسابا پسر فقیر اپا (متوفی) کے حاصل کی جسمین اونکو یہ ہدایت کی گئی کہ زر رہن ادا کرین یا بصورت نہ ادا کرنے روپیہ کے جائداد مرہونہ نیلام کی جائے بعد صدور ڈگری مذکور کے ایاناہ اور راما اپا فوت ہو گئے۔

چونکہ قرضہ ادا نہین ہوا لہذا شوا پا نے ایک حکم واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے حاصل کیا مگر قبل مقرر کئے جانے تاریخ نیلام کے یمنا پا (مدعا علیہ نمبر ۱) نے عدالت سے حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ ضابطہ

سنہ ۱۹۰۲ء

دان اپا بنام بیناپا

دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے واسطے التواے نیلام کے اس لئے درخواست کی کہ وہ روپیہ ڈگری کا بذریعہ بیع خانگی جائداد مرہونہ کے بہم پہونچائے یہ درخواست منظور ہوئی اور بیناپا نے ۱۰ جون سنہ ۱۸۹۰ء کو کل جائداد مرہونہ گرشنتاپا کے ہاتھہ بعوض مبلغ [illegible] کے بیع کی۔ زرثمن شواپا کو باضابطہ ادا کیا گیا جسنے ایفا اپنی ڈگری کا درج کیا اور عدالت نے بیع منظور کی۔

گرشنتاپا نے قبضہ کل جائداد کا باستثناے ایک جزو کے حاصل کیا جو بقبضہ لباپا (مدعا علیہ نمبر ۲) کے تہا اور شخص آخر الذکر نے قبضہ کے چھوڑنے سے انکار کیا۔

چونکہ گرشنتاپا فوت ہو گیا لہذا اوسکے ورثا نے نالش ہذا واسطے دلاپانے اوس جزو جائداد مذکور کے دائر کی جو بقبضہ لباپا (مدعا علیہ نمبر ۲) کے تہا۔

لباپا (مدعا علیہ نمبر ۲) نے یہ بیان کیا کہ اوسکا باپ فقیراپا اپنے خاندان سے ۷ یا ۸ برس قبل
۳۸۱ ارجاع نالش کے علیحدہ ہو گیا تہا اور جائداد متنازعہ اوسکے حصہ مین آئی تہی اور اوسنے یہ حجت کی کہ بیع جو جون سنہ ۱۸۹۰ء مین بدست گرشنتاپا (پدر مدعی) کے ہوئی وہ مجھہ (مدعا علیہ نمبر ۲) پر قابل پابندی نہین ہے۔

عدالت مرافعہ اولی نے نالش کو ڈسمس کیا اور یہ تجویز کی کہ بیناپا (مدعا علیہ نمبر ۱) و لباپا (مدعا علیہ نمبر ۲) علیحدہ ہو گئے ہین اور بیع موسومہ گرشنتاپا لباپا (مدعا علیہ نمبر ۲) پر قابل پابندی نہین ہے تجویز عدالت موصوف مین یہ تحریر ہے۔

دوسرا امر غور طلب یہ ہے کہ آیا چونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ پر پابندی ڈگری رہن کی بقدر ایک ثلث کے ہے اور اوسکے ایفا مین وہ روپیہ جو مدعیان سے بذریعہ بیع متنازعہ کے وصول ہوا صرف کیا گیا لہذا ایک ثلث زر ڈگری یعنی مبلغ [illegible] سے جائداد متدعویہ پر بار قرار دیا جاے۔ یہ بحث بہی بلحاظ نظیر حال ہائی کورٹ مدراس کے خلاف مدعیان کے فیصل ہونی چاہئے (دیکہو انڈین لا ریپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۸۹) کوئی نظیر خلاف تملائی نہین گئی ہے اور مجھکو نظیر مدراس محولہ بالا پر عمل کرنا لازم ہے

برطبق اپیل ڈگری ہذا کو عدالت اپیل ماتحت نے بحال رکہا۔

مدعیان نے اپیل دوم دائر کیا۔

شام راؤ وٹہل منجانب اپیلانٹان (مدعیان)۔ گو لباپا بتاریخ بیع موسومہ گرشنتاپا موقوعہ سنہ ۱۸۹۰ء بیناپا سے باعتبار استحقاق علیحدہ تہا لیکن بیع مذکور اوسپر قابل پابندی ہے کیونکہ اوسکو بیناپا نے باجازت عدالت جو حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے حاصل کی گئی تہی کیا تہا۔ چونکہ بیع باجازت عدالت عمل مین آئی لہذا یہ تصور کرنا چاہئے کہ کل جائداد مرہونہ رہنہ ڈگری کو

۱۹۰۲ء

دان اپا بنام بینا پا

بیناپا نے بیع کیا اور مشتری نے اوسکو خرید کیا۔ کل زر ثمن ایفاے ڈگری مین صرف کیا گیا جو بمقابلہ بساپا و نیز بیناپا اور بابت کل جائداد مرہونہ کے تھی۔ پس ہم مستحق مواخذہ جائداد مقبوضہ بساپا کے بقدر اوسکی ذمہ داری بروے ڈگری کے ہین۔

ایس ای بہنڈارکر منجانب رسپانڈنٹ۔ بساپا (مدعاعلیہ نمبر ۲) بیع بدست گرستفتا پا نیلام عدالتی نہین تہا۔ بیع جو باجازت عطیہ حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ مذکور کے عمل مین آوے بیع خانگی ہے مدیون ڈگری اوس شے کے بیع کرنے کی اجازت کی درخواست کرسکتا ہے جو وہ باعتبار خود اپنے حق کے جائز طور پر فروخت کرسکے مگر نہ استحقاق دیگر اشخاص کا صرف بیناپا نے اجازت کی درخواست کی تہی اور وہ اوسوقت اپنے بہائیون سے چند سال سے علحدہ تہا پس اوسکے فعل سے دیگر شرکا پابند نہین ہو ۳۸۲ نسبت اوس مواخذہ کے جسکا اسوقت بابت حصہ بساپا واقع جائداد مذکور کے دعوی کیا گیا بیانات فریقین مین کوئی عذر نہین کیا گیا اور نہ بوقت سماعت کوئی امر تنقیح طلب قائم کیا گیا مدعیان نے اوسکو بطور دعوی علی سبیل البدل کے پیش نہین کیا۔ یہ محض نالش بمدخلی ہے۔ مدعیان نے بیع خانگی مین محض حقوق اپنے بائع بیناپا کے خرید کیے۔ اونکے نام کوئی انتقال ڈگری یا رہن کا نہین ہے اور گو زر ثمن بایفاے زر رہن ڈگری رسپانڈنٹان صرف کیا گیا مگر اس امر سے اونکو مواخذہ یا مطالبہ جائداد متنازعہ از ان بساپا پر حاصل نہین ہوا۔ بحق مدعیان کوئی امر انصاف نہین ہے۔ جائداد پر کوئی مواخذہ نہین ہے۔ دیکھو بمعاملہ ریاست لیتھہ (۱) در رسالہ بائعان و مشتریان مصنفہ سگڈن صاحب طبع چہاردہم صفحہ ۳۵۵۔ و مقدمہ سیٹھہ چتورمل بنام شب لال (۲) و رام بخش بنام مدہوسودن (۳)۔ اداے زر منجانب بیناپا جہان تک کہ رسپانڈنٹ کے حصہ زر رہن کو تعلق تہا۔ برضا و رغبت عمل مین آیا اور اوسکی روسے نامبردہ کو کوئی واقعہ یا مطالبہ حاصل نہین ہوا۔ دیکھو مقدمات مریا بنام رنگا سامی (۴) و رام ٹہل بنام کیشر لال ساہو (۵)۔

چنداورکر صاحب جسٹس۔ ابتدا ہی مین واقعات مقدمہ ہذا کا جہان تک کہ وہ واسطے اغراض امور قانونی کے جنکی نسبت اس اپیل دوم مین بحث کی گئی ہے اہم ہین بیان کرنا ضروری ہے۔

مسمی شوا پا نے بربناے اپنے رہن نامہ کے بنام مسمی اپانا اور اوسکے تین پسران یعنی بیناپا و فقیراپا

(۱) (سنہ ۱۸۷۶ء) پریوی کونسل جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ (۲) (سنہ ۱۸۹۲ء) سلسلہ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۳
(۳) (سنہ ۱۸۶۷ء) لا رپورٹ بنگال ضمیمہ ابتدا مین کامل صفحہ ۶۷۵ (۴) (سنہ ۱۸۹۹ء) سلسلہ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۸۹

(۵) (سنہ ۱۹۰۲ء) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۲۹ صفحہ ۴۳

سنہ ۱۹۰۲ء

دان اپایا بنام ینا پایا

وِسن راما پاکے ڈگری حاصل کی۔ اوس ڈگری مین یہ ہدایت تہی کہ مدیونان ڈگری زر رہن ادا کرین اور بصورت نہ ادا کرنے کے جائداد مرہونہ نیلام کی جاے چونکہ مدیونان ڈگری نے زر رہن ادا نہین کیا لہذا شواپا نے حکم واسطے نیلام جائداد کے حاصل کیا جائداد مذکور واسطے نیلام کے مشتہر کی گئی مگر قبل مقرر کئے جانے تاریخ نیلام کے ینا پا ایک مدیون ڈگری نے عدالت سے حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی واسطے التواے نیلام کے اس لئے درخواست کی کہ وہ روپیہ ڈگری کا بذریعہ بیع خانگی جائداد مرہونہ کے بہم پہونچاے۔ یہ درخواست منظور ہوئی اور ینا پا نے ایک بیعنامہ بحق مسمی گرشنتا پا کے ۱۰ جون ۱۸۹۸ء کو تحریر کیا۔ بیع مذکور کل جائداد مندرجہ رہن نامہ ۳۸۳ و نیز ڈگری سے جو بر بناے رہن نامہ حاصل کی گئی متعلق تہا اور زر ثمن جو مطالبہ ڈگری کے ساوی تہا گرشنتا پا نے عدالت مین داخل کیا جہان سے اوسکو شواپا نے وصول کیا۔ عدالت نے بیع کو حسب دفعہ ۳۰۵ کے منظور کیا اور شواپا ڈگریدار نے اپنی ڈگری کی بیباقی درج کی۔

اپیلانٹان حال نے جو ورثا گرشنتا پا کے ہین یہ نالش جس سے یہ اپیل دوم پیدا ہوا ہے واسطے دلا پانے اوس جزو جائداد کے جو اوسکے ہاتہہ فروخت کی گئی جو بسا پا رسپانڈنٹ نمبر ۲ کے قبضہ مین ہے جو اون مدیونان ڈگری مین سے ایک ہے جنکے معاملہ مین شواپا نے اپنی ڈگری حاصل کی تہی دائر کی۔ اپیلانٹان نے عرضی نالش مین یہ تحریر کیا کہ بسا پا رسپانڈنٹ نمبر ۲ باعتبار استحقاق اپنے برادران ینا پا رسپانڈنٹ نمبر ۱ و وِسن راما پا کا شریک تہا۔ یہ کہ ینا پا مہتمم خاندان تہا اور بیع جو ینا پا نے کیا۔ بسا پا رسپانڈنٹ نمبر ۲ پر قابل پابندی تہا۔

عدالتین ماتحت نے اپیلانٹان کے بیان شرکت کے خلاف تجویز کی ہے اور اونکا دعوی اس بنا پر نامنظور کیا ہے کہ بتاریخ بیع موسومہ گرشنتا پا جسکے ذریعہ سے اپیلانٹان دعویدار ہین رسپانڈنٹ نمبر ۲ جائداد متنازعہ پر باعتبار خود اپنے استحقاق بحیثیت ایک اہل خاندان علیحدہ شدہ کے قابض تہا۔ مگر مسٹر شام راو نے منجانب اپیلانٹان ہمارے روبرو یہ بحث کی ہے کہ گو رسپانڈنٹ نمبر ۲ اپنے بہائی ینا پا رسپانڈنٹ نمبر ۱ کے ساتہہ بتاریخ اوس بیع کے جو شخص آخر الذکر نے بحق گرشنتا پا کی باعتبار حقوق شریک نہین تہا مگر چونکہ عدالت نے حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ینا پا کو اجازت بیع جائداد مذکور کی بایفاے ڈگری رہن موسومہ شواپا کے بمقابلہ ہر دو رسپانڈنٹان مذکور کے دی تہی لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ کل جائداد مرہونہ شمول ڈگری شمول اوسکے جو بقبضہ رسپانڈنٹ نمبر ۲ کے تہی بحق مشتری منتقل ہو گئی۔ ہم اس بحث کو

سنہ ۱۹۰۲ء
داناپا بنام یمناپا

منظور نہین کر سکتے - یہ صحیح ہے کہ دفعہ ۳۰۵ مین یہ حکم ہے کہ جب حکم واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ کے صادر ہوا گر مدیون ڈگری عدالت کو مطمئن کر سکے کہ وہ مطالبہ ڈگری کا بذریعہ بیع خانگی کے بہم پہونچا سکتا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اوسکو بیع مجوزہ کے عمل مین لانے کی اجازت دے - مگر دفعہ مذکور مین کوئی ایسا امر نہین ہے جس سے ہم یہ مستنبط کر سکین کہ عدالت بوقت دینے اجازت بیع مذکور کے مدیون ڈگری کو یہ اختیار دیسکتی ہے کہ اپنے حق سے زیادہ استحقاق منتقل کرے اور دیگر اشخاص کے حقوق واقع جائداد کو زیر بار کرے - تمواپا کی ڈگری بمقابلہ چند مدیونان ڈگری کے تھی اور اونمین سے صرف ایکنے حسب دفعہ ۳۰۵ کے عدالت سے درخواست کی - جب عدالت نے اوسکو جائداد کے بیع کرنے کی اجازت دی تو اجازت مذکور صرف اوسی کے استحقاق سے متعلق ہو سکتی ہے لیکن اوسکا اثر حقوق ایسے دیگر مدیونان ڈگری پر جو درخواست مذکور مین اوسکا شریک نہین ہوا نہین پہونچ سکتا - اگر جائداد مذکور بذریعہ نیلام فروخت کی جاتی اور ظاہرا اوس سے حق و استحقاق و مرافق رسپانڈنٹ نمبر ۱ کا نیلام ہوتا تو نتیجہ قانونی یہ ہوتا کہ نیلام مذکور حقوق رسپانڈنٹ نمبر ۲ پر موثر نہوتا - نتیجہ مختلف محض بدین وجہ کیون پیدا ہو کہ حسب دفعہ ۳۰۵ کے عدالت نے رسپانڈنٹ نمبر ۱ کو جائداد مذکور کے خانگی طور پر بیع کرنے کی اجازت دی رسپانڈنٹ نمبر ۱ مطابق قانون عام کے صرف وہی شے بیع کر سکتا تھا جسکے بیع کرنے کا اوسکو استحقاق حاصل تھا اور نہ اوس سے زیادہ - اور عبارت دفعہ ۳۰۵ مین کوئی ایسا امر نہین ہے جس سے صریحاً یا ضمناً یہ ظاہر ہو کہ بصورت ایسے بیع کے جو حسب دفعہ مذکور عمل مین آوے واضعان قانون کا منشا قاعدہ مذکور کے تبدیل کرنے کا تھا -

اس لئے یہ تصور کرنا چاہئے کہ اپیلانٹان نے صرف وہ جزو جائداد مشمولہ ڈگری رہن کا خریدکیا ہے جو اونکے بائع رسپانڈنٹ نمبر ۱ کا تھا اور عدالت ہاے ماتحت نے دعویٰ قبضہ جائداد متنازعہ ازان رسپانڈنٹ نمبر ۲ کا صحیح طور پر نامنظور کیا -

لیکن گو اپیلانٹان جائداد متنازعہ بربناے ملکیت بذریعہ اپنی خریداری کے حاصل نہین کر سکتے ہین تاہم بلحاظ واقعات مجوزہ و نیز مسلمہ کے اونکو ایک حق انصافانہ حاصل ہے جسکی رو سے وے مستحق قبضہ اوس جائداد کے ہین جسپر جصہ رسدی معاقدہ زر رہن کا بقدر ذمہ داری رسپانڈنٹ نمبر ۲ کے ہے - قاعدہ یہ ہے کہ جب ڈگری مشترکا و منفردا بمقابلہ چند مدعاعلیہم کے صادر ہوا اور اونمین سے بعض کل زر ڈگری ادا کر دین تو یہ اشخاص آخر الذکر مستحق پانے حصہ رسدی کے

سنہ ۱۹۰۲ع

داس اپا بنام یمنا بائی ۳۰۵

باقی اشخاص سے ہین۔ دیکھو مقدمات سیپانا چاری ویکٹس دیگر بنام بھگوتین ویکٹس دیگر (۱) و
بھگوان داس بنام گان سنگھ (۲)۔ پس جبکہ ریسپانڈنٹ نمبر ۱ نے جو نمبر ۱ ڈگری یدیونان کے ڈگری رہن
موسومہ شواپا کا بشمول ریسپانڈنٹ نمبر ۲ کے بدرجہ مساوی ذمہ دار تہا کل قرضہ بغرض نیلام یا زرثمن سے
ادا کر کے ڈگری کا ایفا کیا تو وہ (ریسپانڈنٹ نمبر ۱) اپنے مدیونان ڈگری شریک سے حصہ رسدی پانے کا
مستحق ہوگیا۔ یہ استحقاق حصہ رسدی کا بصورت راہنان شریک کے دفعہ ۸۲۔ ایکٹ انتقال جائداد
مین تسلیم کیا گیا ہے جسمین یہ حکم ہے۔ جب چند جائداد مین عام اس سے کہ اونکا ایک مالک یا چند مالک ہون
قرضہ واحد کے ادا کے لئے مرہون کی جائین تو جائداد ہاے مذکور ور صورت نہونے کسی معاہدہ کے
خلاف اسکے بقدر حصہ رسدی اوس دین کی ذمہ دار ہونگی جسکے لئے رہن عمل مین آیا تہا۔ دیکھو مقدمات
ابن حسین بنام رام دیہی (۳) و بلدیو سہاے بنام بجنا بانہ (۴) و رام چندر شیو نٹ بنام سدا شیو باجی (۵)
چونکہ ریسپانڈنٹ نمبر ۱ نے ایفاے ڈگری کر کے جائداد ریسپانڈنٹ نمبر ۲ پر بقدر حصہ ذمہ داری
ڈگری شخص آخر الذکر کے کفالت حاصل کی لہذا اگر شنتا پا بحیثیت منتقل الیہ ریسپانڈنٹ نمبر ۲ بروے
بیع جو حسب دفعہ ۳۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی عمل مین آئی کفالت مذکور کا جبہی کہ وہ وجود پذیر ہوئی
مستحق ہوگیا کیونکہ ریسپانڈنٹ نمبر ۱ نے کل جائداد مرہونہ جسمین جائداد متنازعہ شامل تہی بدست
گرشنتا پا بیع کی گو اوسکو جائداد آخر الذکر کے بیع کرنے کا کچھ حق نہ تہا لہذا اثر ایسے انتقال کا مطابق
دفعہ ۴۳۔ ایکٹ انتقال جائداد کے بمرضی منتقل الیہ اوسکو اوس استحقاق پر موثر کرنے کا تہا جو
انتقال کنندہ یعنی ریسپانڈنٹ نمبر ۱ نے بعدہ جائداد متنازعہ مین حاصل کیا۔ لہذا حق جسکا اپیلانٹان
حسب قانون دعوی کر سکتے ہین صرف حق نسبت کفالت کے جائداد متنازعہ پر بابت ایک ثلث زر ڈگری موسومہ شواپا کے ہے۔
مسٹر شورام بہنڈارکر نے ہمارے روبرو سرگرمی سے یہ حجت کی ہے کہ ایسا کوئی استحقاق
ماخذہ موجود نہین ہے لیکن وہ بتائید اپنی حجت کے کسی سند کا حوالہ نہین دے سکتے ہین۔ ایک
فیصلہ ہائی کورٹ مدراس کا ہے جسکا وکلاء نے حوالہ نہین دیا ہے جو ظاہرا بادی النظر مین متناقض
اوس راے کے ہے جو ہمنے حسب مذکور الصدر قائم کی ہے مگر وہ دراصل متناقض
نہین ہے۔ وہ مقدمہ شیش ایار بنام کرشن آینگار (۶) ہے مقدمہ مذکور مین واقعات حسب
ذیل تہے۔ ایک آراضی بکر کے پاس رہن کی گئی بعدہ جنہ و آراضی مذکور و دیگر آراضیات عمر و کیپاس

(۱) (سنہ ۱۸۶۲ع) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ (۲) (سنہ ۱۸۹۵ع) سلسلہ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۱۵
(۳) (سنہ ۱۸۸۹ع) سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰ (۴) (سنہ ۱۸۹۰ع) سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۱
(۵) (سنہ ۱۸۸۶ع) سلسلہ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ (۶) (سنہ ۱۹۰۱ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۳

سنہ ۱۹۰۲ع
دادل اپاپا
بنام
یمنا پاپا

رہن کی گئین۔ بکر نے بربنائے اپنے رہن نامہ کے ڈگری حاصل کرکے اپنے رہن مین سے صرف وہ جزو ۳۸۶
آراضی کا اجرائے ڈگری مین نیلام کرایا جو عمرو کے پاس رہن تہا اور ڈگری بکر کا زرثمن سے ایفا ہو گیا
بعدہ اوس آراضی کے باقی جزو کو جو بکر کے پاس رہن تہی زید نے خرید کیا۔ عمرو نے بربنائے
اپنے رہن نامہ کے نالش کی اور زید کو فریق نالش بنا کر زید سے حصہ رسدی پانے کا اس بنا پر
دعوی کیا کہ جزو جو اوس نے خرید کیا تہا قابل مواخذہ مطالبہ ڈگری بکر بحساب رسدی تہا۔ عدالت نے
یہ تجویز کی کہ عمرو کو کوئی ایسا استحقاق حصہ رسدی پانے کا حاصل نہین تہا۔ حکام ذیعلم جنہون نے
مقدمہ کو فیصل کیا یہ فرمایا ہماری راے مین ازروے دفعہ ۸۲ (ایکٹ انتقال جائداد) کے یہ
خیال صحیح نہین ہے کہ کوئی شخص جس نے ایسی جائداد کو خرید کیا ہو جو کسی وقت مع دیگر جائداد کے تابع
کسی رہن کے رہی ہو پیدا اسکے کہ زر رہن کی بابت ڈگری صادر ہو جاے اور ڈگری کا بذریعہ نیلام
دیگر جائداد مذکور کے ایفا ہو جانے ذمہ دار جزو زر رہن کا متصور ہو سکتا ہے"۔ ہائی کورٹ الہ آباد نے
دفعہ ۸۲ کی مختلف تعبیر کی ہے۔ یہ امر کہ آیا جو تعبیر ہائی کورٹ مدراس نے کی صحیح ہے یا نہین ہمکو مقدمہ
ہذا مین فیصل کرنا ضروری نہین ہے مگر یہ کہنا کافی ہے کہ مقدمہ مذکور قابل امتیاز ہے کیونکہ یہ ممکن ہے
کہ جب کسی جائداد کو ایک ہی شخص نے رہن کیا ہو اور بعدہ اوسکا ایک جزو دو دوسرے مرتہن
کے پاس رہن کرے اور مرتہن اول بربنائے اپنے رہن نامہ کے ڈگری حاصل کرے اور بذریعہ
نیلام صرف ایک جزو جائداد مرہونہ کے اوسکا روپیہ ادا ہو جاے تو کوئی بحث حصہ رسدی کی
پیدا نہین ہو سکتی کیونکہ جائداد مذکور ایک ہی شخص کی تہی شخص مذکور بمقابلہ خود اپنے حصہ رسدی کا
دعوی نہین کر سکتا تہا کیونکہ کل جائداد اوسی کی تہی۔ جب بذریعہ نیلام ایک جزو اوسکی جائداد کے
ڈگری کا روپیہ ادا ہو گیا تو صرف اوسی کی بابت ڈگری کا روپیہ ادا ہوا۔ کوئی دوسرا شخص ایسا
نہین تہا جو ادا کرنے زر ڈگری کا پابند ہو اور اوسکی نسبت بہی یہ کہا جا سکے کہ اوس نے مطالبہ ڈگری
ادا کیا تہا۔ اوسکا مرتہن ثانی یہ نہین کہہ سکتا تہا کہ راہن نے اوسکی بابت ایفاے ڈگری کیا ہے
لہذا فیصلہ مدراس مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے۔

پس بحث صرف یہ ہے کہ آیا اپیلانٹان مستحق پیش کرنے اپنی کفالت کے نالش ہذا مین ہین
اونہون نے اپنی عرضی نالش مین بربنائے استحقاق مذکور کے دعوی دادرسی کا نہین کیا مگر اونہون نے
اوسپر اثناے اپنی بحث مین جو اونہون نے عدالت مرافعہ اولی مین کی استدلال کیا اونہون نے
یہ عذر عدالت اپیل ماتحت مین پیش کیا اور عدالت موصوف نے اوسپر غور کرنے سے اسوجہ سے ۳۸۷

سنہ ۱۹۰۱ء

داناپا بنام یمناپا

انکار کیا کہ وہ بیانات فریقین مین پیش نہین کیا گیا تہا - مگر یہ وجہ نالش نامبردگان کے نامنظور کرنیکی نہین ہے کیونکہ حق جسکا وے قانوناً دعوی کر سکتے ہین واقعات مجوزہ عدالتین ماتحت سے عیان ہے - جیسی کہ مقدمہ محی الدین بنام شولنگاپا (۱) مین راے ظاہر کی گئی ہے خواہشات فریقین کو اونکے حقوق کے ساتہہ ملحوظ نہ کرنا چاہیئے اور اسوجہ سے کہ جو کچہ کہ اونکی خواہش ہے اونہون نے ثابت نہین کی ظاہرا کوئی وجہ اون حقوق کے عطا کرنے سے انکار کرنیکی نہین ہے جو وہ ثابت کرین - ہمکو نالش ہذا کے نامنظور کرنے اور فریقین کو نالش دیگر کے رجوع کرنے پر مجبور کرنیکی کوئی وجہ جائز معلوم نہین ہوتی -

ہمکو ڈگری عدالت ماتحت منسوخ اور بجاے اوسکے ڈگری ذیل صادر کرنی چاہیئے - یہ استقرار کیا جاے کہ مدعیان کو جائداد متنازعہ پر بقدر ایک ثلث اوس زر ڈگری کے جو شواپا نے بنالش نمبری ۵۳۴ سنہ ۱۸۹۶ء بمقابلہ اپانا و مدعا علیہما نمبر ۱ و ۴ وسن راماپا کے حاصل کی کفالت حاصل ہے -

حکم ہوا کہ جب مدعا علیہ نمبر ۲ تاریخ ڈگری ہذا سے چہہ ماہ کے اندر زر مذکور الصدر بطور کفالت جائداد متنازعہ کے مدعیان کو ادا یا عدالت مین جمع کردے تو مدعیان کو لازم ہے کہ جملہ دستاویزات متعلقہ جائداد مذکور جو اونکے قبضہ یا اختیار مین ہون مدعا علیہ نمبر ۲ کو یا اوس شخص کو جسکو وہ مقرر کرے حوالہ کرین اور جائداد مذکور کو اون جملہ مواخذات سے بری جو مدعیان یا کسی اور شخص نے جو اونکے ذریعہ سے دعویدار ہو یا گرشتنا یا یعنی اوس شخص نے جسکے ذریعہ سے مدعیان دعویدار ہین قائم کئے ہون مدعا علیہ مذکور کے نام منتقل کردے -

حکم ہوا کہ بصورت مدعا علیہ نمبر ۲ کے حسب الحکم مندرجہ صدر روپیہ ادا نہ کرنے کے جائداد متنازعہ یا اوسکا جزو کافی نیلام کیا جاے اور زر ثمن نیلام ما بعد وضع کرنے اخراجات نیلام کے زر ثمن مذکور کے عدالت مین جمع ہوکر اوسمین سے وہ روپیہ جو قبل ازین یافتنی مدعیان قرار پایا ہے ادا کیا جاے اور زر باقی (اگر کچہ ہو) مدعا علیہ نمبر ۲ یا دیگر اشخاص کو جو اوسکے پانے کے مستحق ہون ادا کیا جاے فریقین اپنا اپنا خرچہ جملہ عدالتون کا ادا کرین -

ڈگری منسوخ کی گئی -

(۱) دسنہ ۱۸۹۹ء، سلسلہ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۶۶ بصفحہ ۶۷۰ و لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۷۳

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کنیڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۸۸

چمار ہرو دلمیل (ابتدأ مدعی) اپیلانٹ بنام کاشی (ابتدأ مدعا علیہا) رسپانڈنٹ *

بیوہ - ازدواج ثانی - وراثت - اپنے پسر کی جو ازدواج اول سے ہو باوجود ازدواج ثانی کے - ایکٹ متعلقہ ازدواج مکرر ہنود بیوگان نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء دفعات ۲ و ۵ -

ایک ہندو بیوہ نے دوسری مرتبہ ازدواج کیا - بعد اوسکے ازدواج مکرر کے اوسکا پسر جو ازدواج اول سے تھا لاولد فوت ہوا -

تجویز ہوئی کہ مسماۃ مستحق وراثتاً پانے جائداد اپنے پسر کی باوجود اپنے ازدواج ثانی کے ہے -

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ راؤ بہادر دی وی بیدے قائم مقام جج ماتحت درجہ اول باختیارات اپیل مقام تھانہ مشعر منسوخی ڈگری مصدرہ ۱۰ ای الف رنگیکر جج ماتحت مقام بسین -

کاشی مدعا علیہا بیوہ مسمی سکورا ایک ہندو قوم چمار کی تھی جو قریب سنہ ۱۸۹۰ء کے ایک پسر مسمی ارجن کو چھوڑ کر فوت ہوا جو اوسکی جائداد کا وارث ہوا -

سنہ ۱۸۹۳ء مین کاشی (مدعا علیہا) بیوہ نے دوسری مرتبہ ازدواج کیا -

اپریل سنہ ۱۹۰۰ء مین ارجن لاولد فوت ہوا اور کاشی (مدعا علیہا) اوسکی جائداد پر قابض ہوئی -

جولائی سنہ ۱۹۰۰ء مین مدعی یعنی سکورا کے برادر عمزادے نے یہ نالش بدعوی جائداد مذکور کے دائر کی اور یہ حجت کی کہ مسماۃ کاشی بوجہ اپنے ازدواج مکرر کے مستحق وراثتاً پانے جائداد کی نہین ہے -

عدالت مرافعہ اولی نے بوجوہ مندرجہ ذیل نالش بحق مدعی ڈگری کی -

چونکہ مدعا علیہا نے دوسرا ازدواج کر لیا ہے لہذا جہان تک کہ اوسکی وراثت کو نسبت جائداد اوسکے شوہر اول کے تعلق ہے وہ بلحاظ قانون کے فوت ہو گئی ہے - یہ عام رائے ہندؤن کی ہے - منجانب مدعا علیہا یہ حجت کی گئی ہے کہ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء و مقدمہ اکورا بنام بوریانی مندرجہ ویکلی ریپورٹر کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۸۲ کی رو سے اوسکو حق مرجح حاصل ہے - اسمین شک نہین کہ ان اسناد سے حجت مدعا علیہا کی پوری پوری تائید ہوتی ہے - مگر یہ واضح ہوتا ہے کہ بعدہ ہائی کورٹ کلکتہ نے جسنے مقدمہ اکورا بنام بوریانی کا فیصلہ کیا رائے مخالف قائم کی - نہ صرف ہائی کورٹ کلکتہ بلکہ ہائی کورٹ بمبئی و مدراس نے بھی وہی رائے قائم کی یعنی یہ کہ جملہ حقوق و مرافق جو بیوہ کو اپنے شوہر متوفی کی جائداد مین حاصل ہون بر طبق اوسکے ازدواج مکرر کے مسدود ہو

* اپیل دوم نمبر ۴۸۰ سنہ ۱۹۰۱ء

سنہ ۱۹۰۲ء ۳۸۹ ـ جمنابہرو بنام کاشی

وختم ہوجاتے ہین گویا وہ اوسوقت فوت ہوگئی تھی ۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبی جلد ۴ صفحہ ۹۳ مقدمہ پنچاپا بنام سنگن بساوا ۔ اس مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ بیوہ بعد اپنے ازدواج ثانی کے اپنے شوہر اول کے پسر کو تبنیت کے لئے نہین دے سکتی ۔ مقدمہ وٹھو بنام گوبند (انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۱) مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ جائداد جو بیوہ کو اپنے شوہر سے وراثتاً ملے بوجہ اوسکے ازدواج مکرر کے ضبط ہوجاتی ہے ۔ نالش ہذا مین یہ صورت معکوس ہے کہ بیوہ بعد ازدواج مکرر کے اپنے شوہر اول کے پسر کی جائداد وراثتاً پا سکتی ہے ۔ اگر مطابق مقدمہ وٹھو بنام گوبند کے بیوہ کی وہ جائداد جو اوسکو پیشتر اوسکے شوہر اول یا اوسکے پسر سے جو بطن سماۃ مذکور سے پیدا ہوا ہو وراثتاً ملی ہو بوجہ اوسکے ازدواج مکرر مابعد کے ضبط ہوجاے تو یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایسی بیوہ کو جسکا پیشتر ازدواج مکرر ہوچکا ہو اور اس وجہ سے وہ اپنے شوہر اول کے خاندان مین بلحاظ قانون فوت ہوگئی ہو بعدہ یعنی بعد اوسکے ازدواج مکرر کے اوسکے شوہر اول یا اوسکے پسر کی جو بطن سماۃ مذکور سے پیدا ہوا ہو جائداد کیون وراثتاً ملے ۔ میری راے ناقص مین ضبطی مابعد داخل جبر ہوسکتی ہے اور اوسکی نسبت چارہ کار عطا ہوسکتا ہے مگر وراثت مابعد دلانا محض خیالات ہندؤن سے انحراف کرتا ہے ۔ ضبطی مابعد کا قاعدہ دو مقدمات محولہ بالا مین صریحاً قرار دیا گیا ہے ۔ اگر یہ صورت ہے تو وراثت مابعد بوجوہ مذکور منظور نہونی چاہئے ۔

منجانب مدعاعلیہا یہ حجت کی گئی ہے کہ مقدمہ اکورا بنام بوریانی سے ہائی کورٹ بمبی نے دو مقدمات مذکور الصدر مین پورے طور پر اتفاق کیا تھا ۔ میری راے مین یہ صورت نہین ہے ۔ کیونکہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبی جلد ۴ صفحہ ۹۴ مین محض یہ تحریر ہے کہ ممکن ہے کہ حق سماۃ اپنے پسر متوفی کی وارث ہونے کا جائز ہو ۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۹ مین محض یہ تحریر ہے کہ عدالت کلکتہ نے مقدمات مابعد مین بوقت قائم کرنے راے مختلف کے مقدمہ اکورا بنام بوریانی پر لحاظ نہین کیا ۔ مقدمہ اونکار مین (تجاویز مطبوعہ بابت ۱۸۸۷ء صفحہ ۲۰۰) ہائی کورٹ بمبی نے یہ تجویز کی کہ بیوہ کا ازدواج مکرر اوسکی وفات قانونی کی حد تک پہونچتا ہے اور اوسکا اثر ضبطی حقوق مقبوضہ اور نیز ایسے حقوق کے جو اوسوقت تک دریافت نہوئے ہون ضبط ہونیکا ہے ۔ اگر یہ صورت ہے تو یہ بخوبی ظاہر ہے کہ ہائی کورٹ بمبی مقدمہ اکورا بنام بوریانی کی تقلید نہین کرتی ہے ۔ مطابق دستورات ہندؤن کے جبکہ بیوہ رسم پاٹ ادا کرتی ہے تو رشتہ داران شوہر سماۃ مذکور اوسکے شوہر کے ترکہ وراثتاً پاتے ہین ۔ اگر یہ صورت ہے تو بیوہ مذکور بعد رسم پاٹ کے ترکہ مذکور کی کسطرح وارث ہوسکتی ہے ۔ بلحاظ ان جملہ حالات کے مجھکو بحق مدعی تجویز کرنی چاہئے ۔

بر طبق اپیل عدالت اپیل ماتحت نے ڈگری ہذا منسوخ کی اور نالش کو بحق مدعاعلیہا بتحریر تجویز ذیل فیصل کیا ۔

دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۱۵ بابت ۱۸۵۶ء مین صرف یہ حکم ہے کہ بعد ازدواج کے جملہ حقوق و مرافق جو کسی بیوہ کو بطور نان و نفقہ یا بذریعہ وراثت اوسکے شوہر یا نامبردہ کے ورثاے نسبی کے ...... حاصل ہون معدوم وختم ہوجاتے ہین گویا کہ وہ اوسوقت فوت ہوگئی ۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے نظیر اجلاس کامل (مقدمہ اکورا بنام بوریانی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸) مین یہ تجویز کی ہے کہ دفعہ مذکور ایسے حقوق

سنہ ۱۹۰۲ء
چیسا ہیرو بنام کاشی
۳۹۰

وراثت سے متعلق ہے جو بیوہ کو بوقت ازدواج مکرر واقعی حاصل ہون اور نہ اون حقوق وراثت سے جو اوسکو بعدہ حاصل ہون لیس جو بیوہ بعد وارث ہونے اپنے (لیسر) متوفی کے ازدواج مکرر کرے وہ وراثت سے محروم ہوجائیگی لیکن جو بیوہ قبل وفات اپنے لیسر کے ازدواج کرے پسر کے ترکہ کو وراثتاً پاسکتی ہے - دفعہ مذکور کی عبارت صحیح کی رو سے یہ تعبیر جائز ہے -

عدالت ماتحت کا یہ کہنا صحیح نہین ہے کہ ہائیکورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی مین آرائے مختلف قائم کی ہین مجھکو کوئی ایسا فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ یا مدراس کا نہین ملا ہے جسمین خلاف فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ متذکرہ بالا کے فیصلہ ہوا ہو - مقدمہ وٹھو بنام گوبند (انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی صفحہ ۱۴۲) مین اس امر کا مطلقاً ذکر نہین کیا گیا مقدمہ بیجا بنام سنگس لباوا مین اس امر کا ضمناً ذکر کیا گیا مگر کوئی رائے قطعی ظاہر نہین کی گئی - مقدمہ ماونکار د تجاوز (مطبوعہ سنہ صفحہ ۱۰) مین اس امر کا مطلقاً ذکر نہین ہے لیس نتیجہ یہ ہے کہ مدعاعلیہا اپنے پسر متوفی کی وارث ہے بلاشبہہ یہ ایک بڑی بے عنوانی ہے کہ جب ایک جانب بیوہ جسکی کہ وہ اپنی دوسری شادی کرے ایسی جائداد ترک کرنے پر مجبور ہو جو اوسکو فی الواقع وراثتاً ملی ہو تاہم اوسکو اپنے پسر کے وارث ہونے کا اختیار ہے اگرچہ اوسکا ازدواج مکرر کے بعد فوت ہو - مگر یہ بے عنوانی صریحاً قانون سے پیدا ہوئی ہے اور اوسکا چارہ یہی ہے کہ قانون ترمیم کرایا جائے -

مین اس موقع پر دوسرے نقص پر بھی جو مجھکو قانون مین دریافت ہوا ہے لحاظ کرتا ہون -

از روے دفعہ ۲ کے بیوہ کے جملہ حقوق وراثت بطور وراثت اپنے شوہر یا اوسکے ورثا نسبی کے زائل ہوجاتے ہین - الفاظ ورثا نسبی سے واقعی مراد ورثائے شوہر سے ہے اور اوسمین باپ بھائی یا دیگر رشتہ داران طرفی شوہر کے داخل نہین ہین - واضح ہو کہ یہ ایک مشہور معمول ہے کہ بعض صورتون مین زوجہ پسر ترکہ خسر متوفی کا پاتی ہے یا بیوہ سپنڈ ترکہ سپنڈ متوفی کا وراثتاً پاتی ہے - پس اگر بیوہ جسکو اسطرح خسر یا سپنڈ سے جائداد وراثتاً ملی ہو دوسرا ازدواج کرنا چاہے تو وہ اوس جائداد سے جو اوسکو وراثتاً ملی محروم نہوگی کیونکہ دفعہ اوسکی حالت سے متعلق نہ ہوگی - مین اس امر پر توجہ مائل کرتا ہون کہ اگر مقدمہ ہذا بر طبق اپیل ہائیکورٹ مین پیش ہو تو عدالت موصوف یہ دیکھہ سکتی ہے کہ آیا قانون کا ترمیم کیا جانا ضروری ہے یا نہین خوش قسمتی سے اس قسم کے مقدمات بہت کم ہوسکتے ہین مگر قانون کی وجہ سے کوئی دقت پیدا نہ ہونے دینی چاہیے -

مدعی نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا -

جی ایس ملگانونکر منجانب اپیلانٹ (مدعی) کاشی مدعاعلیہا بوجہ کرنے ازدواج مکرر کے اس قابل نہین رہی کہ اپنے پسر کی جو اوسکے ازدواج اول سے پیدا ہوا تھا وارث ہو کیونکہ بعد اوسکے ازدواج مکرر کے وہ اوسکی مان نہین رہی - دیکھو دفعہ ۲ ایکٹ متعلقہ ازدواج مکرر ہندو بیوگان (ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء) و مقدمہ خوشحالی بنام رانی (۱) - بوجہ اپنے ازدواج مکرر کے عورت کا کل تعلق اوسکے شوہر اول کے خاندان سے منقطع ہوجاتا ہے - وہ اوس خاندان مین سپنڈ نہین رہتی جو واسطے عورت کے وارث ہونیکے شرط لازمی ہے -

(۱) دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۵

سنہ ۱۹۰۲ء
چمار بہو
بنام
کاشی
۳۹۱

نسبت حیثیت بیوگان بطور ورثا بعد ازدواج مکرر کے ایکٹ متعلقہ ازدواج مکرر ہندو بیوگان (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء) مین کچھ تحریر نہین ہے۔ دفعہ ۱ ایکٹ مذکور مین صرف ازدواج مکرر با بعد کا ذکر ہے۔ دفعہ ۲ اوسکے شوہر اول کے خاندان مین اوسکی حیثیت سے متعلق نہین ہو سکتی۔ اور مین اوسکے شوہر ثانی کے خاندان کا ذکر ہے دیکھو مقدمات اکورا بنام بوریانی (۱) و وشنو بنام گوبند (۲)۔ مزید بران یہ ایکٹ صرف ایک ایسا ایکٹ ہے جسکی رو سے ضمنیاً عطا ہوتا ہے اوسکی رو سے بیوگان کا ازدواج جائز ہے اور اونکے ازدواج مکرر سے جو اطفال پیدا ہون صحیح النسب ہوتے ہین۔ دیگر امور مین ایکٹ مذکور کی رو سے عام دہرم شاستر مین کوئی تغیر نہین ہوتا جسب دہرم شاستر کے بیوہ بعد اپنے ازدواج مکرر کے برادری سے خارج ہو جاتی ہے اور اوسکی اولاد با بعد غیر صحیح النسب تصور کی جاتی ہے۔ اسی کو تبدیل کرنے کے لئے ایکٹ مذکور جاری ہوا تہا۔ دیکھو رائے ولسن صاحب جسٹس بمقدمہ متنگنی گپت بنام رام رتن رائے (۳) صرف ایک مقدمہ متعلق اس امر کے اکورا بنام بوریانی (۱) ہے۔ ہم یہ عرض کرتے ہین کہ یہ مقدمہ سند قابل پابندی نہین ہے۔ تجویز مین وجوہ تحریر نہین ہین اور حکام نے محض دفعہ ۲ ایکٹ متعلقہ ازدواج مکرر ہندو بیوگان (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء) کی تعبیر کی ہے۔ حکام موصوف نے حسب عام دہرم شاستر کے اوس بیوہ کی حیثیت پر لحاظ نہین کیا ہے جسکا ازدواج مکرر ہوا ہو۔

مسٹر وی جی اجنکیا سنجانب رسپانڈنٹ (مدعا علیہا) سے جواب طلب نہین کیا گیا۔

کنیڈی صاحب جسٹس – بے عنوانی مبینہ عدالت اپیل ماتحت عیان ہے اقل درجہ اون صورتون مین جنمین پسر بحالت نابالغی فوت ہو۔ مگر ہماری دانست مین عبارت صریح دفعات ۲ و ۵ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء سے جیساکہ پیکاک صاحب چیف جسٹس نے بمقدمہ اکورا ستی بنام بوریانی (۴) بہی ظاہر کیا ہے گریز کرنا ناممکن ہے کثیر التعداد مقدمات متعلقہ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء مین ہمکو کوئی اظہار رائے خلاف اوس رائے کے جو مقدمہ کلکتہ محولہ بالا مین قائم کی گئی تہی معلوم نہین ہوا الفاظ حقوق جو ہنوز حاصل ہونے والے ہون مندرجہ فیصلہ عدالت ہذا بمقدمہ اونکار (۵) متعلق اوس حق کے ہین جو بیوہ کو حاصل تہا یعنی حق اجراے ڈگری جو مشتر کا بنام اونکار و بیوہ کے صادر ہوئی تہی۔ ہمکو ڈگری مع خرچہ کے بحال رکہنی چاہیئے۔

ڈگری بحال کی گئی

(۱) (سنہ ۱۸۶۸ء) بنگال لا رپورٹ (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۲ صفحہ ۴۰ (۲) (سنہ ۱۸۹۶ء) بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۱
(۳) (سنہ ۱۸۹۱ء) کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۲ (۴) (سنہ ۱۸۶۸ء) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹
(۵) (سنہ ۱۸۸۳ء) تجاویز مطبوعہ صفحہ ۲۸۰

قیمت علاوہ محصول کاغذ سفید صہ

شرح تعزیرات ہند

کاغذ بادامی ہے

اس شرح مین مقدمات رپورٹ ہاے ذیل موقع مناسب پر تحریر کئے گئے ہین (۱) نظائر قانون ہند سلسلہ کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد و کلکتہ (۳) ویکلی رپورٹر (۴) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس و بمبئی ممالک مغربی و شمالی (۵) بنگال لا رپورٹ (۶) انڈین جورسٹ (۷) کلکتہ لا رپورٹ وغیرہ وغیرہ- جابجا ہم مقدمات انگلستان کا تذکرہ بہی کیا گیا ہے اور مضامین نادر مندرجہ شروح انگریزی مع ترجمہ رپورٹ کمشنران تحریر کیے گئے ہین تاکہ ٹہیک طور پر منشاے واضعان قانون کا معلوم ہوجاوے- بنظر سہولت اس شرح مین یہ بہی تحریر ہے کہ (۱) جرم کی سماعت کون عدالت کرسکتی ہے (۲) پولیس بلا وارنٹ کے گرفتار کرسکتی ہے یا نہین (۳) معمولی طور پر اول سمن جاری ہونا چاہیے یا وارنٹ (۴) جرم قابل ضمانت ہے یا نہین (۵) راضی نامہ ہوسکتا ہے یا نہین (۶) اجازت استغاثہ حاصل کرنیکی ضرورت ہے یا نہین-

شرح ضابطہ فوجداری جدید

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء

شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء جسکا آغاز جولائی ۱۸۹۸ء مین کیا گیا تھا اب تیار ہے- خوبی اس شرح کی محض اس امر سے ظاہر ہے کہ یہ شرح نہایت محنت و عرق ریزی سے عرصہ ۲ سال مین طیار ہوئی ہے اس شرح مین نظائر متعلق ہر دفعہ کے اس خوبی سے درج کیے گئے ہین کہ معنی و منشاء دفعہ کا فوراً سمجھہ مین آجاتا ہے اور جو آراے کہ اعلی ترین عدالت ہاے ملک نے بنسبت ہر امر متعلقہ قانون فوجداری کے قائم کی ہین وہ فوراً اسکے دیکھنے سے معلوم ہوجاتی ہین- چونکہ یہ شرح وقتاً فوقتاً حصص مین شائع ہوئی ہے اسوجہہ سے جو فیصلجات کہ بعد شائع ہونے حصص کے صادر ہوے وہ مع دیگر نظائر لغایت جون ۱۹۰۱ء کے تتمہ مین جو کتاب کے آخر پر ہے درج کیے گئے ہین-

اس کتاب کا حجم قریب چہ سو صفحہ کے ہے اور اوسمین سب وہ مواد موجود ہے- بلکہ اوس سے زیادہ جو شروح زبان انگریزی مین ملتا ہے-

یہ کتاب نہایت خوشخط سفید کاغذ پر تقطیع ۱۸ + ۲۲ دو صفحہ ڈمائی پر طبع کی گئی ہے- قیمت صہ علاوہ محصول ڈاک-

جو صاحب شرح تعزیرات ہند و شرح ضابطہ فوجداری ایک ساتھ طلب فرماوینگے اونکی خدمت مین یہ کتابین محض بقیمت ہے مع محصول ڈاک روانہ کیجاویگی-

فہرست کتب موجودہ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد

نوٹ - جو کتابیں رعایتی قیمت پر دیجاتی ہیں اون پر کمیشن نہ دیا جاوے گا

کتاب	قیمت
شرح ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء استحقاق وراثت انگریزی	عہ
شرح اشٹامپ انگریزی . . .	عہ
شرح لگان اردو	۱۲
شرح مالگذاری اردو	عہ
شرح مجموعہ تعزیرات ہند - کاغذ سفید . .	عہ
״ ״ ״ بادامی ״	[illegible]
شرح ضابطہ فوجداری	عہ
قیمت مجموعی ہر دو شرح مع محصول	[illegible]
رسالہ انتقال اسم فرضی . . .	۸
اصول شہادت عدالتی یعنی تمہید قانون شہادت	۸
قانون ٹمارٹ	[illegible]
دہرم شاستر اسمرتی چندرکا	[illegible]
دہرم شاستر مولفہ جان ڈی مین صاحب بیرسٹر ایٹ لا	[illegible]
رسالہ اصول شفع	عہ

قصہ جات و دیگر رسالہ جات نادرہ

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
بہار چمنستان اردو . . .	۵	فسانۂ کنول ورتنہ	عہ
״ ہندی	۴	بوستان وفا . . .	۱۲
گل اندام . . .	۱	اخلاق حسنہ جلد اول و دوم	۲
شور شرر . . .	۳	آئین بالجبر . .	۸
نسرین و صد برگ . .	۱	رسالہ شمیم بہار .	۲
چندراوتی . . .	۲	دیوان تسلیم . .	۸
سنہری بی بی . . .	۴	انتخاب دلپذیر	۴
ماہ وش . . .	۴	رسالہ تپ موسمی	۳
تسخیر الحسن یعنی خمش مریخ	۲	نقشہ رسوم اطلاعنامجات	
عقد پرویز یعنی مرہد ہمایون	۵	سادہ	۲
انگشتری . . .	۴	بورڈ پر	۴
انمول انگوٹھی	۲	اکرشتی بدیا یعنی مسمریزم کی	
سیر ملک بقا . . .	۴	ہندی کتاب . . .	۱۲

کتب قانونی ہندی

کتاب	قیمت
ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء ہند کا ڈنڈ سنگرہ یعنی تعزیرات ہند . .	عہ
ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء کا گواہی	۱
״ ۳ سنہ ۱۸۹۲ء ایکٹ قمار بازی	۱
״ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء رسوم عدالت	۱۰
״ ۳ سنہ ۱۸۷۰ء قیدیان . .	۴
ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۱ء داخلت بیجا مویشیان . .	۲
״ ۲۶ سنہ ۱۸۷۱ء تقاوی . .	۳
״ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ء قانون نکاح عیسائیان . .	۵
״ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء رجسٹری . .	۴
״ ۷ سنہ ۱۸۷۸ء قانون جنگلات . .	۴
۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء قانون اسلحہ	۶
۲۲ سنہ ۱۸۸۱ء آبکاری	۳
۱۱ سنہ ۱۸۸۲ء محصولات	
پوسٹ . .	۱

کتاب	قیمت
ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۶ء جا انسی کا قاعدہ و دیگر اغراض	۲
״ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء لگان اردو	۱۰
״ ۵ سنہ ۱۸۹۰ء قانون بنگال ہند (بربیما) . .	۳
״ ۹ سنہ ۱۸۹۰ء ریلوے ایکٹ . .	۱۰
״ ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء آبکاری . .	۲
״ ۸ سنہ ۱۸۹۶ء انفا میونسپلٹی اسکولوں کا ایکٹ . .	۱
״ ۳ سنہ ۱۸۹۸ء	۱
״ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء ضابطہ فوجداری	۱۲
״ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء ایکٹ اسٹامپ	۴
״ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء لگان .	۱۲
״ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء مالگذاری	۱۲

کتاب	قیمت
کتاب جانوروں کی بیماری کی	۶
قواعد پٹواریان ممالک مغربی و شمالی . .	۲
״ ״ ״ اردو	۴
قواعد ٹیکا	۱
قواعد و احکام ہائیکورٹ بابت عدالتہائے فوجداری ماتحت (ممالک مغربی و شمالی)	عہ
خزانہ زراعت مصنفہ بابو دھنپت لال	۱
کتب کاشتکاران	۱
سوال و جواب پولیس	۱

جملہ کتب اردو و ہندی و انگریزی مطبوعہ گورنمنٹ پریس اصلی قیمت پر ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں -

المشتہر منشی نرت بہاری لال منیجر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد

بمنظوری و معاونت گورنمنٹ ہند

ترجمہ

انڈین لارپورٹ

یعنی

نظائر قانون ہند

اگست سنہ ۱۹۰۲ء

سلسلہ بمبئی

متضمن

مقدمات منفصلہ ہائی کورٹ و حکام عالی مقام پریوی کونسل

منجانب مارکان

منشی درگاپرشاد	مترجم پنشنر ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی
منشی شنکرلال بی۔اے	جج
منشی بانکے بہاری	مترجم
مولوی احمد علیخان	سب جج

تالیف ہوکر

مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد مین باہتمام منشی نرت بہاری ماتھر طبع ہوا

قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

جملہ حقوق قانوناً محفوظ ہین

تلاش نظائر

اگر کسی صاحب کو کسی خاص مقدمہ کے متعلق نظائر کی ضرورت ہو تو وہ شکل مقدمہ تحریر فرماویں اور اس امر سے مطلع فرماویں کہ کس امر کے مواقق یا مخالف نظائر مطلوب ہیں اس مطبع میں نظائر مطلوبہ تلاش کیجائینگی اور اون کا حوالہ تحریر کیا جاویگا یا اگر فرمائش کیجاوے گی تو نظائر مذکور (اگر مطبع میں ہونگی) بوصول قیمت نقد یا بذریعہ ویلو پے ایبل روانہ کیجاوینگی - فیس تلاش عہ نقد ہمراہ فرمائش کے آنی چاہئے اور کم سے کم ایک ہفتہ مہلت واسطے تلاش نظائر کے ملنی چاہیے -

دہرم شاستر سمرتی چندرکا

اس کتاب کا مستند ہونا ہائیکورٹ اور مشہور مولفان دہرم شاستر میکناٹن ومین صاحب وغیرہ نے تسلیم فرمایا ہے اس کتاب میں ہر ایک امر متعلقہ کی نسبت پوری تفصیل کے ساتھ فلسفانہ بحث کی گئی ہے عمدہ اور مستند دلائل کے حوالہ سے ہر مسئلہ کا تصفیہ کیا گیا ہے اس کتاب کا ترجمہ سنسکرت سے انگریزی زبان میں کرشنا سامی آیر نامی پرنسپل صدر امین باشندہ مدراس پریزیڈنسی نے ۱۸۶۷ء میں کیا تھا باوصف اس کتاب کے مفید عام ہونے کے اب تک اسکی اشاعت اردو زبان میں نہیں ہوئی تھی اور یہ ایک بہت بڑا نقص اشاعت علم دہرم شاستر کا تھا - اس نقص کے رفع کرنیکے لئے کتاب مذکور کا ترجمہ انگریزی سے نہایت بامحاورہ اردو الفاظ میں کیا گیا ہے اور بہ نظر احتیاط مزید اس ترجمہ کی تصحیح جناب منشی پرتاب نرائن صاحب بی - اے - سابق سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند سے جنکے اہتمام میں کتب قانونی کا بے نظیر ترجمہ ہوا ہے کرائی گئی - اس کتاب کی قیمت سے سکہ کلدار یا ۱۲/ سکہ حالی علاوہ محصول کے ہے شائقین کتاب مذکور کی خدمت میں التماس ہے کہ جن اصحاب کو خریداری منظور ہو مطلع فرماویں -

الملتمس

منشی نرست بہاری ماتھر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند بنگلہ نمبر ۲ میور روڈ الہ آباد

جلد ۲۶ حصہ ۲

فہرست مقدمات

صیغہ ابتدائی دیوانی

حاجی اعظم	بنام	بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن و کمپنی	۵۶۲

صیغہ اپیل دیوانی

چیمبر	بنام	کرشن آپا	۵۴۳
دامودر	بنام	رگھوناتھ	۵۵۱
دینا	بنام	ناتھو	۵۳۸
رام کرشن	بنام	شیام راؤ	۵۲۵
شیورام گوبند دیسائی	بنام	بال داجی دیسائی	۵۱۸
کستور	بنام	فقیرا بالا پٹیل	۵۲۱
گوبردھن لال	بنام	دربار سری سورج مل جی . . .	۵۰۵

صیغہ فوجداری

معاملہ لکشمن گوبند نیرگودی			۵۵۲
شاہنشاہ قیصر ہند	بنام	لکشمن رگھوناتھ	۵۵۸
قیصر ہند	بنام	تربھون داس	۵۳۲

فہرست مضامین ردیف وار

ابواب لوکل فنڈ۔ مالگذاری اراضی۔ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی دفعہ ۹۔ ذمہ واری ابواب لوکل فنڈ موضع جو رئیس حکمران نے بطور وجہ معاش (جیوگ گراس) دیا ہو اوسکی بابت ابواب لوکل فنڈ کی ذمہ داری قابض اعلیٰ۔ مرضی ہے اوگرنا ابواب کا منجانب رئیس حکمران کے۔ دعویٰ واپائے زر مذکور کا قابضان واقعی موضع ہے۔ ایکٹ حاضر (۹ سنہ ۱۸۶۳ء) دفعات ۶۹ و ۷۰۔ ایکٹ لوکل بورڈ بمبئی (ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۴ء بمبئی) مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء بمبئی)۔

دیکھو مالگذاری آراضی ... ۵۰۵
اسٹامپ - ایکٹ اسٹامپ ہند (۲ سنہ ۱۸۹۹ء) ضمیمہ ۱ مد ۴۲ - نقل آنتی ب - کتب حساب -
مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۴۱ (الف) و ۱۴۲ (الف)
کستور بنام فقیرا بالیہ پٹیل (سنہ ۱۹۰۰ء بمبئی جلد ۲۴ ص ۲۱) ۵۲۱

ایکٹ ہائے
ایکٹ سنہ ۱۸۶۰ء نمبر ۴۵ دفعات ۴۱، ۴۲ و ۴۳، ۴۸
دیکھو مجموعہ تعزیرات ... ۵۵۸
ایکٹ سنہ ۱۸۷۱ء نمبر ۹ دفعات ۹۹ و ۴
دیکھو مالگذاری آراضی ... ۵۰۵
ایکٹ سنہ ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ دفعہ ۱۹ ضمیمہ ۲ مد ۳۱
دیکھو کرایہ نامہ جہاز ... ۵۴۲
ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ء نمبر ۴ دفعہ ۱۸
دیکھو رجسٹری ... ۵۳۸
ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ء نمبر ۱۴ دفعات ۱۴۱ (الف) و ۱۴۲ (الف) -
دیکھو اسٹامپ ... ۵۲۱
ایکٹ سنہ ۱۸۹۹ء نمبر ۹ دفعات ۱، ۲، ۵ و ۲۲
دیکھو ثالثی ... ۵۵۱
ایکٹ سنہ ۱۸۹۸ء نمبر ۵ دفعات ۵۵۴ فقرہ ۳ - ۴ و ۵۴۷
دیکھو قمار بازی ... ۵۳۳
ایکٹ سنہ ۱۸۹۸ء نمبر ۵ دفعہ ۵۹۳
دیکھو ضابطہ فوجداری ... ۵۵۲
ایکٹ سنہ ۱۸۹۹ء نمبر ۲ ضمیمہ ۱ مد ۴۳
دیکھو اسٹامپ ... ۵۲۱
ایکٹ ہائے (بمبئی) -

ایکٹ ۱۸۶۹ء نمبر ۳ دفعہ ۸
دیکھو مالگذاری آراضی ۵۰۵

ایکٹ ۱۸۷۹ء نمبر ۵
دیکھو مالگذاری آراضی ۵۰۵

ایکٹ ۱۸۸۴ء نمبر ۱
دیکھو مالگذاری آراضی ۵۰۵

ایکٹ ۱۸۸۷ء نمبر ۴ دفعات ۳ و ۴ و ۵
دیکھو قمار بازی ۵۳۳

ایکٹ انتقال جائداد (۴ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۸ - ترتیب کفالت ہائے رجسٹری اطلاع بار قبل کی
دیکھو رجسٹری ۵۳۸

ایکٹ معاہدہ - (۹ ۱۸۷۲ء) دفعات ۶۹ و ۷۰ - ایکٹ لوکل بورڈ بمبئی (ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۸۴ء بمبئی) مجموعہ مالگذاری آراضی بمبئی (ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۷۹ء بمبئی)، مالگذاری آراضی - ابواب لوکل فنڈ - ایکٹ نمبر ۳ ۱۸۶۹ء بمبئی دفعہ ۸ - ذمہ داری ابواب لوکل فنڈ - موضع جو رئیس حکمران نے بطور وجہ معاش (جیوک گراس) دیا ہو اوسکی بابت ابواب لوکل فنڈ کی ذمہ داری - قابض اعلیٰ - مرضی سے ادا کرنا ابواب کا منجانب رئیس حکمران کے دعویٰ ولا پانے زر مذکور کا قابضان واقعی موضع سے] -
دیکھو مالگذاری آراضی ۵۰۵

بائع و مشتری - خریداری منجانب ایک حصہ دار جزو جائداد مشترکہ کی اپنے حصہ دار شریک سے - تقسیم مابعد کل جائداد کی - جزو جائداد مبیعہ کا شخص ثالث کے قبضہ میں آنا - نالش منجانب خریدار معاہدہ استحقاق و ہرجہ]-
شیورام گوبند دیسائی بنام بال واجی دیسائی
دسمبر ۱۹۰۱ء بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۵۱۸

تبنیت - دہرم شاستر - دادی کا وارث اپنے پوتے کا ہونا - حق کا بذریعہ تبنیت زائل ہونا] -
رام کرشن بنام شیام راؤ ۱۹۰۱ء بمبئی جلد ۲۶ ۵۴۵

ثالثی - فیصلہ ثالثی - منسوخی فیصلہ ثالثی بوجہ بداعمالی - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء
دفعات ۵۲۱ و ۶۲۲ - عملدرآمد - ضابطہ] تتمہ
داسو درتربھاک وسرب بنام رگھوناتھ ہری
(سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۵۵۱

حد سماعت - کرایہ نامہ جہاز - شرط نسبت اسکے کہ اطلاع دعوٰی کی اندر زمانہ معینہ
کے دیجاوے - شرط نسبت دست برداری - اقرار - ایکٹ حد سماعت
(۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۱۹ ضمیمہ ۲ مد ۱۳۱ - برندہ مال] -
دیکھو کرایہ نامہ جہاز ۵۶۲

دست برداری - کرایہ نامہ جہاز - شرط نسبت اسکے کہ اطلاع دعوٰی کی اندر زمانہ
معینہ کے دیجاوے - شرط سے دست برداری - حد سماعت - اقرار -
ایکٹ حد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۱۹ ضمیمہ ۲ مد ۱۳۱ - برندہ مال] -
دیکھو کرایہ نامہ جہاز ۵۶۲

دہرم شاستر - تبنیت - دادی کا وارث اپنے پوتے کا ہونا - حق کا بذریعہ تبنیت
زائل ہونا] -
رام کرشن بنام شیام راو جسونت (سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ ۵۲۵

رجسٹری - اطلاع بلا ماقبل کی - ایکٹ انتقال جائداد (۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۸۱ -
ترتیب کفالت ہائے] -
دینا بنام ناتھو (سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ . . ۵۳۸

ضابطہ فوجداری - ضابطہ عدالت مجسٹریٹ - استغاثہ خلاف ملزم کے داخل
کیا گیا اگر سمن جاری نہیں ہوا مجسٹریٹ کو مقدمہ کا طے کرنا ضروری ہے گو
سمن کی درخواست مستغیث نے نہ کی ہو - وارنٹ تلاشی - مال جو
پولیس نے بموجب وارنٹ کے گرفتار کیا ہو - دعوٰی فریق ثالث -
تحقیقات مجسٹریٹ نسبت دعوٰی شخص ثالث - حکم - مجموعہ ضابطہ فوجداری
(ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعہ ۵۲۳] -
بمعاملہ لکشمن گوبند نیر گودمی (سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ ۵۵۲

فریب - اجرا - نیلام اجرائے ڈگری جو فریب سے کرایا گیا ہو - خریدار بے گناہ - خریداری
بعوض بدل مالیتی - ناکافی ہونا قیمت کا - نالش منسوخی نیلام] -
دیکھو نیلام اجرائے ڈگری ۵۴۳

فیصلہ ثالثی - منسوخی فیصلہ ثالثی بوجہ بداعمالی - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)
دفعات ۵۲۱ و ۶۲۲ - عملدرآمد ضابطہ] -
دیکھو ثالثی ۵۵۱

قمار بازی - ایکٹ ۴ ۱۸۸۷ء بمبئی دفعات ۳ و ۴ و ۵ - آلات قمار بازی -
کتب دفتر تار برقی - جوا - ضابطہ - عہدہ دار پولیس جس نے
جرم کی تفتیش کی ہو - پیروی استغاثہ نکرے - مجموعہ ضابطہ فوجداری
(ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء دفعات ۴۹۴ فقرہ ۴ - ۵۳۷،

قیصر ہند بنام تربھوان داس (۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶) ۵۳۲

کرایہ نامہ جہاز - شرط نسبت اس کے کہ اطلاع دعویٰ کی اندر زمانہ معینہ کے دی جائے
شرط سے دست برداری - حد سماعت - اقرار - ایکٹ حد سماعت -
(۱۵ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۱۹ ضمیمہ ۲ مد ۱۳۱ - برندہ مال] -
حاجی اعظم غلام حسین بنام بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی
(۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶) ۵۶۲

مالگذاری آراضی - ابواب لوکل فنڈ - ایکٹ نمبر ۳ ۱۸۶۹ء بمبئی دفعہ ۸ - ذمہ داری
ابواب لوکل فنڈ - موضع جو اس کے حکمران نے بطور وجہ معاش (جیوک گراس)
دیا ہو اسکی بابت ابواب لوکل فنڈ کی ذمہ داری - قابض اعلیٰ - مرضی
سے ادا کرنا ابواب کا منجانب رئیس حکمران کے - دعویٰ دلاپانے زر مذکور
کا قابضان واقعی موضع سے - ایکٹ معاہدہ (۹ ۱۸۷۲ء) دفعات
۶۹ و ۷۰ - ایکٹ لوکل بورڈ بمبئی (ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۸۴ء بمبئی) مجموعہ
مالگذاری آراضی بمبئی (ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۷۹ء بمبئی)] -
گوبردھن لال بنام ورماریسری سمیر جی ملجی
(۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶) ۵۶۸

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۴۳ (الف) و ۳۴۴ (الف) -
استامپ - ایکٹ استامپ ہند (۲ سنہ ۱۸۹۹ء) ضمیمہ ۱ مد ۲۴ -
نقل - انتخاب - کتب حساب] -
کستوبہ داناجی بنام فقیراہالیہ پٹیل (۲ سنہ ۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶) ۵۲۱
مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۵۲۱ و ۵۲۲ - ثالثی - فیصلہ
ثالثی - منسوخی فیصلہ ثالثی بوجہ بد اعمالی - عملدرآمد ضابطہ] -
دامودر ترمبک دہرب بنام رگھوناتھ ہری
(سنہ ۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶) ۵۵۱
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعات ۴۹۴ فقرہ (۴) و ۵۳۷ -
عہدہ دار پولیس جسنے جرم کی تفتیش کی ہو - ضابطہ - قماربازی] -
قیصر ہند بنام ترہبون داس (سنہ ۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶) ۵۳۳
مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۴۴۱ و ۴۴۸ - مداخلت بیجا
مجرمانہ - مداخلت بیجا بخانہ - مکان کے اندر داخل ہونا - ارادہ
تکلیف دینے کا] -
شاہنشاہ قیصر ہند بنام لکشمن رگھوناتھ (سنہ ۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶) ۵۵۸
نیلام اجرائے ڈگری - نیلام اجرائے ڈگری جو فریباً کرایا گیا ہو - فریب - خریدار
بیگناہ - خریداری بعوض بدل مالیتی - ناکافی ہونا قیمت کا - نالش منسوخی نیلام] -
چتیمبر سری نواس بھٹ بنام کرشن اپا (سنہ ۱۹۰۲ء
بمبئی جلد ۲۶) ۵۴۳
وارنٹ تلاشی - ضابطہ فوجداری - ضابطہ عدالت مجسٹریٹ - استغاثہ خلاف ملزم کے
داخل کیا گیا مگر سمن جاری نہیں ہوا مجسٹریٹ کو مقدمہ کا طے کرنا
ضروری ہے گو سمن کی درخواست مستغیث نے نہ کی ہو - وارنٹ
تلاشی - مال جو پولیس نے بموجب وارنٹ کے گرفتار کیا ہو - دعوی
فریق ثالث - تحقیقات مجسٹریٹ نسبت دعوی شخص ثالث کے - مجموعہ
ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعہ ۵۲۳] -
دیکھو ضابطہ فوجداری ۵۵۲

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کینڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

۱۹۰۲ء
۱۰ مارچ
صفحہ کتاب انگریزی
۵۰۴

گوبردھن لال وبک کس و دیگر ابتدا مدعا علیہم اپیلانٹ بنام دربار سری سورج ملجی (ابتدا مدعی) ریسپانڈنٹ +

مالگذاری اراضی - ابواب لوکل فنڈ - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی دفعہ ۱ - ذمہ داری ابواب لوکل فنڈ موضع جو رئیس حکمران نے بطور وجہ معاش (جیوک گراس) دیا ہوا وسکی بابت ابواب لوکل فنڈ کی ذمہ داری - قابض اعلی - مرضی سے ادا کرنا ابواب کا منجانب رئیس حکمران کے دعوی دلا پانے زر مذکور کا قابضان واقعی موضع سے - ایکٹ معاہدہ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۶۹ و ۷۰ - ایکٹ لوکل بورڈ بمبئی (ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۴ء بمبئی) مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء بمبئی)

مدعی رئیس ٹپری کا تھا اور موضع کاٹی جالا ایک موضع متعلقہ اوسکے علاقہ کا تھا اوسپر قبضہ مدعا علیہم کا تھا کیونکہ اونکے مورث کو وہ بہت سال بیشتر مورث مدعی نے بطور جیوک گراس یعنی وجہ معاش کے جو بھائی بندوں خاندان حکمران کو دیا جاتا ہے عطا کیا تھا تاریخ صدور ایکٹ لوکل فنڈ بمبئی (ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی) سے سنہ ۱۸۸۴ء تک جو ابواب کہ اوس موضع پر بموجب ایکٹ مذکور کے مقرر کئے گئے تھے اونکو مدعی نے سرکار کو ادا کیا اور اوس نے اونکو مدعا علیہما سے وصول کیا بعد صدور ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۴ء بمبئی (ایکٹ لوکل فنڈ بمبئی) نزاعات نسبت حق مدعی در بارہ وصول کرنے ابواب کے مدعا علیہما سے پیدا ہوئے

سنہ ۱۸۸۶ء میں گورنمنٹ بمبئی نے یہ فیصلہ کیا کہ مدعا علیہم نہ کہ مدعی قابضان اعلی موضع کے تھے اور بحیثیت مذکور بابت ابواب لوکل فنڈ کے سرکار کے ذمہ دار تھے یہ رائے بعد ازاں سکرٹری آف اسٹیٹ نے بحال رکھی برطبق اسکے مدعی نے یہ نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ مدعا علیہم قابضان اعلی ۵۰۵ موضع کے تھے اور اونکو کوئی حق ادا کرنے ابواب لوکل فنڈ کا بلا توسط سرکار میں نہ تھا بلکہ مدعی مستحق دلاپانے زر مذکور کا مدعا علیہم سے اور اوسکے سرکار کو ادا کرنے کا تھا اوس نے نیز استدعا دلاپانے ابواب مذکور کی جو اوس نے اس موضع کے سنہ ۱۸۸۶ء سے سنہ ۱۸۹۵ء تک ادا کیا تھا اور حکم امتناعی کا کہ مدعا علیہم ابواب مذکور گورنمنٹ کو بلا توسط ادا کریں کی تھی ۔

تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق استقرار کا جسکی اوس نے استدعا کی ہے نہیں ہے مدعی قابض اعلی

+ اپیل دوم نمبر ۷ ۔ ۲ سنہ ۱۹۰۰ء

گوبردھن لال
بنام
نتھا بھائی ہری بھائی منصور جی

موضع نامی جلاپر کا و محصول ابواب لوکل فنڈ کا یا کسی طرح پر ذمہ دار اوسکے ادا کا نہ تھا سب سے اعلیٰ قابض حسب دفعہ ۱۰۶ مجموعہ مالگذاری آراضی (ایکٹ ۵ بابت ۱۸۶۹ء بمبئی) مدعا علیہما بحیثیت بھائیات تھے جنکو موضع بطور جیوگ گراس کے دیا گیا تھا وہ ابتداءً ذمہ دار سرکار کے تھے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدعی بحیثیت رئیس علاقہ کے موضع کا مذکور جلاپر کا حق رکھتا تھا کہ جس سے ہوسکو استحقاق ادا کرنے ابواب سرکاری کا اگر کوئی غلطی کا بوجہ عدم ادا جانب مدعا علیہم ہو جاتی تھا ایسی صورت میں دفعہ ۶۹ - ایکٹ معاہدہ (۹ بابت ۱۸۷۲ء) کی رو سے وہ مستحق نالش وصول کرنے زر مذکور کا ہوگا لیکن مقدمہ حال میں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کوئی ایسی ضرورت پیدا ہوئی یا اوسکے پیدا ہونے کا احتمال ہے دفعہ ۷۰ ایکٹ معاہدہ کو کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مدعی نے جائز طور پر مدعا علیہما کی طرف سے روپیہ ادا کیا اوسکو مدعا علیہما نے اختیار نہیں دیا تھا اور اوسپر ادا کرنیکی ذمہ داری نہ تھی پس مدعی مستحق دلاپانے اوس ابواب کا نہیں ہے جو اوس نے ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۵ء تک حسب مندرجہ عرضی دعوی ادا کیا۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ راؤ بہادر چمنی لال ہری کو ڈسٹرکٹ جج ماتحت درجہ اول (مع اختیارات اپیل) مقام احمد آباد مشعر ترمیم ڈگری مصدرہ راؤ صاحب ہری لال کر پارام جج ماتحت ویرام گام

مدعی رئیس یا ویسائی پٹری کا تھا جسکے علاقہ میں مجموعہ اون مواضع کا داخل تھا جو تعلقہ پٹری میں شامل ہے جسکا ایک جزو کاٹھیاواڑ میں داخل ہے اور اس جزو پر ویسائی کو حکومت حاصل ہے اور ایک جزو قلمرو برطانیہ میں ہے جسکی بابت خراج اور دیگر مطالبات مقررہ قانونی ادا کئے جاتے ہیں۔

مدعا علیہم بھائیات یعنی بھائی بند خاندان حکمران کے ہیں اور وہ موضع کامی جلاپر جو جزو علاقہ پٹری ہے قابض تھے لیکن یہ موضع ایک مورث مدعی نے مدعا علیہما کے مورث کو بطور جیوگ گراس یعنی ایسے ذریعہ معاش کے دیا تھا جو بھائی بندوں خاندان حکمران کو دیا جاتا ہے یہ موضع ضلع احمد آباد میں واقع ہے۔

از روئے ایکٹ ۳ بابت ۱۸۶۹ء بمبئی (ایکٹ لوکل فنڈ) گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ ابواب لوکل فنڈ مقرر کرے اور بعد ازاں یہ تجویز ہوئی تھی کہ مواضع علاقہ پٹری موقوعہ ضلع احمد آباد داخل احکام ایکٹ مذکور ہیں۔ ۵۰۶

عملدرآمد یہ تھا کہ ابواب رئیس حکمران کو ادا کئے جاتے تھے اور وہ اونکو سرکار میں ادا کرتا تھا

سنہ ۱۹۰۰ء
گوبردھن لال
بنام
دربار سری سوج جی

اور بموجب احکام ایکٹ مذکور (مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء) حکام مال حسب ضرورت ہوتی تھی رئیس کو مدد وصول کرنے ابواب مذکور میں دیتے تھے اسطرح ابواب لوکل فنڈ موضع کامی جلا کے سنہ ۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۸۸۲ء تک مدعاعلیہما سے سرکار کو بذریعہ رئیس (مدعی) کے ادا کیتے رہے۔

لیکن سنہ ۱۸۸۲ء میں ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۸۲ء بمبئی صادر ہوا اور مدعاعلیہم نے اوسوقت بذریعہ مدعی ابواب کے ادا کرنے سے انکار کیا لیکن وہ بلا توسط سرکار کو ادا کرنے پر آمادہ ہوئے تب یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا مدعی کو مدد مدعاعلیہما سے وصول کرنے ابواب میں دینی چاہیئے یا نہیں اور اپریل سنہ ۱۸۸۶ء میں گورنمنٹ بمبئی نے یہ فیصلہ کیا کہ مدعاعلیہما اور نہ مدعیان قابضان اعلی موضع کامی جلا کے تھے اور بحیثیت مذکورہ وہ سرکار کے ذمہ دار بابت ابواب مقامی کے تھے یہ فیصلہ بعدہ حضور سکرٹری آف اسٹیٹ سے بحال رکھا گیا اور اوسکی اطلاع مدعی کو دی گئی اور اسوجہ سے نالش حال دائر کی گئی۔

مدعی نے ابواب لوکل فنڈ بابت کل تعلقہ کے ادا کیا تھا جسمیں موضع کامی جلا سنہ ۱۸۹۵ء تک داخل تھا۔

سنہ ۱۸۹۵ء میں مدعی نے یہ نالش اس استدعا سے دائر کی (۱) استقرار اس امر کا کیا جاوے کہ مدعاعلیہما قابضان اعلی موضع کامی جلا کے نہ تھے اور اونکو کوئی حق ادا کرنے ابواب لوکل فنڈ کا بلا توسط سرکار میں نہ تھا بلکہ مدعی مستحق اوسکے وصول کرنے اور ادا کرنے کا تھا (۲) وہ رقم جو مدعی نے ابتک ادا ابواب بابت موضع کامی جلا کے سنہ ۱۸۸۹ء سے سنہ ۱۸۹۵ء تک ادا کی دلا دیجاوے (۳) حکم امتناعی دوامی عطا ہو کہ مدعاعلیہما ابواب بلا توسط سرکار کو ادا نکریں۔

ہر دو عدالتہاے ماتحت نے تجویز بحق مدعی صادر کی۔

مدعاعلیہما نے اپیل کیا۔

مسٹر اسکاٹ (ایڈوکیٹ جنرل) و جی ایس راؤ منجانب اپیلانٹان (مدعاعلیہما) بحث اول حجت یہ ہے کہ عدالتہاے دیوانی کو کوئی اختیار سماعت نالش ہذا کا نہ تھا ابواب لوکل فنڈ مالگذاری آراضی ہے یکمشت اختیار سماعت صیغہ مال بمبئی (ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۶ء) دفعہ ۴ ملاحظہ طلب مدعی حسب مراد دفعہ ۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی کے قابض اعلی نہیں ہے اوسکو صرف ایک حق عودی نسبت موضع کے بصورت نہ رہنے وارثان مدعاعلیہما کے حاصل ہے وہ مالک اعلی

۵۰

۱۹۰۲ء

گوبردھن لال
بنام
دربار سری سوج کلجی

سبب فقرہ تعریفی ۱۳ دفعہ ۳ مجموعہ مالگذاری بمبئی (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۹ء بمبئی) نہیں ہے تعریف مندرجہ ایکٹ مابعد بعنوان بیت مندرجہ ایکٹ ماقبل (دفعہ ۲۔ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی) کو وسعت رکھتی ہے ایکٹ مرسم نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۸ء کی روسے تعریف قابض اعلیٰ اور اسامی مندرجہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۹ء ایکٹ ابواب لوکل فنڈ سے (ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی) متعلق کی گئی ہے۔

مزید براں یہ نالش جو سنہ ۱۸۹۵ء میں دائر کی گئی تمادی پذیر ہے مدعی کے دعویٰ استقرار میں بعد چھ سال کے انکار اوسکے حق سے تمادی عارض ہوگئی ہے پہلے اول اوسکے حق سے سنہ ۱۸۸۹ء میں انکار کیا۔ مقدمہ تو کارام بنام ونایک (۱) ملاحظہ طلب۔

اگینڈی صاحب جسٹس ۔ کیا وہ حق کہ جسکا دعویٰ کیا گیا ہے ایسا حق نہیں ہے جو متواتر پیدا ہوتا ہے اور کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بنائے مخاصمت اوسوقت پیدا ہوئی جبکہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اپنا فیصلہ نسبت اوس شخص کے صادر کیا جو سرکار کو ابواب کے ادا کرنیکا ذمہ دار ہے؟

ہماری گذارش یہ ہے کہ یہ بنائے مخاصمت بوقت انکار اول حق مدعی کے پیدا ہوئی مقدمات پربت سنگھ جی بنام امر سنگھ جی (۲) وسری نواس بنام مہونت (۳) ملاحظہ طلب یہ ایک حق عودی نہیں ہے بحث نسبت درجہ کے ہے۔

نسبت دعویٰ مدعی دلا پانے اوس روپیہ کے جو اوس نے سرکار کو ادا کیا واضح ہو کہ یہ دعویٰ دفعات ۹ و ۷۔ ایکٹ معاہدہ (۹ سنہ ۱۸۷۲ء) پر مبنی ہے لیکن یہ دفعات متعلق نہیں ہیں مدعی کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اوسکو اوسے ابواب سے تعلق ہے وہ کارندہ کو مدعا علیہ سے وصول نہیں کر سکتا مقدمہ ویسائی ہمت سنگھ جی بنام بھوا بھائی (۴) و نواب میر کمال الدین بنام پرتاپ موتا (۵) ملاحظہ طلب۔

مسٹران بی ایم مہتا و انویرٹی مع راؤ بہادر وی جے کرتی کار و آرڈبلو دیسائی و ایل اے شاہ منجانب رسپانڈنٹ (مدعی) مسلماً وہ مواضع جو داخل علاقہ پٹری کے ہیں کا غذات سرکاری میں از نام مدعی رئیس کے درج ہیں مدعی اونپر باداے خراج سرکاری قابض ہے ابواب لوکل کسی خاص موضع کی بابت وصول نہیں کیا جاتا ہے بلکہ کل علاقہ کی بابت جسمیں متعدد مواضع داخل ہیں جن میں سے ۵۰۷

---

(۱) (دسمبر ۱۸۹۰ء) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۴ (۲) (۱۸۸۶ء) تیار شدہ مطبوعہ صفحہ ۲۰۲

(۳) (دسمبر ۱۸۹۹ء) ,, ,, بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۰ (۴) (۱۸۸۶ء) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴

(۵) (۱۸۸۵ء) ,, ,, جلد ۹ صفحہ ۲۴۴

سنہ ۱۹۰۲ء
گوبردھن لال
بنام
دربار سری سیوج جی

موضع کامی جالا ایک منجملہ کل تعلقہ بر مدعی بہ تعلق مصلحت ملکی قابض ہے موضع کامی جالا کو گورنمنٹ نے علیحدہ تسلیم نہین کیا ہے وہ محض ایک جزو تعلقہ کا ہے۔

بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی کے مدعی ہمیشہ قابض اعلیٰ منجانب سرکار و مدعا علیہما دونون کے سنہ ۱۸۸۲ء تک تسلیم ہوتا یا ایکٹ جرائم بمبئی نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۲ء جو اوس سال صادر ہوا اوس سے معنی الفاظ مندرجہ دفعہ ۸ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی تبدیل نہین ہوئے اور اوسکی رو سے تعریف مندرجہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ء ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۹ء سے متعلق نہین کی گئی کوئی امر سنہ ۱۸۸۲ء سے ایسا واقع نہین ہوا کہ جس سے مدعی کی حیثیت قابض اعلیٰ مین تبدیل ہوئی ہو۔

مدعا علیہما مدعی کے بھائیات ہین اور کامی جالا اونکو بعض بغرض اونکی پرورش دیا گیا تھا اونکو آمدنی موضع دی گئی ہے لیکن موضع جزو اوس علاقہ کا بنا رہا جسکا مدعی بحیثیت رئیس قابض ہے بصورت نہ باقی رہنے خاندان مدعا علیہما کے آمدنی موضع کی بجانب مدعی عود کریگی تعریف قابض اعلیٰ مندرجہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی سے متعلق ہے اور اوس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ مدعی قابض اعلیٰ ہے اور مدعا علیہما اوسکی اسامی ہین اونکو گورنمنٹ نہین جانتی اور وے بلا توسط سرکار تشخیص دین نہین کر سکتے مقدمہ سور سنگ جی بنام نارن (۱) ملاحظہ طلب ہے۔

نسبت دعوی مدعی بابت ابواب کے جو اوس سے ادا کیا یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ مستحق اوسکے دلاپانے کا بموجب دفعات ۶۹ و ۷۰ ایکٹ معاہدہ کے ہے سرکار نے مطالبہ ابواب اوس سے بطور یقینی معمولی تاوانات کے کیا وہ اوسکے ادا کرنے پر مجبور ہوا اور صاف نہ وہ اس امر مین غرض رکھتا تھا کہ زر مذکور ادا کیا جاوے۔

نسبت حد سماعت کے ہم یہ گذارش کرتے ہین کہ ملا ۱۳ - ایکٹ حد سماعت ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہے مقدمہ راجہ چندر بنام ہری (۲) ملاحظہ طلب ناسہ مخاصمت دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء مین جبکہ فیصلہ سکرٹری آف اسٹیٹ کی اطلاع مدعی کو دی گئی پیدا ہوئی ہے۔

نسبت بحث اختیار سماعت کے دفعہ ۵ - ایکٹ اختیار سماعت حیثیت ال ۱۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۶ء اختیار سماعت عدالت دیوانی سے متعلق ہے۔

(۱) سنہ ۱۹۰۱ء اتجاویز مطبوعہ صفحہ ۲۳۱ (۲) سنہ ۱۸۹۵ء اتجاویز مطبوعہ صفحہ ۱۹۳ دسمبر ۱۹۰۵

سنہ ۱۹۰۲ء
۵۰۹
۵۰۰ گوبردھن لال بنام دربار سری سوج مکجی

گینڈی صاحب جسٹس مدعی رئیس پٹڑی کا ہے جسکا علاقہ جزوا مواضع برٹش انڈیا
موقوعہ ضلع احمد آباد سے اور جزوا مواضع بیرون برٹش انڈیا ملک کاٹھیاوار سے جو زیر نگرانی
پولیٹکل ایجنٹ کاٹھیاوار کے ہے مرکب ہے موضع کامی جلا اون مواضع مین سے ہے جو ضلع احمد آباد
مین ہین ہر دو عدالت ہاے ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ وہ علاقہ پٹڑی مین شامل ہے اور بہت
سال پیشتر اوسکو مورث مدعی نے مورث مدعا علیہما کو بطور جیوگ کہ اسکو عطا کیا تہا یعنی بطور
ذریعہ معاش کے جو اہل خاندان رئیس حکمران کو جسکے خاندان مین رواج جیٹہانسی ہے
دیا جاتا ہے اسمقدمہ مین مدعا علیہم نے یہ عذر پیش کیا ہے کہ یہ موضع اونکا انعام ذات ہے یعنی
یہ جائداد علاقہ پٹڑی سے غیر متعلق ہے لیکن اس امر کی تجویز خلاف مدعا علیہما کے ہر دو عدالتہاے
ماتحت نے کی اور نسبت اس تجویز کے اب اعتراض نہین کیا جاسکتا اور نہ کوئی وجہ شبہہ کرنیکی صحت
تجویز مذکور مین ہے -

پس یہ تعلق مابین فریقین کے اوسوقت مین تہا جبکہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۵ء بمبئی صادر ہوا جسکی
رو سے گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا کہ جملہ اراضیات سے ابواب لوکل فنڈ وصول کرے بعد کچہ عرصہ
کے گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ مواضع مشمولہ علاقہ پٹڑی موقوعہ ضلع احمد آباد داخل احکام ایکٹ
مذکور ہے اور چونکہ کامی جلا اون مواضع مین سے تہا اور اوسکی پیمایش اور تشخیص اوس
وصول پذیر نہین ہوئی تہی جو ایکٹ سنہ ۱۸۶۵ء مین قائم کیا گیا تہا اور چونکہ وہ داخل ایکٹ ہذا سے بندوبست
بہر صورت اسوجہ سے نہ تہا کہ وہ ایک جزو ایسے علاقہ کا تہا جسپر بہ تعلق مصلحت ملکی قبضہ تہا لہذا ابواب
بموجب شرح سابق یا کامل مندرجہ کتب کلکٹری کے مقرری گئی تہی (دیکہو دفعہ ۷- ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی
و ابواب اوسی طرح اور تابع اونہین احکام قانون کے قابل وصول ہین جیسے مطالبہ معمولی مالگذاری
اراضی ہے (دفعہ ۸) اور احکام قانون متعلق امداد کے جو قابضان اعلی کو بغرض حصول اپنے مطالبات
کے اپنی اسامیان اور قابضان ذیلی سے دیجاتی ہے جملہ قابضان اعلی سے متعلق کیے گئے تہے خواہ
وہ اراضیات منتقلہ یا غیر منتقلہ کے قابض ہون دربارہ وصول ابواب کے اپنی اسامیان اور
قابضان سے متعلق کیے گئے تہے اور نیز وہ قابضان اراضی سے حسب ایکٹ سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی بغرض حصول
ابواب کے اپنی اسامیان یا قابضان مشترک سے متعلق کیے گئے تہے فریقین اور عہدہ داران مال
نے بہت سال تک ان احکام کی یہ تعبیر کی کہ وہ بغرض وصول کرنے ابواب کے اور لا مدعی سے
ہین جو بوقت ضرورت و صولی ابواب مذکور مین مدعا علیہما سے مدد حاصل کرسکتا تہا یہ مشتبہ ہے کہ آیا

سنہ ۱۹۰۲ء

گوبردھن لال بنام دربار سری سوج جی

یہ رائے بخوبی صحیح تعبیر ایکٹ مذکور کی تہی بانمعنی جسمین ظاہر ایہ مدنظر ہے کہ قابضان یا مالکان موضع منتقلہ کے بلاتوسط سرکار سے دربارہ وصول کرنے ابوآب متعلق ہین گو کچہہ ہی حق عودی یا دیگر حقوق رئیس پٹری کے نسبت موضع کامی جلا کے ہون جو ایک جزو اوسکے علاقہ کا ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ جب تک اولاد اوسی اہل خاندان کی بائی ہے کہ جسکو موضع ابتدا واسطے جیوائی کے دیا گیا تہا رئیس بطور صحیح قابض یا مالک موضع کا نہین کہا جا سکتا اسی طرح پر جب ہم قانون مال رکبو ۱۸۶۹ء مین نافذ تہا لحاظ کرین اور تعریف موضع منتقلہ مندرجہ دفعہ ۲ (ہ) ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی کی پر نظر کرین تب یہ تسلیم کرنا لازم آویگا کہ کامی جلا مدعاعلیہم کے خاندان کے اور نہ رئیس کے قبضہ و اہتمام مین تہا امکان نسبت رئیس کے یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایسا شخص ہے کہ جسکو اعلی ترین حق حسب رواج ملک مابین گورنمنٹ اور اسامی کے حاصل ہے (آئین ہفت دہم سنہ ۱۸۲۷ء دفعہ ۳ (۱)) لیکن مدعاعلیہما کبہی اوسکی اسامی نہ تہے اور نہ ہین یہ ایک حقیقت ہے مگر حقیت اسامی تہین ـ ازروے دفعہ ۲ (ک) ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی کے تعریف مالک اعلی مین کسی قدر تبدل کیا گیا وہ ایسا شخص ہے جسکو اعلی ترین حق تحت گورنمنٹ ازروے رواج ملک کے قبضہ اراضی کا یا سرکار سے بابت مالگذاری اراضی کے جو کسی موضع یا محال کی بابت واجب ہو معاہدہ کرنیکا حاصل ہے لیکن گو رئیس پٹری نے گورنمنٹ کے ساتہہ معاہدہ بابت خراج کے بابت اپنے علاقہ مجموعی کے کیا لیکن یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ خراج مالگذاری اراضی ہے اور گو جیوک داران ایک معنی مین تحت اپنے رئیس کے ازروے ایسے حق کے قابض ہین جو اونکو رئیس مذکور سے حاصل ہوا لیکن یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ دیگر نہج پر بجز بذریعہ ملکیت یا وراثت کے قابض ہین"۔

امر واقعی یہ ہے کہ جب ایکٹ نمبر ا سنہ ۱۸۶۵ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی) صادر کئے گئے تہے غالبا واضعان قانون کے خیال مین خاص لوازم اون مواضع کے نہ تہے جنکے جیوک داران قابض اور مہتمم تہے اور جنکے مواضع جزو ایسے علاقہ کے تہے جو تحت ایک ایسے رئیس کے تہا جیسا کہ ویبائی پٹری کا ہے لیکن سنہ ۱۸۸۴ء تک ابواب لوکل فنڈ جو اراضیات کامی جلا سے واجب تہا بلانزاع کے مدعی سے وصول کیا گیا۔

51 سنہ ۱۸۸۴ء مین ایکٹ لوکل بورڈ بمبئی صادر ہوا اور ازروے دفعہ ۷۰ اس ایکٹ بمبئی کے ایکٹ

511 نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء مین ترمیم کیا گیا الفاظ مجموعہ مالگذاری اراضی سنہ ۱۸۷۹ء بمبئی بجاے ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی جہان کہین کہ وہ ایکٹ سنہ ۱۸۶۹ء مین ہوان درج کئے گئے اوسوقت نزاعات نسبت اس امر کے

۱۹۰۱ء
گوبردھن لال
بنام
دربار سری سورج ناگجی

پیدا ہوسے کہ آیا مدعی کو وصول کرنے مین ابواب لوکل فنڈ کے مدعا علیہما سے مدد دینی چاہیے
یا نہین اور یہ جو ۱۰ اپریل ۱۸۹۵ء کو معاملت دار ویرم گام نے مدعی کو فیصلہ گورنمنٹ بمبئی سے اطلاع
دی کہ مدعا علیہم اور نہ مدعی قابضان اعلی ذمہ دار ادا ے ابواب لوکل فنڈ سرکاری تصور ہونگے
اس راے کو سکریٹری آف اسٹیٹ نے بحال رکھا اور اسوجہ سے نالش حال دائر کی گئی
جسمین یہ استدعا ہے (۱) کہ استقرار (الف) اس امر کا کیا جاے کہ مدعا علیہم قابضان اعلی
نہین ہین (ب) یہ کہ مدعا علیہم کو کوئی حق ادا کرنے ابواب لوکل فنڈ کا بلا توسط کے سرکار کو
نہین ہے (ج) مدعی مستحق دلاپانے ابواب اور اوسکے سرکار کو ادا کرنے کا ہے اور ابواب
جو مدعی نے معاملے ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۵ء تک ادا کیا دلایا جاے (۲) حکم امتناعی دوامی اس
ہدایت سے صادر ہو کہ مدعا علیہما ابواب بلا توسط سرکار کو ادا نکرے۔

ہر دو عدالت ہاے ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مدعی مستحق حکم امتناعی متدعویہ کا جسکی استدعا
نمبر ۲ مین ہے نہین ہے اور دو وجوہ جن سے فیصلہ مذکور کیا گیا مانع دادرسی بطریق استقرار
متدعویہ استدعاے نمبر ۱ ہین۔

اب کوئی نزاع نسبت ذمہ داری اراضیات۔ کاٹی جلا کے دربارہ ابواب نہین ہے
جو ایک رقم مالگذاری اراضی ہے اور خاص غرض نالش کی واقعی منسوخ کرانے حکم اعلی ترین
حاکم ہے بنے جو نسبت اس امر کے ہے کہ کون شخص اولاً ذمہ دار سرکار بابت ابواب کے ہے بلاشبہہ
یہ دعوی وصول مالگذاری اراضی یا کارروائیات تجویہ متعلق اوسکی کیفین مطلوبہ یا اون سے پیدا ہوتا ہے (دفعہ
۴ (ج) ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۶ء) اور یہ نالش مابین معمولی اشخاص کے بغرض اثبات کسی حق خانگی کے
نہین ہے (دفعہ ۵ (ب)) بلاشبہہ یہ ایک نالش مابین مدعی کے جسکو قابض اعلی ہونیکا دعوی ہے
نسبت ابواب کے ہے جسکا دعوی وہ مدعا علیہما سے بطور اپنے قابضین ادنی یا اسامی کے کرتا ہے
(دفعہ ۵ (ج)) اور واسطے اغراض ذیل کے یہ فرض کرکے کہ ان ابواب مین رقم مالگذاری
اراضی یا فقتی سرکار شامل ہون اور یہ کہ اسوجہ سے کوئی امر مانع بر بناے نہونے اختیار سماعت
کے نہین ہے ہمکو اصل امر پر جو اسمقدمہ مین پیدا ہوتا ہے لحاظ کرنا ہے یعنی یہ کہ مدعی قابض اعلی
ہے اور مدعا علیہما اوسکے قابضان ادنی یا اسامیان ہین یا نہین وہ بلاشبہہ قابض خواہ عموماً
یا بموجب قانون مالگذاری اراضی بھی نہین ہے کیونکہ وہ اراضی پر قابض نہین ہے اور لفظ قابض ۵۱۲
بموجب مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی صرف اراضی غیر منتقلہ سے متعلق ہے مدعی قابض اعلی بموجب ایکٹ مالگذاری اراضی بمبئی کے نہین ہے یہ تجویز کرکے حاکم

۱۹۰۲ء
گوبردہن لال
بنام
دربار سری سورج مل جی

عدالت مرافعہ دلی نے (دیکھو فقرہ آخر دفعہ ۵ تجویز حاکم موصوف) کی تھی اور حاکم عدالت اپیل ماتحت نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ اپیل دوم مین کونسل ذیعلم مدعی نے یہ بحث کی کہ اوسکے موکل کی نسبت یہ تصور کرنا چاہئے کہ وہ لگان کل مواضع اپنے علاقہ کا لیتا ہے اور اوسکو بطور جیوائی مدعاعلیہم موضع کامی جلا کو واپس دیتا ہے یہ دلیل ناقابل پذیرائی ہے مدعاعلیہم کا موضع ہے اور وہ اوسکے مالک ہین لیکن ساتھ ہی اسکے وہ ایک جزو تعلقہ پٹری کا ہے۔

پس اب صرف وہ دلیل باقی رہی جو دفعہ ۵ تجویز جج ماتحت ویرم گام مین اور دفعہ ۱۵ تجویز عدالت اپیل ماتحت مین درج ہے مختصراً وہ یہ ہے کہ الفاظ قابضان اعلی موقوعہ دفعہ ۸ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۶ء بمبئی سے مراد قابضان اعلی سے ان الفاظ کے وسیع معنی مین ہے اور اوسمین مالک اعلی اخل رئیس پٹری داخل ہین اور الفاظ مذکوراون تا قابضان اعلی پر محدود نہین ہین جو ان الفاظ کے مقید اور محدود معنی مین بموجب مجموعہ مالگذاری کے ایسے قابض ہین نقص اس دلیل مین یہ ہے کہ اگر فقرہ اور ۲ دفعہ ۸ کا علحدہ کیا جاوے تو وقت اس امر مین پیدا ہوگی کہ کون ذمہ دار ابواب کا ہے وہ اوسی طریق سے اور بموجب اونہین احکام قانون کے قابل وصول ہے کہ جسطرح معمولی مالگذاری اراضی ہے اسغرض کے لئے ہمکو لازم ہے کہ معمولی قانون مالگذاری اراضی پر لحاظ کرین جسمین یہ حکم ہے (دفعہ ۱۳۶) کہ مالک اعلی (حسب توضیح مندرجہ مجموعہ مالگذاری اراضی) ابتداءً ذمہ دار گورنمنٹ کا بابت مالگذاری اراضی متعلقہ کے ہوگا لیکن جج ماتحت نے یہ قرار دیا ہے کہ مدعی بحیثیت قابض اعلی نہ بموجب مجموعہ مالگذاری اراضی بلکہ ازروے رواج واکیٹہا سے زمانہ ماقبل مجموعہ مالگذاری اراضی کہ جو اوس سے منسوخ ہوگئے اولاً ذمہ دار سرکار کا بابت ادائ رقم مالگذاری اراضی کے ہے قانون محولہ فقرہ ۲ دفعہ ۸ وہ قانون ہونا چاہئے جسکا حوالہ فقرہ اول مین دیا گیا۔ اور اگر اس

۵۱۳ قانون مین مدعی بطور قابض اعلی کے جو ابتداً جوابدہ سرکار بابت ابواب کے ہے تسلیم نہین کیا گیا تو وہ بموجب دفعہ ۸ - مجموعہ مالگذاری اراضی کے مستحق مدد کا بطور قابض اعلی کے متصور نہین ہوسکتا جج ماتحت نے تجویز صحیح کی ہے کہ الفاظ آخرین فقرہ دوم دفعہ ۸ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۹ء جزو ماقبل فقرہ مذکور پر حاوی نہین ہین لیکن حاکم موصوف نے یہہ خیال کرنے مین غلطی کی کہ فقرہ کل قبل قابضان اعلی کے ہونے سے معنی لفظ آخر کے وسیع ہوگئے۔

ان وجوہ سے میری یہ راے ہے کہ مدعی اون استقرارات کا مستحق نہین ہے جو عدالتہاے ماتحت نے بحق اوسکے کئے ہین اوسکا اسبب نتیجہ سے کسی طرح نقصان نہین پہونچتا اوسکی حیثیت رئیس پٹری مین کسی طرح نقص نہین آتا اراضی کامی جلا کی ذمہ داری بابت ابواب کے کم و بیش نہین ہوتی اس امر سے کہ محالک متصلہ کاٹھیاواڑ مین ابواب بہم قسم جو اون مواضع وصول کیا جاتا ہے جو خطے اوسکے خاندان سے کے لوگ بطور جیوائی کے

۱۹۰۲ء

گوبردھن لال
بنام
دربار سری سورج اپلی

مالک مین بلاتوسط اوس سے وصول کئے جاتے نہین اور نہ جیوک داران سے کوئی تعلق اوس ضابطہ سے معین رکھتا جو عہدہ داران مال نسبت اسی قسم کے مواضع واقع برٹش انڈیا کے اختیار کرنا چاہئے۔

اب صرف استدعا نمبر ۲ مندرجہ عرضی غور طلب غور کرنا باقی رہا یعنی دعوی دلاپانے ابواب پر جو مدعی نے چند سال تک ادا کیا یہ امر نسبت ایسے مدعی کے جو ویسائی کی حیثیت رکھتا ہے ایک خفیف امر ہے اور اسکی وقعت صرف اسکے تعلق اوس اصول سے ہے جو بذریعہ دیگر استدعا سے مندرجہ عرضی دعوی کے کرنا چاہتا ہے اس امر کی توضیح نہین کیگئی کہ کس طرح پر معالمت دار نے اطلاع عام مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۵ء (کاغذ نمبر ۵۹) جاری کیا ظاہر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ رقم الصاحب خرچ ابواب مقامی مندرجہ اطلاع عام مذکور مین ابواب لوکل فنڈ کامی جلا کے داخل ہین لیکن یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ ۱۸۸۵ء سے گورنمنٹ نے یہ حکم دیا تھا کہ مدعی ابتداً ذمہ دار ابواب کا نہین ہے اور یہ مدعا علیہم ہمیشہ خواہشمند اوسکے ادا کرنیکے رہے ہین یہ جواب کامل مدعی کا معالمت دار کو بلا نقصان کسی ایسے حق کے ہوتا کہ یہ امر اوسکو جواب مین کہنا چاہئے تھا) جو وہ عدالت قانونی مین نسبت تصور کئے جانے قابض اعلی کے ثابت کرسکتا یہ مقدمہ ٹھیک مشابہ مقدمہ ویسائی ہمت سنگھ جی نورا اور سنگ جی بنام بھوابھائی (۱) ہے جسمین مدعی حال کے بھائی اور ہمشیرو نے بحیثیت ویسائی ٹہری بموجب ایک اطلاع عام مجریہ حکام مال یہ دعوی کیا تھا کہ وہ جائز طور پر ابواب لوکل فنڈ بعض اراضیات واقع ایک موضع کا جو اوسکے علاقہ مین تھا ادا کرتا رہا کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس مقدمہ مین حکام مال کو یہ علم نہ تھا کہ ویسائی قابض اعلی بابت اراضیات واقع کے نہ تھا مقدمہ حال اوس سے بھی قوی تر ہے معالمت دار کا اطلاع عامہ صریحاً بوجہ کسی غلطی کے جاری کیا گیا تھا اور حق ۵۱۳ بصورت عدم ادائے ہوگئی تھی کہ تدبیر وصول کرنیکی مطابق قانون کے عمل مین آویگی اور مدعی یہ جواب دے سکتا تھا کہ مطابق اوس رائے کے جو نسبت قانون کے معالمت دار کے حکام بالا دست نے قائم کی ہے روپیہ بابت کامی جلا کے مدعی سے وصول نہین کیا جاسکتا پس دفعات ۶۹ و ۷۰ ایکٹ معاہدہ متعلق نہین ہین۔

مین ڈگری عدالت ماتحت کو منسوخ کرونگا لیکن چونکہ مدعا علیہما کے عذرات سے اسمقدمہ مین زیادہ تر طوالت ہوئی لہذا مین یہ حکم دونگا کہ فریقین اپنے اپنے خرچہ کے ہر دو عدالتون مین متحمل ہون اور مدعی کل خرچہ اپیل دوم کا ادا کرے۔

فلٹن صاحب جسٹس ۔ اصل بحث اس اپیل مین یہ ہے کہ آیا ویسائی پٹری کا یا مدعا علیہما بابت اپنے حصص کے ابتداً ذمہ دار ادا کرنے ابواب لوکل فنڈ موضع کامی جلا کے ہین یہ موضع ایک مجموعہ مواضع ہے جن سے تعلقہ پٹری و علاقہ ویسائی مرکب ہے ایک جزو تعلقہ کا ٹھیاواڑ مین داخل ہے اور وہان ویسائی کو حکومت حاصل ہے اور ایک جزو قلمرو برطانیہ مین ہے جہان بشرط ادائے خراج و دیگر مطالبات کے جو قانوناً قائم کئے گئے

(۱) ۱۸۸۰ء بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۴۳

۱۹۰۲ء
گوبردھن لال
بنام
دربار سرکی سوج جی

ہین دیسائی کو حقوق کامل ملکیت کے علاوہ ویسے حقوق کے حاصل ہین جو معاونان جنگ یا دیگر قابضان کو عطا کئے گئے ہین مدعاعلیہما بعیات یا اہالی خاندان حکمران ہین جو مع دیگر شرکا کے موضع کامی جلا پر بطور جیوک گراس کے قابض ہین اس حقیت کے لوازم مطابق رواج کے ہین اور گو کوئی مالگذاری دربار کو یا کوئی خدمت کرنا لازم نہین ہے لیکن یہ قرین قیاس ہے کہ ویسائی کو اونکی رو سے حق عودی بصورت ختم ہونے حقیت کے بوجہ نہونے ایسے ورثہ کے جو مطابق رواج کے قابلیت وراثت حقیت رکھتے ہون حاصل ہے۔

مین یہ بہتر تصور کرتا کہ یہ مقدمہ کسی دوسری بنچ کے روبرو پیش ہوتا کیونکہ جسوقت کہ سماعت دلائل مسٹر مہتا کی منجانب رسپانڈنٹان کے قریب ختم کے تہی مجھکو یہ دریافت ہوا کہ غالباً مین نے بطور قائم مقام لیگل ریممبرانسر گورنمنٹ کے کوئی راے نسبت اس نزاع کے شروع کے مہینون سنہ ۱۸۹۶ء مین تحریر کی ہوگی راے مذکور کی تفصیل مجھکو یاد نہین ہے مگر جب مین نے اس امر کا ذکر کیا ہر دو جانب کے کونسل
۵۱۵ نے بحث کا جاری رکہا جانا پسند کیا یہ زیادہ تر قابل اطمینان ہوتا کہ مقدمہ کسی دوسری بنچ کے روبرو پیش ہوتا لیکن چونکہ جو امر کہ اب نزاعی ہے محض متعلق ہونا بعض دفعات قانون کا ہے لہذا میرا خیال ہے کہ مین راے بلا تعلق اوس راے کے ظاہر کر سکتا ہون کہ جو مین نے چودہ سال پیشتر قائم کی ہوگی۔

مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہان تک کہ بحث حق عام ویسائی دربارہ ادائے ابواب لوکل فنڈ سرکاری اور وصول کرنے رقم مذکور کے بعیات سے متعلق ہے وہ تعبیر صحیح دفعہ ۸ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء بمبئی پر منحصر ہے دفعہ حسب ذیل ہے
ابواب جنکا ذکر دفعات ۱و ۷ مین ہے اوسی طریق سے اور بموجب اوسی قواعد قانونی کے وصول کئے جائینگے جیسی کہ معمولی مالگذاری آراضی بذریعہ اون عہدہ داران کے جو وقتاً فوقتاً اس غرض کے لئے کلکٹر تحت نگرانی عام گورنمنٹ یا کمشنر مقرر کرے یا دیگر عہدہ دار کے جسکو وقتاً فوقتاً باضابطہ اختیار اس بارہ مین گورنمنٹ سے عطا کیا گیا ہو وصول کیجاتی ہے احکام قانون متعلق امداد جو قابضان اعلیٰ کو بغرض وصول کرنے اپنے مطالبات کے اسامیان اور قابضان سے دیجاتی ہے کل قابضان اعلیٰ سے ۔۔۔ بابت وصول کرنے اس ابواب کے اپنے اسامیان اور قابضان سے متعلق ہونگے اور وہ نیز قابضان آراضی سے حسب مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء دربارہ وصول اس ابواب کے اونکی اسامیان یا قابضان مشترک سے متعلق ہونگے۔

الفاظ زیر خط بجاے ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی کے از روے دفعہ ۷ ۔ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۹ء بمبئی کے قائم کئے گئے ہین اس ایکٹ کی رو سے گو دفعہ ۱ مین یہ اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی لفظ یا عبارت جسکی توضیح مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء مین کی گئی ہے اور جسکی توضیح ایکٹ ہذا مین اس سے پیشتر نہین کی گئی اس ایکٹ مین وہی معنی رکہے گا جو اوسکے مجموعہ مین قرار دئے گئے ہین مگر اوسکی مراد یہ نہین ہے کہ اون الفاظ کے معنی

۱۹۰۲ء

گوبردھن لال بنام دربار سری سچ مجی

مین کوئی فرق اوسے جو ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء مین استعمال کئے گئے ہین پس اونکے وہی معنی ہین جو اوس وقت
مین تھے جب ایکٹ سنہ ۱۸۶۹ء صادر ہوا تھا۔

لیکن یہ فرض کرکے کہ الفاظ قابض اعلی اور لفظ اسامی موقوعہ دفعہ ۸ ایکٹ سنہ ۱۸۶۹ء اب بھی وہی معنی رکھتے
ہین جو اونکے از روے ایکٹ سنہ ۱۸۶۵ء بمبئی کے قائم کئے گئے تھے اسلئے کہ یہ قرار دینا معقول ہے کہ مقصود یہ تھا کہ
عبارت ایکٹ سنہ ۱۸۶۹ء کی وہی ہو جو ایکٹ سنہ ۱۸۶۵ء کی تھی؛ دربفرض اسکے ان حالات مین الفاظ قابض اعلی
اور اسامی موقوعہ دفعہ ۸ ویسائی پتری اور بھیات کا می جلاسے متعلق ہین اور کہ یہ قیاس کسی طرح بھی شبہہ سے
خالی نہین ہے، یہ لازم نہین آتا کہ ویسائی بھیات سے ابواب لوکل فنڈ جو اوس نے بابت اسموضع کے وصول
کیا ہو دلایا سکتا ہے فقرہ دوم دفعہ ۸۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۹ء کی روسے میری دانست مین محض ایک ضابطہ
مقرر کیا گیا ہے جسکے ذریعہ سے قابض اعلی اپنے اسامیان سے وہ ابواب وصول کرسکتا ہے جو قابض
اعلی پر عاید کیا گیا ہے اور جو اوس نے ادا کیا اس امر کے دریافت کرنیکے لئے کہ آیا یہ ابواب ویسائی کے
ذمہ عاید کیا گیا ہے یا نہین ہمکو فقرہ اول دفعہ ۸ پر متوجہ ہونا چاہئے۔ ابواب متذکرہ دفعات ۶ و ۷ ۔ اوسی طریق سے
اور بموجب اونہین احکام قانون کے ادا کیا جاے گا کہ جیسے معمولی مالگذاری آراضی ادا کیجاتی ہے" وہ الفاظ
کہ جنکو مین نے اندر کاما کے تحریر کیا ہے صرف اوس شخص کو ظاہر کرتے ہین جو سرکار کو ابواب کے ادا کرنیکا
ذمہ دار ہے اور اونکی روسے اسمعاملہ مین دفعہ ۱۳۶ مجموعہ مالگذاری آراضی داخل ہوجاتا ہے جسکی
روسے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کون شخص مستوجب اداے مالگذاری آراضی ہے فقرہ اول اس دفعہ مین یہ
حکم ہے کہ قابض مندرجہ رجسٹر ابتداءً سرکار کا ذمہ دار بابت مالگذاری آراضی غیر منتقلہ کا ہوگا اور قابض اعلی
ابتداءً ذمہ دار سرکار بابت مالگذاری آراضی منتقلہ کا ہوگا" از روے فقرہ دوم گورنمنٹ کو بحالت نہ حاضر ہونے
اوس شخص کے جو اولاً ذمہ دار ہے یہ اختیار ہے کہ شرکا خواہ قابضان ادنی یا اون اشخاص سے جو واقعی قابض
آراضی ہون وصول کرین لیکن دفعہ ۱۳۶ مین الفاظ قابض اعلی کے وہ معنی ہین جو اونکے از روے دفعہ ۳
مجموعہ مالگذاری آراضی قائم کئے گئے ہین اور وہ ویسائی پتری سے متعلق ہین جو مستحق پانے لگان یا
مالگذاری آراضی کا بھیات کا می جلاے بابت آراضیات مقبوضہ نامبردگان نہین ہے پس یہ تجویز کرنا ناممکن
معلوم ہوتا ہے کہ بموجب قانون موجودہ ویسائی ذمہ دار ابواب لوکل فنڈ کا ہے اسوجہ سے وہ میری راے
مین قانوناً ذمہ دار اوسکے ادا کرنیکا نہ تھا قابضان اعلی حسب مراد دفعہ ۱۳۶ بھیات ہین جنکو موضع بطور
جیوگ گراس کے عطا کیا گیا ہے پس وے ابتداءً سرکار کے ذمہ دار تھے فیصلہ مقدمہ سکرٹری آف اسٹیٹ
بنام بلونت رامچندر (۱) بلحاظ حیثیت انعامدار مقدمہ حال سے متعلق نہین ہے۔ ۵۱۶

(۱) (سنہ ۱۸۹۰ء) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲

سنہ ۱۹۰۲ء
گوبردھن لال ۵۱۷ بنام دربار سری سکنج ملجی

نتیجہ یہ ہے کہ گو جیسا کہ مقدمہ رنگا بنام سباجاجی (۱) ورام ٹوکوجی بنام گوپال دہوندہی (۲) ظاہر کیا گیا فقرہ ۲ دفعہ ۸ ایکٹ ۳ بمبئی مصدرہ سنہ ۱۸۶۹ء مین یہ منشا واضعان قانون ظاہر کیا گیا ہے کہ بالآخر اسامیان اور قابضان مستوجب ادائے ابواب ہون جیسا کہ زیادہ صاف طور پر اجارڈین صاحب جسٹس نے (۲) ظاہر کیا ہے) بتعلق دیگر ابواب کے دفعہ ۵۰ مجموعہ مالگذاری اراضی مین ظاہر کیا گیا ہے الا یہ تجویز کرنا واجب نہو گا کہ اوسکی روسے قابضان اعلی کو حق دلا پانیکا حاصل ہے بجز اون صورتون کے جن مین ادنکو ادا کرنا قانونًا لازم ہوا اور اونہون نے ادا کیا اسوجہ سے مین یہ خیال کرتا ہون کہ از روے دفعہ ۸ بہیات پر ذمہ داری دیبائی کو اوس روپیہ کے دینے کی عاید نہین کی گئی جو اوس نے از خود ادا کیا ہو۔

افسوس ہے کہ بوجہ تبدیل قانون کے اوس عملدرآمد مین تبدیل کیا گیا جو بلا عذر کے منجانب فریقین سنہ ۱۸۶۹ء سے تا وقت صدور ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ء جاری تہا لیکن یہ امید کیجاتی ہے کہ دربار اور بہیات دونون کو یہ معلوم ہوگا کہ کوئی بحث اعزاز کی اس بارہ مین نہین ہے ابواب لوکل فنڈ کو جو بہ نظر آسانی عہدہ داران گورنمنٹ وصول کر تے ہیں لیکن وہ گورنمنٹ کو نہین بلکہ ایک جماعت مقامی کو واسطے اغراض مقامی کے مثل محصول چونگی کے قابل ادا ہین اور معمولاً اول قابض سے وصول کیا جاتا ہے کسی معنی مین اوس سے وہ تعلق ظاہر نہین ہوتا جو ادا کنندہ گورنمنٹ شاہی سے رکھتا ہے بہرحال یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی بحث رواج کی پیدا نہین ہوتی حیثیت بہیات کی مقابلہ دربار کے ماتحتی بطور معاد ثان جنگ ہے لیکن مثل دیگر رعایا سلطنت نامبردگان ذمہ دار ادائے اون ابواب مقامی کے ہین جو وقتًا فوقتًا از روے قانون عاید کئے جائین یہ ثابت نہین کیا گیا کہ قبل سنہ ۱۸۶۹ء کے یہ رواج تہا کہ بہیات کوئی حصہ اوس روپیہ کا ادا کرتے تہے جو دربار گورنمنٹ کو بطریق خراج یا اور طرح پر دیتا تہا لہذا یہ لاممکن ہے کہ رواج پر فیصلہ کرنے ایسے امر مین لحاظ کیا جاوے جسکا فیصلہ صرف مطابق الفاظ ایکٹ کے کیا جا سکتا ہے یہ ابواب جدید ہے اور وہ مطابق احکام قانون کے قابل وصول ہے جسکی روسے وہ عاید کیا گیا اور نہ دیگر طور پر آیندہ کے لئے میری راے مین یہ نہایت قابل اطمینان ہوگا بجز اسکے کہ بہیات از خود عطا کرنے اپنے ابواب بمعرفت دربار کے راضی ہون کہ عہدہ داران مال انتظام اوسکی تحصیل کا بہیات سے کرین اور صرف دربار کو اوسکی ۵۱۸
اطلاع اوس صورت مین دین کہ کسی وقت بوجہ عدم ادا کے حقیت موضع خطرہ مین ہو۔

صرف ایک امر جو غور کے لئے باقی ہے یہ ہے کہ آیا چونکہ دربار نے واقعی بموجب اطلاعنامہ کے بابت سالہاے متنازعہ کے روپیہ ادا کیا لہذا وہ حسب احکام دفعہ ۱۶۹ یا دفعہ ۷۰ ایکٹ معاہدہ ہندر دیبہ

(۱) سنہ ۱۸۸۰ء انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۰۴ (۲) سنہ ۱۸۹۲ء انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۴ و ۱۸۹۲/۳ء انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۶۱

سنہ ۱۹۰۲ء
گوبردھن لال
بنام
دربار سری سوائی ٹھبی

وصول کرسکتا ہے یا نہین۔

مجھکو کوئی شبہہ نہین ہے کہ ویسائی کو ایسا حق موضع کامی جلا مین ہے کہ جس سے وہ مستحق ادا کرنے روپیہ کا ہوتا اگر کوئی خطرہ ضبطی کا بوجہ بہیات کے ادا نکرنیکے ہوتا ایسی حالات مین دفعہ ۶۹ کی رو سے اوسکو اختیار نالش دلاپانے روپیہ کا ہوتا لیکن مقدمہ حال مین یہ نہین معلوم ہوتا کہ کوئی ضرورت ایسی پیدا ہوئی تھی یا اوسکے پیدا ہونے کا احتمال تھا محض تعمیل اطلاعنامہ سے دربار پر ضرورت پیدا نہین ہوئی ظاہر بہیات ادا کرنے پر مستعد تھے پس میری دانست مین یہ نہین کہا جاسکتا کہ ایسے حالات ظہور مین آئے تھے کہ جنسے دربار کو ادا کرنا روپیہ کا مفید تھا اس قسم کا حق صرف اوسوقت وجود پذیر ہو سکتا ہے کہ جب واجب طور پر گمان مضرت کا ریاست پٹری کو بصورت عدم ادا کے منجانب دربار کے ہو ایسا گمان مقدمہ حال مین ثابت نہین کیا گیا اور صاف طور پر بے وجود ہے کیونکہ بہیات ہمیشہ ادا کرنے پر آمادہ تھے لہذا گو مجھکو بہت افسوس ہے کہ ہم دربار کو واپس دے جانے اوس روپیہ کی ڈگری صادر نہین کر سکتے مگر کوئی ذریعہ اوسکے صادر کرنے کا معلوم نہین ہوتا دفعہ ۷۰ کو میری راے مین کچھ تعلق نہین کیونکہ یہ نہین کہا جاسکتا کہ دربار نے جائز طور پر بہیات کیواسطے روپیہ ادا کیا تھا دربار کو کوئی اختیار اونکے طرف سے نہ تھا اور کوئی ذمہ داری قانونی ادا کرنیکی اوسپر نہ تھی۔

پس ضرور ہے کہ ہم ڈگریات عدالت ہاے ماتحت کو منسوخ اور دعوی کو ڈسمس کرین مین اوس حکم سے جو نسبت خرچہ کے میرے مجلس ذیعلم نے تجویز کیا ہے اتفاق کرتا ہون۔

ڈگری منسوخ کی گئی۔

صیغہ اپیل دیوانی

سنہ ۱۹۰۲ء
۱۱ مارچ

صفحہ کتاب انگریزی
۵۱۹

باجلاس کینڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

شیورام گوبند ویسائی (ابتدا مدعا علیہ) اپیلانٹ بنام بال راجی ویسائی (ابتدا مدعی) رسپانڈنٹ +

بایع و مشتری - خریداری منجانب ایک حصہ دار جزو جائداد مشترکہ کے اپنے حصہ دار شریک سے تقسیم مابعد کل جائداد کی - جزو جائداد مبیعہ کا شخص ثالث کے قبضہ مین آنا - نالش منجانب خریدار - معاہدہ استحقاق - ہرجہ -

مدعی اور مدعا علیہ مع دیگر اشخاص کے مشترکا آراضی تھے سنہ ۱۸۹۱ء مین مدعی سے ایک جزو اس

+ اپیل دوم نمبر ۲۸۷ سنہ ۱۹۰۱ء

۱۹۰۲ء

ستیبوا م
بنام
بال

اراضی کا مدعا علیہ سے بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ کے خرید کیا اور وہ قابض ہوا سال مابعد مین نالش تقسیم مین جو مدعا علیہ نے بنام اپنے شرکا کے اکہ اون مین مدعی داخل تہا دائر کی تہی ایک جزو اراضی خریدہ مدعی ایک شریک ثالث کے قرعہ مین آئی اور دوسرا جزو خود مدعی کو دیا گیا اور بابت ۱۸۹۶ء مین مدعی باجرائے ڈگری تقسیم اوس جزو سے محروم ہو گیا جو شریک ثالث کو دیا گیا ۱۸۹۹ء مین مدعی نے یہ نالش اس استدعا کو دائر کی کہ مدعا علیہ کو حکم دیا جاوے کہ دیگر اراضی بجائے اوس اراضی کے اوسکے حوالہ کرے کہ جس سے وہ (مدعی) محروم کیا گیا تہا اور اوس نے دعوی ہرجہ کا بہی کیا عدالت مرافعہ اولی نے نالش کو ڈسمس کیا بر طبق اپیل صاحب جج ضلع نے ڈگری کو منسوخ کیا اور مدعی کو حصہ اراضی مدعا علیہ مع عہ زر ہرجہ کے دلایا۔

تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق ہرجہ کا نہ تہا کیونکہ معاہدہ مدعا علیہ سے کوئی استحقاق عطا نہین کیا تہا مدعا علیہ کے حق واقع اراضی سے مدعی اوسوقت بخوبی واقف تہا جب اوس نے خریداری کی مستوجب تقسیم ہونے اراضی کو بایع (مدعا علیہ) رفع نہین کر سکتا تہا جیسا کہ خریدار (مدعی) کو معلوم تہا۔

اپیل دوم بنارا ضی فیصلہ ایم ہی کہرے گہاٹ جج ضلع رتناگری مشعر منسوخی ڈگری مصدرہ راو بہادر مہادیو سری دہر جج ماتحت درجہ اول مقام رتناگری۔

مدعی اور مدعا علیہ (مع دیگر اشخاص کے) شرکا ایک اراضی کے تہے مدعی نے بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۹۰ء کے ایک جزو اس اراضی کا خرید کیا اور اوسپر قابض ہوا۔

۱۸۹۱ء مین ایک نالش تقسیم مین جو مدعا علیہ نے بنام اپنے شرکا کے (جن مین مدعی داخل تہا) دائر کی تہی ایک جزو اراضی خریدہ مدعی ایک شریک ثالث کے حصہ مین آئی اور ایک اور جزو اوسکا مدعی کو دلایا گیا
۵۲۰ اور بابت ۱۸۹۶ء مین باجرائے ڈگری تقسیم اوس جزو سے محروم ہو گیا جو شریک ثالث کے حصہ مین آیا تہا۔

۱۸۹۹ء مین مدعی نے یہ نالش بنام مدعا علیہ اس استدعا سے دائر کی کہ مدعا علیہ کو حکم دیا جاوے کہ دیگر اراضی بجائے اوس اراضی کے جس سے وہ (مدعی) محروم کیا گیا تہا اوسکے حوالہ کرے مدعی نے دعوی ہرجہ کا بابت اوس اراضی کے بہی کیا جو اوسکے حصہ مین آئی تہی اور جسکی بابت وہ مدعا علیہ کو روپیہ ادا کر چکا تہا

مدعا علیہ نے (منجملہ دیگر عذرات کے) یہ عذر کیا کہ اوس نے اراضی فروخت کی اور مدعی کو اوسکا قبضہ دیا اور اسوجہ سے وہ ذمہ دار نہین ہے گو مدعی بعد ازان اوس سے محروم کیا گیا ہو اور بصورت ہونے معاہدہ کے مدعی دعوی اراضیات کا بجائے اون اراضیات کے نہین کر سکتا جو اوسکے ہاتہ فروخت کی گئین۔

جج ماتحت نے مدعی کے دعوی کو ڈسمس کیا۔

بر طبق اپیل صاحب جج ضلع نے ڈگری منسوخ کیا اور مدعی کو اراضی مدعا علیہ بجائے اوسکے اور عہ

۱۹۰۲ء

شیورام بنام بال

بطور ہرجہ دلانے حاکم موصوف کی وجوہ حسب ذیل ہین۔

مین یہ تجویز کرتا ہون کہ مدعی مستحق دلاپانے ۵ کا بطور ہرجہ کے ہے۔ . . . کوئی معاہدہ صریح بذمہ داری استحقاق صحیح کے بیعنامہ مین نہین ہے لیکن اس قسم کا معاہدہ بموجب اثر فقرہ ۲ دفعہ ۵۵ ایکٹ انتقال جائداد کے معنا سمجھا جاتا ہے ایسے معاہدہ نقص کی وجہ سے مدعی مستحق ہرجہ ہے تعین ہرجہ کا بلحاظ مالیت آراضی کے جو نکل گئی ہونا چاہئے کوئی شہادت نسبت مالیت کے بجز اسکے نہین ہے جو خود بیعنامہ مین پائی جاتی ہے اور میری رائے مین وہ بخوبی شہادت معقول بموجب دستاویز کے ہے ۱۶-ایکرہ ۲۵ گنٹہ جمعی ۱/۲ بعوض ۵ کے فروخت کئے گئے تھے جو اراضی کہ مدعی کے پاس باقی رہی وہ ۳-ایکرہ گنٹہ جمعی ۲/۸ پائی ہے پس جو آراضی کہ نکل گئی ۱۳-ایکر ۱۷ گنٹہ جمعی ۹ پیسہ ہے بلحاظ رقبہ اور جمع دونون کے مالیت اس آراضی کی قریب ۵ کے ہے۔

مدعا علیہ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

این ڈی گوکہلے منجانب اپیلانٹ (مدعا علیہ) اسمقدمہ مین بیعنامہ ۱۸۹۰ء مین تحریر ہوا تھا اسوجہ سے اوسپر فقرہ ضمنی ۲ دفعہ ۵۵ ایکٹ انتقال جائداد (۱۸۸۲ء) متعلق نہین ہے جو اوسوقت پریزیڈنسی ہذا مین نافذ تھا اوسمین کوئی معاہدہ استحقاق نہین ہے اور نہ کوئی معنا حسب قانون موجودہ اسوقت کے سمجھا جاسکتا ہے مقدمات گجاپتی بنام الہ جیا (۱) وسوپر بنام ارنولڈ (۲) وکلیر بنام لیمب (۳) ملاحظہ طلب مدعی اور مدعا علیہ مع دیگر اشخاص کے شرکا ہے جائداد متنازعہ تھے اور مدعی نے مدعا علیہ سے خاص اراضیات جنکی تصریح بیعنامہ مین ہے . بواقفیت کامل نوعیت اور مقدار حق اپنے بایع کے خرید کین اوسکو ۵۲۱ معلوم تھا کہ وہ نالش تقسیم مین آراضیات سے محروم کیا جاسکتا ہے اور واقعی وہ اسطور پر اجرائے ڈگری مقدمہ نالش تقسیم مین محروم کیا گیا اگر کوئی خریدار نقص سے واقف ہو تو وہ اوسکی شکایت بعدم موجودگی معاہدہ استحقاق کے نہین کرسکتا مقدمات اولڈ فیلڈ بنام راونڈ (۴) ومعاملہ کلوگ ملرس کانٹرکٹ (۵) ملاحظہ طلب اصول ان مقدمات پر مقدمہ ملیس بنام راجرس (۶) عمل کیا گیا تھا مدعی اپنے حق کی حفاظت اراضیات نزاعی کو اپنے حصہ مین نالش تقسیم مین داخل کرانے سے کرسکتا تھا مقدمہ پانڈورنگ بنام بہاسکر (۷) لیکن وہ اس امر مین قاصر رہا جو اوسکا قصور ہے لہذا وہ مستحق معاوضہ نہین ہے۔

ڈی اے کہرے منجانب رسپانڈنٹ (مدعی) - بلاشبہہ کوئی معاہدہ استحقاق نہین ہے مگر وہ قانوناً لازم آتا ہے ہم اراضیات متنازعہ سے محروم کئے گئے اور اسوجہ سے ہمکو حق معاوضہ بابت نقص اس معاہدہ معنوی کے ہے۔

(۱) (۱۸۸۵ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۹ بصفحہ ۹۱ (۲) (۱۸۹۹ء) مقدمات اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ بصفحہ ۳۲ (۳) (۱۸۵۶ء) لا رپورٹ کامن بلیز جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ بصفحہ ۳۳۸ (۴) (۱۸۰۰ء) رپورٹ ویسی صاحب جلد ۵ صفحہ ۵۰۸ (۵) (۱۸۸۳ء) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۰ (۶) (۱۸۸۵ء) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲۹ صفحہ ۹۶۱ بصفحہ ۹۶۶

(۷) (۱۸۶۵ء) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷

سنہ ۱۹۰۲ء
شیورام بنام بال

گینڈی صاحب جسٹس - صرف بحث ہمارے روبرو نسبت اوس ہرجہ کے ہے جو صاحب جج ضلع نے بطور ہرجہ مدعی کو دلائے ہین جو مارچ ۱۸۹۶ء مین باجرائے ڈگری نالش تقسیم ۱۳-۱ ایکڑ ۱۷ گنٹہ آراضی سے جو جزو آراضی خریدہ نامبردہ تہی منجانب اپنے شریک مدعا علیہ کے محروم کیا گیا جس کی خریداری بموجب بیعنامہ رجسٹری شدہ مورخہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کے کی تہی یہ نالش ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء مین دائر ہوئی اور عرضی دعوی کی ترمیم بصیغہ اپیل اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء مین کی گئی صاحب جج ضلع نے ہرجہ متناسبہ زرثمن جو مدعا علیہ نے بابت کل اراضی مندرجہ بیعنامہ کے ادا کیا تہا تشخیص کیا صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی کہ کوئی معاہدہ صریح مشعر ذمہداری استحقاق معقول کے بیعنامہ مین نہین ہے لیکن اس قسم کا معاہدہ از روے اثر دفعہ ۵۵ (۲) ایکٹ انتقال جائداد کے متصور سمجہا جاتا ہے لیکن وہ ایکٹ سنہ ۱۸۹۰ء مین اس پریزیڈنسی مین نافذ نہ تہا لیکن بفرض اسکے کہ اوس سے وہ عام قاعدہ ظاہر ہوتا ہے جو قبل ایکٹ مذکور کے متعلق کئے جانے کے نافذ تہا یہ صاف ظاہر ہے کہ مقدمہ حال مین مدعی کسی ایسے معاہدہ معنوی پر استدلال نہین کرسکتا اس صورت مین بائع اور مشتری دونون شرکاے جائداد مشترکہ تہے جبکا ایک جزو فروخت کیا گیا تہا حق بائع کا جائداد مذکور مین مشتری کو بخوبی معلوم تہا جسکو یہ بخوبی معلوم تہا کہ گو معاہدہ کا ایفا کیا گیا اور اوسکو اراضی کا جو اوسکے ہاتہہ فروخت کی گئی تہی قبضہ دیا گیا مگر اوسکے قبضہ کی حفاظت از روے کارروائی عدالت مقدمہ تقسیم مابعد مین ہو سکتی ہے مستوجب تقسیم ہونا اس اراضی کا ایک ایسا امر تہا جسکو بائع رفع نہین کرسکتا تہا اور یہ امر مشتری کو بخوبی معلوم تہا دیکہو تحریرات کے صاحب جسٹس بمقدمہ الیس بنام راجرس (۱) -

پس ہم ڈگری جج ماتحت کو اسطرح ترمیم کرتے ہین کہ جسقدر روپیہ بابت ہرجہ کے دلائے گئے ہین اوسکو خارج کرتے ہین مدعا علیہ کو اوسکا خرچہ اس اپیل کا ملنا چاہئے حکم عدالت اپیل ماتحت نسبت خرچہ عدالتہاے ماتحت کے قائم رہیگا -

ڈگری ترمیم کی گئی -

۵۲۲

استصواب صیغہ دیوانی

باجلاس گینڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس و چنداورکر صاحب جسٹس

سنہ ۱۹۰۱ء
۱۲ اسامپ

کستوردانا جی مارواڑی (سائل) بنام فقیرا اہالیہ جیتپل (فریق مخالف) ۞

استامپ - ایکٹ اسٹامپ ہند (نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۹ء) ضمیمہ اول دفعہ ۲۴ - نقل - انتخاب کتب حساب

استصواب صیغہ دیوانی نمبر ۱
۵۲۲

(۱) (سنہ ۱۸۸۰ء) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲۹ صفحہ ۶۲۲ - ۞ استصواب صیغہ دیوانی نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۱ء

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۴۱ (الف) و ۳۴۱ (الف) — ۱۹۰۱ء

نقل یا انتخاب کسی اندراج کتاب حساب پر جو حسب احکام دفعات ۱۴۱ (الف) و ۳۴۱ (الف)

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے داخل کیا گیا ہو کسی اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے۔ — دستور بنام فقیرا

استصواب جوراؤ صاحب جنارون دامودر دیچھپتن جج ماتحت بھیونڈی سے حسب دفعہ ۶۰ ایکٹ اسٹامپ ہند (نمبر ۲ ۱۸۹۹ء) کیا۔

ایک نالش مین جو مدعی نے واسطے دلا پانے چند اقساط کے بربنائے تمسک نوشتہ مدعاعلیہ دائر کی تھی مدعی نے بعض اندراجات اپنی کتب حساب کے پیش اور ثابت کیے نقول اندراجات کی تیار کی گئین اور اوسکی تصدیق کلارک آف دی کورٹ نے کی اور مسل مین حسب دفعات ۱۴۱ (الف) و ۳۴۱ الف مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) شامل کی گئین۔ ۵۲۳

عدالت ماتحت مین عمل درآمد یہ تھا کہ ایسے انتخابات پر اسٹامپ نہین لگایا جاتا تھا لیکن جج ماتحت کو نسبت صحت اس عمل درآمد کے شبہ معلوم ہوا اور اونہون نے امور ذیل واسطے رائے ہائیکورٹ کے ارسال کیے۔

۱- آیا نقل یا انتخاب کسی اندراج کتاب حساب پر جو حسب احکام دفعات ۱۴۱ (الف) و ۳۴۱ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے شامل مسل کیا گیا ہو حسب مد ۲۴ ضمیمہ اول ایکٹ نمبر ۲ ۱۸۹۹ء کے ضرور اسٹامپ لگانے کی ہے یا نہین۔

۲- آیا انتخاب جو داخل کیا گیا اوس پر ایک اسٹامپ یا چند اسٹامپ بابت نقل ہر اندراج یا اندراجات کے جو کسی سال کی کتاب حساب سے کیے گئے ہون مطلوب ہے یا نہین۔

جج ماتحت کی یہ رائے تھی کہ نقل یا انتخاب پر اسٹامپ حسب مد ۲۴ ضمیمہ ۱- ایکٹ اسٹامپ ہند (نمبر ۲ ۱۸۹۹ء) مطلوب ہے اور یہ کہ انتخابات ہر سال کی کتاب حساب علیحدہ علیحدہ سے ایک نقل یا انتخاب ایک دستاویز کا متصور ہونا چاہیے اور اوس پر وہ اسٹامپ لگانا چاہیے جو واسطے ایک نقل یا انتخاب کے ضروری ہے

کوئی شخص منجانب گورنمنٹ یا فریقین کے حاضر نہین ہوا۔

کینڈی صاحب جسٹس۔ اول امر یہ ہے کہ آیا نقل یا انتخاب اندراج کتاب حساب جو حسب احکام دفعات ۱۴۱ (الف) و ۳۴۱ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے داخل کیا گیا ہو اسٹامپ حسب مد ۲۴ ضمیمہ ۱- ایکٹ اسٹامپ (نمبر ۲ ۱۸۹۹ء) مطلوب ہے یا نہین۔

اسی قسم کا سوال استصواب صیغہ دیوانی نمبر ۴ ۱۸۸۵ء مین نسبت دفعہ ۱۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی قبل اسکے کہ ترمیمات ۱۸۸۸ء اوسمین داخل کی گئی تھین کیا گیا تھا اوس دفعہ مین محض یہ حکم تھا کہ اگر دستاویز

سنہ ۱۵۰۲ع گستور بنام مغیرا

اندراج بہی کہاتہ دکان یا دیگر بہی کہاتہ ہو تو وہ شخص جسکی طرف سے کتاب مذکور پیش کیجاے نقل اندراج کی داخل کر سکتا ہے جسکی پشت پر نمبر اور عنوان نالش وغیرہ تحریر کیا جائیگا اور وہ بطور جزو مسل کے شامل کیا جائیگا اور عدالت اوس اندراج پر نشان بنا دیگی اور بعد ازان کتاب کو اوس شخص کو واپس دیگی جسنے اوسکو پیش کیا تہا غرض بنانے نشان کی اندراج پر ظاہر اشناخت تہی (دفعہ ۶۲) جواب استصواب صیغہ دیوانی نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۵ع بمقدمہ

۵۲۶ ہری چند بنام جیون سجان (۱) سے لگا عدالت نے یہ تجویز کی کہ نقول جو حسب دفعہ ۱۴۱ پیش کی گئی تہین اونپر تصدیق کسی عہدہ دار سرکاری کی یا حکم اوسکے نہو اور سوجہ سے اونپر کوئی رسوم حسب ایکٹ اسٹامپ ہند (نمبر ا سنہ ۱۸۷۹ع) ضمیمہ ا مد ۲۴ قابل اخذ نہ تہی بغرض تحقق ہونے اونکی صحت کے ظاہرا کلارک آف دی کورٹ نے بعد ازان اونکا مقابلہ اصل اندراجات سے کیا اور اونکو صحیح پایا اور اس امر کی تصدیق اوسنے اونکے تحت مین مع اپنے دستخط اور مہر عدالت کے ثبت کی یہ امر کہ آیا اسوجہ سے نقول مذکور کی بابت کوئی رسوم عدالت ادا کرنی چاہیے یا نہین خواہ مخواہ منحصر اس امر پر ہے کہ آیا اصل کاغذات پر کوئی رسوم اسٹامپ واجب تہی یا نہین اور یہ امر اس بات پر منحصر ہے کہ آیا اندراجات مذکور اقرارات حسب عبارت مد ا ضمیمہ ا ایکٹ اسٹامپ کے ہین یا نہین۔

وجہ فیصلہ مندرجہ مقدمہ مذکورہ بالا ظاہرا یہ تہی کہ جسوقت نقول پیش کی گئی تہین وے مصدقہ نہ تہین اور تصدیق مابعد سے جو کلارک آف دی کورٹ نے کی یہ کاغذات داخل مد ۲۴ ضمیمہ ا ایکٹ اسٹامپ کے نہین ہو گئے دفعات ۱۴۱ و ۱۴۱ ا۔ الف و ۱۴۲ و ۱۴۲ (الف) مجموعہ ضابطہ حال بجاے ابتدائی دفعات ۱۴۱ و ۱۴۲ کے از روے ایکٹ ۷ مرمم مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ع قائم کی گئین خاص ترمیم دفعہ ۱۴۱ (الف) (۳) مین ہے جسمین یہ حکم ہے جب کسی داخلہ کی نقل طیار کیجاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ نقل مذکور کی طریقہ مندکرہ دفعہ ۶۲ کے بموجب جانچ اور مقابلہ او تصدیق کرانے کے بعد داخلہ مذکور پر نشان کرکے بہی مذکور کو واپس کراے المختصر دفعہ مین اوس امر کے کرنیکا عدالت کو حکم تہا جو کلارک آف دی کورٹ نے مقدمہ محولہ بالا مین کیا تہا۔

استصواب صیغہ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۰ع (کرشناجی سداشیو راناڈے بنام ڈلیا (۲)) مین بحث یہ تہی کہ آیا نقول اندراجات کتب حساب جنکا تصدیق کرنا حسب دفعہ ۶۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عدالت دیوانی کو لازم ہے داخل مد ۲۴ ضمیمہ ا ایکٹ اسٹامپ سنہ ۱۸۷۹ع (مد ۲۴ ایکٹ اسٹامپ حال) ہین یا نہین عدالت نے جواب اس سوال کا نفی مین دیا وجہ جو سارجنٹ صاحب چیف جسٹس نے بیان کی یہ تہی کہ تصدیق نقل

(۱) (سنہ ۱۸۷۸ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ا صفحہ ۵۲۶ - (۲) (سنہ ۱۸۹۰ع) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۸

سنہ ۱۹۰۲ء
کستور بنام فقیرا ۵۲۴

کی برطبق درخواست مالک نقل کے نہین کی گئی بلکہ صرف بوجہ ایک ہدایت صریح مجموعہ کے اس لئے کی گئی کہ وہ داخل مسل بغرض شناخت اندراج کتاب کے کیجاے جبکہ وہ بوقت سماعت پیش ہو پرڈاوڈ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ مد ۳۳ صرف نقول مصدقہ سے متعلق ہے اوسوقت جب وہ قابل ادائے رسوم اسٹامپ ہون اون اشخاص کے قبضہ مین ہون جنپر رسوم واجب الادا ہو اور حاکم موصوف نے یہ راے ظاہر کی کہ جب کوئی مدعی نقل محولہ دفعہ ۶۴ پیش کرتا ہے وہ اس غرض سے پیش نہین کرتا کہ وہ شہادت مین مقبول ہو یا بجاے اصل اندراج کے مسل مین شامل کیجاے۔

بحث حال اون نقول سے متعلق ہے جو حسب دفعہ ۳۴۱ الف بجاے اصل کاغذات کے حسب دفعہ ۱۴۱ الف داخل کی گئین اور وہ جزو مسل مقدمہ ہین یہ صاف ظاہر ہے کہ نقول یا انتخاب پر بموجب قانون نافذ الوقت متعلقہ رسوم عدالت کے اسٹامپ درکار نہین ہے کیونکہ وہ اقرارات نہین ہین اور اسوجہ سے وہ مستوجب رسوم اسٹامپ حسب ایکٹ اسٹامپ نہین ہین یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ ان نقول کی صحت کی تصدیق ایک عہدہ دار سرکاری نے کی نقول مذکور اوس استثنا مین بھی داخل نہین ہین جو تحت مد ۲۴ ایکٹ اسٹامپ حال (نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۹ء) ہے پس یہانتک مد ۳۳ ظاہرا متعلق ہے۔

لیکن میری دانست مین بربناے اصول پابندی فیصلجات ہمکو یہ تجویز کرنی چاہیے کہ مد ۳۳ اون نقول سے متعلق نہین ہے جنپر بوقت پیش کرنے کے اسٹامپ مطلوب نہین ہے یہ بالکل صحیح ہے کہ نقل حسب دفعات ۱۴۱ (الف) و ۳۴۱ (الف) شہادت مین قبول کیجاتی ہے اور جزو مسل مقدمہ ہو جاتی ہے لیکن پرڈاوڈ صاحب جسٹس جنہون نے بمقدمہ کرشناجی سدا شیو راناڈے بنام ڈلبا (۱) توجہ اس جانب مائل کی صادر کرنے تجویز مقدمہ ہری چند بنام جیون سبحان (۲) مین بھی شریک تھے اور جیسا کہ پیشتر ظاہر کیا گیا تجویز مقدمہ ماقبل اس امر پر مبنی تھی کہ جبکہ نقول پیش کی گئی تھین وہ مصدقہ نہ تھین اور تصدیق مابعد سے وہ داخل الفاظ مد مذکور نہین ہوگئین ترمیم قانون سے جسمین حکم تصدیق مابعد کا ہے اس امر مین کوئی تبدل نہین ہوتا بلحاظ احکام ایکٹ اسٹامپ متعلقہ دستاویزات عدالت یہ نہین دیکھہ سکتی کہ نقل پر بوقت پیش کرنے کے اسٹامپ باضابطہ ہے بعد اسکے کہ وہ پیش کی گئی اوسکی جانچ اور مقابلہ ہو کر تصدیق کیجاتی ہے اور اوسوقت وہ جزو کاغذات مقدمہ ہو جاتی ہے ظاہرا فرق مابین ایسی نقل کے جو بجاے اصل کے حسب دفعہ ۱۴۱ (الف) رکھی جاتی ہے (کہ یہ نقل جب پیش کیجاتی ہے مصدقہ نہین

(۱) (سنہ ۱۸۹۱ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۷ — (۲) (سنہ ۱۸۹۶ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۸۶۶

سنہ ۱۹۰۲ء
کستور بنام فقیرا
۵۲۵

ہوتی) اور اوس نقل کے ہے جو بجائے اصل کے حسب دفعہ ۱۴۴ رکھی جاتی ہے یہ نقل جبکہ وہ دی جائے مصدقہ ہونی چاہیے -

ان وجوہ سے مین یہ تجویز کرونگا کہ نقول جو حسب دفعہ ۱۴۱ الف پیش کیجاتی ہین داخل مد ۴۴ ضمیمہ ا ایکٹ اسٹامپ سنہ ۱۸۹۹ء کے نہین ہین -

کرو صاحب جسٹس - میری یہ رائے ہے کہ حسب مد ۴۴ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء بصورت متذکرہ کسی اسٹامپ کی ضرورت نہین ہے -

حسب دفعہ ۱۴۱ الف مجموعہ ضابطہ دیوانی کے وہ فریق جو اندراج پیش کرے مستحق داخل کرنے نقل اندراج مذکور کا ہے عدالت کو لازم ہے کہ نقل کی جانچ اور اوسکا مقابلہ اور اوسکی تصدیق کرائے اوسکو کسی عہدہ دار سرکاری نے بطور نقل یا انتخاب صحیح کے اوسوقت تصدیق نہین کیا تھا اور نہ تصدیق کرنیکا حکم دیا تھا جبکہ وہ پیش کی گئی تھی -

فلڈن صاحب جسٹس - مین اتفاق کرتا ہون -

اجلاس کامل

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس فلڈن صاحب جسٹس و کرو صاحب جسٹس و جنڈورکر صاحب جسٹس

سنہ ۱۹۰۲ء
۲۰ - مارچ
صفحہ کتاب انگریزی
۵۲۶

رام کرشن رامچندر (ابتداءً مدعی) اپیلانٹ بنام **شیام راؤ جسونت وغیرہ** (ابتداءً مدعا علیہم) ریسپانڈنٹس

دہرم شاستر - تبنیت - دادی کا وارث اپنے پوتے کا ہونا - حق کا بذریعہ تبنیت زائل ہونا -

جبکہ کوئی ہندو دادی قائم مقام بطور وارث اپنے پوتے کے ہوتی ہے جو نا کتخدا فوت ہوا ہو تو مسماۃ کا اختیار متبنیٰ کرنے کا ختم ہو جاتا ہے -

جبکہ کوئی ہندو ایک بیوہ اور ایک پسر چھوڑ کر فوت ہوا اور وہ پسر بھی کوئی اصلی یا متبنیٰ پسر چھوڑ کے یا اوسکے کوئی پسر نہو لیکن اوسکی خاص بیوہ ہو کہ وہ سلسلہ نسب بذریعہ تبنیت قائم رکھے تو اختیار بیوہ سابق

---

* اپیل دوم نمبر ۱۴۹ سنہ ۱۹۰۱ء -

سنہ ۱۹۰۲ع
رام کرشن بنام شیام راؤ

زایل ہوجاتا ہے اور وہ بعدہ پہر کبہی تازہ نہین ہوسکتا۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ راؤبہادر اے جی بہاوے سب جج ماتحت درجہ اول (باختیارات اپیل) مقام شولاپور مشعر بحالی ڈگری مصدورہ خانصاحب آر ایم گیمبی جج ماتحت بارسی۔

مدعی نے بحیثیت پسر متبنی سیتابائی کے نالش واسطے ولاپانے جائداد سیتابائی کے دائر کی جسپر قبضہ مدعا علیہم نے بطور برادرزادگان شوہر متوفی مسماۃ یعنی رامچندر کے مسماۃ کی وفات پر کرلیا تہا مدعا علیہم نے مدعی کے استحقاق سے انکار کیا اور یہ حجت کی کہ اوسکی تبنیت جو منجانب سیتابائی عمل مین آئی ناجائز تہی۔

رامچندر شوہر سیتابائی حین حیات اپنے پدر انندراؤ کے اپنی بیوہ سیتابائی اور ایک پسر مسمی سکہارام چہوڑکر فوت ہوا تہا انندراؤ سنہ ۱۸۸۳ع مین فوت ہوا اور اوسکی جائداد اوسکے پوتے سکہارام کو پہونچی سکہارام سنہ ۱۸۸۶ع مین ایک بیوہ مسماۃ گنگابائی اور ایک پسر مسمی دتاتریا چہوڑکر فوت ہوا بعدازان گنگابائی فوت ہوئی اور بعد اوسکے دتاتریا نابالغ فوت ہوا اوسکی وفات پر اوسکی دادی سیتابائی نے اوسکی جائداد وراثۃً پائی۔

۱۲ - اپریل سنہ ۱۸۹۴ع کو سیتابائی نے مدعی کو متبنی کیا اور ایک دستاویز رجسٹری شدہ تبنیت کی ۲۳ - اپریل سنہ ۱۸۹۴ع کو تحریر کی۔

سیتابائی سنہ ۱۸۹۵ع مین فوت ہوئی اور مدعا علیہم نے جو برادران عمزاد اوسکے شوہر کے تہے ایک جزو جائداد مسماۃ پر قبضہ کرلیا۔

برطبق اسکے مدعی نے بحیثیت پسر متبنی مسماۃ کے نالش دائر کی۔

مدعا علیہم نے (منجملہ دیگر امور کے) مدعی کی تبنیت کے جواز سے جو منجانب سیتابائی کی گئی تہی انکار کیا۔

جج ماتحت نے نالش کو اس تجویز سے ڈسمس کیا کہ مدعی کی تبنیت جائز نہ تہی اونہون نے اپنے فیصلہ مین یہ تحریر کیا۔

اب بحث یہ ہے کہ آیا تبنیت مدعی منجانب سیتابائی جائز ہے یا نہین مین یہ تجویز کرتا ہون کہ وہ نہین ہے آخر مالک کامل دتاتریا تہا اور سیتابائی جو اوسکی دادی تہی اوسکو ازروے دہرم شاستر کے اختیار جائز متبنی کرنے کا نہ تہا (مقدمہ بیایا بنام اپّا انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۷ و مقدمہ کرشن راؤ ترمبک بنام شنکر راؤ انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۴ ملاحظہ طلب) چونکہ تبنیت اسطور پر

سنہ ۱۹۰۲ء

رام کرشن بنام شیام راؤ

ناجائز ہے لہٰذا مدعی کو کوئی حق جائداد متنازعہ میں از روے تبنیت حاصل نہیں ہوا۔

اس ڈگری کو بر طبق اپیل جج ماتحت درجہ اول باختیارات اپیل نے بحال رکھا۔

مدعی نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔

اپیل روبرو کینڈی صاحب جسٹس اور فلٹن صاحب جسٹس کے پیش ہوا اور اونھوں نے نسبت سوال مندرجہ ذیل کے اجلاس کامل سے استصواب کیا۔

آیا دادی جو بطور وارث اپنے پوتے کے جانشین ہوئی ہو اور وہ پوتا نا کتخدا فوت ہوا ہو از روے دہرم شاستر تبنیت جائز کرسکتی ہے یا نہیں۔

مقدمہ روبرو اجلاس کامل پیش ہوا جسمین فلٹن صاحب جسٹس و کرو صاحب جسٹس و چنداوارکر صاحب جسٹس اجلاس فرماتے

ایم بی چوبل منجانب اپیلانٹ (مدعی)۔

۵۲۸ جی ایس ہول گا فون کر منجانب رسپانڈنٹان (مدعا علیہم)۔

مقدمات ذیل کا حوالہ دیا گیا۔ کرشن راؤ بنام شنکر راؤ (۱) پرم کماری بنام کورٹ آف وارڈس (۲) تھیا اماں بنام ونکٹارام (۳) بہوبن موئی دیبیا بنام رام کشور (۴) وراجہ ویلنکی ونکٹا جم بنام ونیکٹارام (۵) ودین کیا بنام جیواجی (۶) ویکنٹھ منی راے بنام کسٹو سندری راے (۷) و مانک چند گولیچا بنام جگت سیٹھانی (۸) وتارا چرن چٹرجی بنام سوریش چند رمکرجی (۹) وگودا پا بنام گر بمل اپا (۱۰) وسری دہرنی دہر بنام چنتو (۱۱) واما وا بنام تہاد گودا (۱۲)۔

(۱) (سنہ ۱۸۹۳ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۴۔

(۲) (سنہ ۱۸۸۱ء) اپیلہاے ہند جلد ۸ صفحہ ۲۴۹ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲۔

(۳) (سنہ ۱۸۶۶ء) اپیلہاے ہند جلد ۱۴ صفحہ ۶۷ " سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۵۔

(۴) (سنہ ۱۸۶۶ء) اپیلہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹۔

(۵) (سنہ ۱۸۷۶ء) اپیلہاے ہند جلد ۴ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۴۔

(۶) (سنہ ۱۹۰۰ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۶۔ (۷) (سنہ ۱۸۶۶ء) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۹۲۔

(۸) (سنہ ۱۸۹۰ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۸ لغایت صفحہ ۵۳۷۔

(۹) (سنہ ۱۸۸۹ء) اپیلہاے ہند جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۲۔

(۱۰) (سنہ ۱۸۹۲ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۱ لغایت ۳۳۶ و ۳۴۷۔

(۱۱) (سنہ ۱۸۹۵ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۵ (۱۲) (سنہ ۱۸۹۶ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۶۔

سنہ ۱۹۰۲ء
رام کرشن بنام شیام راؤ

چنداورکرصاحب جسٹس - مدعی مقدمہ ہذا بطور پسر متبنیٰ سیتابائی بیوہ رامچندر کے دعویدار ہے رامچندر بحیات اپنے پدر مسمی انندراؤ کے ایک پسر مسمی سکھارام چھوڑکر فوت ہوا جب انندراؤ مرا تو جائداد اوسکے پوتے سکھارام کو پہونچی وہ بہی گنگابائی ایک بیوہ اور دستاتریا ایک پسر چھوڑکر فوت ہوا گنگابائی دستاتریا سے پیشتر فوت ہوئی جو نابالغ اپنی دادی سیتابائی کو بطور وارث جائداد چھوڑکر فوت ہوا یہ بیان کیا گیا ہے کہ سیتابائی نے مدعی کو متبنیٰ کیا اور یہ بحث ہے کہ آیا تبنیت مطابق دہرم شاستر کے جائز ہے یا نہیں -

جج ماتحت درجہ اول (باختیارات اپیل) نے جنکے فیصلہ کی ناراضی سے یہ اپیل دوم کیا گیا ہے یہ تجویز کی کہ تبنیت بسند فیصلہ ڈویژن بنچ عدالت ہذا بمقدمہ کرشن راؤ ترمبک بنام شنکر راؤ بنایک ہسبنس (۱) ناجائز ہے اوس فیصلہ کی رو سے ایک تجویز فیصلہ پریوی کونسل مصدورہ مقدمہ بہوبن مئی دیبیا بنام رام کشور (۲) کی گئی ہے جو اگر وہ صحیح ہو مقدمہ حال سے متعلق ہوگی اور اسوجہ سے اصل امر جسکا ہم کو فیصلہ کرنا ہے یہ ہے کہ آیا قطع نظر اصول عام دہرم شاستر متعلقہ اختیار بیوہ دربارہ تبنیت پسر منجانب اپنے شوہر متوفی کے فیصلہ عدالت ہذا بمقدمہ ہسبنس (۱) مین اوس قانون کی صحیح تعبیر کی گئی ہے جسکی توضیح بمقدمہ پریوی کونسل بہوبن مئی (۱) کی گئی ہے اور جو پہر ازروے فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ پدم کماری (۳) وتہیا امال (۴) بحال رکھی گئی تہی - ۵۲۹

مسٹر جوبل نے جنہون نے اس اپیل دوم مین منجانب مدعی بحث کی ہے یہ بیان کیا ہے کہ ان تین مقدمات مین پریوی کونسل نے بجز اسکے اور کوئی فیصلہ نہین کیا کہ کوئی بیوہ ایسی تبنیت نہین کرسکتی کہ جس سے اوسکے شوہر کی جائداد اوسوقت ہاتہ سے نکل جاوے جبکہ جائداد مذکور کسی شخص کو بجز مسماۃ مذکور کے بطور وارث کے پہونچی ہو حسب حجت مسٹر جوبل کے صرف ایسی شرط سے بیوہ کا اختیار تبنیت محدود کیا گیا ہے پس جب کبہی کہ بعد اسکے جائداد اوس شخص کو حاصل ہوئی ہو اور بعد ازان اور اشخاص کو بطور اوسکے وارث کے پہونچی ہو پہر خود بیوہ کو بطور اوس شخص کے یا دیگر اشخاص کے وارثہ کے پہونچی ہو تو اوسکا اختیار تبنیت منجانب اپنے شوہر متوفی کے قابل نفاذ ہے کیونکہ اوس صورت مین مسماۃ کسی کا حق بجز اپنے حق کے زائل نہین کرسکتی اس دلیل کے بطور

(۱) دستاویز ۱۹۰۲ء بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۶ - (۲) سنہ ۱۸۶۵ء اپیلہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹
(۳) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۹ صفحہ ۴۲۹ و کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ - (۴) سنہ ۱۸۸۹ء لا رپورٹ و اپیلہاے ہند جلد ۱۶ صفحہ ۶۷ و مدراس جلد ۱۲ صفحہ

سنہ ۱۹۰۲ء

رام کرشن بنام شیام راؤ

صحیح توضیح اوس قانون کے تسلیم کرتے ہین جو پریوی کونسل نے بمقدمہ بھوبن مئی اور اوس کے دو فیصلجات مابعد مین بحالی فیصلہ مقدمہ مذکور کی ہے، دقت بلحاظ الفاظ مستعملہ اور سلسلہ دلائل کے جو حکام عالیمقام نے اپنی تجویزات ہر سہ مقدمات مین اختیار کئے ہین پائی جاتی ہے ایک امر بلا شبہہ کلیتاً ناقابل اعتراض ہے یعنی یہ کہ رائے مین حکام عالیمقام کے بیوہ کا اختیار متبنیٰ کرنیکا محدود ہے بمقدمہ بھوبن مئی تجویز اس مسئلہ کے ساتھہ بطور امر قانون کے شروع ہوتی ہے یہ امر کہ اختیار بیوہ کا اوس صورت مین کہ بیوہ کے پاس اجازت تحریری متبنیٰ کرنے کی اوسکے شوہر نے دی ہو اور نیز اوس صورت مین کہ گو اوسکو کوئی ایسی اجازت حاصل نہو وہ بحیثیت بیوہ اس پریزیڈنسی مین بموجب اوس قانون کے متبنیٰ کر سکتی ہو جسکی رو سے اوسکو اختیار تبنیت بصورت نہونے ممانعت شوہر کی صریح یا معنوی کے ہے محدود ہوگا فیصلہ پریوی کونسل مقدمہ تھیا اماں (۱) سے صاف ظاہر ہے پس ان دو مسائل کو ملحوظ رکھکر ہم کو دریافت کرنا نوعیت اوس حد کا لازم ہے جو حکام عالیشان نے اختیار متبنیٰ کرنے بیوہ مین مطابق فیصلہ مقدمہ بھوبن مئی کے قائم کی ہے اگر مسٹر جوبل کی حجت صحیح ہو تو بیوہ بلا کسی قید کے نسبت اوس زمانہ کے جسکے اندر تبنیت کیجا سکتی ہے متبنیٰ کر سکتی ہے اور اوسکا اختیار کبھی ختم نہین ہوتا وہ صرف اوس زمانہ تک معطل رہتا ہے کہ جب تک جائداد دوسرے شخصون کو حاصل رہے مگر فوراً جب وہ جائداد مسماۃ کو یا اشخاص مذکورہ سے پہونچے وہ حق پھر تازہ ہو جاتا ہے لیکن عبارت تجویز مقدمہ بھوبن مئی ایسی صاف ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ اوسکی تعبیر بجز اسکے کیجاوے اور کیجاوے کہ ایک حد اوس زمانہ کی ہے جسکے اندر بیوہ اپنا اختیار متبنیٰ کرنے کا استعمال کر سکتی ہے اور جبکہ ایک مرتبہ وہ حد گذر جاوے ۵۳۰

تو اختیار ختم ہو جاتا ہے اس عبارت کا اعادہ حکام عالیشان نے اپنی تجاویز صادرہ مقدمہ پدم کماری (۲) اور مقدمہ تھیا اماں (۲) مین کیا ہے اور اوسکو استحکام دیا ہے پس ہم اوس ویران بنچ عدالت ہذا سے جسنے مقدمہ سنبس (۳) فیصل کیا اتفاق کرتے ہین کہ عبارت پریوی کونسل کلیتاً خلاف اس خیال کے ہے کہ حق متبنیٰ کرنے کا محض بزمانہ حیات بیوہ کے معطل ہو جاتا ہے الخ

پس جانچ اوس اصل کی جسکی رو سے حد اوس زمانہ کی قائم کی گئی جسکے اندر بیوہ منجانب اپنے شوہر متوفی کے تبنیت کر سکتی ہے صرف پہونچنے جائداد پر بیوہ مذکور کو کسی وقت پر منحصر نہین ہے جانچ مذکور دیگر شرائط پر بلا وہ پہونچنے جائداد کے منحصر ہے اور یہ امر کہ وہ شرائط کیا ہین اوس سلسلہ دلائل سے واضح ہوتا ہے جو لارڈ ڈگلس ٹوڈن نے تجویز مقدمہ بھوبن مئی (۴) مین قائم

(۱) (۱۸۹۸ء) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۲۵ صفحہ ۲۰۰ و مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۱ (۲) لا رپورٹ اپیلات ہند جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ و کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲

(۳) (۱۸۸۴ء) بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۴ (۴) (۱۸۶۵ء) اپیلات ہند مورز صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹

سنہ ۱۹۱۱
رام کرشن
بنام
شیام راکو

کیا ہے اوس سلسلہ دلائل میں تین مقدمات فرضی بطریق مثال بیان کئے گئے ہیں اونمین
سے صورت اول میں جناب ممدوح نے یہ قرار دیا ہے کہ بیوہ کا اختیار ختم ہوجاتا ہے اور صورت
آخر میں اختیار باقی رہتا ہے اول صورت جو بہ تشریح اوس اصول کے جس سے بیوہ کا اختیار متبنی
کرنیکا محدود ہے قیاس کی گئی ہے یہ ہے کہ ایک ہندو ایک بیوہ اور ایک پسر چھوڑ کر فوت ہوا
اور سلسلہ پوتے تک قائم رہا تو ایسی صورت میں نتیجہ یہ ہے کہ بعد گذر جانے ان چند ورثا علی الترتیب
کے بیوہ متبنی نہیں کر سکتی بنسبت صحت اوس قاعدہ کے جو لارڈ ڈنگلس ڈون نے اس تشریح میں بیان
کیا بلا شبہ ایک ڈویژن بنچ ہائی کورٹ کلکتہ نے اپنے فیصلہ مقدمہ پدم کماری میں شبہہ ظاہر کیا
تہا بنچ موصوف نے یہ خیال کیا کہ لارڈ ڈنگلس ڈون نے وہ بیان کیا جو وہ غلطی سے کہہ چکے تھے
لیکن بمقدمہ پدم کماری پریوی کونسل نے بعد ظاہر کرنے اس رائے کے اپنی تجویز میں کہ فیصلہ امر قانونی
مقدمہ بہوبن مئی بطور ایسے فیصلہ کے متصور ہونا چاہئے جو قابل پابندی تصور کیا جائیگا کل
فقرہ اپنی تجویز میں بیان کیا جسمیں یہ امر طے کیا گیا تہا کہ آیا قانون کی رو سے بیوہ کو جائز ہے کہ بعد
گذر جانے چند ورثا کے اپنے شوہر کے بعد ایک دوسرے کے مثلاً پسر اور پوتے اور پرپوتے کے متبنی ۵۳۱
کرین پس ہم کو یہ تصور کرنا چاہئے کہ اول قاعدہ قانونی جو حکام عالی مقام نے مقدمہ بہوبن مئی
(۱) قائم کیا محض ایک اظہار رائے نہیں ہے بلکہ ایک قاعدہ ہے جو بعد غور کے متعلق اصول فیصلہ
مقدمہ بہوبن مئی قرار دیا گیا ہے وہ قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی ہندو ایک بیوہ اور ایک پسر چھوڑ کر مرے
تو بیوہ بعد اسکے کہ اوسکے شوہر کا سلسلہ پسر مذکور سے پرپوتے تک قائم رہا ہو اور بعد اسکے کہ وہ پرپوتا
آخر وارث سلسلہ مذکور میں ہو متبنی نہیں کر سکتی ۔

دوسری مثال میں جو لارڈ ڈنگلس ڈون صاحب نے بیان کی ہے سلسلہ صرف پوتے تک ہے مطابق
اوسکے جب کوئی ہندو ایک بیوہ اور ایک پسر چھوڑ کر فوت ہوا اور پسر مذکور اپنی بیوہ اور ایک پسر چھوڑ کر
فوت ہو تو اختیار تبنیت بیوہ اول الذکر کا اوسوقت ختم ہوجاتا ہے جب جائداد پوتے کو پہونچے تیسری
مثال جو لارڈ ڈنگلس ڈون صاحب نے بیان کی وہ اصلی واقعات خود مقدمہ بہوبن مئی کے تھے مطابق
اوسکے جب کوئی ہندو ایک بیوہ اور ایک پسر چھوڑ کر فوت ہوا اور وہ پسر بعد ازدواج ایک بیوہ کو
بطور وارث چھوڑ کر مرے تو بیوہ اول الذکر اسطور پر متبنی نہیں کر سکتی کہ کوئی نیا وارث ترکہ کا قائم
کرے اور اس طریق سے حق محصلہ بیوہ آخر الذکر کا ساقط کرے عبارت تجویز جہانتک کہ اس [illegible]

(۱) (سنہ ۱۸۶۵ع) اپیلہائے ہند مؤلفہ مور صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ ۔

سنہ ۱۹۰۲ء
رام کرشن
بنام
شیام راؤ

اور تمثیل مابعد کو تعلق ہے جسمین ذکر بھوانی کنشور کے نا کتخدا فوت ہونے اور اوسکی مان چندر بلی دیبیا کے اوسکے وارث ہونے کا ہے بلا شبہہ کسیقدر موید اس دلیل مسٹر چوبل کی ہے کہ پریوی کونسل کی مراد صرف یہ فیصلہ کرنے سے تھی کہ بیوہ اسطرحپر متبنی نہین کرسکتی کہ ایسا حق زائل ہو جو دوسرے شخص کو حاصل ہو گیا ہے لیکن یہی دلیل روبرو حکام عالیمقام کے مقدمہ پدم کماری (۱) مین رسپانڈنٹ کے کونسل نے اور مقدمہ تہیا آمال (۲) مین ایپلانٹ کے کونسل نے پیش کی تہی اور باوجود اسکے حکام عالیمقام نے یہ فرمایا کہ فیصلہ مقدمہ بہوبن مئی مین بجز محض اس فیصلہ کے زیادہ تجویز ہوئی تہی کہ بیوہ اسطور پر متبنی نہین کرسکتی کہ ایسا حق زائل ہو جاے جو کسی دوسرے شخص کو حاصل ہو گیا ہو یعنی یہ کہ اوس مقدمہ مین یہ فیصلہ ہوا تہا کہ بیوہ پسر بہدانی کو حق کا حاصل ہونا حد مناسب استعمال اختیار کی ہے اور جسوقت کہ نوبت اس حد تک پہنچ جاے اختیار مذکور ختم ہو جاتا ہے اور جملہ صورتہاے فرضی جو لارڈ ڈنگس ڈون نے بہ تشریح اصول متعلقہ حد اختیار بیوہ دربارۂ تبنیت صرف یہ فرض کرکے

۵۳۱ کہ ایسا فیصلہ مقدمہ بہوبن مئی (۳) کا تہا بیان کین قائم رہ سکتی ہین ۔

اون صورتون سے جو بطور تمثیل لارڈ ڈنگس ڈون صاحب نے بیان کی ہین اور اون دلائل سے جو اونہون نے اختیار کی ہین وہ اصول جو متعلق حد مذکور اخذ کیا جانا چاہئے ان الفاظ مین بیان کیا جا سکتا ہے ۔

جب کوئی ہندو ایک بیوہ اور ایک پسر چہوڑ کر فوت ہو اور وہ پسر کوئی پسر اصلی یا متبنی چہوڑے یا اگر پسر نہو تو اپنی بیوہ کو چہوڑے کہ وہ نسل کو بذریعہ تبنیت قائم رکہے تو اختیار بیوہ اول الذکر کا زائل ہو جاتا ہے اور پہر بعدہ کبہی تازہ نہین ہو سکتا ۔

اس امر پر ہمارے روبرو بہت استدلال کیا گیا کہ یہ اصول مطابق الفاظ یا منشاء دہرم شاستر کے جیسی کہ اوسکی توضیح کتب مین کی گئی ہے یا جیسا کہ اوسکو خود ہند وسمجہتے ہین نہین ہے لیکن ہم کو اختیار فیصل کرنے اس بحث کا نہین ہے ہمکو لازم ہے کہ اوس قانون پر عمل کرین جو بمقدمہ بہوبن مئی پریوی کونسل نے قرار دیا ہے اور جیسی کہ اوسکی تعبیر دو فیصلجات حال مین جنکا ذکر ہم پیشتر کر چکے فرمائی ہے اور اوسکو بحال رکہا ہے ۔

ایک اور دلیل جو تائید تبنیت کے پیش کی گئی یہ ہے کہ دادی کو حق قطعی اپنے پوتے کی

(۱) (سنہ ۱۸۹۲ء) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۹ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲ ۔

(۲) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۲۴ صفحہ ۷۶ و مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۲

(۳) (سنہ ۱۸۶۶ء) اپیلہاے ہند مواد مور صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ ۔

سنہ ۱۹۰۲ء
رام کرشن
بنام
شیام راؤ

جائداد دین حاصل ہوا اور یہ کہ وہ جب اوسکو حق مذکور حاصل ہوا منتقل کر سکتی تھی نسبت اس امر کے کہ آیا دادی کو حق قطعی یا محدود حاصل ہوتا ہے بحث کی گئی اور وکلا نے حوالہ اقوال و مقدمات منفصلہ کا دیا لیکن ہم کو کوئی راے ظاہر کرنا نسبت امر مذکور کے اس مقدمہ مین غیرضروری ہے بلحاظ اوس راے متعلقہ قانون کے جو پریوی کونسل سے قرار پائی ہے یعنی یہ کہ بیوہ کا اختیار تبنیت اوسوقت ختم ہو جاتا ہے جب وراثت کسی وارث پسر بیوہ کو بجز خود اوسکے پہونچ چکی ہو اور اختیار مذکور پھر تازہ نہین ہو سکتا یہ امر غیر اہم ہے کہ آیا وہ حق جو مسماۃ کو بوقت وراثت حاصل ہوا بوقت حاصل ہونے کے قطعی تھا یا محدود۔

ان وجوہ سے ہم یہ خیال کرتے ہین کہ فیصلہ عدالت ہذا مقدمہ حسن (۱) سے صحیح تعبیر اوس قاعدہ کی کی گئی جو پریوی کونسل نے نسبت اختیار تبنیت بیوہ کے قرار دیا ہے اور ہم کو لازم ہے کہ جواب اون سوالات کا جو اس بنچ کے پاس ارسال کئے گئے نفی مین دین۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس کنیڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

سنہ ۱۹۰۲ء
۲۶ - مارچ
صفحہ کتاب انگریزی
۵۳۴

قیصر ہند بنام **تریبھون داس کنج بہوکن داس** +

قماربازی - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۷ء بمبئی دفعات ۳ و ۴ و ۵ - آلات قماربازی - کتب و خبر تار برقی جوا - ضابطہ - عہدہ دار پولیس جسنے جرم کی تفتیش کی ہو پیروی استغاثہ نکرے - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعات ۴۹۴ (فقرہ ۳) و ۴۷۵۔

ملزم ایک دکان واقع سورت مین شریک تھا جسمین وہ ظاہرا کاروبار فروخت پارچہ کا کرتا تھا لیکن اسمین وہ واقعی کام سٹہ یا قماربازی کا بھی کرتا تھا شرطین نسبت آخر بھاؤ افیون کے لگائی جاتی تھین جنسے قیمت افیون جو کلکتہ مین بہ یوم معینہ فروخت ہو ظاہر ہوتی تھی اطلاع اس فروخت کی کلکتہ سے بذریعہ تار برقی کے آتی تھی اس دکان مین کتابین تھین جنمین شرطین درج کیجاتی تھین ملزم پر جرم ثابت قرار دیا گیا اور حسب دفعہ ۴ و دفعہ ۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۷ء بمبئی حکم سزا صادر ہوا

(۱) (سنہ ۱۸۹۲ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۴ + درخواست نظر ثانی فوجداری نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۲ء۔

سنہ ۱۹۰۲
شاہنشاہ قیصر ہند
بنام
نرسہون داس

کینڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس نے (بر بحالی تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴) یہ تجویز کی کہ کتب جو اس دکان مین بغرض تحریر کرنے شرطون کے مرتب کی جاتی تہین آلات قمار بازی حسب تعریف دفعہ ۳ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۷ع کے تہین۔

کینڈی صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ تار برقی بہی جو بغرض تصفیہ نتیجہ شرطون کے موصول ہوتے تہے اور استعمال کئے جاتے تہے داخل تعریف مذکور تہے۔

بر منسوخی تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ یہ بہی **تجویز ہوئی کہ** جس قمار بازی کا الزام ملزمان پر لگایا گیا تہا وہ جوا نہ تہا اور وہ قیاس جسکا ذکر دفعہ ۳ ضمن ۲ دفعہ ۵ ایکٹ مذکورہ مین ہے متعلق نہین ہے۔

ود انسپکٹر پولیس جو تفتیش جرم مین شریک ہوا ہو پیروی اوس استغاثہ کی کرنے کے قابل نہین ہے جو اوس شخص پر کیا گیا ہو جسپر الزام جرم کا لگایا گیا (ضمن ۲ دفعہ ۴۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ع)

درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع بغرض منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا جو نسبت ملزم کے راؤ بہادر جے پی لاکہیا مجسٹریٹ بلدہ سورت نے صادر کیا۔ ملزم ایک دکان واقع سورت مین شریک تہا جسمین ظاہرا کاروبار فروخت پارچہ کیا جاتا تہا مگر جو واقعی بغرض کرنے سٹے یا کاروبار لگانے شرط کے استعمال کیجاتی تہی یہ شرطین اون رقمون پر کیجاتی تہین جنسے قیمت افیون کی جو کلکتہ مین نیلام کیجاتی تہی ظاہر کیجاتی تہی چنانچہ اطلاع اس کوٹہی کو کلکتہ سے بذریعہ تار برقی کے ملتی تہی اور تفصیل شرطون کی کتب کوٹہی مین درج کیجاتی تہی۔

۵۳۴ ملزمان پر مجسٹریٹ بلدہ سورت نے جرم دفعہ ۴ و ۵ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ع بمبئی کا ثابت قرار دیا مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ کاروبار سٹہ کا جو ملزمان کرتے تہے داخل تعریف قمار بازی مندرجہ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۷ع بمبئی ہے اور خبر تار برقی اور کتب جو اس کارخانہ مین مستعمل تہین آلات قمار بازی حسب مراد ایکٹ مذکور ہین اور دکان ملزم کی ایک قمارخانہ عام ہے ملزم پر سو روپیہ جرمانہ کا حکم حسب دفعہ ۴ ایکٹ مذکور اور ۵ جرمانہ کا حسب دفعہ ۵ صادر کیا گیا

بناراضی ان تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا کے ملزم نے ہائیکورٹ مین

سنہ ۱۹۰۶ء
شاہنشاہ قیصر ہند
بنام
تربہون داس

بصیغہ اختیار سماعت نظر ثانی درخواست پیش کی۔

مسٹر اسکاٹ (اڈوکیٹ جنرل) (معہ وکیل سرکار) منجانب سرکار

ایچ سی کایاجی منجانب ملزم۔

کینیڈی صاحب جسٹس - سائل ملزم نمبر ۲ عدالت مجسٹریٹ مسلماً ایک شریک اوس کوٹھی کا ہے جو ظاہرا کار فروخت پارچہ کرتی ہے اور جو واقعی اہتمام ایک وسیع اور پیچیدہ کاروبار سٹہ کا بھی کرتی ہے یہ کام مختصراً بطور کاروبار لگانے شرط کے اون رقوم پر کہا جا سکتا ہے جنسے قیمت صندوقہائے افیون کی جو کلکتہ مین نیلام ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہے۔

خاص دلیل ہمارے روبرو یہ تھی کہ آیا کتب کوٹھی جو مکان کوٹھی مین واسطے اغراض ان شرطون کے مرتب رکھی اور استعمال کیجاتی تھین اور خبر تار برقی جو اس کوٹھی مین کلکتہ سے واسطے دینے اطلاع ضروری اون نمبرون کے جو جیت کے تھے آتی تھین ایسے آلات ہین جو بطور شے یا ذریعہ قماربازی کے حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۳ مرمہ ایکٹ انسداد قماربازی بمبئی مصدرہ ۱۸۸۷ء استعمال کیے جاتے تھے۔

میری رائے مین وہ داخل تعریف مذکور ہین ہمنے چند کتب جو اوس وقت گرفتار کی گئی تھین جب مکان مین عہدہ داران پولیس حسب دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کے داخل ہوئے تھے ملاحظہ کین اور یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ محض امداد بغرض قائم رکھنے شہادت متعلقہ معاملات شرائط کے جو مد نظر تھے تھین ہین مختلف صفحات پر مختلف ہندسہ صفحہ کے ہر صفحہ کے اوپر کی طرف تحریر ہین اور صریحاً شرط لگانے والون سے یہ کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے نام اون مختلف ہندسون کے تحت مین درج کرین اور تعداد زر اپنی شرط کی اور دار امور تحریر کرین المختصر ان کتب کے ذریعہ سے شرط کے لگانے والے واسطے لگانے شرط کے بلائے جاتے تھے۔ باستعمال عبارت جارڈین صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گوبند[1] یہ کتب اور خبر تار برقی کی صرف ایسے ذرایع تھے جو بغرض ترہا لگانے کی ترغیب یا شرط کے تصفیہ کے استعمال کیے گئے تھے۔

بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام کابجی[2] پارسنس صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ کتب (جو منجملہ

(۱) (۱۸۹۱ء) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۳ صفحہ ۲۹۰ (۲) (۱۸۹۳ء) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۴

سنہ ۱۹۰۱ء
شاہنشاہ قیصر ہند بنام ترسیجان داس

اشیاے متذکرہ کے تہین) آلات قمار بازی اگر وہ واقعی اوس مقام مین بطور شے یا ذریعہ قمار بازی مرتب کہی یا استعمال کیجاتی نہین ہو سکتی تہین۔

میری بہی یہی راے ہے اور مین یہ خیال کرتا ہون کہ سٹہ جسکا ذکر مقدمہ حال مین ہے صاف طور پر داخل اوس خرابی کے ہے جسکے انسداد کے لئے ایکٹ مرقوم نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء منضبط کیا گیا تہا۔

نسبت منافع یا فائدہ شرکاے کارخانہ کے کوئی بحث نہین ہو سکتی رقم دلالی کی جسکا ذکر مجسٹریٹ نے کیا ہے واسطے اس غرض کے کافی ہے فرضی تار کی خبرین جنکا مجسٹریٹ نے ذکر کیا ہے اونسے اس صورت مقدمہ مین کچہہ کمی وبیشی نہین ہوتی۔

پس تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳ ایکٹ مذکور کے صحیح ہے۔

لیکن نسبت دفعہ ۵ کے گو مجسٹریٹ فیصلہ عدالت ہذا صادرہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گوبند سے واقف تہا مگر حاکم موصوف نے اوس فرق کو نہین سمجہا جو اوس فیصلہ مین مابین قمار بازی اور کہیلنے جوا کے جو محض کہیل ہنر کا نہو رکہا گیا ہے یہ صریح ظاہر ہے کہ سٹہ جو مقدمہ حال مین بیان کیا گیا کسی معنی مین کہیل نہ تہا پس وہ قیاس جو از روے دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کے جائز ہے مقدمہ حال سے تعلق نہ تہا اور چونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ ملزم نمبر ۲ نے بزمانہ شرط لگانے کے پایا نہین گیا تہا لہذا قیاس حسب فقرہ ۲ دفعہ ۵ کے بہی غیر متعلق ہے تجویز ثبوت جرم وحکم سزا حسب دفعہ ۵ منسوخ ہونا چاہیئے اور اگر جرمانہ ادا کیا گیا ہو واپس دیا جانا چاہیئے۔

صرف اس حجت پر لحاظ کرنا باقی رہا کہ انسپکٹر پولیس شہر تفتیش اس جرم مین شریک تہا لہذا مجسٹریٹ کو اجازت نہ دینی چاہیئے تہی کہ وہ استغاثہ کی پیروی کرے مین مجسٹریٹ سے کہ اونہون نے حوالہ فقرہ (م) دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا دیا ہے اتفاق نہین ۵۳۶
کرتا یہ صاف ظاہر ہے کہ انسپکٹر کسیقدر تفتیش مین شریک ہوا کیونکہ جب اوسکو اطلاع ملی اوسنے واسطے وارنٹ کے درخواست کی اور ملزم کو گرفتار کیا اور کتب وغیرہ گرفتار کین اور اون گواہون کے نام بیان کئے جنکو مجسٹریٹ کو طلب کرنا چاہیئے لیکن اوسنے یہ بیان کیا اور اوسکے بیان کی تردید نہین کی گئی کہ اوسنے کسی گواہ کا اظہار نہین لیا اور اوسنے اپنی تفتیش مین صرف کتب اور کاغذات ملاحظہ کئے کہ جو

سنہ ۱۹۰۲ء
شاہنشاہ قیصر ہند بنام تربہون داس

گرفتار کئے گئے تہے اور اونسے اوسکو کل ضروری اطلاع حاصل ہوئی پس گو مقدمہ قانوناً داخل احکام دفعہ ۵۳۷ (ہ) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ بیضابطگی کارروائی مجسٹریٹ سے کسی طرحپر ملزمان کو مضرت نہین پہونچی اور ہم اوسکی وجہ سے تجویز اور حکم سزامین دست اندازی نہین کرسکتے۔

فلٹن صاحب جسٹس۔ مین اتفاق کرتاہون۔

میری راے مین یہ صاف ظاہر ہے کہ کتب جنمین شرطین درج کی گئی تہین آلات قماربازی حسب مراد دفعہ ۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۷ء بمبئی مرممہ حسب ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۹۰ء بمبئی تہین وہ ایسی اشیا تہین جو بطور ذرائع قماربازی استعمال کیجاتی تہین وہ کتب اس قسم کی تہین جو بغرض اندراج شرطون کے طیار رو موجود تہین اور ظاہرا صرف اون کتب کے ذریعہ سے نوعیت شرطون کی اوس مکان کے رکہنے والون کو جنکے ساتہہ شرائط کی گئی تہین ظاہر کیجاتی تہی اگر شرطین زبانی قبل اندراج کتب کے لگائی جاتی تہین تاہم مین یہ تجویز کرونگا کہ کتب مذکور ذرائع قماربازی تہین کیونکہ وہ بغرض آسانی طریقہ شرط لگانے کے جو جاری تہا طیار کی گئی تہین اور استعمال کیجاتی تہین۔

پس یہ غیرضروری ہے کہ کوئی راے نسبت اس امر کے ظاہر کیجاے کہ تار کی خبرین جو بغرض طے نتیجہ شرائط کے آتی اور استعمال کیجاتی تہین داخل تعریف "آلات قماربازی" ہین یا نہین۔

وہ مکان کہ جسمین یہ کتب پائی گئی ہین ایک عام مکان قماربازی کا تہا کیونکہ مجسٹریٹ نے بربناے شہادت وافی کے یہ تجویز کی ہے کہ یہ ایک ایسا مکان تہا کہ جسمین آلات قماربازی واسطے نفع یا فائدہ اون اشخاص کے رکہے اور استعمال کئے جاتے تہے جو اوسکے مالک یا قابض تہے۔

مجسٹریٹ نے مزید بران بربناے شہادت کافی کے یہ تجویز کی ہے کہ سائل ایک مالکان یا قابضان مکان مذکور مین سے تہا اور وہ اوسکو بطور قمارخانہ عام کے رکہتا تہا۔

۵۳۷ پس تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴ (الف) بحال رہنی چاہئے۔

سنہ ۱۹۰۲ء
قیصر ہند بنام ترہبونداس

مین بوجوہ متذکرہ اپنے ہمجلیس ذیعلم کے اس راے سے اتفاق کرتا ہون کہ تجویز ثبوت جرم نسبت سائل کے حسب دفعہ ۵ بحال نہین رکھی جاسکتی ــ

مین اس تجویز سے بہی اتفاق کرتا ہون کہ سائل کو بوجہ کسی بے ضابطگی کے جو پولیس انسپکٹر کو گواہون کے اظہار لینے اور پیروی استغاثہ کی اجازت دیے مین ہوئی ہو باوجود احکام دفعہ ۲۹۵ فقرہ (۴) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کوئی نقصان نہین پہونچا مین یہ تصور نہین کرتا کہ خلاف ورزی اس فقرہ سے نفسہ تجویز کلیتاً ناجایز ہو جاتی ہے گو کوئی بے انصافی حسب مراد دفعہ ۵۳۷ نہ ہوئی ہو اسمقدمہ مین نسبت واقعات کے جنکا اثر سائل پر پہونچتا ہے کوئی بحث کرنا یا یہ ظاہر کرنا کہ طریقہ پیروی استغاثہ سے کوئی غلطی فیصلہ کی ہو سکتی تہی لاممکن ہے مقدمہ سبرامانیا ایر بنام شاہنشاہ قیصر ہند (۱) احکام دفعہ ۲۳۳ پر منحصر تہا اوسمقدمہ مین یہ تجویز ہوئی تہی کہ تجویز خلاف الفاظ اوس دفعہ کے ایک ایسی تجویز نہین ہے جو حسب منکوحہ قانون عمل مین آئی ہو تجویز اوس طریق سے کہ جس سے وہ کی گئی تہی ممنوع تہی لیکن ایسی صورت مین کہ جسمین دفعہ ۴۹۵ کی خلاف ورزی کی گئی ہو یہ نہین کہا جاسکتا ـ تجویز اندر اختیار عدالت کے تہی گو مجسٹریٹ مرتکب بیضابطگی سخت کا اسوجہ سے ہوا ہو کہ اوس نے استغاثہ کی پیروی ایک شخص غیر مجاز کو کرنے دی مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مابین ایسی صورت کے جسمین خود تجویز خلاف قانون ہو کہ ایسی حالت مین وہ مطلقاً تجویز حسب مجموعہ کے نہین ہے اور ایسی صورت مین جسمین تجویز اندر اختیار مجسٹریٹ کے ہو اور بے ضابطگی طریق پیروی مین ہو فرق ہے صورت آخر الذکر مین احکام دفعہ ۵۳۷ متعلق ہین اور تجویز صرف اوصورت مین منسوخ کیجا سکتی ہے کہ بے ضابطگی سے واقعی بے انصافی ہوئی ہو اسمقدمہ مین جواب زیر غور ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ کارروائی گو کیسے ہی بیضابطہ ہو سائل کو مضرت نہین پہونچی کیونکہ اوسکے وکیل نے ایک گواہ بہی ایسا نہ بتلایا جسکی شہادت پر کسی طرح سے اس امر کا اثر پہونچتا کہ اوسکا اظہار اوس انسپکٹر نے لیا جو تفتیش مین شریک تہا ــ

۵۳۸ ساتھہ ہی اسکے میری راے مین مجسٹریٹ کو یہ صاف سمجھنا چاہئے کہ ہماری راے مین مسٹر لال شنکر کو اجازت پیروی استغاثہ دینے سے حاکم موصوف نے احکام فقرہ ۴ دفعہ ۴۹۵ کی خلاف ورزی کی تعریف لفظ تفتیش مندرجہ دفعہ ۴ جامع نہین ہے میری راے مین یہ تجویز کرنا کہ انسپکٹر پولیس جسکو

(۱) (دلنشدہ ۱۹۰۶ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۱

۱۹۰۲ء قیصر ہند بنام ترہبونداس

اطلاع ملی تہی کہ اشخاص کار قمار بازی کر رہی ہین اور جسنے اس امر کا اطمینان کر کے وارنٹ حسب دفعہ ۶ - ایکٹ قمار بازی حاصل کیا تہا اور جسنے ملزمان کو اور اونکے کتب کو گرفتار کیا شریک تفتیش اوس جرم کا نہ تہا جسکی بابت ملزمان پر استغاثہ کیا گیا بمنزلہ بیجا محدود کرنے معنی معمولی الفاظ کے ہوگا بلحاظ ان واقعات کے میری دانست مین یہ صاف ظاہر ہے کہ قبل دائر کرنے استغاثہ کے تفتیش حالات جرم کی گئی تہی اور پولیس انسپکٹر جو اوسمین شریک ہوا قابل پیروی کرنے استغاثہ کے نہ تہا -

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کینڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

۱۹۰۲ء ۲۶ - مارچ

دینا وغیرہ (ابتداءً مدعاعلیہم) اپیلانٹان بنام نانہو (ابتداءً مدعی) رسپانڈنٹ +

صفحہ کتاب انگریزی ۵۳۸

رجسٹری - اطلاع بار ماقبل کی - ایکٹ انتقال جائداد (۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۸۱ ترتیب کفالتہائے بیعنامہ یا رہن نامہ کا رجسٹری کیا جانا بنفسہ اطلاع خریداران یا مرتہنان مابعد کو ہے یہ قاعدہ بعد صدور ایکٹ انتقال جائداد (۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے اوسی طرح پر متعلق ہے کہ جسطرح وہ اوس سے پیشتر تہا -

اپیل دوم بناراضی فیصلہ راؤ بہادر ڈی جی گہارپوری جج ماتحت درجہ اول مقام دہولیا مع اختیارات اپیل مشعر منسوخی ڈگری مصدرہ راؤ صاحب سے آرنا لوجج ماتحت درجہ اول -

مدعی نے بحیثیت مرتہن ابر بنائے رہن نامہ مورخہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۷۹ء نالش واسطے دلاپانے زر یا فتنی اپنے کے بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کی -

اول پانچ مدعاعلیہم نے یہ عذر کیا کہ زر رہن بیباق ہو گیا -

۵۳۹

مدعاعلیہ نمبر ۶ (نانہو) نے یہ عذر کیا کہ جزو جائداد (نمبر پیمایش ۸۹) جو دسمبر سنہ ۱۸۷۹ء مین رہن کی گئی تہی بعدہ اوسکے پاس ۴ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو رہن کی گئی اور اوس نے یہ درخواست کی کہ مدعی کو حکم دیا جاے کہ وہ اپنے دعوی کا ایفا اول دیگر جائداد سے کراے

جج ماتحت نے نالش کو اس تجویز سے ڈسمس کیا کہ مدعی کا زر رہن ادا ہو چکا تہا لیکن بر طبق اپیل یہ ڈگری منسوخ ہوئی اور فیصلہ بحق مدعی صادر ہوا کیونکہ صاحب جج کی یہ راے

+ اپیل دوم نمبر ۷۱۳ سنہ ۱۹۰۱ء

سنہ ۱۹۰۲ء

دینا بنام ناتہو

تہی کہ زر رہن ادا نہین ہو گیا

مدعا علیہم نے ہائی کورٹ مین اپیل دوم دائر کیا عدالت موصوف نے فیصلہ عدالت اپیل ماتحت نسبت عدم ادا زر رہن کے بحال رکہا مگر مقدمہ عدالت اپیل ماتحت مین واسطے تجویز امر تنقیح طلب ذیل کے واپس بہیجا۔

آیا مدعا علیہ ناتہو (نمبر ۱) مستحق اسکا ہے کہ مدعی کو ہدایت کیجاے کہ وہ اول اپنا زر رہن اوس جائداد سے وصول کرے کہ جو ناتہو مذکور کے پاس رہن نہین ہے۔

جج ماتحت درجہ اول مع اختیارات اپیل نے اس امر تنقیح طلب کا فیصلہ نفی مین اس تجویز سے کیا کہ رجسٹری کیا جانا رہن نامہ اول کا ایک اطلاع مرتہن مابعد کو تہی۔

اپنی تجویز مین حاکم موصوف نے یہ فرمایا۔

اسمقدمہ سے ایکٹ انتقال جائداد متعلق ہے کیونکہ گو مدعی کے رہن نامہ مورخہ ۱۸۷۹ء سے وہ متعلق نہین ہے مگر مدعا علیہ ناتہو کا رہن نامہ جو مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء ہے اوس سے متعلق ہے ایکٹ مذکور اس پریزیڈنسی سے تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۳ء سے متعلق کیا گیا ہے ہمکو تجویز نسبت استحقاق ناتہو کے بر بنا اس رہن نامہ کے کرنی چاہیے اور اس استحقاق کے بابت امر تنقیح طلب اس عدالت مین بہیجا گیا ہے۔

واضح ہو کہ بموجب دفعہ ۸۱ - ایکٹ مذکور کے مدعا علیہ ناتہو کو استحقاق ترتیب کفالت ہاے اوسصورت مین ہو تا کہ اوسکو اطلاع رہن مدعی کی نہو لیکن قطعاً کوئی شہادت منجانب مدعی اس امر کی نہین ہے کہ مدعا علیہ ناتہو کو ایسی اطلاع واقعی دی گئی کوئی اطلاع عدالت ماتحت مین نہین دی گئی اور نہ بعد والیسی مقدمہ کے لیکن مدعی کا رہن نامہ رجسٹری شدہ ہے اور بموجب نظائر کثیر التعداد ہائی کورٹ بمبئی کے رجسٹری کا کیا جانا اطلاع ہے۔

لیکن مسٹر جسٹس آینتہ نے مقدمہ اندر دون بنام گوبند (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۹۰) پر استدلال کیا جسکی تقلید مقدمہ پریونا تہ بنام آشوتوش (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۸) مین کیگئی ہے اونہون نے نیز حوالہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الٰہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۷ کا دیا مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ مین پابند تقلید نظائر بمبئی بمقابلہ نظائر دیگر عدالتہاے ہائی کورٹ کے ہون۔

اپیلانٹان نے نسبت اس تجویز کے عذر کیا اور یہ حجت کی کہ عدالت ماتحت نے اس تجویز مین غلطی کی کہ رجسٹری کیا جانا رہن نامہ مدعی کا بمنزلہ اطلاع اپیلانٹ کے حسب مراد دفعہ ۸۱ ایکٹ انتقال جائداد کے اور چونکہ عدالت ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ اطلاع واقعی اپیلانٹ کو مدعی کے

۱۹۰۲ء
دنیا
بنام
ناتھو

رہن کی عنی اوسکی یہ تجویز غلط ہے کہ اپیلانٹ کو استحقاق ترتیب کرانے کفالتو نکا نہین ہے۔

مسٹر بیہر بخش معہ ایس دی بہنڈارکر منجانب اپیلانٹان

گمنشام این ناند کرنی منجانب رسپانڈنٹ۔

فلٹن صاحب جسٹس - مدعی مرتہن دو کہیت کا بموجب دستاویز مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۷۹ء تہا اور اوس سے نالش دلاپانے زر بیافتنی اپنی کی از روے نیلام جائداد مرہونہ دائر کی مدعا علیہ نمبر ۶ مرتہن ایک کہیت کا ان کہیتون مین سے بموجب دستاویز مورخہ ۳ جنوری ۱۸۹۲ء کے ہے جو بعد متعلق کیے جانے ایکٹ انتقال جائداد کے تحریر کی گئی تہی۔

جج ماتحت نے دعوی کو اس بنا پر نامنظور کیا کہ مدعی کا زر رہن ادا ہو گیا تہا عدالت اپیل ماتحت نے اس ڈگری کو منسوخ کیا اور دعوی کو اس تجویز سے ڈگری کیا کہ ادا ہو جانا زر رہن کا ثابت نہ تہا۔

بر طبق اپیل دوم متدائرہ مدعا علیہ ششم معہ دیگر مدعا علیہم ہمنے امر تنقیح طلب ذیل عدالت ماتحت مین ارسال کیا۔

آیا مدعا علیہ ناتھو مدعا علیہ نمبری مستحق اسکا ہے کہ مدعی کو ہدایت کیجاے کہ وہ اول اپنا زر رہن اوس جائداد سے وصول کرے کہ جو ناتھو مذکور کے پاس رہن نہین ہے۔

عدالت مرافعہ اولی مین ناتھو نے اپنے بیان تحریری مین دعوی استفادہ ترتیب کفالت کا کیا تہا اور جب ہمنے امر تنقیح طلب ارسال کیا ہمکو یہ خیال تہا کہ اوسکے وکیل نے اوس دعوی کا اعادہ بحث مین روبرو عدالت اپیل ماتحت کے کیا تہا اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ غلطی بوجہ ترک ہو جانے لفظ (ناٹ) نہین کے نقل تجویز مطبوعہ عدالت ماتحت سے ہوئی تہی جو ہمارے روبرو پیش ہوئی یہ غلطی ابتدا نقل تجویز مقدمہ مین ہوئی تہی اور اوسکی بابت صاحب جج ضلع سے مراسلت کی گئی اب ہمکو اس امر پر غور کرنا ہے کہ آیا ان حالات مین ناتھو اپیل دوم مین دعوی استحقاق ترتیب کفالت کر سکتا ہے جسکا دعوی اوسکے وکیل نے اپنے بحث مین عدالت ماتحت مین نہین کیا تہا لیکن ہم تصور کرتے ہین کہ چونکہ بحث محض قانونی ہے اور چونکہ خود گذاشت وکیل عدالت اپیل ماتحت مین نسبت پیش کرنے اس بحث کے ضرور بوجہ سہو کے ہوئی ہوگی لہذا کوئی اعتراض اب نسبت ہمارے غور کرنیکے امر مذکور پر نہین ہو سکتا جو نہایت اہم ہے عدالت اپیل ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ کوئی ثبوت اسکا نہین ہے کہ جب ناتھو نے اپنا

۱۳۱۵

۱۹۰۲ء
دنپا بنام نانہو

رہنا رکھ ۱۸۹۶ء مین تحریر کرایا اوسکو کوئی واقعی اطلاع رہن ماقبل کے تہی لیکن عدالت موصوف نے اطلاع کا ہونا اس امر سے مستنبط کیا کہ رہن نامہ ماقبل کی رجسٹری ہوئی تہی۔

پس امر تنقیح طلب جسکا ہمکو فیصلہ کرنا ہے یہ ہے کہ آیا رجسٹری دستاویز کفالت ماقبل کی بنفسہ اطلاع مرتہن مابعد کو ہے یا نہین۔

قبل متعلق کئے جانے ایکٹ انتقال جائداد کے اس امر کا طے ہو جانا اس پریزیڈنسی مین از روے فیصلہ اجلاس کامل مقدمہ لکشمن داس بنام دسرتہ (۱) خیال کیا گیا تہا او سمقدمہ مین میکائیل وسٹراپ صاحب چیف جسٹس ہتے جنہون نے تجویز عدالت صادر کی بعد ظاہر کرنے اس راے کے (بصفحہ ۱۸۴) کہ نہ انگلستان مین اور نہ آیرلینڈ مین محض رجسٹری کا کیا جانا مساوی اطلاع مرتہنان یا خریداران مابعد قرار پایا ہے اور امریکہ مین عدالتون نے یہ تجویز کی ہے کہ رجسٹری کیا جانا بنفسہ اطلاع تعبیری ہے (بصفحہ ۱۸۷) یہ ظاہر کیا کہ جو وجہ کہ اسٹوری صاحب جسٹس نے فرمایا کہ ترجیح مصلحت ایکٹ ہاے رجسٹری امریکہ مین تصور کیگئی اس عدالت مین بمقابلہ اوس قاعدہ کے جو انگلستان مین جاری ہونے دیا گیا اور جو دلائل صحیح پر مبنی نہین ہے بلکہ مصنوعی بنیاد پر مبنی قابل ترجیح قرار پایا۔

بمقدمہ ڈنڈا یا بنام جین لیسا پا (۲) اس فیصلہ کی تقلید سر چارلس سارجنٹ صاحب چیف جسٹس او میلول صاحب جسٹس نے کی اور حکام ممدوح نے یہ فرمایا کہ قاعدہ طے شدہ پریزیڈنسی ہذا مین متصور ہونا چاہئے قبضہ یا رجسٹری دستاویز استحقاق مشتری یا مرتہن جسکو تقدم باعتبار زمانہ ہو اطلاع استحقاق مذکور خریداران اور مرتہنان مابعد کو ہے مقدمہ نرائن بنام بابو (۳) بہی قابل ملاحظہ ہے۔

منجانب اپیلانٹ یہ بحث کی گئی تہی کہ گو فیصلجات ماقبل پیشتر متعلق کئے جانے ایکٹ انتقال جائداد سے قطعی ہون مگر اب وہ بطور تعبیر ہاے قابل پابندی لفظ نوٹس (اطلاع) موقوعہ ایکٹ مذکور متصور نہین ہو سکتے اور نسبت اس امر کے ہمارے رو برو حوالہ مقدمات اندر دون بنام گوبند لعل (۴) دیر بوناتہ بنام آشوتوش (۵) و شان منوئل بنام مدراس بلڈنگ کمپنی (۶) دیا گیا اور منجانب

(۱) (۱۸۸۶ء) انڈین لاریورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸ (۴) (۱۸۹۶ء) انڈین لاریورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۹۰
(۲) (۱۸۹۳ء) " " " جلد ۹ صفحہ ۴۴۷ (۵) (۱۸۹۹ء) " " " جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۶
(۳) (۱۸۹۵ء) " " " جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۲ (۶) (۱۸۹۱ء) " " مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۸

۱۹۰۲ء

دینا بنام ناتھو

رسپانڈنٹان بجانب دیگر توجہ مقدمہ جانکی پرشاد بنام کشن دت (۱) پر مائل کی گئی -

بعد باحتیاط غور کرنیکے بحث ہذا پر ہم اوسکو منظور نہیں کر سکتے یہ صحیح ہے کہ فیصلجات عدالت ہذا الفاظ تعریف سے جواب نافذ ہے کچھ تعلق نہیں رکھتے تھے لیکن جیسا کہ ہائی کورٹ کلکتہ نے بصفحہ ۳۶۱ جلد ۲۷ - لاء رپورٹ کلکتہ فرمایا تعریف اطلاع موقوعہ ایکٹ انتقال جائداد ایسی جامع ہے کہ جیسی کوئی تعریف کبھی بیان کیگئی پس ہم بلا تجاوز کرنیکے سلسلہ فیصلجات عدالت ہذا سے یہ تجویز نہیں کر سکتے کہ یہ قاعدہ کہ رجسٹری مین بیعنامہ یا رہن نامہ سے بنفسہ اطلاع خریداران یا مرتہنان کو ہوتی ہے بعد متعلق کیے جانیکے ایکٹ انتقال جائداد کے اوسی طور پر متعلق نہیں ہے کہ جیسا کہ وہ پیشتر متعلق تہا یہ حجت کیجا سکتی ہے کہ اس تجویز سے قریب قریب کل مقدمات مین دفعہ ۵۹ بے اثر ہوجاتی ہے جو صرف ایسی صورتون مین ہاقبل مین اثر پذیر ہو سکتی ہے جو بذریعہ حوالہ کرنے دستاویزات کے کیا گیا ہو اور کوئی رہن نامہ جسپر رجسٹری کیجاوے نہ ہو لیکن گو ایسے رہون مفصلات مین نہیں ہو سکتے لیکن وہ بخوبی بلاد پریزیڈنسی مین رائج ہین پس کسیقدر اثر دفعہ ۵۹ کا باقی ہے لیکن یہ اثر اگر اوس سے بہی کم ہوتا کہ جو ہے تاہم ہم یہ خیال کرتے کہ ہم پابند فیصلجات ماقبل عدالت ہذا ہین اور ایسے قاعدہ متعلقہ اطلاع مین دست اندازی کرنا پر خطر ہے جو اس پریزیڈنسی مین عرصہ سے تسلیم کیا گیا ہے اور جو ایسے استحکام سے قائم ہو گیا ہے کہ اوسکی بنا پر معاملات کیئے جاتے ہونگے رہون باعتبار فیصلجات مذکور عمل مین آئے ہونگے جنکو بلا صریح وضع قانون کے تبدیل کرنا نہ چاہیئے اس امر کی نسبت مابین مختلف عدالت ہاے ہائیکورٹ کے اختلاف ہونا قابل افسوس ہے لیکن اگر یکسان تعبیر کیا جانا ایکٹ کا مناسب ہو تو ہمکو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ واضعان قانون اوس عبارت مین دست اندازی کرین جو کم قابل بحث ہو نسبت عبارت تعریف نوٹس (اطلاع) کے ہو یہ صحیح ہے مرتہن پر بموجب کسی قانون کے تلاش کفالتون کی کرنا لازم نہین ہے لیکن اس پریزیڈنسی مین اتنے عرصہ سے یہ امر اوسپر لازم بطور ایک شخص محتاط کے تصور کیا گیا ہے کہ یہ ہماری راے مین بخوبی کہا جا سکتا ہے کہ وہ اگر یہ احتیاط نکرے تو وہ مرتکب غفلت شدید کا ہے -

بلاشبہہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ قانون ترتیب مین از روے دفعہ ۸۱ تبدل ہوا اور اوسکی
روسے صرف یہ حق مرتہن دوم کو اوس صورت مین دیا گیا کہ اوس نے اپنی کفالت بلا اطلاع ۵۴۳

(۱) (سنہ ۱۸۹۴ء) الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۷

۱۹۰۲ء

دینا بنام ناتھو

بار ماقبل کے حاصل کی ہو بیشتر یہ تجویز ہوئی تھی کہ مرتہن دوم جزو جائداد مندرجہ رہن ماقبل دعوی استفادہ قاعدہ تعبیر کا باوجود اسکے کر سکتا تھا کہ اوسکو اطلاع کفالت ماقبل سکے ہو مقدمہ چھگن لال بنام بھیو لچند (۱)، ولکھمی داس بنام جمنا داس (۲) ملاحظہ طلب لیکن قید جدید سے نسبت حقوق مرتہن دوم کے کوئی وجہ لفظ نوٹس کے نئے معنی قائم کرنے کی نہین پائی جاتی مرتہن دوم نے اپنا رہن نامہ تابع اس قید کے منظور کیا اور نیز تابع اوس تعبیر کے جو لفظ نوٹس کے بیشتر کی گئی تھی اور اوسکو کوئی وجہ صحیح شکایت کے نہین ہے اثر رجسٹری کے وقعت قائم رکھنے کا اب بھی وہی ہے جو اوس وقت تھا کہ جب فیصلہ مقدمہ لکشمی داس بنام دسرتھ (۳) کیا گیا تھا۔

ان وجوہ سے ہم ڈگری عدالت ماتحت کو معہ خرچہ کے بحال رکھتے ہین ڈگری بحال رکھی گئی۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس سر ایل اینچ جنکنس صاحب چیف جسٹس وکرو صاحب جسٹس

۱۹۰۲ء ۲۶ مارچ

صفحہ کتاب انگریزی ۵۴۳

چیمبر سری نواس بھٹ (ابتداً مدعی) اپیلانٹ بنام کرشن اپا (ابتداً مدعا علیہ نمبر ۲) ریسپانڈنٹ +

اجرا۔ نیلام اجرائے ڈگری جو فریباً کرایا گیا ہو۔ فریب۔ خریدار بے گناہ۔ خریداری بعوض بمل مالیتی۔ ناکافی ہونا قیمت کا۔ نالش منسوخی نیلام۔

ایک ڈگری یکطرفہ فریباً مدعا علیہ اول نے بنام مدعی حاصل کی اور اوسکے اجرا مین اراضی مدعی مالیتی الہ‍ ــــ نیلام کی گئی اور اوسکو مدعا علیہ دوم نے بعوض ایک خرید کیا مدعی نے نالش منسوخی نیلام اور دلاپانے قبضہ اراضی کی دائر کی واقعات مجوزہ عدالت ماتحت یہ تھے (۱) ڈگری فریب سے حاصل کیگئی (۲) جائداد بہت کم قیمت پر نیلام ہوئی خریدار کو کوئی علم فریب کا نہ تھا۔

تجویز ہوئی کہ مدعی بمقابلہ خریدار (مدعا علیہ نمبر ۲) استحقاق منسوخ کرانے نیلام کا نہین رکھتا جبکہ جائداد اجرائے ایسی ڈگری مین نیلام ہو جو فریباً حاصل کی گئی ہو محض

(۱) ۱۸۹۲ء انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۶۰ (۲) ۱۸۹۷ء انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۴
(۳) ۱۸۸۶ء " " " جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۸

+ اپیل دوم نمبر ۳۸۷ سنہ ۱۹۰۱ء

سنہ ۱۹۰۲ء

چھتمبر
بنام
گرشن اپا

ناکافی ہونا قیمت کا قطع نظر شرکت یا علم فریب کے بنفسہ کوئی ایسا امر نہیں ہے جو نیلام کے منسوخ کرنیکے لئے کافی ہو۔

مقدمہ عبدالحی بنام نواب راج (۱) کی نسبت رائے ظاہر کی گئی۔

اپیل دوم بنارضی فیصلہ آرنائٹ صاحب جج ضلع دھارواڑ مشعر منسوخی ڈگری راؤ صاحب ششگری آر کاپی کار جائنٹ جج ماتحت درجہ دوم۔

نالش منسوخی نیلام اراضی جو باجرائے ڈگری یکطرفہ عمل مین آیا اس بنا پر کہ ڈگری فریبًا حاصل کی گئی تھی۔

۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۷ء کو مسمی ایلاپا بن چننباپا مدعا علیہ نمبر ۱ نے ایک ڈگری یکطرفہ (نمبر ۲۳۰ سنہ ۱۸۹۷ء) بنام مدعی حاصل کی اور اوسکے اجرا مین اراضی متنازعہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء کو نیلام کی گئی اور اوسکو مدعا علیہ نمبر ۲ گرشن اپا نے خرید کرکے اوس کا قبضہ حاصل کیا۔

اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء مین مدعی نے یہ نالش واسطے منسوخی نیلام اور دلاپانے قبضہ کے دائر کی اوس نے یہ بیان کیا کہ ایلاپا نے فریبًا اوسکے نام ڈگری بزمانہ غیر حاضری اوسکے (مدعی کے) جبکہ وہ ہندشمالی مین تھا اور بلا اوسکے (مدعی کے) علم کے حاصل کی اراضی متنازعہ قیمتی مال فریبًا گرشن اپا مدعا علیہ کے ہاتھ بعوض اقل کے نیلام کی گئی اور بعد نیلام کے سازش سے مدعا علیہ نمبر ۲ خریدار کو ایک اسامی نے جو مدعی کی طرف سے دس سال کے پٹہ پر قابض تھا اراضی مذکور حوالہ کی

مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ نے بیانات مندرجہ عرضی دعوی سے انکار کیا کہ ڈگری بربنائے ایک تمسک کے حاصل کی گئی تھی جو مدعی نے مدعا علیہ نمبر ۱ کو بعوض بدل مالیتی کے لکھدیا تھا مدعا علیہم نے اس امر سے انکار کیا کہ ڈگری مدعی کے غیر حاضری مین حاصل کی گئی تھی اور یہ بیان کیا کہ اوسکو پورا حال اوسکا اور نیلام اجرائے ڈگری کا معلوم تھا۔

جج ماتحت نے ڈگری بحق مدعی اس تجویز سے صادر کی کہ ڈگری فریبًا حاصل کی گئی تھی اور اسوجہ سے نیلام کالعدم تھا۔

بر طبق اپیل منجانب مدعا علیہ نمبر ۲ (خریدار) صاحب جج ضلع نے ڈگری کو منسوخ اور

(۱) (سنہ ۱۸۶۸ء) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۹۶

سنہ ۱۹۰۲ء
چینتمبر
بنام
کرشن اپا
۵۴۵

نالش ڈسمس کیا حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ اگر ڈگری فریباً بھی مدعا علیہ اول نے حاصل کی ہو تاہم مدعی کا کوئی چارہ کار بمقابلہ مدعا علیہ دوم (خریدار) نہیں ہے بجز اسکے کہ درخواست حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے پیش کرے حاکم موصوف کی یہ رائے تھی کہ خریدار بیگناہ کی حفاظت ضروری ہے اور جو حقوق خود عدالت سے خرید کئے گئے وہ پورے طور پر قائم رہنے چاہئیں

مدعی نے اپیل دوم پیش کیا لیکن قبل سماعت کے وہ فوت ہوا اور نام چینتمبر اوسکے پسر اور وارث کا درج مسل کیا گیا۔

شیام راو وٹھل منجانب اپیلانٹ (مدعی) ہر دو عدالت ہائے ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ ڈگری جو مدعا علیہ اول نے بنام مدعی حاصل کی فریبی تھی ہماری گذارش یہ ہے کہ نیلام سے جو باجراے ایسی ڈگری کے عمل میں آیا ہو جو فریباً حاصل کی گئی ہو کوئی حق خریدار (مدعا علیہ نمبر ۲) کو نہیں حاصل ہوا۔

[جنکنس صاحب چیف جسٹس۔ لیکن خریدار کوئی فریق ڈگری کا نہ تھا اور اوسکو علم فریب کا نہ تھا اوس نے جائداد بالعوض بدل مالیتی کے خرید کی پس کسطرح یہ نالش بمقابلہ اوسکے ہو سکتی ہے؟]

ہماری گذارش یہ ہے کہ چونکہ ڈگری پر داغ فریب تھا لہذا نالش ہو سکتی ہے مقدمات پران ناتھ راے بنام مہیش چندر (۱) و دوارکا پرشاد بنام لچھمن داس (۲) و رادہا رمن شاہا بنام پران ناتھ راے (۳) ملاحظہ طلب اور ڈگری منسوخ ہو سکتی ہے مقدمات عبد المومن بنام محمد غازی چودہری (۴) و بھشونت آپا بنام راو (۵) و عبد الحئی بنام نواب راج (۶) و ریوا مہتون بنام رام کشن سنگہ (۷) ملاحظہ طلب اگر نیلام منسوخ کیا جاے تو خریدار کو چارہ کار بمقابلہ بایع (مدعا علیہ نمبر ۱) حاصل ہو سکتا ہے ہم اب واپس کرنے زر ثمن پر جو خریدار نے ادا کیا آمادہ ہیں جائداد اوس سے زیادہ مالیت کی تھی اور باوجود اسکے وہ اعمار بر نیلام ہوئی خریدار کا طریق عمل مشتبہ ہے وہ پیشتر سے بحیثیت مرتہن آراضی متصلہ قابض تھا اور اوسکو مدعی کی آراضی کے قبضہ حاصل کرنیکی خواہش تھی اوسکو کارروائی متعلقہ نیلام سے تعلق تھا وہ بلا شبہہ کوئی فریق ڈگری فریبی کا نہ تھا مگر تھا

(۱) (۱۸۹۵ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۶ (۲) (۱۸۹۹ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۴۹
(۳) (۱۹۰۰ء) " " " کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۴۷۵ (۴) (۱۸۹۴ء) " " کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۵
(۵) (۱۸۶۶ء) " " بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۷ (۶) (۱۸۶۸ء) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۹۶
(۷) (۱۸۸۶ء) اپیلہاے ہند جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۸

سنہ ۱۹۰۲ء
چھتر بنام کرشن ایا

ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ بدل ناکافی تھا لیکن عدالت اپیل ماتحت نے منسوخی نیلام سے بدین وجہ انکار کیا کہ بے ضابطگی کارروائی مین نہ تھی

ایس آر ڈاکٹر (از طرف داجی اباجی کھرے) منجانب رسپانڈنٹ (مدعا علیہ نمبر ۲) یہ نہین معلوم ہوتا کہ فریب مظہرہ کیا تھا عدالت اپیل ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ نیلام عدالتی کسی طرح بے ضابطہ یا سازشی نہ تھا

نظیر مقدمہ جان علی بنام جان علی چودہری (۱) مؤید ہماری حجت کا ہے اور اوس سے توضیح فیصلہ مقدمہ عبدالحئی بنام نواب راج (۲) کی ہوتی ہے نیز مقدمہ مہیش چندر بنام دوارکا ناتھ (۳) ملاحظہ طلب۔ نیلام اگر نیک نیتی سے کیا جاوے اور بعوض بدل مالیتی ہوسکے تو منسوخ نہین کیا جا سکتا دیکھو مقدمہ ریو امہتون بنام رام کشن سنگہ (۴) بجز اسکے کہ خریداری نیلام عدالتی پر داغ فریب ہو عدالت نیلام کو منسوخ نکریگی محض ناکافی ہونا بدل کا کوئی وجہ منسوخی نیلام کی نہین ہے بجز اسکے کہ کوئی ایسی بے ضابطگی ہو جس سے قیمت مین کمی واقع ہوئی ہو مقدمہ زین العابدین خان بنام محمد اصغر علیخان (۵) و متھرا موہن بنام لکھے کمار (۶) و پلایا بنام راجندر (۷) ملاحظہ طلب۔

عدالت ماتحت نے صاف یہ تجویز کی ہے کہ ہمارے طرف سے کوئی فریب نہ تھا یہ ایک تجویز امر واقعاتی کی ہے۔

شیام راو نے جواب دیا۔ عدالت ہائے ماتحت نے یہ تجویز کی ہے کہ بدل قطعاً ناکافی تھا اور وہ ڈگری جسکے بموجب نیلام ہوا فریبی تھی۔

یہ امر کہ قیمت جو خریدار نے ادا کی کلیتاً ناکافی تھی مساوی بے ضابطگی کے ہے جس سے عدالت کو اختیار منسوخی حاصل ہوتا ہے جسنے اپنی آمادگی خریدار کو اوسکے انکار دینے کی ظاہر کی اوس طریقہ پر جو اجلاس کامل نے بمقدمہ عبدالحئی بنام نواب راج (۲) اختیار کیا عمل کیا جاتا۔

مقدمہ بعد بحث کے اسلئے ملتوی رہا کہ اپیلانٹ کی آمادگی ادائے انکار کی اطلاع مدعا علیہ کو دیجاے بعدازان عدالت کو یہ اطلاع دی گئی کہ مدعا علیہ اوس رقم کے قبول کرنے پر ناراضی ہے بلکہ قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔

جنکس صاحب چیف جسٹس۔ اس اپیل مین بحث یہ ہے کہ آیا مدعی مستحق منسوخ کرانے

(۱) (۱۸۶۹ء) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۳
(۲) (۱۸۶۸ء) ،، ،، جلد ۹ صفحہ ۱۹۶
(۳) (۱۸۷۵ء) ،، ،، جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۰
(۴) (۱۸۸۶ء) اپیلہائے ہند جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۸
(۵) (۱۸۹۷ء) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد [illegible] صفحہ ۱۶۶
(۶) (۱۸۹۶ء) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۰۶
(۷) (۱۸۹۶ء) ،، ،، بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۳

۱۹۰۲ء

چیمبر
بنام
کرشن ابا ۵۴۷

نیلام کا جو باجراے ایک ڈگری یکطرفہ کے عمل مین آیا جو فریباً خلاف اوسکے اوسکی غیر حاضری مین حاصل کی گئی صاحب جج ضلع دہارواڑ نے برطبق اپیل فیصلہ خلاف مدعی کے اس تجویز سے کیا کہ اوسکو کوئی چارہ کار بمقابلہ خریدار نہین ہے بجز اسکے کہ ہائی کورٹ مین درخواست حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے پیش کیجاے ... . خریدار بیگناہ کی حفاظت اور اون حقوق کا جو خود عدالت سے خرید کئے گئے ہون قائم رکھنا ضروری ہے"۔

بنا راضی اس فیصلہ کے مدعی نے اپیل کیا واقعات اہم بہت تہوڑے ہین وہ یہ ہین (۱) ڈگری فریب سے حاصل کی گئی (۲) خریدار نیلام اجراے ڈگری کی نسبت یہ ثابت نہین ہے کہ وہ فریب مین شریک تھا (۳) زرثمن اصل مالیت جائداد سے بہت کم تہا۔ فریب سے ہمیشہ دعوی حصول چارہ کار قرین عدالت کا پیدا ہوتا ہے اور اگر فریب کا ہونا ثابت ہو جاے تو بربناے عدل کل معاملات جو اوسپر مبنی ہون گو وہ کسی ذریعہ سے کئے گئے ہون اور باوجود کسی ترکیب کے کہ جس سے اونکی حفاظت کی کوشش کی گئی ہو منسوخ کئے جائینگے پس یہ غیر اہم ہے کہ آیا یہ ذریعہ ڈگری عدالت عدل تہی اور خریداری بموجب اوسکے کی گئی یا یہ کہ تجویز قانونی تہی یا یہ کہ دیگر معاملات مابین فریب کنندگان عمل مین آے یا نہین ..... برطبق صاف طور پر ثابت ہو جانے فریب کے کسی زمانہ کے منقضی ہونے سے وہ اشخاص جو فریب مین شریک ہون یا وہ جو بذریعہ اونکے دعویدار ہون اوس اختیار عدل سے بری نہین ہو سکتے جو اونکو نتیجہ اونکے حصول ناجائز سے محروم کرے گی" مقدمہ بودن بنام ایونس (۱) ملاحظہ طلب ہے ساتھہ اوس شرط کے جو از روے ایکٹ حد سماعت قائم کی گئی وہ اصول جو لارڈ کاٹن ہم صاحب نے بیان کئے ہین بدرجہ مساوی اس عدالت سے متعلق ہین فریب کے ثابت ہونے سے عدالت کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے بحث یہ ہے کہ کس کے خلاف وہ استعمال کیا جاے گا یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ بمقابلہ کل اون شخصون کے کیا جاے گا جو فریب مین شریک ہون لیکن مسٹر شیام راو وٹہل کی منجانب اپیلانٹ یہ حجت ہے کہ یہ حد اختیار سماعت کی نہین ہے اور اسلئے اونہون نے حوالہ مقدمہ عبد الحی بنام نواب راج (۲) کا دیا جسمین بجواب اس استصواب کے کہ آیا خریدار نیک نیت بعوض بدل مالیتی جسکو اطلاع بوقت نیلام اجراے ڈگری کے نہو نیلام کے منسوخی سے محفوظ ہے یا نہین عدالت اجلاس کامل کلکتہ نے جواب مین یہ

(۱) ۱۸۴۳ء مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۱۰ صفحہ ۵۷ و صفحہ ۲۸۱ (۲) ۱۸۶۸ء ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۹۶

سنہ ۱۹۰۲ء

پتمبر ۵۴۸ بنام کرشن اپا

فرمایا تہا۔ ہماری یہ راے ہے کہ فیصلجات مین اسقدر تحریر نہین ہے کہ کسی حالت مین نیلام بمقابلہ خریدار کے منسوخ نہین کیا جاسکتا ہر مقدمہ مین عدالت مجوز مقدمہ کو یہ تجویز کرنی چاہیے کہ آیا مطابق اصول انصاف اور عدل نیکنیتی کے نیلام منسوخ ہونا چاہیے یا نہین، یہ حجت کی گئی ہے کہ نا کافی ہونا قیمت کا ایک ایسا امر ہے جس سے عدالت اپنے اختیار کے استعمال کرنے پر مائل ہوگی اور اس بارہ مین ہمکو حوالہ مقدمہ ریوا مہتون بنام رام کشن سنگہ (۱) کا دیا گیا ہے نہ اسوجہ سے کہ اوسمین بصراحت یہ تجویز کی گئی تہی کہ کافی ہونا بدل کا واسطے محافظت خریدار کے ضروری ہے بلکہ اسوجہ سے کہ چونکہ حکام عالیمقام نے بصراحت یہ تجویز کی کہ قیمت کافی تہی لہذا یہ بحث کی گئی کہ اونکی راے مین یہ ایک امر اہم مقدمہ مین تہا۔

نسبت اس امر کے بعض مشہور فیصلجات انگلستان اور آیرلینڈ کا بغور دیکہنا اسغرض سے کار آمد ہوگا کہ وہان نسبت اس امر کے کیا تصور کیا گیا ہے ۱۸۱۳ء مین مقدمہ گور بنام اسٹیکپول (۲) روبرو ہوس آف لارڈس کے بر طبق اپیل بنا راضی ڈگری صادرہ لارڈ کلار آیرلینڈ مین پیش ہوا اور لارڈ ریڈسڈیل نے بعد تذکرہ ڈسمسی دعوی بحکم لارڈ کلیر یہ فرمایا (صفحہ ۲۹) حاکم موصوف کی راے مین یہ فیصلہ اس بنا پر (علاوہ انقضاے میعاد کے) کیا گیا کہ جان اسٹیکپول ساکن گریک برین خریدار باجراے ڈگری عدالت بعوض بدل مالیتی بلا اطلاع فریب کے تہا لیکن حاکم ممدوح کو اس امر مین بہت شبہہ تہا کہ آیا اس سے حفاظت ہوسکتی ہے کیونکہ اونکی راے مین یہ صاف ظاہر تہا کہ ایسے حالات مین خریدار کو یہ دیکہنا اقل درجہ جہان تک کہ کارروائی روبرو عدالت سے معلوم ہوتا تہا لازم تہا کہ کوئی فریب تو اس معاملہ مین نہ تہا لیکن یہ مقدمہ روبرو حکام عالیمقام کے پیش نہین ہوا لہذا اوسکی بابت کچہ زیادہ کہنا ضروری نہین ہے۔ بمقدمہ بودن بنام یونکس (۳) سر اڈورڈ سگڈن نے (جو بعدہ لارڈ سینٹ لیونارڈس ہوگئے) بعد حوالہ دینے اس فقرہ کے یہ فرمایا یہ بہت زیادہ ہے اور مجہکو اوس راے پر نہایت احتیاط سے عمل کرنا چاہیے اگر مجہکو یہ معلوم ہو کہ خریدار نے جبکہ فریب صاف طور پر ملاحظہ ڈگری سے ظاہر تہا خریداری کی تو مین یہ تجویز کرونگا کہ اوسکو اطلاع فریب کی تہی لیکن مجہکو بہت تامل خریدار پر عائد کرنے نتائج اوس قیاس میکی ہوگا جسکو اطلاع معنوی فریب تصور کرتے ہین جسکو عدالت یا عہدہ داران عدالت نے یا

(۱) ۱۸۸۱ع لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۸

(۲) ۱۸۱۳ع ریورٹ ڈونگ صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۸ (۳) ۱۸۴۲ع ریورٹ جونس و لاتوس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۲۵۰

سنہ ۱۹۰۲ء

چھیمبر ۹۷۳ بنام کرشن دیا

کونسل نے جسکو مقدمہ سے تعلق تہا دریافت نہیں کر پایا اور جنپر یہ لازم تہا کہ عدالت کو ایسی ڈگری صادر نکرنے دین جو از روے واقعات مقدمہ جایز نہتی" سر ایڈورڈ سگڈن نے اپنی تجویز مین مفصل اور بالاستیعاب کل مقدمات متعلقہ اس امر پر بحث کی اور ہمارے لئے یہ کافی ہے کہ حوالہ اونکے فیصلے کا دین مقدمہ کول کلف بنام لوکر (۱) جلا شبہہ نیلام بقیمت ناکافی منسوخ کیا گیا تہا لیکن لارڈ ایلڈن صاحب نے یہ تجویز کی کہ خریدار بخوبی اون کل حالات سے واقف تہا جو نیلامات سے تعلق رکہتے تہے حکام عالیمقام پریوی کونسل نے مقدمہ لالہ بنسی دہر بنام کنور بندیشری (۲) اسطور پر نسبت اسمعاملہ کے تجویز کی "یہ مسئلہ کہ کوئی فرق مابین خریدار بے گناہ اور ایسے خریدار کے جسپر الزام ایسے فریب کا ہو جس سے نیلام جراید گری عمل مین آیا ہو ہونا چاہیئے حکام کی رائے مین کلیتًا ناقابل پذیرائی ہے صورت اول الذکر مین بحث یہ ہے کہ دو فریق بیگناہ مین سے کسکو نقصان برداشت کرنا چاہیئے اور صورت آخر الذکر مین بحث یہ ہے کہ آیا اوس شخص کو جس نے دوسرے فریق کو نقصان پہونچایا یہہ اجازت دیجائیگی کہ اپنے فعل بیجا کے نتیجہ سے فائدہ اوٹھاوے عدالت عدل گستر کو جایز ہے کہ وہ ایک صورت مین کوئی حکم ندے لیکن دوسری صورت مین نیلام کو مع یا بلا شرائط کے منسوخ کرے"۔

واضح ہو کہ ان مقدمات مین سے کسی مین محض کمی زر ثمن قطع نظر شرکت یا علم فریب کے ایک ایسا امر قرار پایا ہے جو بنفسہ واسطے جواز منسوخی نیلام بعلت ڈگری کافی ہو اور مقدمات مذکور مین کوئی ایسا اصول بیان نہین کیا گیا ہے کہ امکانًا قطع نظر فیصلہ اجلاس کامل مندرجہ کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۹۶ (۳) جس سے اس قسم کا نتیجہ جائز ہو بلاشبہہ اس فیصلہ اجلاس کامل مین الفاظ عام استعمال کئے گئے ہین لیکن یہ امر کہ یہ منشاء تہا کہ صورت کمی قیمت اوسمین داخل ہو میری رائے مین ایک فیصلہ مابعد مسٹر بارنس پیکاک صاحب سے صاف ظاہر ہے جنہون نے فیصلہ اجلاس کامل صادر کیا تہا وہ تجویز ۱۳ جنوری ۱۸۶۸ء کو صادر کی گئی تہی اور ۸ جون سنہ مذکور کو مقدمہ جان علی بنام جان علی چودہری (۴) سر بارنس پیکاک صاحب اور متر صاحب جسٹس نے فیصل کیا تہا وہ نالش واسطے منسوخی نیلام صیغہ اجراے ڈگری کے تہی منصف نے جس نے سماعت نالش کی نیلام کو منسوخ کیا اور اوسکی ڈگری کو صاحب جج نے اس بنا پر بحال رکہا کہ قیاس کافی سازش فریبی کا مابین ہبیر ب اور خریدار نیلام کے پیدا ہوتا تہا کہ جس سے وجہ کافی منسوخی نیلام کہی حاصل

(۱) (۱۸۱۶ء) ریورنڈ ولنگ صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۲ (۲) (۱۸۶۶ء) پلیہاے ہند مولا مور صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۷ بصفحہ ۳۰۳

(۳) (۱۸۶۸ء) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۶

سنہ ۱۹۰۲ء چیمبر بنام کرشن ایا

ہوتی تھی" بر طبق اسکے مقدمہ اپیل دوم مین روبرو ہائی کورٹ کے پیش ہوا اور اوسوقت سر بارنس پیکاک صاحب نے بوقت صدور تجویز یہ فرمایا " خاص امور جنکی بنا پر صاحب جج نے یہ تجویز کی ہے کہ مابین اجارہ دار اور خریدار نیلام کے فریب کاروائی ہوئی یہ ہین اول مابین خریدار اور مدعی کے عداوت تھی ثانیاً ہیرب چندر نائب اجارہ دار بوقت نیلام موجود تھا ثالثاً زر ثمن جو وصول ہوا نا کافی تھا رابعاً مدعی کو اوس نیلام سے جو ہونیوالا تھا واقف نہونے دیا گیا ہم ہرگز یہ کہنا نہین چاہتے کہ صاحب جج نے نسبت اس واقعہ کے غلط نتیجہ نکالا لیکن ہم یہ تصور کرتے ہین کہ ٹہیک ٹہیک کوئی شہادت قانونی اوس نتیجہ کے نکالنے کے لئے نہ تھی مقدمہ اسغرض سے واپس جانا چاہیئے کہ نسبت فریب اور سازش مابین خریدار نیلام اور مدعی ڈگری کے تجویز کیجائے" پس اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ حکام ذیعلم نے کمی قیمت کو تنہا وجہ کافی منسوخی نیلام تصور نہین کیا کیونکہ گو اسمضمون کی تجویز جو اپیل دوم مین اونپر قابل پابندی تھی موجود تھی مگر اونہون نے مقدمہ کو واسطے تجویز اس امر کے بر بنائے مواد مناسب کے واپس بہیجا کہ آیا فریب یا سازش مین خریدار نیلام شریک تھا یا نہین -

ہماری راے مین یہی صحیح راے ہے - خریدار بعوض بدل جائز جسکو اطلاع نہو عدالت عدل مین قابل رعایت تصور کیا جاتا ہے اور مقابلہ ویسے عدالت اپنے اختیار کو مخالفانہ استعمال نہین کرتی ساتہہ ہی اسکے محض کمی قیمت سے کوئی شخص فہرست ایسے خریدارون سے خارج نہین ہو جاتا کیونکہ اگر بدل مالیتی ہو تو اوسکے کافی ہونیکی نسبت تفتیش نہین کیجاتی "خریداریون مین بحث یہ نہین ہوتی ہے کہ آیا بدل کافی ہے یا نہین بلکہ یہ ہوتی ہے کہ آیا بدل قیمتی ہے یا نہین کیونکہ اگر بدل ایسا ہو جس سے مدعا علیہ حسب مراد اسٹیٹوٹ ۲۷ ملکہ جلوس ایلزبتہہ خریدار ہو جاے اور وہ زیر حفاظت قانون مذکور آجاے تو اوسپر صیغہ عدل مین الزام نہ لگانا چاہیئے" مقدمہ بیسٹ بنام نوٹرو وردی (۱) ملاحظہ طلب رسپانڈنٹ مقدمہ ہذا اسی قسم کا ہے پس ہماری راے مین اوسکا نیلام منسوخ نہ ہونا چاہیئے چنانچہ ہم ڈگری عدالت اپیل ماتحت کو معہ خرچہ کے بحال رکھتے ہین

ڈگری بحال رکھی گئی -

(۱) مقدمات ہدایتی مولفہ ہوائٹ و ٹیوڈر صاحبان طبع ہفتم جلد ۲ صفحہ ۱۵۰

یکم اپریل ۱۹۰۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۵۵۱

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس فلٹن صاحب جسٹس و کرو صاحب جسٹس

داسو در تر میک و ہریپ (لا بتلا مدعی) اپلانٹ بنام رگھونا تھ ہری و یک کس دیگر (لا بتلا مدعا علیہما) ریسپانڈنٹان +

ثالثی۔ فیصلہ ثالثی۔ منسوخی فیصلہ ثالثی بوجہ بد اعمالی مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۵۲۱ و ۶۲۲۔ عملدرآمد۔ ضابطہ۔

جس صورت مین کہ فیصلہ ثالثی جو حسب باب ۳۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) برطبق سپردگی ثالثی اثناے نالش صادر کیا گیا ہو بوجہ بد اعمالی ثالث کے منسوخ کیا جاے تو حکم منسوخی فیصلہ کی نظر ثانی حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہین ہو سکتی وہ ایک حکم درمیانی ہے اور اوسکی نسبت اوس اپیل مین جو بناراضی ڈگری مصدورہ نالش مذکور کیا جاے عذر کیا جا سکتا ہے۔

درخواست بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی ہائیکورٹ از دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) بناراضی فیصلہ راو بہادر نگر داس نروتم داس ناناوتی جج ماتحت درجہ اول مقام تھانہ۔

برطبق درخواست فریقین امور نزاعی اس نالش کے بتاریخ ۳۔ اپریل ۱۹۰۰ء سپرد ثالثی کیے گئے کارروائی ثالثی عمل مین آئی لیکن اکتوبر ۱۹۰۰ء مین نزاعات پیدا ہوے اور ۱۱ نومبر ۱۹۰۰ء کو مدعا علیہم نے ثالثان کو اطلاع دی کہ معاملہ سپرد شدہ کی بہ نسبت کارروائی نکریں ۲۶ نومبر کو مدعا علیہم نے عدالت مین درخواست اس شکایت سے پیش کی کہ ثالثان اور مدعی سازش سے کارروائی کرتے ہین اور یہ استدعا کی گئی کہ سپردگی ثالثی منسوخ کیجاے ایک حکم صادر کیا گیا کہ اطلاع نامہ جاری کیا جاے کہ مدعی وجہ ظاہر کرے کہ کیون مدعا علیہم کی درخواست منظور نہ ہو۔ لیکن اس عرصہ مین ثالثان نے کارروائی یکطرفہ کی اور اونھون نے اپنا فیصلہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۰ء کو صادر کیا۔

برطبق درخواست مدعا علیہم کے جج ماتحت نے یہ تجویز کی کہ کارروائی ثالثان بعد ۱۱ نومبر ۱۹۰۰ء کے ناجائز تھی اور اونھون نے فیصلہ کو حسب دفعہ ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے منسوخ کیا۔ مدعی نے برطبق اسکے ہائیکورٹ مین درخواست حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے

+ درخواست نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۲ء بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی

سنہ ۱۹۰۲ء

پیش کی -

دامودر ۵۵۱ بنام رگھوناتھ

داجی ایاجی کھرے منجانب سائل (مدعی)

فلٹن صاحب جسٹس - ہم فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مصدرہ مقدمہ چیتر سنگھ بنام لیکھراج سنگھ (۱) سے اتفاق کرتے ہین اور یہ تجویز کرتے ہین کہ اوس حکم کے ناراضی سے جو حسب دفعہ ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی مشعر منسوخی فیصلہ ثالثی جو حسب باب ۳۷ مجموعہ کے بر طبق سپردگی ثالثی اثناے نالش ہین بر بناے بد اعمالی ثالثان صادر ہوا ہو نظر ثانی حسب دفعہ ۶۲۲ نہین ہو سکتی حکم جسکی شکایت ہے ایک حکم درمیانی ہے اور اگر وہ غلط ہو تو اوس اپیل مین جو بناراضی ڈگری مصدرہ نالش مذکور کیا جائے عذر کیا جاسکتا ہے پس ضرور ہے کہ ہم درخواست کو نامنظور کرین

درخواست نامنظور کی گئی

صیغہ نظر ثانی فوجداری

۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

باجلاس کینڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

صفحہ کتاب انگریزی ۵۵۲

بمعاملہ لکشمن گوبند نیر گودی ٭

ضابطہ فوجداری - ضابطہ عدالت مجسٹریٹ - استغاثہ خلاف ملزم کے داخل کیا گیا مگر سمن جاری نہین ہوا - مجسٹریٹ کو مقدمہ کاٹ دینے کا اختیار نہین ہے گو سمن کی درخواست مستغیث نے نکی ہو - وارنٹ تلاشی - مال جو پولیس نے بموجب وارنٹ کے گرفتار کیا ہو - دعوی فریق ثالث - تحقیقات مجسٹریٹ نسبت دعوی اشخص ثالث کے - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعہ ۵۹۳ -

جبکہ کوئی استغاثہ خلاف کسی شخص کے پیش کیا جاوے تو مجسٹریٹ کو مقدمہ کا فیصل کرنا لازم ہے اور اگر کوئی شہادت خلاف شخص ملزم کے پیش نہ کیجاوے تو اوسکو رہا کرنا چاہئے مستغیث بذریعہ فروگذاشت جاری کرانے سمن کے بنام شخص مذکور زمانہ غیر معین تک اوسکے اوپر الزام قائم نہین رکھہ سکتا سمن محض ذریعہ حاضر کرانے ملزم کا ہے اگر وہ خود بخود بلا سمن کے حاضر ہو تو اوسکو استحقاق ہے کہ استدعا کرے کہ بابت استغاثہ کے کارروائی کیجاوے یا وہ ڈسمس کیا جاوے -

٭ درخواست نظر ثانی فوجداری نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۲ء (۲) (سنہ ۱۸۹۳ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۳

سنہ ۱۹۰۲ء
بمعاملہ لکشمن گوبند سرگودی

جب کوئی مال بموجب وارنٹ تلاشی کے گرفتار کیا جاوے تو مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ تحقیقات کرے تاکہ وہ اوسکی نسبت حکم دے سکے اگر کوئی شخص ثالث حاضر ہو اور یہ بیان کرے کہ مال جو گرفتار کیا گیا اوسکا ہے اور اوسکی بابت ارتکاب جرم کا جو لگایا گیا نہیں ہوا تو مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ اوس فریق کا بیان سماعت کرے اور اگر ضرورت ہو تو مال مالک کو دیدے

۵۵۳ مجسٹریٹان کو احتیاط رکھنا چاہیے کہ اونکی عدالت مین کارروائی بعجلت معقول کیجاے تاکہ فریقین کو نامناسب تکلیف بوجہ توقف بیجا کے نہ ہو۔

بمقدمہ بمعاملہ رتن لال رنگیل داس، (۱) کی نسبت شبہہ ظاہر کیا گیا۔

درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) واسطے نظر ثانی حکم مقدر دیدہ مسٹر ایس ڈراکپ صاحب مجسٹریٹ چہارم پریزیڈنسی بمبئی۔

سایل نے جسکے خلاف استغاثہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو داخل کیا گیا تھا مجسٹریٹ سے یہ درخواست کی کہ اوس مقدمہ مین جو اوسکے خلاف تھا کارروائی کیجاے لیکن مجسٹریٹ نے اس بنا پر انکار کیا کہ کوئی حکمنامہ خلاف سائل کے جاری نہین ہوا تھا۔

چنانچہ سائل نے ہائیکورٹ مین حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے درخواست اس حجت سے پیش کی کہ مجسٹریٹ پر فیصل کرنا مقدمہ کا جو اوسکے خلاف تھا لازم تھا اوس نے یہ بھی استدعا کی کہ چھاپے کا اسباب جو اوسکا تھا اور جو بموجب وارنٹ تلاشی کے جو اوسکے بھائی کے خلاف جاری ہوا تھا اوسکو (سائل کو) واپس دیا جاوے۔

واقعات اسمقدمہ کے حسب ذیل تھے۔

۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو مسمس گرہیم مستغیثہ نے ایک استغاثہ پیش کیا جسمین اوس نے لکشمن گوبند اور اوسکے بھائی پانڈورنگ گوبند پر الزام خیانت مجرمانہ و تصرف مجرمانہ کا نسبت بعض اسباب چھاپہ کے جسکی مالیت ۱۰۰۰ روپیہ تھی لگایا تھا۔

اوسی تاریخ کو مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ سمن بنام ملزم اور وارنٹ تلاشی واسطے گرفتاری مال متذکرہ استغاثہ کے جاری ہو لیکن چونکہ مستغیثہ نے صرف طلبانہ بابت سمن بنام پانڈورنگ گوبند سرگودی کے ادا کیا اور رسوم بابت سمن بنام لکشمن سائل کے داخل نہین کی لہذا کوئی حکمنامہ اوسکے نام جاری نہین کیا گیا۔

وارنٹ تلاشی ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو جاری ہوا اور اوسکی تعمیل ۱۷ ستمبر کو کی گئی اور اوس تاریخ کو مال روبرو مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا۔

(۱) سنہ ۱۸۹۲ء انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۷

سنہ ۱۹۰۲ء
بمعاملہ لکشمن گوبند نرگودی ۵۵۴

۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کو کہ تاریخ واسطے سماعت مقدمہ کے مقرر کی گئی تھی مستغیث حاضر نہیں ہوا اور مقدمہ خارج کیا گیا اور مال جو بموجب وارنٹ تلاشی کے گرفتار کیا گیا تھا اوسکے واپس کرنیکا حکم اون اشخاص کو کہ جنکے قبضہ مین وہ پایا گیا تھا صادر ہوا یہ شخص مسمی لکشمن سائل تھا۔

اوسی تاریخ کو لکشمن سائل عدالت مین حاضر ہوا اور اوس نے یہ درخواست کی کہ مستغیثہ اس امر پر مجبور کی جاوے کہ اوس مقدمہ کی جو اوس پر دائر کیا گیا تھا پیروی کرے لیکن چونکہ کوئی سمن بنام اوسکے جاری نہین کرایا گیا تھا اور مقدمہ بوجہ غیر حاضری مستغیثہ کے خارج کیا گیا تھا لہذا مجسٹریٹ نے یہ تصور کیا کہ وہ اس استدعا کو منظور نہین کر سکتا۔

۲۷ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو مسس گریہم مستغیثہ پھر روبرو مجسٹریٹ کے حاضر ہوئی اور اوسنے یہ درخواست کی کہ مقدمہ پانڈورنگ گوبند پھر فہرست پر قائم کیا جاوے اور وارنٹ تلاشی جدید جاری ہو مجسٹریٹ نے یہ دونون درخواستین منظور کین۔

دوسری وارنٹ تلاشی کی تعمیل ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوئی اور مال روبرو مجسٹریٹ کے اوسی روز پیش کیا گیا۔

لکشمن سائل پھر روبرو عدالت کے حاضر ہوا اور اوسنے یہ استدعا کی کہ اوس مقدمہ مین جو اوس پر دائر کیا گیا تھا کارروائی کیجاوے لیکن چونکہ مستغیثہ نے صرف واسطے پھر قائم کرنے مقدمہ کے بنام پانڈورنگ گوبند درخواست کی تھی لہذا مجسٹریٹ نے سائل کی استدعا منظور کرنے سے انکار کیا۔

مقدمہ جو بنام پانڈورنگ گوبند نرگودی کے تھا اوسمین کارروائی نہین کی گئی کیونکہ وہ بمبئی سے فرار ہو گیا تھا اور جو وارنٹ کہ اوسکے نام جاری کیا گیا تھا اوسکی تعمیل نہین ہو سکی تھی۔

سائل نے اب ہائی کورٹ مین یہ درخواست اس حجت سے منجملہ دیگر حجتوں کے پیش کی کہ مجسٹریٹ پر اوس مقدمہ کا جو اوسکے نام تھا فیصل کرنا لازم تھا اور یہ استدعا کی کہ چھاپنے کا اسباب جسکو اوس نے اپنا مال بیان کیا اوسکو واپس دیا جاوے۔

مسٹر کولا (مع آر آر دیسائی) منجانب سائل۔

سی جے انشری (جی ایس مول گانونکر) منجانب فریق ثانی۔

کینڈی صاحب جسٹس — ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو مسس گریہم نے ایک استغاثہ عدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ چہارم مین جسکے عنوان مین نام پانڈورنگ کا لکھا تھا بابت خیانت مجرمانہ نسبت اسباب چھاپنے کے داخل کیا عبارت استغاثہ مین دو ملزمان کا نام درج تھا یعنی پانڈورنگ

۱۹۰۲ء
بمقابلہ لکشمن گوبند نرگودی
۵۵۵

اور لکشمن اوسکے بھائی کا۔

مجسٹریٹ نے استغاثہ پر الفاظ سمن و وارنٹ تلاشی تحریر کیے

وارنٹ تلاشی مین پولیس کو یہ حکم تہا کہ تلاشی اشیائے مذکور کی مکان یا دکان پانڈورنگ مین کرے چنانچہ چہہ صندوق مجمولہ اسباب چاندی کے گرفتار کیے گئے تہے مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا کہ مستغیث نے طلبانہ صرف واسطے سمن موسومہ پانڈورنگ کے ادا کیا اور اسوجہ سے کوئی حکمنامہ بنام لکشمن جاری نہین ہوا۔

۱۰۔ اکتوبر تاریخ مقررہ پر مستغیث حاضر نہین ہوئی کاغذ مقتضیہ دفعہ ۲۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین خانہ نام ملزم مین صرف پانڈورنگ مندرج ہے۔

خانہ حکم آخر مین حروف ڈی و اے والیس واو لکہے ہین (جس سے یہ مراد ہے کہ سایل غیر حاضر ہے مقدمہ خارج ہوا اور مال اوس شخص کو جسکے قبضہ مین وہ پایا گیا تہا" واپس دیا جاوے۔ یہ شخص مسلماً لکشمن تہا۔

۲۷۔ نومبر کو مسٹر گریہم نے مجسٹریٹ کے روبرو یہ درخواست پیش کی کہ اوسکا استغاثہ پہر قائم کیا جاوے اور وارنٹ تلاشی جدید جاری ہو۔

اسکی پشت پر مجسٹریٹ نے ۲۷ نومبر کو یہ تحریر کیا "حکم دیا جاتا ہے کہ مقدمہ پہر قائم کیا جاوے اور وارنٹ تلاشی جاری ہو۔

اوسی تاریخ کو وارنٹ تلاشی اس حکم سے جاری ہوا کہ پولیس اشیاے متذکرہ بالا کی تلاشی مکان یا دکان پانڈورنگ مین کرے چہہ بکس پہر گرفتار کیے گئے اور روبرو مجسٹریٹ کے لائے گئے۔

۱۱۔ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو مجسٹریٹ نے پشت کاغذ حسب دفعہ ۲۰۷ یہ تحریر کیا "ایسو والیس والیس واپسی وارنٹ ضمانت الٹ کی ۶ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو تعمیل کیجاوے۔

چنانچہ وارنٹ واسطے گرفتاری پانڈورنگ کے جاری ہوا لیکن اوسکی تعمیل اسوجہ سے نہین کیگئی کہ پانڈورنگ مسلماً بمبئی سے چلا گیا تہا۔

مقدمہ بنام پانڈورنگ عدالت مجسٹریٹ مین ملتوی ہے۔

لکشمن مع اپنے کونسل کے روبرو مجسٹریٹ کے ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کو اور پہر بعد دوبارہ قائم ہونے مقدمہ کے فہرست مجسٹریٹ پر یعنی دونون مرتبہ حاضر ہوا اور یہ درخواست کی کہ اوسکے نام سے مقدمہ مین کارروائی کیجاوے مجسٹریٹ نے اس بنا پر کہ کوئی حکمنامہ بنام اوسکے جاری

ستمبر ۱۹۰۲ء
بمعاملہ لکشمن گوبند نرگودی
۵۵۶

نہین ہوا تہا انکار کیا۔

لکشمن نے اب ہائی کورٹ مین اس شکایت سے درخواست پیش کی ہے کہ مجسٹریٹ کو لازم تہا کہ اوسمقدمہ کو جو اوسکے نام تہا فیصل کرے اور مزید بران اسباب چہاپے کا جو گرفتار کیا گیا تہا اوسکا (سائل کا) مملوکہ تہا اور مجسٹریٹ کو کوئی منصب عرصہ غیر معین تک اوسکے روک رکہنے کا نہ تہا۔

نسبت امر اول کے کوئی دقت نہین ہے کونسل کو جو منجانب مسس گرہم کے حاضر ہوا تسلیم ہے کہ اوسکی موکلہ کا لکشمن پر استغاثہ کرنیکا ارادہ نہین ہے اور یہ کہ وہ اوسپر رضامند ہے کہ مقدمہ جو بنام اوسکے ہے باضابطہ طور پر خارج کیا جاوے۔

یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ کسطرح پر مجسٹریٹ نے طلبانہ واسطے اجراے حکمنامہ کے مقدمہ استغاثہ خیانت مجرمانہ مین طلب کیا۔

جبکہ مسل مجسٹریٹ کے پاس واپس جاوے تو اوسکو مقدمہ موسومہ لکشمن پیش کرنا چاہیے اور اوسکا فیصلہ باضابطہ کرنا چاہیے بلحاظ کہ مسس گرہیم نے حکمنامہ بنام لکشمن جاری نہین کرایا کوئی وجہ معقول اسکی نہین ہے کہ مجسٹریٹ الزام خیانت مجرمانہ کو ملزم کے اوپر قائم رہنے دے۔

صورت اسباب چہاپنے کی مختلف ہے۔

ایک جانب لکشمن کا یہ بیان ہے کہ وہ اپنے بہائی پانڈورنگ سے باعتبار مال و اسباب کے علیحدہ ہے اور یہ کہ اسباب مذکور اوسکا ہے اور وہ کوئی جزو اوس اسباب کا نہین ہے جو مسٹر گرہیم متوفی نے پانڈورنگ کے سپرد کیا تہا اور یہ کہ اوسکو نقصان کثیر مجسٹریٹ کے اسباب مذکور کو زمانہ غیر معین تک روکنے سے ہوتا ہے بخلاف اسکے مسس گرہیم نے بذریعہ اپنے کونسل کے یہہ بیان کیا کہ یہ اسباب جزو اوس اسباب کا ہے جو مسٹر گرہیم متوفی نے پانڈورنگ کے سپرد کیا تہا اور بہائی شامل ہین اور اگر اسباب لکشمن کے سپرد کیا جائیگا تو وہ اوسکو علیحدہ کر دیگا اور اوسکا بڑا نقصان ہوگا۔

اندرین حالات لکشمن کے کونسل نے ہمسے یہ درخواست کی کہ وارنٹ تلاشی مجریہ مجسٹریٹ منسوخ کیا جاوے اور یہ حکم دیا جاوے کہ اوسکے موکل کو اسباب چہاپنے کا واپس کیا جاوے یا بہر حال مجسٹریٹ کو یہ ہدایت کیجاوے کہ کچہہ تحقیقات کرے تا کہ اسباب چہاپنے کا جسکو لکشمن اپنا بتلاتا ہے اور جسکو کوئی تعلق جرم متظہرہ سے نہین ہے زمانہ غیر معین تک مجسٹریٹ کی عدالت مین روک نرکہا جاوے۔

میری یہ رائے ہے کہ ہمکو اختیار منسوخ کرنے وارنٹ تلاشی کا نہین ہے مجسٹریٹ نے باستعمال اپنے اختیار تمیزی کے یہ تصور کیا کہ پیش کرنا اسباب چہاپے کا جسکی نسبت یہ ظاہر کیا گیا تہا کہ ابتدا

۱۹۰۲ء
بمعاملہ لکشمن گوبند نرگودی ۵۵۷

خیانت عمل مین آئی اور استغاثہ کیا گیا تھا ضروری یا مناسب ہے حاکم موصوف کو وجہ باور کرنیکی تھی کہ پانڈورنگ اگر اوسکو حکم بذریعہ سمن دیا جاتا اوسکو پیش نکرتا چنانچہ حاکم موصوف نے وارنٹ تلاشی جاری کیا لیکن اگر کوئی شخص ثالث دوبرو مجسٹریٹ کے حاضر ہو اور یہ بیان کرے کہ اشیا جنکو پولیس نے بموجب وارنٹ تلاشی کے گرفتار کیا مملوکہ اوسکی ہین اور اونکی بابت خیانت مجرمانہ مظہرہ کا ارتکاب نہین ہوا تو مجسٹریٹ کو میری راے مین یہ لازم ہے کہ اوس فریق کے بیان کی سماعت کرے اور اگر ضروری ہو تو وہ اشیا اون اشخاص کو واپس کرے جو اونکے مالک ہون مین یہ راے احکام دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری پر مبنی نہین کرتا ہون کیونکہ مین تجویز عدالت ہذا مصدرہ مقدمہ رتن لال رنگیل داس[(۱)] سے نسبت غیر متعلق ہونے دفعہ مذکور کے ایسے مال سے اختلاف کرنے پر آمادہ نہین ہوں جو بموجب وارنٹ تلاشی کے حسب دفعہ ۹۶ پیش کیا گیا ہو۔

لیکن میری راے مین ہر عدالت کو اس امر کے اطمینان کر لینے کا اختیار بنفسہ حاصل ہے کہ وہ اشیا جو اوسکے روبرو بموجب وارنٹ تلاشی کے پیش کی گئین ایسی اشیا ہین جنکا عدالت کی حراست مین رکھنا ضروری یا مناسب ہے۔

مجھکو کوئی شبہہ نہین ہے کہ مجسٹریٹ نے لکشمن کو عدالت مین حاضر ہونیکی اجازت ندیے مین اور اوسکی سماعت سے نسبت اس امر کے کہ وہ مالک اون اشیا کا تھا جو گرفتار کی گئی تھین انکار کرنے مین غلطی کی۔

بہ ہدایات مذکورہ بالا ہین کاغذات مقدمہ اور کارروائی مجسٹریٹ کے پاس واپس بھیجونگا

مخلطن صاحب جسٹس۔ مین کلیتاً حکم مجوزہ اپنے ہمجلیس ذیعلم سے اتفاق کرتا ہون لکشمن استغاثہ ۹ ستمبر مین شامل کیا گیا تھا اور اگر کوئی شہادت اوسکے خلاف پیش نہین کی گئی ہے تو اوسکا باضابطہ رہا کرنا ضروری ہے مستغیث بذریعہ جاری کرانے سمن کے کسی مقدمہ کو کسی شخص پر زمانہ غیر معین تک قائم رہنے نہین دے سکتا سمن محض ایک ذریعہ حاضر کرانیکا ہے لیکن اگر ملزم از خود بلا سمن کے حاضر ہو تو وہ مستحق اسکا ہے کہ یہ استدعا کرے کہ یا تو استغاثہ کی پیروی کیجاے یا وہ ڈسمس کیا جاے۔

نسبت اوس مال کے جو بموجب وارنٹ مجسٹریٹ کے گرفتار کیا گیا مجھکو نسبت صحت فیصلہ مقدمہ بمعاملہ رتن لال رنگیل داس[(۱)] کے شبہہ معلوم ہوتا ہے میری راے مین الفاظ پولیس نے گرفتار کیا بدرجہ مساوی متعلق ہین عام اس سے کہ گرفتاری بموجب وارنٹ مجسٹریٹ کے یا بلا کسی

(۱) (سنہ ۱۸۹۲ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۰

سنہ ۱۹۰۲ء
بمعاملہ لکشمن گوبند نرگودی
۵۵۸

وارنٹ کے کی گئی ہو میری دانست مین الفاظ گرفتار کیا گیا اوس طریق سے کہ جسطرح اوس فیصلہ مین تجویز کی گئی ہے محدود نہین کیے جا سکتے ایک صورت مین مثل دوسری صورت کے گرفتاری بموجب اجازت کسی قانون کے کیجاتی ہے جسمین پولیس کو حکم تعمیل وارنٹ دیا گیا ہو یا یہ اختیار دیا گیا ہو کہ مال کو بلا وارنٹ کے گرفتار کرے دونون صورتون مین گرفتاری کی اطلاع مجسٹریٹ مناسب کو دینی ضرور ہے اور بعد اسکے مجسٹریٹ مطابق میری رائے کے اوس طریق سے عمل کرے گا جو دفعہ مذکور مین محکوم ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی جائداد بموجب وارنٹ مجسٹریٹ کے گرفتار کی گئی ہو تو ضرور ہے کہ وہ تحقیقات کرے تاکہ وہ اوسکو علیحدہ کر سکے ورنہ سخت نقصان نتیجہ ہوگا- اس صورت مین بر طبق استغاثہ کے مال گرفتار کیا گیا اور ظاہرا بلا کسی تحقیقات کے قریب پانچ ماہ کے رکھا گیا حالانکہ لکشمن برابر اس امر پر اصرار کرتا رہا کہ وہ اوسکا مال ہے چونکہ کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ پانڈورنگ کب واپس آوے گا لہذا مال زمانہ غیر معین تک روکا رہ سکتا ہے عام اس سے کہ تحقیقات یا استعمال اختیارات لازمی کے کیجاوے یا جیسا کہ مین خیال کرتا ہون حسب اوس اختیار کے کیجاوے جو از روے دفعہ ۵۲۳ دیا گیا ہے مجھکو کینڈی صاحب جسٹس سے کلیتاً اتفاق ہے یہ تجویز کرنے مین ہے کہ فوراً تحقیقات بہ نظر دریافت اس امر کے کیجانی چاہیے کہ آیا وجہ کافی یہ باور کرنیکی ہے کہ مال مستغیث کا ہے اور اوسکی بابت خیانت مجرمانہ یا بدنیتی سے تصرف ہوا یا نہین یا وہ لکشمن کو جسکے قبضہ سے وہ لیا گیا ایسی شرائط سے واپس دینا چاہیے جو مجسٹریٹ قرار دین مجسٹریٹون کو لازم ہے کہ احتیاط رکھین کہ اونکی عدالتون مین مقدمات کی کارروائی ساتھ ایسی عجلت معقول کے کیجاوے کہ جس سے فریقین کو بیجا تکلیف بوجہ توقف ناواجب کے نہو-

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس فلٹن صاحب جسٹس و کرو صاحب جسٹس

سنہ ۱۹۰۲ء
۱۰- اپریل
صفحہ کتاب انگریزی
۵۵۸

شاہنشاہ قیصر ہند بنام لکشمن رگھوناتھ +

مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۴۴۱ و ۴۴۸ - مداخلت بیجا مجرمانہ - مداخلت بیجا بخانہ - مکان کے اندر داخل ہونا - ارادہ تکلیف دینے کا-

ملزم نمبر ۱ جسکے پاس ایک ڈگری بنام مدیون ڈگری کے تھی معہ اپنے پسر ملزم نمبر ۲ - اور حلیف عدالت دیوانی

+ درخواست نظر ثانی فوجداری نمبر ۲۹ سنہ ۱۹۰۲ء

ستمبر ۱۹۰۲ء
قیصر ہند بنام لکشمن

کے واسطے تعمیل ایک وارنٹ کے گیا جب اوسنے مدیون ڈگری کے مکان کا دروازہ بند پایا تو وہ اوسکے احاطہ مین مستغیث کے مکان مین ہوکر بلا اوسکی رضامندی کے باوجود اوسکے منع کرنے کر چلے گئے۔

تجویز ہوئی کہ فعل ملزم کا مداخلت بیجا مجرمانہ کی حد تک پہونچا ہے کیونکہ جب اونہون نے مستغیث کے مکان مین باوجود اوسکی مخالفت کے مداخلت کی تو اونکو بطور انسان ذیعقل کے یہ معلوم ہوگا کہ وے اوسکو رنج پہونچائینگے۔

کوئی قیاس اس قسم کا نہین ہے کہ کسی شخص کا ارادہ کرنے اوس امر کا ہے جو اوسکا نتیجہ اوسکے فعل کا ہو یا ایسا نتیجہ ہو جو معقول طور پر یقینی ہو مگر اوسکو یقینی ہونا معلوم نہو لیکن یہ قیاس کرنا لازم ہے کہ جب کوئی شخص بالارادہ کوئی فعل اوسوقت یہ جان کر کرے کہ معمولی طریق حالات مین ایک خاص نتیجہ لازم آوے گا تو اوس صورت مین اوس نتیجہ کا ظہور مین لانا اوسکی نیت مین داخل تھا۔ مقدمات ملکہ معظمہ بنام ہکلن (۱) و ملکہ معظمہ بنام مارٹن (۲) و ملکہ معظمہ بنام لو بٹ (۳) و فری مین بنام پوپ (۴) و مقدمہ یکطرفہ غرعیر بمعاملہ وایز (۵) کا حوالہ دیا گیا۔

درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء) واسطے منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا بابت مداخلت بیجا تجاتہ مصدورہ راؤ صاحب ایل ایں رام سنگ مجسٹریٹ درجہ اول ٹھہر یوتا۔

لکشمن ملزم نمبر ۱ نے ایک ڈگری بنام تولاجی راؤ رانے حاصل کی اور بصیغہ اجرا وارنٹ گرفتاری اوسکے نام حاصل کیا علی الصبح ۷ ستمبر ۱۹۰۱ء کو وہ مع اپنے پسر (ملزم نمبر ۲) اور چند ملزمان (نمبر ۳ لغایت ۷) اور ایک بیلف کے تولاجی راؤ کے گھر واسطے تعمیل وارنٹ کے گیا دروازہ مکان کا بند پاکر وے اسکے احاطہ مین مستغیث کے گھر مین ہوکر بلا اوسکی رضامندی کے اور باوجود اوسکے منع کرنے کے داخل ہوے۔

برطبق اسکے مستغیث نے استغاثہ بنام جملہ ملزمان کے دائر کیا اور مجسٹریٹ نے ملزم نمبر ۱ اور ۲ کو مجرم مداخلت بیجا مجرمانہ کا (دیکھو دفعہ ۴۴۷ مجموعہ تعزیرات ہند) تجویز کیا اور دونون نے ہر ایک پر ۵ روپیہ جرمانہ کیا۔

(۱) (۱۸۶۹ء) لا رپورٹ کومنس بنچ جلد ۳ صفحہ ۳۷۵ (۳) (۱۸۷۵ء) رپورٹ کارنگٹن و پین صاحبان جلد ۳ صفحہ ۴۶۴
(۲) (۱۸۸۱ء) " " " " ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۵۴ (۴) (۱۸۷۰ء) لا رپورٹ چانسری جلد ۵ صفحہ ۵۳۸

(۵) (۱۸۸۶ء) لا رپورٹ کومنس بنچ ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۲۹۰

سنہ ۱۹۰۲ء
شاہنشاہ قیصر ہند
بنام
لکشمن ا

ملزمان نمبر ا و ۲ نے برطبق اسکے ہائی کورٹ مین بصیغہ نظر ثانی فوجداری واسطے منسوخی تجویز ثبوت جرم کے درخواست پیش کی ۔

این ایم سمرتھہ منجانب ملزم ۔ مستغیث کے گھر مین داخل ہونا غایت درجہ مداخلت بیجا قسم دیوانی تہا دفعہ ۴۴۱ مین داخل ہونا بطور ایک ذریعہ ایک دوسرے فعل کے تصور کیا گیا ہے اور بموجب اوسکے وہ نیت کہ جس سے وہ فعل کیا گیا بہ تعلق فعل مذکور تصور کیجاتی ہے مقدمہ حال مین ملزم کی نیت مستغیث کو رنج پہونچانیکی نہ تہی اوسکی غرض محض یہ تہی کہ مکان ہمسایہ مستغیث مین داخل ہو مقدمات بمعاملہ جوتہارام دیوسے (۱) وملکہ معظمہ قیصر ہند بنام راے پدیاچی (۲) وچندر نرائن بنام فارکوہرسن (۳) وملکہ معظمہ بنام وزیر (۴) وقیصر ہند بنام گنپت رام سیٹھہ (۵) ملاحظہ طلب ۔

جی ایس ڈنڈاوتی منجانب مستغیث ۔ اسمقدمہ مین بطور امر واقعی کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ مداخلت بہ نیت رنج پہونچانیکے تہی اور مستغیث کو واقعی رنج پہونچا کیونکہ وہ فوراً تہانہ پولیس کو گیا اور اوس نے استغاثہ پیش کیا چونکہ مداخلت باوجود مستغیث کی ممانعت کے کی گئی لہذا یہ قیاس کرنا چاہیے کہ مستغیث کا ارادہ پہونچانے رنج کا تہا جو اوسکی مداخلت سے ہوا ۔

فلٹن صاحب جسٹس ۔ یہ ایک درخواست واسطے منسوخی تجویز ثبوت جرم مداخلت بیجا مجرمانہ اس بنا پر ہے کہ افعال مشبتہ سے جرم قائم نہین ہوتا ۔

مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی ہے کہ ملزم نمبر ا جسکے پاس ایک ڈگری بنام ایک مدیون ڈگری کے تہی مع اپنے پسر ملزم نمبر ۲ ۔ اور ایک بیلف عدالت دیوانی کے وارنٹ کی تعمیل کے لئے گئے دروازہ مکان مدیون ڈگری کو بند پاکر یہ لوگ اوسکے احاطہ مین مستغیث کے مکان مین ہو کر بلا اوسکی رضامندی کے اور باوجود اوسکی ممانعت کے داخل ہوے بلحاظ ان واقعات کے مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ فعل ملزمان کا مداخلت بیجا مجرمانہ بہ نیت ایذا رسانی مستغیث کی حد تک پہونچتا تہا ۔

تمائید درخواست مسٹر سمرتھہ نے یہ حجت کی ہے کہ کوئی نیت رنج پہونچانیکی نہ تہی اور گو فعل مذکور مداخلت بیجا کی حد تک پہونچتا ہو جسکی بنا پر نالش دیوانی کیجا سکتی ہو فعل مذکور مداخلت بیجا مجرمانہ کی حد تک جیسی کہ اوسکی تعریف دفعہ ۴۴۱ مجموعہ تعزیرات ہند مین ہے نہین پہونچتا تہا وکیل موصوف نے فیصلہ ہائی کورٹ مدراس مصدورہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام راے پدیاچی (۲) پر استدلال کیا اور

(۱) (۱۸۷۶ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰ (۳) (۱۸۷۹ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۳۷
(۲) (۱۸۹۶ء) " " " جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۰ (۴) (۱۸۶۸ء) مقدمات فوجداری بمبئی غیر مطبوعہ صفحہ ۱۰

(۵) نظیر فوجداری نمبر ۴۳

سنہ ۱۹۰۶ء

قیصر ہند بنام لکشمن ۵۶۱

یہ ظاہر کیا کہ جرم کے قائم ہونیکے لئے نیت رنج پہونچانیکی ضروری ہے اور نہ محض علم اس امر کا کہ اوس فعل سے احتمال رنج پہونچانے کا ہے۔

واضح ہو کہ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محض علم امکان رنج پہونچانیکا جو کسی فعل مداخلت بیجا سے متیقن ہوا سلئے کافی نہیں ہے کہ مقدمہ داخل تعریف مذکور کے ہو لیکن ساتھ ہی اسکے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لفظ نیت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ گویا وہ اور خواہش یا چاہنا ایک چیز ہے ممکن ہے کہ کوئی خواہش رنج پہونچانیکی نہ ہو لیکن اگر رنج کا پہونچنا معمولی نتیجہ فعل کا ہے اور اگر اوس شخص کو جو مرتکب فعل ہو معلوم ہو کہ یہی معمولی نتیجہ ہے تو ایسی صورت میں نیت رنج پہونچانیکی ہے اکثر افعال بعام طریقہ معمولی حالات اور انسانی طریق عمل میں باعث ایک سلسلہ نتائج کے ہوتے ہیں اور اگر نتائج مذکور بیشتر سے شخص مرتکب کو معلوم ہوں تو نہیں کہا جا سکتا کہ بلا ارادہ وہ اونکا باعث ہوا ممکن ہے کہ غرض آخر مختلف ہو لیکن اوس شخص کی نیت یہ ہے کہ جملہ دنیاوی نتائج جو اوسکو معلوم ہیں معمولی طریقہ حالات سے واقع ہونگے گو اوسکو افسوس بھی ہو کہ وہ واقع ہونگے ظہور پذیر ہوں بصورتیکہ غیر متیقن ہو کہ آیا خاص نتیجہ لازم آویگا جیسی کہ صورت مقدمہ ہذا میں تھی جسمیں ملزم کو امید تھی کہ وہ اپنا طریق عمل مخفی رکھے گا تو ممکن ہے کہ کوئی نیت پیدا کرنیکی اوس نتیجہ کی نہ ہو گو معلوم ہو کہ اوس نتیجہ کا احتمال ہے لیکن جب کوئی فعل ایسے علم کے ساتھ کیا گیا ہو جو عملاً یقین کی حد تک پہونچتا ہے کہ کوئی نتیجہ لازم آویگا یہ حجت کرنا ممکن ہے کہ منشا نہ تھا کہ باعث اوس نتیجہ کا ہو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہکلن (۱) بلیک برن صاحب جسٹس نے یہ فرمایا ”میں قاعدہ قانون جیسا کہ لارڈ ایلن برا صاحب نے مقدمہ شاہنشاہ بنام ڈکسن (۲) نہایت مختصر اور صاف طریقہ سے بیان کیا ہے تصور کرتا ہوں یہ ایک اصول عام ہے کہ جب کسی شخص پر الزام ارتکاب کسی فعل کا یعنی کسی فعل ناجائز کا بلا کسی عذر قانونی کے لگایا جاوے جسکا نتیجہ قرین قیاس نہایت مضر ہو تو نیت قانوناً اوس فعل کے کرنے سے مستنبط کیجائیگی اور گو اپیلانٹ کی کوئی دیگر غرض مد نظر ہو تاہم یہ تصور کیا جائیگا کہ اوسکی یہ نیت تھی کہ معمولی نتائج فعل کے وقوع میں آوینگے“ نیز اس قسم کی تحریرات لارڈ کالج صاحب چیف جسٹس کا جو انہوں نے مقدمات ملکہ معظمہ بنام ہارڈن (۳) و ملکہ معظمہ بنام لوبٹ (۴) میں کیا حوالہ دیا جا سکتا ہے جسمیں ٹنڈل صاحب جسٹس نے یہ فرمایا ”نسبت نیت مدعا علیہ کے یہ تصور کرنا چاہئے کہ یہ خیال کیا جائیگا کہ آدمی نتیجہ معمولی اپنے فعل کا ظہور میں لانا چاہتا ہے“ مزید براں مقدمہ فری مین بنام پوپ (۵) لارڈ ہیدرلی صاحب لارڈ چانسلر نے یہ فرمایا یہ امر ضروری کے

(۱) (سنہ ۱۸۶۸ء) لا رپورٹس کوئینس بنچ جلد ۳ صفحہ ۳۶۵ (۲) رپورٹ مال و سلوین جلد ۲ صفحہ ۱۱ (۳) (سنہ ۱۸۹۱ء) لا رپورٹس کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۵۸

(۴) (سنہ ۱۸۶۳ء) رپورٹ کارنگٹن و کرمپ و مارشان جلد ۹ صفحہ ۴۶۲ صفحہ ۴۶۲ (۵) (سنہ ۱۸۷۰ء) لا رپورٹ چانسری جلد ۵ صفحہ ۵۳۸

سنہ ۱۹۰۶ء
قیصر ہند بنام لکشمن
۵۶۲

ہرگز نہ چھوڑا جائیگا کہ شخص یہ تجویز کرے کہ آیا وہ اسکا منشا محروم کرنے یا روکنے یا توقف میں ڈالنے کا تھا
اور جو دائمان کا سلسلہ ابتلا ہے کہ جج یہ ہدایت کرے کہ اگر نتیجہ لازمی دستاویز کا دائمان کے محروم کرنے یا
رد کرنے یا توقف میں ڈالنے کا تھا تو اس نتیجہ لازمی سے یہ تصور کرنا چاہئے کہ نیت ایسا کرنے کی تھی اس
فیصلہ کا حوالہ مقدمہ بیکلر بنام ہر سر ایمپائر (۱) دیا گیا تھا جسکا نتیجہ یہ ظاہر کرتا تھا کہ قیاس قطعی نہیں ہے
بلکہ اوسکی تردید ہو سکتی ہے لیکن نتیجہ ان اسناد کا ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گو کوئی قیاس نسبت اس
امر کے نہیں کیا جاسکتا کہ کسی شخص کا یہ ارادہ ہے کہ جو امر کہ محض ایک امکانی نتیجہ اوسکے فعل کا ہے یا
ایسا نتیجہ ہے جو کہ بطور معقول یقینی ہو اور اوسکا یقینی ہونا معلوم نہیں ہے ظہور میں آوے تاہم قیاس کرنا چاہئے
کہ جب کوئی آدمی بالارادہ کوئی فعل کرے جسکو وہ اوس وقت جانتا ہو کہ معمولی طریقہ حالات میں
ایک خاص نتیجہ اوس سے پیدا ہوگا کہ اوسکا یہ ارادہ تھا کہ وہ نتیجہ پیدا ہو۔
مقدمہ حال میں جب عاملان نے مستغیث کے مکان میں بار جبر داخل ہونے کی مزاحمت کی مداخلت بیجا
کی تب اونکو بطور اشخاص ذی عقل یہ معلوم ہوگا کہ اوسکو رنج پہونچائینگے پس ہماری رائے میں اونپر
صحیح طور پر جرم مداخلت بیجا ثابت قرار دیا گیا۔
ہم درخواست کو ڈسمس کرتے ہیں
درخواست ڈسمس کی گئی

سنہ ۱۹۰۶ء
۱۱ و ۱۵ اپریل
منقولہ انگریزی
۵۶۲

صیغہ ابتدائی دیوانی

باجلاس مسٹر فلٹن صاحب جسٹس و اسٹارلنگ صاحب جسٹس

حاجی اعظم علا الدین حسین (مدعی) بنام بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی (مدعا علیہ)

کرایہ نامہ جہاز۔ شرط نسبت اسکے کہ اطلاع دعوی کی اندر زمانہ معینہ کے دیجاسے۔ شرط
دست برداری حد سماعت۔ ایکٹ حد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۹ ضمیمہ ۱ عدد ۳۰ بر بندہ مال

مدعی نے دو سو بیس بیلہ تیل کے مدعا علیہ کے حوالے کئے کہ وہ جہاز دخانی شستری پر بمبئی سے جدہ
پہونچائے جائیں کرایہ نامہ میں یہ تحریر تھا کہ مال مع فریٹ کے ساتھ جہاز پر لادا گیا کہ اگر کوئی دعوی کمی
یا نقصان وغیرہ کا ہو تو وہ تحریری بمبئی میں اندر دو ماہ کے تاریخ پہونچنے جہاز دخانی سے اوس بندرگاہ
میں جہاں مال بھیجا گیا تھا پیش کیا جاسے جہاز دخانی شستری بمبئی سے ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۰ء کو روانہ ہوا اور مقام جدہ
۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو پہونچا۔ ۱۰۰ بیلے مدعی کے تیل کے کم حوالہ کئے گئے ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو مدعا علیہ نے کہا کہ تمام بیلے مدعی کے

(۱) سنہ ۱۸۹۶ء پوری کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۴۹ (۲) مستصواب مطالبہ خفیفہ نمبر ۱۲۲ سنہ ۱۹۰۶ء

سنہ ۱۹۰۲ء ۵۶۳
حاجی اعظم
بنام
بمبئی پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی

ساٹیفکٹ کسی کا مدعی کو دیا اور جب وہ بمبئی پہونچا مدعی نے ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو دعوی تحریری مدعاعلیہ سے بمبئی میں بابت ۳۵ روپیہ کے جو کہ حوالہ کئے گئے تھے کیا جولائی سنہ ۱۹۰۱ء میں مدعی و مدعاعلیہ کے پاس گیا اور یہ بیان کیا کہ روپیہ کبھی مرسل الیہ مقام جدہ کو دینے کے لئے پیش نہیں کئے گئے اور مدعاعلیہ نے جب اوسکی استدعا کے ایک چٹھی مورخہ ا جولائی سنہ ۱۹۰۱ء بنام اپنے کارندگان مقام جدہ کے تحریر کی اور یہ معاملہ اونکے سپرد کیا تاکہ وہ اوسکا تصفیہ اوسکے ساتھ دوبارہ بھیجو متنازعہ کے ادا کرنیکے ذریعہ سے کریں اور ساٹیفکٹ واپس لیں اور یہ امید ظاہر کی کہ معاملہ کا تصفیہ قابل اطمینان ہو جائیگا یہ چٹھی مدعی کو دی گئی کہ وہ اوسکو پیش کرے لیکن کوئی فائدہ اس چٹھی کے ارسال کرنے سے نہیں ہوا اور ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو حسب استدعا مدعی مدعاعلیہ نے پھر اپنے کارندگان مقام جدہ کو چٹھی تحریر کی کہ ۳۵ روپیہ کہ حوالہ کئے گئے لیکن اوسکا پتہ لگ گیا اور وہ پھر جہاز پر جدہ بھیجے جاینگے اور کارندگان سے یہ استدعا کی گئی کہ وہ روپیہ مرسل الیہ کے روبرو دینے کے لئے پیش کریں اور ساٹیفکٹ کی واپسی لیں یہ چٹھی بھی مدعی کو واسطے پیش کرنے کے دی گئی ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو مدعی نے یہ نالش واسطے دلاپانے امانت کے بوجہ عدم ادائگی ۳۵ روپیہ کے دائر کی مدعاعلیہ نے منجملہ دیگر امور کے یہ حجت کی کہ مدعی کے دعوی میں تمادی عارض ہے اور چونکہ مدعی نے اپنا دعوی بمقام بمبئی اندر دو ماہ کے پہونچنے جہاز و خالی ہونے مقام جدہ میں پیش نہیں کیا لہذا وہ یہ نالش نہیں کرسکتا مدعی نے یہ حجت کی کہ مدعاعلیہ نے ساٹیفکٹ کی حکمت عملی کو ترک کیا اور اپنی چٹھیات مورخہ ا جولائی و ۲۰ دسمبر کے ذریعہ سے حقوق حسب فقرہ مذکورہ بالا اعتذار کو ترک کر دیا اور چٹھیات بمنزلہ اقرار ذمہ داری حسب دفعہ ۱۹ ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ایکٹ سنہ ۱۸۷۷ء) کے ہیں۔

تجویز ہوئی۔

(۱) کہ ساٹیفکٹ اور چٹھیات مذکورہ اس حد تک نہیں پہونچتی ہیں کہ مدعاعلیہ نے اپنے حقوق سے جو بموجب اقرارنامہ کے تھے دست برداری کی جو امر کہ مدعاعلیہ کے کارندوں کے ان کاغذات پر دستخط کرنے اور دیگر شہادت اوسکے طریق عمل سے بوقت گفتگو معاملہ مابین فریقین مدعی نے یہ باور کیا کہ مدعاعلیہ نے حقوق مذکورہ سے دست برداری کی اور اوس نے یہ باور کرکے عمل کیا ایک امر واقعی ہے جس عدالت کے تجویز کے لئے ہے جس سے مقدمہ کی تجویز کی گئی۔

(۲) کہ ساٹیفکٹ اور چٹھیات اقرار ذمہ داری مدعاعلیہ کی حسب دفعہ ۱۹ ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ایکٹ سنہ ۱۸۷۷ء) نہیں سمجھے جا سکتے ہیں۔

سنہ ۱۹۰۲ء

حاجی اعظم
بنام
بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی

۵۶۴

(۳) دفعہ ۱۳ ضمیمہ ۲ ایکٹ حد سماعت ۱۸۷۷ء مقدمہ سے متعلق تھی۔

(۴) نالش میں تمادی عارض نہیں ہے

حالات مقدمہ واسطے اسے ہائی کورٹ کے سی ڈبلو چٹی صاحب چیف جج عدالت مطالبہ خفیفہ بمبئی نے حسب دفعہ ۶۹ ایکٹ عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ (۱۵ ۱۸۸۲ء) حسب ذیل تحریر کئے

یہ نالش مدعی نے واسطے دلا پانے رقم [illegible] کے مدعا علیہ کمپنی سے بطور ہرجہ عدم حوالگی ۳۵ پیپے کے دو سو پیپوں تیل میں سے جو مدعی نے مدعا علیہ کمپنی کو بمبئی سے جدہ پہونچانے کے لئے جہاز دخانی مشتری پر جو سفر دریا نمبر ۲۱ کرنیوالا تھا حوالہ کئے تھے دائر کی۔

مدعا علیہ نے امور تنقیح طلب ذیل پیش کئے

(۱) آیا دعوی میں تمادی عارض ہے یا نہیں۔

(۲) چونکہ مدعی نے کوئی دعوی تحریری بمقام بمبئی اندر دو ماہ کے وقت پہونچنے جہاز دخانی سے بمقام جدہ نہیں کیا آیا اب وہ یہ نالش کر سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) آیا ۳۵ پیپے تیل کے حسب مظہرہ کم حوالہ کئے گئے یا نہیں

(۴) آیا ۳۵ پیپوں میں تیل تھا اور وہ قیمت مظہرہ کے تھے یا نہیں۔

(۵) آیا مدعی کو کوئی نقصان ہوا اور کسقدر ہرجہ ہوا

(۶) آیا مدعا علیہ بذریعہ کرایہ نامہ کے جسکے بموجب وہ ذمہ دار شکست یا چونے کے نہیں ہیں محفوظ ہے یا نہیں۔

واقعات جہاں تک کہ وہ واسطے اغراض استصواب کے ضروری ہیں مسلمہ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

مدعی نے منجملہ دیگر اشیاء کے دو سو پیپے جنگلی تیل کے جہاز دخانی مشتری مملوکہ مدعا علیہ پر جو عنقریب جدہ کو بذریعہ الکیوس سفر دریا کے جانیوالا تھا روانہ کئے اور مرسل الیہ حاجی عیوب حاجی ذکریا تھا نقل کرایہ نامہ کی شامل ہے اور اوسپر نشان کاغذ حرف الف کا ہے۔

جہاز دخانی مشتری بمبئی سے ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۱ء کو روانہ ہوا اور بمقام جدہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کو پہونچا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے پہونچنے پر ۳۵ پیپے منجملہ [illegible] مرسل الیہ کو حوالہ نہیں کئے گئے ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کو مسٹران گلیٹلی ہینکی و کمپنی نے جو کارندگان مدعا علیہ کمپنی کے تھے ایک سارٹیفکٹ (کاغذ حرف ب) عطا کیا کہ ۳۵ پیپے تیل کے جنپر نشان (ایچ اے ایچ جے) کا تھا

۱۹۰۲ء

حاجی اعظم
بنام
بمبئی اینڈ پرشیا اسٹیم
نیویگیشن کمپنی

حاجی عیوب ذکریا کو کم حوالہ کیے گئے
سارٹیفکٹ بشکل ذیل تھا۔

۱۸۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء مقام جدہ
جہاز خاقانی مشتری سفر ۲۱
بی ایل نمبر ۱۳ (۱)

یہ تصدیق کیجاتی ہے کہ پینتیس پیپے (۳۵) تیل کے جنپر نشان ایچ اے ایچ کا تھا حاجی عیوب حاجی ذکریا کو کم حوالہ کیے گئے۔

دستخط گلیٹلی ہینکی و کمپنی۔
کارندگان بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ

۵ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو سارٹیفکٹ مذکورہ بالا مدعی کے پاس اول مرتبہ پہونچا اور اوس نے دعوی تحریری مدعا علیہ کمپنی مقام بمبئی سے بابت ۵ پیپے کے کیا وہ چٹھی اب پیش نہین کی گئی ہے لیکن مدعا علیہ کمپنی کو تسلیم ہے کہ وہ اونکے پاس پہونچی۔

۵۶۵ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مین مدعی بمبئی مین مدعا علیہ کمپنی کے پاس آیا اور یہ بیان کیا کہ ۵ پیپے مرسل الیہ کے روبرو بمقام جدہ کمپنی پیش نہین کیے گئے یہ خوبی ظاہر نہین ہے کہ واقعی یہ ۵ پیپے کہان گئے لیکن مدعا علیہ کمپنی بمبئی نے حسب استدعاے مدعی چٹھی مورخہ ۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء اپنے کارندگان مقام جدہ کو تحریر کی یہ چٹھی جو مدعی کو اسلیے دی گئی تھی کہ وہ روبرو مسٹران گلیٹلی ہینکی کمپنی کے پیش کرے چٹھی مذکور ہمراہ اصل استصواب کے (کاغذ حرف ج) بھیجی جاتی ہے۔

چٹھی حسب ذیل تھی۔

۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مقام بمبئی۔

بنام مسٹران گلیٹلی ہینکی و کمپنی
مقام جدہ

صاحب من

[۳۷ پیپے تیل محمولہ جہاز خاقانی مشتری]

لادنے والے مال مذکورہ بالا نے جو ایک جز واون دو سو پچاس تیل کا تھا جو ایچ اے ایچ بجے سے ارسال کیے تھے ہمکو یہ اطلاع دی کہ مرسل الیہ نے اونکو یہ تحریر کیا تھا کہ باقی مال روانہ شدہ کبھی اونکے دینے کے لیے اونکے پیش نہین کیا اور چونکہ یہ صورت ہے مدعی کبھی اونکے لینے سے انکار نہین کر سکتا تھا جو نکہ یہ پیپے ہم جہاز پر لاد کر رسید دے

۱۹۰۶ء

حاجی اعظم
بنام
بمبئی پرشیا اسٹیم
نیویگیشن کمپنی

ہمارے کارندگان مقام عدن نے ارسال کئے اور آپ نے اونکو حسب ذیل تحریر کئے اس نے ابر واپس کیا کہ اونکے لینے سے مرسل الیہ نے اس سبب سے انکار کیا کہ اونپر نشانات درست نہ تھے اور بعض مضبوط نہیں خالی ٹین تھے ہم مرسل الیہ کو تحریر کرتے ہیں کہ آپ سے رجوع کریں تاکہ آپ معاملہ کا تصفیہ دیکھ سکتے وہ پیپے مذکورہ ہمیں پیش کریں اور سارٹیفکٹ واپس لیں ہم امید کرتے ہیں کہ یہ معاملہ قابل اطمینان طور پر طے ہو جاسے گا اور مرسل الیہ خواہ فریسندہ کو کوئی وجہ ہمارے پاس آنیکی بہ تعلق اس امر کے نہ ہوگی۔

آپکا نیازمند بی ای ریجنٹ منجانب ایجنٹ

معلوم ہوتا کہ اس چٹھی کے بھیجنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور پھر ۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو حسب استدعا مدعی مدعا علیہ کمپنی نے ایک چٹھی حاجی زین العلی رضا کے نام جو کہ مدعا علیہ کمپنی کی کارندگی مقام جدہ میں انجام دیتے تھے تحریر کی چٹھی بدست مدعی گئی کہ وہ روبرو کارندہ مقام جدہ کے پیش کرے یہ چٹھی بلا غرض انحراف دی گئی تھی وہ حسب ذیل تھی۔

۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء مقام بمبئی

حاجی زین العلی رضا صاحب

مقام جدہ

(۴۴ پیپے تیل محمولہ جہاز دخانی مشتری - سفر ۱۴۴)

نمبر سامان - مال مذکورہ بالا جہاز دخانی مشتری پر سفر نمبر ۱۴۴ میں حاجی اعظم غلام حسین نے بنام حاجی ذوکریا حاجی یوسف مقام جدہ بھیجا تھا اون میں سے ۵ پیپے کم تھے اور تحقیقات کرنے پر اونکا پتہ بمقام عدن لگا اور وہ پھر جہاز پر لاد کر جدہ بھیجے گئے لیکن ہمارے کارندگان بمبئی نے سارٹیفکٹ کمی عطا کیا تھا اور مال کے لادنے والے نے اونکو اطلاع دی کہ اگر پیپے مذکور مرسل الیہ کو دینے کے لیے پیش کئے جائیں تو سارٹیفکٹ واپس دیا جاسے گا۔

لیکن پیپے مذکور عدن کو واپس کئے گئے اور کچھ عرصہ بعد پھر جہاز پر جدہ جانیکے لیے لادے گئے اور پھر واپس کئے گئے ہم اپنے کارندگان عدن کو ہدایت کرتے ہیں کہ پیپے مذکور کو پھر جہاز پر جدہ کو روانہ کریں اور آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ جب آجائیں اونکو مرسل الیہ کے روبرو دینے کے لیے پیش کریں اور سارٹیفکٹ کمی اوس سے واپس لیں۔

مرسل الیہ کا عذر یہ ہے کہ اونکو اطلاع دی گئی ہے کہ پیپے جس پر نشان ہیں تیل لیکن ہم یہ تحریر کر سکتے ہیں کہ ۴۴ پیپے جہاز مشتری پر صرف اوسکے لیے بھیجے گئے تھے اور یہ ممکن ہے کہ وہ دوسرے پیپوں کے ساتھ جو کہ اس میں مخلوط ہو جاسے کیونکہ جہاز دخانی پر پیپے اس مقدار کی نہ تھی کہ بیجاسے اوسکے ۵ پیپے بمقابل تعداد کے بدل جائیں مرسل الیہ کا عذر مزید یہ ہے کہ اونپر اوسکا نشان نہیں ہے لیکن بموجب شرائط بلٹی کے جہاز کی کمپنی ذمہ دار نشانات کی نہیں ہے ۵۶۷

سنہ ۱۹۰۲ء
حاجی اعظم
بنام
بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی

اہتمام میں مدد کرتے ہیں کہ پیشتر جدہ کو واپس لے جائینگے اور ہر ایک یہ کو اونکے قبول کرنیکی ترغیب کامیابی کے ساتھ دینگے۔ آپکا خادم

دستخط بی اے ریپوٹر منجانب ایجنٹ

یہ نالش ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو دائر کی گئی تھی

امور ابتدائی جو امور تنقیح طلب (۱) و (۲) سے پیدا ہوتے تھے اون کی نسبت بہت سے امور پر اول بحث کی گئی اور واسطے اغراض بحث مذکور کے واقعات حسب مندرجہ بالا تسلیم کئے گئے

جو امور کہ تنقیح (۲) سے پیدا ہوتے ہیں وہ معمولی سلسلہ نتیجہ میں اول معلوم ہوتے ہیں نسبت اسکے حکام عالیمقام یہ رائے ظاہر فرماتے ہیں کہ کرایہ نامہ مندرجہ حاشیہ میں یہ فقرہ درج ہے۔

"تمام مال تابع شرح مندرجہ ذیل کے جہاز پر لادا جاتا ہے اور یہ دستاویز کرایہ نامہ عطا کیجاتی ہے ہر دعوی کمی حوالگی یا ہر جان کا اور کل دیگر قسم کے عذر تحریری اور نہ زبانی بمقام بندرگاہ یا دیگر بندرگاہ میں اندر دو ماہ کے تاریخ پہونچنے جہاز سے بمقام بندرجان حال سمجھا گیا کئے جائیں کوئی دعوی ہرجہ کا منظور نہوگا بجز اسکے کہ اوسکی اطلاع تحریری قبل حوالگی مال کے کیجاے۔"

یہ فقرہ اور فقرہ ہمضمون مندرجہ کرایہ نامہ نوشتہ برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی اکثر روبرو عدالتوں کے پیش ہوا ہے اور بطور شرط معقول کے منظور ہوا ہے (دیکھو مقدمہ برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی بنام حاجی محمد اسحاق (۱) حرف بحث اس مقدمہ میں یہ ہے کہ آیا مدعا علیہ کمپنی کی نسبت یہ تجویز ہونی چاہئے کہ اوس نے اپنے حقوق سے جو بموجب فقرہ مذکور تھا اس وجہ سے دست برداری کی (الف) کہ کمپنی کے کارندگان مقام جدہ نے سارٹیفکٹ کمی حوالگی کا (کاغذ حرف (پ)) عطا کیا یا (ب) کمپنی نے بمبئی میں حسب درخواست مدعی چٹھیات ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء و ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء یا اون میں سے ایک تحریر کی میری یہ رائے تھی کہ استنباط ایسی دست برداری کا خواہ سارٹیفکٹ سے جو محض بیان ایک امر واقع کا ہے یا چٹھیات (کاغذات ج و د) سے یا اون میں سے کسی سے نہیں کیا جا سکتا علاوہ بریں کسی طرح پر ظاہر نہیں ہوتا کہ کارندگان مقام جدہ کو کوئی اختیار ایسے حقوق سے دست برداری کرنیکا تھا فقرہ مندرجہ کرایہ نامہ جہاز سے بنفسہ یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کارندگان مذکور کو ایسا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ ۵۶۷

115 دوسرا امر حد سماعت کا ہے اوس سے دو بحثیں پیدا ہوتی ہیں (الف) آیا مقدمہ سے مد ۳۰ یا مد ضمیمہ ۲ ایکٹ حد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہے اور (ب) اگر مد ۳۰ متعلق ہے تو آیا کوئی ایسا اقرار کیا گیا جس سے مقدمہ میعاد مقررہ قانون سے مستثنی ہوتا ہے میری یہ رائے تھی کہ مد ۳۰ متعلق ہے اور مسٹر اسٹارلنگ کی بھی اونکے رسالہ حد سماعت میں یہی رائے معلوم ہوتی ہے مد ۳۰ میں الفاظ عدم حوالگی کے از روے ایکٹ سنہ ۱۸۹۹ء دفعہ ۲ داخل کئے جانے سے یہ امر صاف ہو جاتا ہے میری یہ رائے تھی کہ سارٹیفکٹ عطیہ

(۱) (سنہ ۱۸۸۱ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰۷

سنہ ۱۹۰۲ع

حاجی اعظم بنام بمبی برشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی

کارندگان جہد ۱ اقرار ذمہ داری کی حد تک نہین ہوپنچا تہا اور اگر وہ پہونچتا تہا تو کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ کارندگان مذکور کو اوس اقرار کے کرنیکا اختیار حسب اقتضاے دفعہ ۱۹ ایکٹ حد سماعت سنہ ۱۸۷۷ع کے تہا اگر حکام عالیمقام کی بہی راے ہو اور وہ یہ بہی تجویز فرماوین کہ ملاسہ متعلق ہے تو چٹہیات رکا غذات ج اور د) پر غور کرنا غیر ضروری ہوگا کیونکہ ان مین سے اول چٹہی ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۱ع تک تحریر نہین کیگئی تہی کہ اوس وقت دعوی مین تمادی عارض ہو چکی تہی لیکن اگر یہ ضروری ہو کہ چٹہیات پر لحاظ کیا جاے تو مین یہ تجویز کر سکتا ہون کہ میری راے مین اون مین سے کسی کی بطور اقرار ذمہ داری حسب دفعہ ۱۹ ایکٹ حد سماعت کے تعبیر نہین کیجا سکتی۔ در حقیقت مدعا علیہ کمپنی کا کسی وقت یہ منشا نہ تہا کہ اپنے حقوق کو کہ جو حسب فقرہ مندرجہ حاشیہ کرایہ نامہ جہاز کے حاصل ہین اون سے دست برداری کرے یا اپنی ذمہ داری معاوضہ دینے مدعی کا بوجہ عدم حوالگی مال کے اقرار کرے۔

اندرین حالات مین مدعی کی نالش کو معہ خرچہ بقدر ۱۰ روپیہ سے ڈسمس کرتا ہون اور میری تجویز مشروط براے ہائی کورٹ یہ ہے جو نسبت امور ذیل کے ہو۔

(۱) آیا سارٹفکٹ کی حوالگی رکا غذ نشانی (ب) مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع علیہ کارندگان کمپنی مدعا علیہ بمقام جدہ بطور دست برداری مدعا علیہ کمپنی اپنے حقوق سے جو حسب فقرہ مندرجہ حاشیہ کرایہ نامہ مذکورہ بالا کے تعبیر تصور کیجا سکتا ہے یا نہین

(۲) آیا چٹہیات رکا غذات ج و د) یا اون مین سے کوئی مساوی ایسی دست برداری کے تصور کیجا سکتی ہے یا نہین

(۳) آیا اسمقدمہ سے مد ۳۱ یا مد ۱۱۵ ایکٹ حد سماعت سنہ ۱۸۷۷ع متعلق ہے۔

(۴) اگر مد ۳۱ متعلق ہے تو آیا سارٹفکٹ مذکور بطور اقرار ذمہ داری حسب دفعہ ۱۹ ایکٹ مذکور متصور ہو سکتی ہے یا نہین

(۵) اگر ہو سکتا ہے تو آیا چٹہیات رکا غذات ج و د) یا ان مین سے کوئی بطور ایسے اقرار کے تصور کیجا سکتی ہین یا نہین

(۶) آیا دعوی مین تمادی عارض ہے یا نہین۔

مدعی نے عدالت مین ۵ روپیہ خرچہ مقدمہ داخل کئے ہین اور پچاس روپیہ واسطے خرچہ بصواب کے داخل کرنا ہین اگر حکام عالیمقام کا فیصلہ اوسکے مفید ہو تو مقدمہ میرے پاس واسطے تجویز بقیہ امور تنقیح طلب کے واپس کیا جاے۔

مسٹر ہکیس منجانب مدعی - جہاز ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۰۰ع کو ہوچا ہے اجناد عوی ۵ نومبر سنہ ۱۹۰۳ع کو کیا امر دست برداری حالات پر منحصر ہے نسبت حد سماعت کے دیکہو مقدمہ موہن سنگہ بنام ہنری کانڈر (۱) و برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی بنام حاجی محمد اسحاق (۲) و گریٹ انڈین پننسولا ریلوے کمپنی بنام آسیٹہ (۳) سارٹفکٹ کمی و چٹہی ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۱ع دونون اقرارات ہین۔

مسٹر بہلی منجانب مدعا علیہ - چٹہی ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۱ع کوئی اقرار نہین ہے مقدمات دہرما بنام گوبند (۴)

(۱) (سنہ ۱۸۸۳ع) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۷۸ (۲) (سنہ ۱۸۹۱ع) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۷

(۳) (سنہ ۱۸۹۴ع) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۵ (۴) (سنہ ۱۸۸۳ع) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹۹ و صفحہ ۱۰۲

۵۶۸

سنہ ۱۹۰۲ء
حاجی اعظم
بنام
بمبئی پرشیا اسٹیم
نیویگیشن کمپنی

دو دیکھو بنام پارہتا سرتھی (۱) ملاحظہ طلب سارٹیفکٹ کی کمی کوئی اقرار نہیں ہے اونہوں نے حوالہ مقدمہ
نولر بنام نوپ (۲) کا دیا نسبت حد سماعت کے مداسا ضمیمہ ۲ ایکٹ حد سماعت ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ملاحظہ طلب
فلٹن صاحب جسٹس نسبت امر اول و دوم کے ہماری یہ راے ہے کہ نہ تو سارٹیفکٹ
کمی حوالگی (کاغذ (ب)) اور نہ چٹھیات (کاغذات (ج) و (د)) بنفسہ دست برداری کی حد تک منجانب
کمپنی مدعاعلیہ کے اون حقوق سے متصور ہو سکتی ہین جو بموجب کرایہ نامہ محولہ فقرہ ۹ چٹھی چیف جج کے
حاصل تھے تعبیر ان کاغذات کی صاف ہے اون مین ذکر فقرہ مابہ البحث کا نہین ہے اور اونکی یہ تعبیر نہین
کیجا سکتی کہ اون سے کوئی حق جو بموجب فقرہ مذکور کے تھا ترک کیا گیا لیکن یہ امر کہ آیا مدعاعلیہ کے کارندگان
کا ان کاغذات پر دستخط کرنا معہ دیگر شہادت اونکے طریق عمل کے دربارہ گفتگو معاملہ باہم فریقین ایسا ہے
کہ جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا جائز ہو کہ کمپنی نے اپنے حق مابہ البحث سے دست برداری کرنا منظور کیا یا بالارادہ
مدعی کو یہ باور کرایا یا کرنے دیا کہ کمپنی حق مذکور سے دست برداری کرتی ہے اور اس گمان پر عمل کرنے دیا
ایک ایسا امر ہے کہ جسکی نسبت ہماری دانست مین ہم کوئی راے ظاہر نہین کر سکتے یہ ایک امر واقعاتی ہے
جسکا فیصلہ مطابق اوس شہادت کے کیا جاے گا جو روبرو عدالت کے پیش کیجاے۔

سوالات چہارم و پنجم کا ہم یہ جواب دینگے کہ سارٹیفکٹ کمی حوالگی (کاغذ (ب)) مورخہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء
و چٹھیات کارندہ مدعاعلیہ مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء و ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء (حرف (ج) و (د)) مین اقرار ذمہ داری
نسبت مال کے ہے کہ اس حق کی بابت نالش دائر کی گئی ہے نالش جیسا کہ چیف جج ذیعلم نے تحریر کیا ہے
واسطے دلاپانے نقصان کے بطور ہرجہ بابت عدم حوالگی دس پیپے کے منجملہ ۲۰۰ پیپے تیل کے تھی جسکو مدعی نے حوالہ
مدعاعلیہ کے بمبئی سے جدہ لیجانے کے لئے اپنے جہاز دخانی مشتری پر جو سفر نمبر ۱۲ کرنے والا تھا کیا تھا کاغذ ب مین
صاف اقرار اس امر کا ہے کہ ۵ پیپے کم دیئے گئے جسکے معنی یہ ہین کہ ۳۵ پیپے جو حوالہ کئے جانے چاہئے تھے نہین
تھے حوالہ نہین کئے گئے کاغذ حرف ج مین ایجنٹ مقام جدہ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ پیپے مابہ البحث
مدعی کو پہونچا دینے کے لئے پیش کرے اور سارٹیفکٹ واپس لے اور اوس سے اقرار نامہ ذمہ داری کمپنی کا مدعی کو
حساب پیپوں کا دیا جانا چاہئے لازم آتا ہے مزید بران کاغذ حرف د مین بصراحت اقرار عدم حوالگی پیپوں کا ہے
اور اوسمین کارندہ جدہ کو یہ لکھا گیا ہے کہ مدعی کو لینے حوالگی پر آمادہ کرے ہماری دانست مین بلحاظ تشریح
دفعہ ۱۹ کے کاغذات مذکورہ بالا مین کافی اقرار ذمہ داری کا اسلئے ہے کہ میعاد جدید حد سماعت کی شروع
ہو جیسا کہ حکام عالیمقام پریوی کونسل نے بمقدمہ سکھ منی چودھرانی بنام ایشان چندر راے (۳) ظاہر کیا ہے

(۱) سنہ ۱۸۹۲ء انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۰ (۲) سنہ ۱۹۰۷ء لا جرنل (کومنس پنچ) جلد ۸۶ صفحہ ۳۳۳

(۳) سنہ ۱۸۹۸ء کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۴۴

سنہ ۱۹۰۶ء

حاجی اعظم
بنام
بمبئی پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی

یہ ضروری نہین ہے کہ اقرار مندرجہ قانون مین ہر ایک نتیجہ قانونی اوس شے کا جسکا اقرار کیا گیا ہو درج کیا جائے۔ مقدمہ مین مدعا علیہ کے کارندہ نے اقرار عدم حوالگی ۳۵ پیپونکا کیا اور اوس سے اگر مدعی کی حجتین صحیح ہین قانونا یا لازما کروہ معاوضہ بابت عدم حوالگی کے دین بجانب مقدمہ گوپی کشن بنام برنداین چندر (۱) بھی توجہ مائل کیگئی ہے اور تحریرات حکام عالیمقام پر جو صفحہ ۵۵ پیپلہ ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۳ مین پائی جاتی ہین کل اسناد متعلق احکام کا حوالہ مسٹر اسٹارلنگ کی شرح دفعہ ۱۹ مین دیا گیا ہے ان مقدمات کا ایک دوسرے سے مطابق کرنا بہت آسان نہین ہے لیکن بمقدمہ گوپی کشن اصول عام کی توضیح کی گئی ہے کہ ہمکو تعبیر وسیع کرنی چاہیئے مگر وہ واجب طور ٹھیک تعبیر قانون کی ہو اس اصول کو تعبیر تشریح ادفعہ ۱۹ اسے متعلق کرنے پر ہمکو بہت کم شبہہ اس امر مین ہے کہ دستاویزات زیر غور بطور اقرارات ذمہ داری متصور ہونی چاہئین۔

اس راے سے یہ امر غیر ضروری ہوگیا کہ فیصلہ کیا جاسے کہ آیا مقدمہ داخل مد ۳۰ یا مد ۱۱۵ ایکٹ حد سماعت تھیا نہین لیکن چونکہ نسبت اس امر کے بحث کی گئی ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ ہم کلیتاً دلائل سلی صاحب چیف جسٹس سے جو مقدمہ گریٹ انڈین پننسولا ریلوے کمپنی بنام راے سیٹ (۲) مین درج ہین اتفاق کرتے ہین اور یہ تجویز کرتے ہین کہ چونکہ اب واضعان قانون نے از روے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۹۵ء پھر مد ۳۰ ایک ایسی شکل منضبط کی ہے جو زیادہ تر جامع بہ نسبت سابق کے ہے لہذا کوئی وجہ اثر پذیر نکریگی اوس امر کے جو صحیح حکم قانون معلوم ہوتا ہے نہین ہے اگر یہ ترمیم اوسوقت پر کیجاتی تو ہماری دانست مین یہ قرین قیاس ہے کہ وہ دقتین جو فیرن صاحب جسٹس کو نسبت اثر مد ۳۰ کے معلوم ہوئین پیدا نہ ہوتین اس امر سے انکار نہین کیا گیا کہ مدعا علیہ برندہ مال ہے نسبت حالت مالکان جہاز تجارتی کے جو سفر دریا کرین بمقدمہ برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی بنام حاجی محمد اسحاق (۳) بصفحہ ۱۰۱ غور کیا گیا تھا اور اوسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ کمپنی ایک برندہ مال عام ہے گو ویسی نہین جسکی تعریف ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۵ء مین ہے بفرض اسکے کہ وہ فیصلہ صحیح ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ نالش بنام برندہ مال بابت معاوضہ عدم حوالگی مال کے ہے پس مد ۳۰ اور نہ مد ۱۱۵ متعلق ہے جو صرف نالشات معاوضہ خلاف ورزی معاہدہ غیر تحریری و رجسٹری شدہ سے جسکی نسبت کوئی خاص حکم ایکٹ مین نہ ہو متعلق ہے۔

نسبت سوال ششم کے بلا اظہار کرنے کسی راے کے نسبت اثر فقرہ مندرجہ کرایہ نامہ محولہ بالا کے ہم یہ جواب دینگے کہ نالش مین از روے احکام ایکٹ حد سماعت کے تمادی عارض نہین ہے۔

اٹرنیان منجانب مدعی۔ مسٹران۔

اٹرنیان منجانب مدعا علیہم مسٹران کرافرڈ بروؤن و کمپنی۔

(۱) دسنہ ۱۸۶۹ء) پیپلہ ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۳ صفحہ ۳۷ (۲) (سنہ ۱۸۹۵ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۵
(۳) (سنہ ۱۸۸۰ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰۷

شرح تعزیرات ہند

قیمت علاوہ محصول کاغذ سفید عہ کاغذ بادامی ۱۲؍

اس شرح مین مقدمات رپورٹ ہاے ذیل موقع مناسب پر تحریر کیے گئے ہین (۱) انظار قانون ہند
ہلا یا کلکتہ و مدراس و بمبئی و الٰہ آباد (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد و کلکتہ (۳) ویکلی رپورٹر (۴) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس و
بمبئی ممالک مغربی و شمالی (۵) بنگال لا رپورٹ (۶) انڈین جورسٹ (۷) کلکتہ لا رپورٹ وغیرہ وغیرہ۔ جا بجا
ہم مقدمات انگلستان کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور مضامین نادر مندرجہ شروح انگریزی مع ترجمہ رپورٹ
کمشران تحریر کیے گئے ہین تاکہ ٹھیک طور پر منشاے واضعان قانون کا معلوم ہو جاوے۔ بنظر سہولت
اس شرح مین یہ بھی تحریر ہے کہ (۱) جرم کی سماعت کون عدالت کر سکتی ہے (۲) پولیس بلا وارنٹ کے
گرفتار کر سکتی ہے یا نہین (۳) معمولی طور پر اول سمن جاری ہونا چاہیے یا وارنٹ (۴) جرم قابل ضمانت
ہے یا نہین (۵) راضی نامہ ہو سکتا ہے یا نہین (۶) اجازت استغاثہ حاصل کرنیکی ضرورت ہے یا نہین۔

شرح ضابطہ فوجداری جدید

ایکٹ نمبر ۵ بابتہ سنہ ۱۸۹۸ء

شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء جسکا آغاز جولائی سنہ ۱۸۹۸ء مین کیا گیا تھا اب تیار ہے۔ خوبی اس شرح
کی محض اس امر سے ظاہر ہے کہ یہ شرح نہایت محنت و عرق ریزی سے عرصہ ۲ سال مین طیار ہوئی ہے
اس شرح مین نظائر متعلق ہر دفعہ کے اس خوبی سے درج کیے گئے ہین کہ معنی و منشاء دفعہ کا فوراً
سمجھ مین آجاتا ہے اور جو اصول کہ اعلیٰ ترین عدالت ہاے ملک نے بہ نسبت ہر امر متعلقہ قانون فوجداری
کے قائم کیے ہین وہ فوراً اسکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہین۔ چونکہ یہ شرح وقتاً فوقتاً حصص مین شائع
ہوئی ہے اسوجہ سے جو فیصلجات کہ بعد شائع ہونے حصص کے صادر ہوے وہ مع دیگر نظائر لغایت جون
سنہ ۱۹۰۰ء کے تتمہ مین جو کتاب کے آخر پر ہے درج کیے گئے ہین۔

اس کتاب کا حجم قریب چھ سو صفحہ کے ہے اور اوسمین سب وہ مواد موجود ہے۔ بلکہ اوس سے زیادہ
جو شرح زبان انگریزی مین ملتا ہے۔

یہ کتاب نہایت خوشخط سفید کاغذ پر تقطیع ۱۸ + ۲۲ دو صفحہ ڈبل ڈمائی پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت عہ
علاوہ محصول ڈاک۔

جو صاحب شرح تعزیرات ہند و شرح ضابطہ فوجداری ایک ساتھ طلب فرماوینگے اونکی خدمت
میں یہ کتابین محض نقد قیمت ہے مع محصول ڈاک روانہ کیجاوینگی۔

فہرست کتب موجودہ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد

نوٹ - جو کتابیں رعایتی قیمت پر دی جاتی ہیں اونپر کمیشن نہ دیا جاوے گا

کتاب	قیمت معہ محصول
شرح ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء استحقاق وراثت انگریزی	عہ
شرح اسٹامپ انگریزی	عا
شرح لگان اردو	عا
شرح مالگذاری اردو	عا
شرح مجموعہ تعزیرات ہند - کاغذ سفید . .	صہ
؍؍ ؍؍ ؍؍ بادامی ؍؍	؏
شرح ضابطہ فوجداری	صہ
قیمت مجموعی ہر دو شرح معہ محصول	ملے
رسالہ انتقال اسم فرضی . . .	۸ر
اصول شہادت عدالتی یعنی تمہید قانون شہادت	۸ر
قانون ٹمارٹ	۸ر
دہرم شاستر اسمرتی چندر کا	صہ
دہرم شاستر مولفہ جان ڈی مین صاحب بیرسٹرایٹ لا	؏
رسالہ اصول شفع	عہ

قصہ جات و دیگر رسالہ جات نادرہ

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
بہار چمنستان اردو . . .	۵	فسانہ گل و بلبل نورتنہ	عہ
؍؍ ہندی	۶ر	بوستان وفا . . .	۱۲ر
گل اندام . . .	ار	اخلاق حسنہ جلد اول اردو	۲ر
شور محشر	۳ر	آئین بالچہر . .	۸ر
نسرین و صد برگ . .	ار	رسالہ شیام بہار	۲ر
چندراولی . . .	۲ر	دیوان تسلیم	۸ر
سنہری بی بی	۴ر	انتخاب دلپذیر	۴ر
ماہ وش	۴ر	رسالہ تپ موسمی	۳ر
اکسیر الحسنہ یعنی خمسہ گنج	۲ر	نقشہ رسوم اطلاعنامجات	
عقد پروین یعنی بدہ جاہلان	۵	سادہ	۲ر
انگشتری	۴ر	بورڈ پر	۴ر
اشوا لنکوٹی	۲ر	اکرستی بدیا یعنی مسمریزم کی	
سیر ملک بقا	۴ر	ہندی کتاب . . .	۱۲ر

کتب قانونی ہندی

کتاب	قیمت معہ محصول
ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء ہند کا دنڈ سنگرہ یعنی تعزیرات ہند . .	۱ہ
ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء الیوگا دی	۱م
؍؍ ۳۰ سنہ ۱۸۶۷ء ایکٹ قماربازی	ار
؍؍ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء رسوم عدالت	۱۱۰
؍؍ ۴ سنہ ۱۸۷۱ء قیدیان . .	۴ر
۱ سنہ ۱۸۷۱ء اغلت بیجا مویشیان . .	۲ر
؍؍ ۲۶ سنہ ۱۸۷۱ء تقاوی . .	۳ر
؍؍ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ء قانون نکاح عیسائیان . .	۵ر
؍؍ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء رجسٹری . .	۴ر
؍؍ ۷ سنہ ۱۸۷۸ء قانون جنگلات . .	۴ر
۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء قانون اسلحہ	۹
۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء آبکاری	۳ر
۱۱ سنہ ۱۸۸۲ء محصولات پوسٹ . .	ار

کتاب	قیمت
ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۶ء جہانسی کا قلعہ و دیگر اغراض	۲ر
؍؍ ۱۲ سنہ ۱۸۸۶ء لگان اودھ	۱۰
؍؍ ۵ سنہ ۱۸۹۰ء قانون جنگلات ہند (برہما) . .	۳ر
؍؍ ۹ سنہ ۱۸۹۰ء ریلوے ایکٹ . .	۴ر
؍؍ ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء آبکاری . .	۱ر
؍؍ ۸ سنہ ۱۸۹۶ء انفامیر ٹیری اسکولوں کا ایکٹ . .	ار
؍؍ ۴ سنہ ۱۸۹۸ء	ار
؍؍ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء ضابطہ	۱۲
۲ سنہ ۱۸۹۹ء ایکٹ اسٹامپ	۴ر
۲ سنہ ۱۹۰۱ء لگان .	۱۲
۳ سنہ ۱۹۰۱ء مالگذاری	۱۲

کتاب	قیمت
کتاب جانوروں کی بیماری کی	۲ر
قواعد پٹواریان ممالک مغربی و شمالی	۳ر
؍؍ ؍؍ اودھ	۱ر
قواعد ٹیکا . . .	ار
قواعد و احکام ہائی کورٹ بابت عدالتہائے فوجداری ماتحت (ممالک مغربی و شمالی)	صہ
خزانہ زراعت مصنفہ بابو ونپت لال	ار
کتب کاشتکاران	ار
سوال و جواب پولیس	ار

جملہ کتب اردو و ہندی و انگریزی مطبوعہ گورنمنٹ پریس اصلی قیمت پر ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں -

المشتہر منشی نزہت بہاری ماتھر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد

بمنظوری و معاونت گورنمنٹ ہند

ترجمہ

انڈین لارپورٹ

یعنی

نظائر قانون ہند

نومبر ۱۹۰۲ء

سلسلہ بمبئی

متضمن

مقدمات منفصلہ ہائیکورٹ و حکام عالی مقام پریوی کونسل

منجانب مالکان

منشی درگا پرشاد	مترجم پنشنر ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی
منشی شنکر لال بی۔اے	جج
منشی بانکے بہاری	مترجم
مولوی احمد علیخان	سب جج

تالیف ہوکر

مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد مین باہتمام منشی نرت بہاری ماتھر طبع ہوا

قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

جملہ حقوق قانوناً محفوظ ہین

تلاش نظائر

اگر کسی صاحب کو کسی خاص مقدمہ کے متعلق نظائر کی ضرورت ہو تو وہ شکل مقدمہ تحریر فرماوین اور اس امر سے مطلع فرماوین کہ کس امر کے موافق یا مخالف نظائر مطلوب ہین اس مطبع مین نظائر مطلوبہ تلاش کیجاینگی اور ان کا حوالہ تحریر کیا جاویگا یا اگر فرمایش کیجاوے گی تو نظائر مذکورہ (اگر مطبع مین ہونگی) بوصول قیمت نقد یا بذریعہ ویلوپے ایبل روانہ کیجاوینگی۔ فیس تلاش ۱ نقد ہمراہ فرمایش کے آنی چاہیے اور کم سے کم ایک ہفتہ مہلت واسطے تلاش نظائر کے ملنی چاہیے۔

دہرم شاستر اسمرتی چندرکا

اس کتاب کا مستند ہونا ہائیکورٹ اور مشہور مولفان دہرم شاستر میکناٹن و مین صاحب وغیرہ نے تسلیم فرمایا ہے اس کتاب مین ہر ایک امر متعلقہ کی نسبت پوری تفصیل کے ساتھ فلسفانہ بحث کی گئی ہے عمدہ اور مستند دلائل کے حوالہ سے ہر مسئلہ کا تصفیہ کیا گیا ہے اس کتاب کا ترجمہ سنسکرت سے انگریزی زبان مین کرشنا سامی آیر نامی پرنسپل صدر امین باشندہ مدراس پریزیڈنسی نے ۱۸۶۷ء مین کیا تھا باوصف اس کتاب کے مفید عام ہونے کے اب تک اسکی اشاعت اردو زبان مین نہین ہوئی تھی اور یہ ایک بہت بڑا نقص اشاعت علم دہرم شاستر کا تھا۔ اس نقص کے رفع کرنیکے لئے کتاب مذکور کا ترجمہ انگریزی سے نہایت بامحاورہ اردو الفاظ مین کیا گیا ہے اور بہ نظر احتیاط مزید اس ترجمہ کی تصحیح جناب منشی پرتاب نرائن صاحب بی۔ اے۔ سابق سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند سے جنکے اہتمام مین کتب قانونی کا بے نظیر ترجمہ ہوا ہے کرائی گئی۔ اس کتاب کی قیمت ما سکہ کلدار یا ۱ سکہ حالی علاوہ محصول کے ہے شایقین کتاب مذکور کی خدمت مین التماس ہے کہ جن اصحاب کو خریداری منظور ہو مطلع فرماوین۔

المشتہر

منشی نرست بہاری ماتھر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند بنگلہ نمبر ۲ میور روڈ الہ آباد

مدیون بعلت اجرا اوسی ڈگری کے - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۳۴۱]-

شیام جی بنام پونجا بجے رام

(سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۶۵۱

عملدرآمد - ضابطہ - دیوالیہ - دیوالیہ قرار دیا جانا - ایکٹ دیوالیہ اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱ - دفعہ ۸ - کون شخص مستحق درخواست کرنے حکم مشعر قرار دئے جانے دیوالیہ کے ہے - شرط جو حسب دفعہ مذکور واسطے تجویز کرانے کے ضروری ہے]-

بمعاملہ احمد اسمٰعیل (سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ . . . . . ۶۴۸

فریق - دیوالیہ - دیوالیہ قرار دیا جانا - کون شخص مستحق درخواست کرنے حکم مشعر قرار دئے جانے دیوالیہ کے ہے - ایکٹ دیوالیہ اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) دفعہ ۸ - شرط جو حسب دفعہ مذکور واسطے تجویز کرانے کے ضروری ہے -

عملدرآمد - ضابطہ]-

دیکھو دیوالیہ ۶۴۸

قمار بازی - ایکٹ متعلق انسداد قمار بازی - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۷ع بمبئی) دفعہ ۸ - اختیار ضبط کرنے روپیہ کا جو اوسمیں پایا جاوے "- تعبیر]-

ملک معظم قیصر ہند بنام ولی موسی جی (سنہ ۱۹۰۲ع)

بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۶۴۰

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۱۳ تشریح ۲ - رہن - ڈگری انفکاک - ادائے زر ڈگری عدالت ماتحت اور حصول قبضہ منجانب راہنان - بصیغہ اپیل اضافہ مابعد اوس رقم میں جسکے بموجب ڈگری دلائے جانے کا حکم دیا گیا تھا - مرتہن کی نالش مابعد بغرض دلا پانے منافع جائداد مرہونہ بابت زمانہ مابین حصول قبضہ منجانب راہن و ادائے زر ڈگری عدالت اپیل]-

دیکھو رہن ۶۶۱

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۳۴۱ - ڈگری - اجرا - گرفتاری مدیون کی بعلت اجرا ڈگری رہائی مدیون کی گرفتاری مذکور سے حسب حکم محفوظی درمیانی عطیہ حسب دفعہ ۱۳ - ایکٹ دیوالیہ ہند (اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) گرفتاری مکرر مدیون بعلت اجرا اوسی ڈگری کے]-

دیکھو ڈگری ۶۵۱

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۳۸۱ - حکم مشعر اسکے کہ مدعی ضمانت خرچہ

داخل کرے۔ عدم تعمیل حکم۔ ڈسمسی نالش۔ بعدہ نالش جدید کا بناے مخاصمت مذکور پر دائر کرنا۔ ڈسمسی نالش اول مانع نہین ہے۔ بناے مخاصمت۔ نالش اول بغرض دلاپانے جائداد کے خاص مدعاعلیہم سے۔ نالش دوم بدین غرض کر وہی جائداد انہین مدعاعلیہم سے دلاے لیکن اکس بیان سے کہ وہ جائداد اونکے واسطے امانت کی گئی ہے اور امناے امانت ہاے مذکور بطور مدعاعلیہم فریق بنائے گئے۔ امر تجویز شدہ]۔

ہری رام موہن جی بنام لال بائی (دسمبر ۱۹۰۲ع)
بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۶۳۶

جلد ۲۶ — حصہ ۱۱

فہرست مقدمات

صیغہ ابتدائی دیوانی

جگموہن داس	بنام	نوشیروان جی	۶۴۴
ہری بلبھہ داس	بنام	بھائی جیون جی	۶۸۹

صیغہ اپیل دیوانی

اباجی پٹیل	بنام	ابا	۷۳۵
تلسی رام	بنام	مرلیدہر	۷۵۰
سگنا	بنام	سدا شیو	۷۱۰
کاشی ناتھہ کیداری	بنام	گنیش ہری نارکر	۷۳۹
گنگا بائی	بنام	تارا بائی	۷۲۰
مہادیو	بنام	بالی	۷۲۹
مہارانا سری رنمل سنگہ جی	بنام	بائی سری کندن کنور	۷۰۷
نارائن	بنام	رام چندر	۷۱۶

فہرست مضامین ردیف وار

اجرا - اجرا مطابق عبارت ڈگری ہے کے - ترمیم ڈگری کی بصیغہ اجرا نہ کی جانی چاہئے تبصرہ زوجہ - نان ونفقہ - علمدر آمد حسبا بطہ ڈگری کی۔

مہارانا سری رنمل سنگہ جی بھگونت سنگہ جی (فریق مخالف) اپیلانٹ

بنام

بائی سری کندن کنور (ا۔س۔۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ م ۷۰۷

ایکٹ ہاے

ایکٹ ۱۸۷۷ء نمبر ۱ دفعہ ۵ -

حکم علمدر آمد حکم امتناعی ۷۳۵

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۵ از دفعات ۷ و ضمیمہ ۱ مدا -

دیکھو ایکٹ میعاد سماعت ۲۳۰

ایکٹ ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ ضمیمہ ۲ مدات ۸۳ و ۹۷ -

دیکھو ایکٹ میعاد سماعت ۲۵۰

ایکٹ ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ ضمیمہ ۲ مد ۱۱۹ -

دیکھو ایکٹ میعاد سماعت ۲۲۰

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۱۴ دفعہ ۳۳۵ -

دیکھو ایکٹ میعاد سماعت ۲۳۰

ایکٹ ۱۸۹۰ء نمبر ۸ دفعات ۷ و ۱۱ و ۱۳ و ۴۶ -

دیکھو ایکٹ ولی و نابالغان ۲۱۶

ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۷ و ضمیمہ ۲ مد ۱۱ - نابالغ - قائم مقام - منتقل الیہ منجانب نابالغ - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۳۵ - حکم - نالش منسوخی حکم - میعاد سماعت]

مہادیو رام ستاستار بنام بائی جمناجی ستار (۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۶ .... ۲۲۹

ایکٹ میعاد سماعت - (۱۵ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ مدات ۸۳ و ۹۷ - بائع و مشتری - فروخت جائداد - نہونا استحقاق کا بائع کو نسبت حصہ جائداد مبیعہ کے - نالش منجانب مشتری بابت ہرجہ کے - موجود نہونا بدل کا - وجہ نالش - معاہدہ بابت تصرف بلا خلش کے]

تلشی رام بنام مرلیدہر (۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ ۲۵۰

ایکٹ میعاد سماعت - (۱۵ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ مد ۱۱۹ - تبنیت - ناجوازی تبنیت - میعاد سماعت]

گنگا بائی بنام تارا بائی (۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۶ ۲۲۰

ایکٹ ولی و نابالغان - (۸ ۱۸۹۰ء) دفعات ۷ و ۱۱ و ۱۳ و ۴۶ - صاحب جج ضلع - درخواست واسطے تقرر ولی کے - علیحدگی ایک جج ماتحت کو واسطے قلمبند کرنے شہادت اور ارسال کرنے رپورٹ کے - فیصلہ

بمبئی اور رپورٹ کے - ضابطہ - بیضابطگی - عملدرآمد - نابالغ - ولی]۔

نارائن شری دہر بنام رام چندر (سنہ ۱۹۰۱ع) بمبئی جلد ۲۶ ۷۱۶

ایکٹ داد رسی خاص (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ع) دفعہ ۴۵ - عملدرآمد - ضابطہ - امر واقعہ جو مدعی نے بیان کیا اور اوس سے مدعا علیہ کے بیان تحریری مین یا بوقت سماعت انکار نہین کیا گیا - قیاس - حکم امتناعی - متواتر خلاف ورزی حق قانونی کی - ہرجہ - چارہ کار مناسب]۔

دیکھو عملدرآمد - حکم امتناعی ۷۳۵

بائع و مشتری - فروخت جائداد - نہ ہونا استحقاق کا بائع کو نسبت حصہ جائداد مبیعہ کے - نالش منجانب مشتری بابت ہرجہ کے موجود نہ ہونا بدل کا - وجہ نالش - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع) ضمیمہ ۲ مدات ۸۳ و ۹۷ معاہدہ بابت تصرف بلا خلل کے]۔

تلسی رام بنام مرلیدہر (سنہ ۱۹۰۱ع) بمبئی جلد ۲۶ ۷۵۰

تبنیت - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع) ضمیمہ ۲ مد ۱۱۹ - ناجوازی تبنیت - میعاد سماعت]۔

گنگا بائی بنام تارا بائی (سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ ۷۲۰

حکم امتناعی - عملدرآمد - ضابطہ - امر واقعہ جو مدعی نے بیان کیا اور اوس سے مدعا علیہ کے بیان تحریری مین یا بوقت سماعت انکار نہین کیا گیا - قیاس - متواتر خلاف ورزی حق قانونی کی - ہرجہ - چارہ کار مناسب - ایکٹ داد رسی خاص (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ع) دفعہ ۵۴]۔

اپاجی بنام اپا (سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ ۷۳۵

دہرم شاستر - وراثت - جانشینی - باپ کی سوتیلی بہن - مان کا بہائی]۔

سگنا بنام سدا شیو (سنہ ۱۹۰۱ع) بمبئی جلد ۲۶ ۸۱۰

ڈگری - اجرا - اجرا مطابق عبارت ڈگری کے - ترمیم ڈگری کی بصیغہ اجرا نہ کیجانی چاہیے - شوہر و زوجہ - نان و نفقہ - عملدرآمد - ضابطہ]۔

مہاراناہ شری رنگ سنگھ جی بہگوت سنگھ جی (فریق مخالف) اپیلانٹ

بنام
بائی سری کندن کنور (سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ ... ۴۰۷

سالیسٹر و موکل - منتظم محرر سالیسٹر کا - اقرارنامہ بابت حق الخدمت - اقرارنامہ جو موکل سے پوشیدہ رکھا گیا - تعلق امانت دارانہ -

ہری بلبھ داس ہری داس بنام بھائی جیون جی
(سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ ... ۶۸۹

شراکت - دو کوٹھیات - سرکا ڈسٹرکٹ - قرضجات دینا ایک کوٹھی کا دوسرے کو - نالش واسطے دلاپانے قرضجات مذکور کے - حساب شراکت کا ضروری ہونا -

عملدرآمد - ضابطہ]
کاشی ناتھ کیداری بنام گنیش (سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ ۶۳۹

شوہر و زوجہ - نان و نفقہ - عملدرآمد - ضابطہ - ڈگری - اجرا - اجرا مطابق عبارت ڈگری کے - ترمیم ڈگری کی بصیغہ اجرا نہ کی جانی چاہیئے -

دیکھو ڈگری ... ۴۰۷

عملدرآمد - ایکٹ ولی و نابالغان - (۸ سنہ ۱۸۹۰ع) دفعات ۷، ۱۰ و ۳ و ۴۱ و ۴۳ - صاحب جج ضلع درخواست واسطے تقرر ولی کے - سپردگی ایک جج ماتحت کو واسطے قلمبند کرنے شہادت اور ارسال کرنے رپورٹ کے - فیصلہ مبنی اوپر رپورٹ کے - ضابطہ - بیضابطگی - نابالغ - ولی [

نارائن بنام رام چندر (سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ ۷۱۶

عملدرآمد - ضابطہ - ڈگری - اجرا - اجرا مطابق عبارت ڈگری کے ترمیم ڈگری کی بصیغہ اجرا نہ کیجانی چاہیئے - شوہر و زوجہ - نان و نفقہ -]

مہارانا سری رنمل سنگھ جی بھگوت سنگھ جی (فریق مخالف)
بنام
بائی سری کندن کنور (سنہ ۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ ... ۴۰۷

عملدرآمد - ضابطہ - امر واقعہ جو مدعی نے بیان کیا اور جس سے مدعا علیہ کے بیان تحریری میں یا بوقت سماعت انکار نہیں کیا گیا - قیاس حکم ابتدائی - متواتر

خلاف ورزی حق قانونی کی - ہرجہ - چارہ کار مناسب ایکٹ
دادرسی خاص (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۵۴]

اپاجی بنام اپا (سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ ... ۴۳۵

عملدرآمد - ضابطہ - شراکت - دو کوٹھیاں - شرکا مشترک - قرضجات دینا
ایک کوٹھی کا دوسری کو - نالش واسطے دلاپانے قرضجات مذکور کے -
حساب شراکت کا ضروری ہونا - عملدرآمد - ضابطہ]

کاشی ناتھ کیدار جی بنام گنیش (سنہ ۱۹۰۲ء)
بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۴۳۹

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۳۵ - حکم - نالش منسوخی
حکم - میعاد سماعت - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۷
وضمیمہ ۲ مد ۱۱ - نابالغ - قائم مقام - منتقل الیہ منجانب نابالغ] -

مہادیو رام ستار بنام بائی چمناجی ستار
(سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۴۲۹

نابالغ - ولی - ایکٹ ولی و نابالغان (۸ سنہ ۱۸۹۰ء) دفعات ۷ و ۱۱ و ۱۳ و ۴۶ -
صاحب جج ضلع - درخواست واسطے تقرر ولی کے - سپردگی
ایک جج ماتحت کو واسطے قلمبند کرنے شہادت اور ارسال کرنے
رپورٹ کے فیصلہ مبنی اوپر رپورٹ کے ضابطہ - بضابطگی -
عملدرآمد] -

دیکھو ایکٹ ولی و نابالغان ۴۱۶

نابالغ - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۷ وضمیمہ ۲ مد ۱۱ - قائم مقام -
منتقل الیہ منجانب نابالغ - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)
دفعہ ۲۳۵ - حکم - نالش منسوخی حکم - میعاد سماعت] -

دیکھو ایکٹ میعاد سماعت ۴۳۰

نان و نفقہ - عملدرآمد - ضابطہ - ڈگری - اجرا - اجرا مطابق عبارت ڈگری کے -
ترمیم ڈگری کی بصیغہ اجرا نہ کیجانی چاہیئے - شوہر و زوجہ] -

دیکھو ڈگری ۲۰۷

وراثت - جانشینی - باپ کی سوتیلی بہن - ماں کا بھائی - دہرم شاستر کا -

سگنا بنام سداشیو

(۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۲۱۰

ہرجہ - طریقہ تشخیص کرنے ہرجہ کا جس صورت مین ثبوت قیمت ازبازار کا نہو - معاہدہ - خلاف ورزی معاہدہ کا -

جگموہن داس بنام نوشیروان جی

(۱۹۰۲ع) بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۲۴۴

سنہ ۱۹۱۹ء
۱۳ و ۲۰ و ۲۷ جون
و ۱۰ و ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء
صفحہ کتاب انگریزی
۶۰۹

صیغہ ابتدائی دیوانی

باجلاس سر ایل ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس و بیٹی صاحب جسٹس

ہری بلبھ داس ہری داس (ابتدا" مدعا علیہ) اپیلانٹ

بنام

بھائی جیون جی (ابتدا" مدعی) رسپانڈنٹ

سالیسٹر و موکل۔ منتظم محرر سالیسٹر کا۔ اقرارنامہ بابت حق الخدمت۔ اقرارنامہ جو موکل سے پوشیدہ رکھا گیا۔ تعلق امانت دارانہ۔

مدعی منتظم محرر ایک کوٹھی سالیسٹران بمبئی کا تھا جو بطور سالیسٹران ایک شخص مسمی کرسنداس کے ایک نالش میں عمل کرتے تھے جو نامبردہ (کرسنداس) نے ہائی کورٹ میں واسطے دلا پانے ایک جائداد کثیر کے دائر کی تھی اس مقدمہ کا اہتمام منجانب کرسنداس اوسکا ایک دوست ہری بلبھ داس ہری داس (مدعا علیہ) کرتا تھا اور کرسنداس نے وعدہ کیا کہ اگر میں کامیاب ہونگا تو میں ہری بلبھ داس کو پچاس ہزار روپیہ دونگا ہری بلبھ داس نے چاہا کہ مدعی کی مدد کرسنداس کے مقدمہ کی پیروی میں لے اور وعدہ کیا کہ اوسکو نصف حصہ جنب ملے روپیہ کا دیگا مدعی نے بیان کیا کہ کرسنداس کو اوسوقت جب پچاس ہزار روپیہ کا وعدہ کیا گیا تھا اس انتظام مدعا علیہ کا علم تھا لیکن عدالت نے تجویز کی کہ یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے بعد ازاں ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو ہری بلبھ داس نے مدعی کو ایک خط دیکر اوس میں اقرار کیا کہ اوسکو جیسا کہ پیشتر قرار پاچکا ہے نصف حصہ بعوض سرسبز ہونے مقدمہ کے ادا کریگا مقدمہ سرسبز ہوا اور مدعی نے اب ہری بلبھ داس پر نالش پچیس ہزار روپیہ کی جسکے نامبردہ کو دینے کا اقرار بذریعہ اقرارنامہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے کیا گیا تھا دائر کی عدالت نے تجویز کی کہ یہ اقرار منجانب مدعا علیہ کہ وہ مدعی کو پچیس ہزار روپیہ یعنی اون پچاس ہزار کے دیگا جسکا وعدہ کرسنداس نے کیا تھا ثابت ہو گیا ہے

تجویز ہوئی

(اول) کہ مابین مدعی اور کرسنداس کے تعلق امانت دارانہ قائم تھا مدعی منتظم محرر کوٹھی سالیسٹران کا تھا جو منجانب کرسنداس عمل کرتے تھے اور اونکے سپرد نالش مذکور تھی۔

(دوم) درحالیکہ ایسا تعلق کرسنداس کے ساتھ تھا مدعی نے بذریعہ اقرار ساتھ مدعا علیہ کے کوشش کی فائدہ بقدر حصہ کے کرسنداس سے حاصل کرے جسکو ابتدا" علم اقرار مذکور کا نہیں تھا اور کبھی بعد ازاں اوسکو بالسکوت تسلیم نہیں کیا۔

(سوم) اور اندر حالات مندرجہ بالا کے مدعی از روئے اقرار مذکور کے کچھ وصول نہیں کر سکتا۔

سنہ ۱۹۰۲ع

ہری بلبھہ داس بنام بھائی جیون جی

تجویز جنابمنس صاحب چیف جسٹس اگر معاملہ مذکور کا علم کرسنداس کو نہیں تھا (اور یہ وہ راے ہے جو ہم نے قایم کی ہے) تو وہ بمقتضا یہ اوسکے جیسا کہ بھائی جیون جی (مدعی) کو تعلق ہے بوجہ اخفاے منافع مستدعیہ کے ناجائز ہو گیا تھا اور اگر اوسکا علم نامبردہ کو تھا اور دیگر فریق اوسکا تھا تو معاملہ مذکور ناقابل تائید دعوی بھائی جیون جی کے اس سبب سے ہے کہ وہ نہایت زیادہ اور بلا بدل اور ناقابل پذیرائی بوجہ تعلق امانت دارانہ کے جو اوسکو ساتھہ واہب کے تھا اور نیز مشورہ بے طرفدارانہ کے ہے یہ صحیح ہے کہ کرسنداس اب ہمارے روبرو جوابدہی دعوی مذکور کی نہیں کر رہا ہے لیکن ہماری راے ہے کہ وہ معاملہ جو بنیاد دعوی مدعی ہے ایسا شدید خلاف اون ضروری اصولون کے ہے جنپر عدل مبنی ہے کہ ہم نامبردہ کی مدد عدالت ہذا مین نہین کر سکتے نامبردہ کو یہ اجازت نہین دیجا سکتی کہ غیر صریح طور پر ایسے معاملہ سے فائدہ اوٹھاے جسمین نامبردہ کرسنداس سے صریح طور پر روپیہ وصول نہین کر سکتا تھا۔ ۶۹۰

اپیل بنارا ضی فیصلہ اسٹارلنگ صاحب جسٹس

مدعی بھائی جیون جی ایک منتظم محرر دفتر مسٹران کرافرڈ د. برون و کمپنی سالیسٹران بمبئی مین تھا اوس نے نالش بنام ہری بلبھہ داس مدعا علیہ واسطے دلا پانے مبلغ ۔/ یعنی ایک نصف مبلغ ۔/ کے جو شخص آخر الذکر کو ایک شخص مسمی کرسنداس گوبند جی سے اندر حالات مندرجہ ذیل منجہ مدعی کے واجب الادا تھے دائر کی۔

سنہ ۱۸۸۸ع مین کرسنداس گوبند جی نے ہائی کورٹ بمبئی مین نالش (نمبر ۵۵۲ سنہ ۱۸۸۸ع)[1] بدعوی جائداد کثیر التعداد بطور وارث اپنے چچا کلیان جی سیو جی کے دائر کی اس مقدمہ مین پیروی و اہتمام اوسکی طرف سے مدعی اور مدعا علیہ نے کیا جنہون نے اوسکو روپیہ کی مدد بہم پہنچا دی۔

۲- اپریل سنہ ۱۸۹۰ع کو کرسنداس گوبند جی نے ایک اقرار ساتھہ مدعا علیہ کے کیا و مدعا علیہ اس معاملہ مین اپنی اور مدعی کی طرف سے عمل کرتا تھا جسکے ذریعہ سے نامبردہ (کرسنداس) نے یہ وعدہ کیا کہ مدعا علیہ کو مبلغ ۔/ ادا کریگا اگر اوسکو وہ جائداد ملجائیگی جسکے واسطے اوسنے نالش کی ہے۔

۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۲ع کو مدعا علیہ ہری بلبھہ داس نے یہ اقرار کیا کہ مدعی کو ایک نصف مبلغ ۔/ کا دیگا اور دستاویز مندرجہ ذیل بحق مدعی لکھہ دی۔

۲- اپریل سنہ ۱۸۹۰ع کو مین نے مسمی کرسنداس گوبند جی سے ایک اقرارنامہ متعلق اوسکی نالش کے بابت خود اوسکے کام کے لکھا لیا اور بذریعہ اوس اقرارنامہ کے یہ قرار پایا ہے کہ مین اوس فریق سے مبلغ ۔/ یعنی

(۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۴۹۶ و بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۵۰۔

سنہ ١٩٠١ء
ہری بلبھ داس
بنام
بھائی جیون جی

پچاس ہزار روپیہ پاؤن -

اوس معاملہ مین مجھکو تمکی پوری مدد ہے اور آپ بذات خود تکلیف اوٹھا کر اس کام کو کرتے ہین لہذا منجملہ پچاس ہزار روپیہ کے جو مجھکو مطابق اقرار نامہ مذکور کے ملینگے مبلغ صہ؎ یعنی پچیس ہزار روپیہ بابت آپکی نصف رقم مذکور کے آپکے ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ ہم دونون یہ کام مشترکا اور بالاتفاق بذریعہ خود تکلیف کرتے اور بذریعہ روپیہ کی مدد دینے کے کرتے ہین لہذا ہم دونون کا برابر حصہ مبلغ پچاس ہزار مذکور مین ہے مین نے اقرار نامہ مذکور فریق مذکور سے صرف اپنے نام لکھا لیا ہے لیکن حق ملکیت اقرار نامہ مذکور اور روپیون کا ہم دونون کو حاصل ہے اور چونکہ کوئی اقرار نامہ مابین ہم دو ٦٩١ شخصون کے بابت اس معاملہ کے نہین ہوا ہے اور چونکہ بالفعل میری صحت اچھی نہین ہے اور اس غرض سے کہ کوئی تعرض کسی قسم کا بعد میری وفات کے آپ سے مبلغان مذکور کے وصول کرنے مین نہ کیا جاے لہذا مین برضا و رغبت خود و صحت نفس و ثبات عقل و بحالت تندرستی یہ اقرار نامہ تحریر کر دیتا ہون اگر دیا ہے اوسکی نسبت حسب ضابطہ رضامندی ظاہر کی گئی ہے اور اوسکو مین نے اور میرے ورثا و قائم مقامان نے منظور کر لیا ہے مین آپکو یہ تحریر مزید حسب ذیل دیتا ہون

مین نے ساہ مادہو جی پریم جی سے بہنسالی کرسنداس گوبند جی مذکور کو مع آپ اوسکا ضامن ہو کر روپیہ قرض دلایا ہے ایک علحدہ دستاویز بابت اوسکے مورخہ ماہ مئی سنہ ١٩٠١ء مطابق ..... جیسا کہ سود سمیت شاہ روپیہ بابت کی لکھدی ہے بموجب شرائط اقرار نامہ مذکور نسبت اوس روپیہ کے جو مجھے منجملہ اوس روپیہ کے وصول ہوا جو مین نے قرض دلایا زر مذکور مین نے کرسنداس گوبند جی مذکور سے بعد مجرا کر دینے زر مذکور کے اپنے حساب مین اوسکی کوٹھی مین (داخل کر دیا ہے) پایا ہے اور آپکو اوس سے کچھ تعلق نہین ہے مین نے وہ روپیہ بابت اپنے نصف حصہ کے پایا ہے اور اوسکو کوئی تعلق کسی قسم کا مبلغ صہ؎ یعنی پچیس ہزار متعلقہ آپکے نصف حصہ سے نہین ہے اور مین نے یہ اقرار نامہ برضا و رغبت اپنی خوشی سے بصحت نفس و ثبات عقل لکھدیا اوسکی نسبت حسب ضابطہ رضامندی ظاہر کی گئی ہے اور اوسکو مین نے اور میرے ورثا و قائم مقامان نے منظور کر لیا ہے -

نالش جو کرسنداس نے دائر کی تھی نمبر ٥٤ سنہ ١٨٩٦ء اوسکا فیصلہ بالآخر بحق نامبردہ ہوا دیکھو انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ٢٢ صفحہ ٢٥ -)

کرسنداس دوران نالش مذکور مین فوت ہوا تھا مدعا علیہ ہری بلبھ داس اوسکا احد الاوصیا تھا اور ١٣ - نومبر سنہ ١٨٩٩ء کو اوسنے مبلغ صہ؎ کرسنداس کے ترکہ سے بادائے جزوی مبلغ صہ مندرجہ بالا پائے اور اوسنے چہٹیات اجازت اپنے اوصیاے شریک سے حاصل کین کہ باقی مبلغ صہ بھی زر ترکہ واسطے ادائے رقم مذکور کے قابل حصول ہو خود لے

مدعی نے بیان کیا کہ مدعا علیہ جو حالت احتیاج مین تھا فریبا کوشش اس امر کی کرتا تھا کہ

سنہ ۱۹۰۲ء
ہری بائی بہدداس
بنام
بہائی چھیون جی

مدعی کے حق پانے حصہ مبلغ [illegible] سے لاعلمی ظاہر کرے اوس نے یہ شکایت کی کہ اوسکو مدعا علیہ نے کوئی حصہ مبلغ [illegible] کا جو نامبردہ (مدعا علیہ) نے پا لیا تہا ادا نہین کیا ہے اور اوسنے بیان کیا کہ اگر مدعا علیہ کو باقی [illegible] لینے دیا جائیگا وہ اوسکو اپنے کام مین لاسکیگا اور مدعی کچھ وصول نہ کرسکیگا لہذا مدعی نے یہ استدعا کی کہ مدعا علیہ کو حکم دیا جاے کہ اوسکو مبلغ [illegible] (یعنی نصف اون مبلغ [illegible] کا جو وہ لے چکا ہے) ادا کرے اور استقرار اس امر کا کہ وہ مستحق پانے ایک نصف کل رقم مبلغ [illegible] کا ہے جو بموجب اقرارنامہ ۱۹۲
۲- اپریل ۱۸۹۰ء کے واجب الادا ہے واسطے رسید وغیرہ کے کیا جاے۔

مدعا علیہ نے یہ جواب دیا کہ اقرارنامہ ۲- اپریل ۱۸۹۰ء خود اپنے لئے کرکے اوس سے حاصل کیا گیا تہا اور مدعی کو اوس سے تعلق نہ تہا اور وہ مستحق کسی حصہ کا مطلقاً اوس منافع مین نہ تہا جو اوسکی رو سے پیدا ہو نسبت اقرارنامہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۲ء کے اوسنے بیان کیا کہ اقرارنامہ مذکور مدعی نے اوس سے بلا بدل ایسے وقت مین حاصل کیا تہا جب وہ بیمار تہا اور مدعی نے دباؤ ناجائز ڈالا تہا اور اوسنے یہ حجت کی کہ وہ کالعدم اور بے اثر تہا اوسنے یہ بہی بیان کیا کہ بعد تکمیل تحریر مذکور کے مدعی نے کسیطرح پر مدد پیروی نالش کرکے اس (نمبر [illegible] ۱۸۹۵ء) مین نہین کی اور اوس نے یہ حجت کی کہ بابت تحریر مذکور کے کوئی بدل قطعاً نہ تہا۔

بوقت سماعت امور تنقیح طلب مندرجہ ذیل قائم کئے گئے تہے۔

(۱) آیا مدعی نے قطع نظر اوس کام کے جو اوسنے بطور منتظم مورس ٹران گرافرڈ کمپنی اور بطور اٹرنی بیان کرکے اوس گوہندجی کے کیا کوئی مدد جیسا کہ عرضیدعوی مین بیان کیا گیا ہے دی یا نہین۔

(۲) آیا مدعا علیہ نے منجانب خود اور مدعی کے حاصل کرنے مین اقرارنامہ ۲- اپریل ۱۸۹۰ء کے کرکے اوس گوہندجی سے عمل کیا اور آیا مدعا علیہ نے اوسکو صرف خود اپنے ہی لئے حاصل کیا یا نہین۔

(۳) آیا اگر اقرارنامہ مذکور منجانب مدعا علیہ اور مدعی کے حاصل کیا گیا تہا تو اقرارنامہ مذکور جہانتک کہ وہ مدعی کے حق مین موثر ہے اس سبب سے کالعدم ہے یا نہین کہ وہ بلا بدل اور خلاف مصلحت عامہ کے ہے۔

(۴) آیا مدعی مستحق ہے یا نہین کہ مدعا علیہ سے دعوی کسی رقم زر نقد کا بموجب اقرارنامہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۳ء کے کرے

(۵) آیا اقرارنامہ مذکور مدعی نے مدعا علیہ سے اوسوقت حاصل کیا تہا یا نہین جب وہ بطور اٹرنی مدعا علیہ کے عمل کرتا تہا اور اوسکی حیثیت ساتہ نامبردہ کے امانت دارانہ تہی یا نہین۔

(۶) آیا اقرارنامہ مذکور مدعی نے بذریعہ دباؤ بیجا کے حاصل کیا تہا یا نہین۔

سنہ ۱۹۰۲ء

ہری بلبھ داس بنام سامی کھیون جی

(۷) آیا اقرارنامہ مذکور بلا بدل تحریر کیا گیا تھا یا نہیں۔

(۸) آیا بعد تحریر کرنے اقرارنامہ مذکور کے مدعی نے کسی طرح پر مدد پیروی نالش مین یا کوئی مدد زر نقد کی کرسنداس گوبندجی کو دی یا نہین۔

(۹) آیا اقرارنامہ ۲۔ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء ایک ایسا معاہدہ خدمت تھا یا نہین جسکو کرسنداس گوبندجی اگر خدمات مشروطہ انجام نہ دیجائین منسوخ کرسکے اور آیا اقرارنامہ مذکور کو کرسنداس نے باضابطہ منسوخ کیا تھا یا نہین اور آیا بار (اگر کوئی ہو) بروے اقرارنامہ ۱۰۔ جنوری کے قائم کیا گیا تھا اوسوقت ساقط ہوا یا نہین۔

۶۹۳ (۱۰) آیا ازروے ایک اقرارنامہ کے جو اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء مین تحریر کیا گیا تھا یہ قرار پایا تھا یا نہین کہ رقم مبلغ ..... کی (جسکا نصف روپیہ مدعاعلیہ کو اداکردیا گیا ہے) اوسکو ادا کیجائیگی۔

(۱۱) آیا مدعی کو کسی طرح تعلق اقرارنامہ مذکور سے تھا یا نہین۔

اسٹارلنگ صاحب جسٹس نے تجویز امور تنقیح طلب کی بحق مدعی کی اور ڈگری اوسکے حق مین صادر کی۔

مدعاعلیہ نے اپیل کیا۔

مسٹر اسکاٹ (ایڈوکیٹ جنرل) و مسٹر ہکیس منجانب اپیلانٹ (مدعاعلیہ)

مسٹر ہیں برنسن و داور منجانب رسپانڈنٹ (مدعی)

مقدمات ذیل کا حوالہ دیا گیا۔ ہاٹد بے بنام پیٹرس (۱) و کملاکشی بنام رام سامی (۲) و رامچندر بنام کلو (۳)۔

جنکنس صاحب چیف جسٹس۔ مدعی منتظم محرر مسٹران کرافورڈ بیرون و کمپنی اٹورنیان عدالت ہذا ہے اور مدعاعلیہ مختلف طور پر ہمارے روبرو بطور ایجنٹ قانونی یا دلال قانونی کے بیان کیا گیا ہے بذریعہ اس نالش کے مدعی چاہتا ہے کہ اپنا حق بمقابلہ مدعاعلیہ بابت ایک نصف رقم مبلغ ..... کے جو بیان کی گئی ہے کہ مدعاعلیہ کو کرسنداس گوبندجی سے ازروے ایک اقرارنامہ ۲۔ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء کے واجب الادا ہے ثابت کرے منجملہ اس مبلغ ..... کے مدعاعلیہ مبلغ ..... پاچکا ہے پس مدعی مستدعی ہے کہ مبلغ ..... یعنی ایک نصف اوسکو مع سود ادا کئے جائین اور وہ یہ استدعا کرتا ہے کہ مدعاعلیہ کو باقی مبلغ ..... لینے کی امتناع کیجاے اور بابت اوسکے رسیور کی استدعا کرتا ہے۔

(۱) سنہ ۱۸۷۶ء رپورٹ بیون صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ – (۲) سنہ ۱۸۹۱ء مدراس سیریز جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷ صفحہ ۱۳۲

(۳) سنہ ۱۸۹۶ء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۶۳

سنہ ۱۹۰۱ء

ہری بلبھ داس بنام بھائی جیون جی

کرسنداس گوبندجی نے سنہ ۱۸۸۸ء مین ایک نالش عدالت ہذا مین واسطے دلاپانے جائداد کے دائر کی اور اوسکی پیروی مین نامبردہ کی مدد مدعاعلیہ نے کی ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کو اوسنے مدعاعلیہ کو ایک دستاویز لکھدی جسکی روسے اوس نے یہ اقرار کیا کہ بعوض مدد و خدمات متعلقہ نالش کے مدعاعلیہ کو مبلغ ... ادا کرے مدعی نے اپنی عرضی نالش مین یہ تحریر کیا کہ اوس نے اور نیز مدعاعلیہ نے پیروی و اہتمام نالش مذکور کا منجانب کرسنداس گوبندجی کیا اور ان دونون نے روپیہ کی اور بہم دیگر مددوی اور اقرارنامہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کے تحریر نے مین مدعاعلیہ نے منجانب اپنے اور مدعی کے عمل کیا اور مدعی مستحق پانے نصف حصہ کا اوس منافع مین تہا جو اقرارنامہ مذکور سے پیدا ہو کوئی بحث نسبت صحت اقرارنامہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کے نہین ہے نیز یہ مسلمہ طرفین ہے کہ مدعاعلیہ نے مبلغ ... ترکہ کرسنداس سے جو فوت ہوگیا ہے پائے ہین نزاع یہ ہے کہ آیا مدعی کو وہ حق حاصل ہے یا نہین جسکا وہ اقرارنامہ مذکور مین دعویدار ہے اس سے مدعاعلیہ کو انکار ہے کہ جو فریدبران یہ حجت کرتا ہے کہ اگر مدعی کو کبھی کوئی حق حاصل تہا تو اقرارنامہ مذکور ایک اور اقرارنامہ تاریخ مابعد سے رد ہوگیا ہے اور ہر صورت مین قانونی امتناعات دربارہ نفاذ اوس دعوی مدعی کے ہین جو وہ اب کرتا ہے یہ بیان محض مختصر ہے لیکن واسطے ٹہیک ٹہیک سمجھنے ان امور کے جو طرفین نے بیان کئے ہین یہ ضروری ہے کہ واقعات کو زیادہ مفصل طور پر بیان کیا جاوے اور ہم ایسا کرنا چاہتے ہین ۔

کرسنداس گوبندجی نے یہ باور کرکے (اور جیسا کہ حالات سے ثابت ہوا ہے کہ صحیح طور پر اوس نے باور کیا) کہ اوسکو جائداد اپنے چچا بہنسالی کلیان جی سیوجی مین حق تہا ارادہ کیا کہ اپنے دعاوی کی پیروی کرے لیکن چونکہ اوسکو ضروری ذرائع اور علم نہ تہا وہ مجبور ہوا کہ مدعاعلیہ حال ہری بلبھ داس کی مدد لے اوس نے کرسنداس کو مدعی بہائی جیون جی سے ملایا اور بل خرچہ سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷ جون سنہ ۱۸۸۹ء کو مسٹران کرافرڈ و بیک لینڈ بہائی جیون جی کے مالکان نے بطور اٹارنیان کرسنداس کے عمل کرنا شروع کیا تہا ۱۰ اگست سنہ ۱۸۸۹ء کو کرسنداس نے بحق جیکشن داس ہری بلبھ داس دستاویز جو کاغذ (الف) ہمقدمہ ہذا ہے تحریر کردی اوسکے ذریعہ سے یہ شرط قرار پائی تہی کہ بعد دینے اوس خرچہ کے جو ہوا کرسنداس کو چاہئے کہ بطور انعام و معاوضہ کے ایک رقم جسکا شمار بشرح ۲۰ فی روپیہ کے اوس حق ورثہ پر کیا گیا جو بذریعہ نالش مذکور حاصل ہو ادا کرے جیکشن داس مدعاعلیہ حال کا پسر تہا اور اقرارنامہ اوسکے نام کا محض بطور اسم فرضی کے لکہا گیا تہا اوسی سنہ مین کرسنداس کی نالش (نمبر ۷۵۵ سنہ ۱۸۸۹ء) دائر ہوئی ۱۶ اگست سنہ ۱۸۸۹ء کو کاغذ (ب)

سنہ ۱۹۰۶ء

ہری بلبھہ داس
بنام
بہائی جیون جی

۶۹۵

تحریر ہوا جسکے ذریعہ سے شرح حق الخدمت تبدیل ہوکر مبلغ صہ ہو گئی اور اقرارنامہ سابق منسوخ کیا گیا

۲۔اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کو کاغذ (ج) کرسنداس نے بحق ہری بلبھہ داس تحریر کیا یہ وہ دستاویز ہے جسپر اس نالش مین بہائی جیون جی نے اپنے دعوی کو مبنی کیا ہے اوسکے ذریعہ سے اقرارنامہ ۱۶۔اگست سنہ ۱۸۸۵ء منسوخ کیا گیا تہا لیکن حق الخدمت بدستور مبلغ صہ قائم رکہا گیا تہا۔

۱۰۔جنوری سنہ ۱۸۹۳ء کو ہری بلبھہ داس نے بحق بہائی جیون جی کاغذ (د) تحریر کیا جسمین بعد مذکرہ اقرارنامہ ۲۔اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کے حسب ذیل لکہا ہے۔

اوس معاملہ مین مجکو آپکی پوری مدد ہے اور آپ بذات خود تکلیف اوٹہاتے اور اس کام کو کرتے ہین لہذا منجملہ پچاس ہزار کے جو مجکو مطابق اقرارنامہ مذکور کے ملینگے صہ یعنی پچیس ہزار روپیہ بابت آپکے نصف حصہ رقم مذکور کے آپکے ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ ہم دونون یہ کام مشترکاً اور باتفاق بذریعہ خود تکلیف کرنے اور بذریعہ روپیہ کی مدد دینے کے کرتے ہین لہذا ہم دونون کا برابر حصہ مبلغ پچاس ہزار مذکور مین ہے مین نے اقرارنامہ مذکور فریق مزبور سے صرف اپنے نام لکہا لیا ہے لیکن حق ملکیت اقرارنامہ مذکور اور روپیون کا ہم دونون کو ہے اور چونکہ کوئی اقرارنامہ مابین ہم دو شخصون کے بابت اس معاملہ کے نہین ہوا ہے اور چونکہ بالفعل میری صحت اچہی نہین ہے اور اس غرض سے کہ کوئی تعرض کسی قسم کا بعد میری وفات کے آپ سے مبلغان مذکور کے وصول مین نہ کیا جاے لہذا مین برضا و رغبت خود و بصحت نفس و ثبات عقل و بحالت تندرستی یہ اقرارنامہ تحریر کر دیتا ہون (کر دیا ہے) اوسکی نسبت حسب ضابطہ رضامندی ظاہر کی گئی ہے اور اوسکو مین نے اور میرے ورثا و قائم مقامان نے منظور کر لیا ہے مین آپکو یہ تحریر مزید حسب ذیل دیتا ہون۔ مین نے ساہ مادہوجی پریم جی سے بہنسالی کرسنداس گوبندجی مذکور کو خود آپ اوسکا ضامن بنکر روپیہ قرض دلایا ہے ایک علحدہ دستاویز بابت اوسکے مورخہ تاریخ — ماہ مئی سنہ ۱۸۹۰ء مطابق ۔۔ بیساکہ سودی سمبت ۱۹۴۷ روز چہارشنبہ لکہدی ہے مطابق شرائط اقرارنامہ مذکور نسبت اوس روپیہ کے جو مجہے منجملہ اوس روپیہ کے وصول ہوا جو مین نے قرض دلایا زر مذکور مین سے کرسنداس گوبندجی مذکور سے بعد مجرا کردینے زر مذکور کے اپنے حساب مین اوسکو جو بھی مین باریابی سے ملا ہے اور آپکو اوس سے کچہہ تعلق نہین ہے مین نے وہ روپیہ بابت اپنے نصف حصہ کے پایا ہے اور اوسکو کوئی تعلق کسی قسم کا مبلغ صہ یعنی پچیس ہزار متعلقہ آپکے نصف حصہ سے نہین ہے اور مین نے یہ اقرارنامہ برضا و رغبت اپنی خوشی سے بصحت نفس و ثبات عقل لکہدیا اوسکی نسبت حسب ضابطہ رضامندی ظاہر کی گئی اور اوسکو مین نے اور میرے ورثا و قائم مقامان نے منظور کر لیا ہے۔

۴۔ فروری سنہ ۱۸۹۶ء کو مقدمہ نمبر ۵۵۴ سنہ ۱۸۹۴ء مین ایک حکم صادر کیا گیا تہا جسکے ذریعہ سے مسٹران ہیرالال و مادہوجی مقرر کئے گئے تہے کہ بطور اٹرنیان کرسنداس بجاے اوسکے اٹرنیان

سنہ ۱۹۰۶ء
ہری بلبھ داس
بنام
بہائی جیون جی
۶۹۶

سابق مسٹران کرافرد و کمپنی کے عمل کرین ھر نگا اٹرنیان جدید قابل اطمینان کارروائی مقدمہ کی بلا امداد ہری بلبھ داس کے نہین کر سکتے تھے چنانچہ ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء کو مسٹر مادہوجی بہیرجی نے اوسکو یہ لکھا ۔

بموجب ہدایات اپنے موکل یعنی مدعی مندرجہ بالا کے مین ایک چٹھی تاریخ امروزہ جونا سپرد ہوئے آپکے نام تحریر کی ہے ملفوف کرتا ہون اور آپ سے استدعا کرتا ہون کہ آپ میرے دفتر مین تشریف لائین اور اون کاغذات کو جو آپکے پاس ہین پیش کرین اور مجھکو ہدایات نسبت اون حسابات کے دین جو ادھیاے ترکہ کلیان جی سیوجی نے مرتب رکھے ہین نتیجہ یہ ہوا کہ دستاویز ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء کرسنداس نے ہری بلبھ داس کو لکھدی او وہ بعبارت ذیل ہے ۔

بنام سیٹھہ ہری بلبھ ہری داس لکھی سیٹھہ کرسنداس گوبندجی نے نسبت اوس مقدمہ کے جو ہائیکورٹ مقامی مین بنام سیٹھہ نراین داس پرشوتم داس بابت کل جائداد سیٹھہ کلیان جی سیوجی یعنی نالش نمبر ۵۰۵ سنہ ۱۸۹۹ء دائر ہے ایک اقرارنامہ ابتداءً بابت کرنے میری مدد کے (مقدمہ مذکور مین) تحریر کیا گیا ہے اور بموجب اوسکے آپ میرے قدیم (سابق) وکیل (سالیسٹر) کرافرڈ کی مدد کیا کرتے تھے مین (آپ سے) استدعا کرتا ہون کہ آپ ٹھیک اوسی طریق پر امداد میرے جدید (حال کے) وکیل (سالیسٹر) مسٹر مادہوجی بہیرجی کی کرین اور اپنے ساتھ (اوسکے پاس) تمام دستاویزات اور دیگر کاغذات وغیرہ جو آپ کے پاس ہین لیجائین اور حسابات بابت اس (معاملہ) کے سمجھاوین اور اقرارنامہ سابق جو بابین ہمارے ہوا ہین نے منظور و پسند کر لیا ہے ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء ترجمہ

یہ دستاویز بہ جہت مطابق بیان ہری بلبھ داس بسے اقرارنامہ ۲ - اپریل سنہ ۱۸۹۹ء کے منسوخ ہو

بربنائے ان وقعات کے امور مندرجہ ذیل پیدا ہوتے ہین (۱) آیا بہائی جیون جی کو جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے مبلغ صہ مین جو بیان کیے گئے ہین کہ ہری بلبھ داس کو واجب الادا ہین حق حاصل ہے (۲) اگر ہے تو آیا بہائی جیون جی کو کرسنداس سے تعلق امانت دارانہ ہے (۳) اگر ہے تو آیا کرسنداس کو بہائی جیون کے حق کا علم ہے اور اوسکی جانب سے لاعلمی ہونے سے بہائی جیون جی کے دعاوی ناقص ہو جائینگے (۴) اگر کرسنداس کو یہ علم بہی تہا تو آیا بہائی جیون جی کا دعوی منظور کیا جا سکتا ہے ۔

اپنے عرضیدعوی مین بہائی جیون جی نے اپنا دعوی نسبت حصے کے اسطرح مختصراً بیان کیا ہے

۴ - کرسنداس گوبندجی مذکور نے ۴ - اپریل سنہ ۱۸۹۹ء کو ایک اقرار ساتھہ مدعا علیہ کے کیا (مدعا علیہ اوس معاملہ مین منجانب خود اور مدعی کے عمل کرتا تہا) جسکے ذریعہ سے کرسنداس گوبندجی مذکور نے یہ اقرار کیا کہ وہ مدعا علیہ کو صہ ہزار

نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۹۰۲ء
بہری بلیبہ داس
بنام
بہائی چند جی

دیسے گا اگر اوسکو اوسکی جائداد ملجائیگی ۔ ۔ ۔ ۔

۳- مدعی مستحق پانے نصف حصہ کا اون منافعجات مین تہا جو اقرارنامہ مذکورہ سے حاصل ہون جیسا کہ دستاویز دستخطی مدعاعلیہ مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے ظاہر ہوگا ۔

بعدازان اوسکا عرضی دعوی اقرارنامہ ۲- اپریل سنہ ۱۸۹۰ء سے شروع ہوتا ہے لیکن اپنی شہادت مین مدعی ذریعہ اپنے حق کو اقرارنامہ سنہ ۱۸۸۱ء پر واپس لیجاتا ہے وہ یہ کہتا ہے ۔

۷۹۷ سنہ ۱۸۸۱ء مین جب مدعاعلیہ کرسنداس کو لایا مین نے اوسکے مقدمہ کو دیکہا اور میرا اطمینان ہوگیا کہ اوسکا مقدمہ اچہا ہے مین نے مدعاعلیہ پر چہوڑا کہ انتظامات بابت اپنے اور میرے حق الخدمت کے کرے مین نے مدعاعلیہ کہا کہ کرسنداس سے انتظامات واسطے ادا معاوضہ بابت ہماری محنت کے کرے اول انتظام یہ تہا کہ ہم ڈہائی آنہ فی روپیہ تمام رقوم پر جو لیوین پاوین مدعاعلیہ و کرسنداس کے باہم گفتگو بابت معاملہ مذکور کے میرے مکان پر اور میری موجودگی مین ہوئی اور معاملہ مذکور کا اوسی وقت اور اوسی جگہ انتظام ہوا وہ انتظام بعد ازان ضبط تحریر مین آیا یہ دستاویز جو مجہکو اب دکہائی گئی مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۸۱ء ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈہائی آنہ مجہکو اور مدعاعلیہ کو مدعاعلیہ کے نام سے ملنے والے تہے کیونکہ مین نہین چاہتا تہا کہ میرا نام اسطرح آوے کہ مجہکو معاملہ مذکور سے تعلق ہے مدعاعلیہ نے اپنا اقرار رہا سہہ اوسکے قائم رکہا اقرارنامہ اول سنہ ۱۸۸۹ء مین میرے مکان پر ترمیم کیا گیا ہان اوس وقت مدعاعلیہ کرسنداس اور مین موجود تہا اوس وقت مین نے کہا کہ ڈہائی آنہ بہت زیادہ ہوگا کیونکہ مجہکو معلوم ہوگیا تہا کہ جائداد بہت کثیر ہے اور یہ بہتر ہوگا کہ ایک معقول رقم بالمقطع مقرر کردیجاوے مین نے خیال کیا کہ جائداد دس یا ۱۵ لاکہ کی ہے اور چونکہ کرسنداس کو مالیت جائداد معلوم نہ تہی مجہکو اوس سے کہنا پڑا کہ دیگر مین نے خیال کیا کہ تعداد اول اندازہ ایسی کثیر ہے کہ ممکن ہے کہ اوسکی بابت نالش ہو لہذا یہ قرار پایا کہ مدعاعلیہ کو اور مجہکو مبلغ ۔۔۔ روپے دیے جاوین اسپر کرسنداس اور مدعاعلیہ رضامند ہوئے ایک تحریر عمل مین آئی دو دستاویزات تحریر کی گئی تہین ایک اصل اور دوسری نقل مین نے اون مین سے ایک پر اوسکے دستخط کرائے تہے جو اوسکو دی گئی تہی اور جب دوسرا اقرارنامہ تحریر کیا گیا وہ دستاویز چاک کی گئی اور نقل مجہکو واپس دیدیا گیا تہا اور مین اوسکو اب پیش کرتا ہون وہ یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بذریعہ ایک اور اقرارنامہ ۲- اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کے منسوخ کیا گیا تہا ۔ اقرارنامہ جدید پر بعد فیصلہ نالش کے اور دو ہفتہ پہر قبل اوسکے پیش ہونے کے دستخط کیے گئے تہے یہ بہتر سمجہا گیا تہا کہ ایک اقرارنامہ بعد فیصلہ نالش کے تحریر کیا جاوے یہ تیسرا اقرارنامہ تحریر ہوا ہے (کاغذ ج) ۔ ۔ ۔ ۔ مین حلف سے کہتا ہون کہ ان تمام اقرارنامجات سے مجہکو تعلق بقدر نصف کے تہا اور یہی اقرار تہا مین اور مدعاعلیہ کے تہا کرسنداس کو معلوم تہا کہ بموجب ان اقرارنامجات کے مجہکو نصف ملنے والا تہا ۔

مدعاعلیہ اس سے انکار کرتا ہے اور ہمکو ان اقرارنامجات دونون کے فیصلہ کرنا ہے موسے اتفاق

سنہ ۱۹۰۲ء

بری بلیبہ داسس
بنام
بھائی جیون جی

ہمارے روبرو سوائے ایک مختصر یادداشت بتجویز استارلنگ صاحب جسٹس کے اور کچھ نہیں ہے لیکن جیسی کہ وہ ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حاکم موصوف نے مدعی کے بیان کو قطع نظر اقرارنامہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کے بھی پذیرا کیا۔

گو بلحاظ اوس راے کے جو ہم نسبت مقدمہ کے قائم کرتے ہیں اسکی ہرگز ضرورت نہیں ہے کہ امر ہذا کا فیصلہ کرین تاہم ہمارے نزدیک نسبت اس امر واقعہ کے ذیعلم جج کی راے صحیح ہے بلاشک ہم یہ کہنے پر مستعد نہیں ہین کہ حاکم موصوف کی راے غلط ہے۔

بلحاظ معتبری یا لیاقت کے ہمکو کوئی امر مابین بیان مدعی و مدعاعلیہ کے قابل الینہ معلوم نہیں ہوتا ہے اور کسی امر سے ہمکو یہ تجویز کرنے کی ترغیب نہیں ہوتی کہ استارلنگ صاحب جسٹس نے شہادت کی غلط وقعت سمجھی جب حاکم موصوف نے نسبت اس امر کے بہ نسبت مدعاعلیہ کے ۶۹۸ مدعی کا زیادہ اعتبار کیا کہ آیا اقرارنامہ جس کے مدعی مستحق پانے حصہ کا ہوا قبل سنہ ۱۸۹۱ء کے موجود تھا یا نہین نیز امور قرین قیاس ہماری راے مین بجانب مدعی ہین باوجود مدعاعلیہ کے میلان اور طرح بیان کرنے کے دستاویزات سے صاف ظاہر ہے کہ اقرارنامہ اول اوسکے بعد ہوا تھا کہ مدعاعلیہ کی ملاقات مسٹران کرافرڈ و کمپنی سے کرائی گئی اور جماعت ندکور بطور اوسکے مربیان کے مقرر کی گئی اور باوجود اسکے بھائی جیون جی مطابق اوس دستور کے جو صریحاً جاری ہے اوسکو نہ صرف کسیطرح برخلاف اپنے کارہاے منصبی بجانب موکل اپنے مالک کے بلکہ بطور عاقلانہ اور مناسب کے تصور کریگا کہ وہ کوشش اس امر کی کرے کہ اپنے لئے ایک حصہ عظیم انعام کا بصورت کامیابی موکل حاصل کرے گو یہ دستور قابل اعتراض ہے مگر وہ بلاشک جاری ہے اور گو عدالت ہذا جہانتک اوس سے ہوسکیگا کوشش اوسکی موقوفی کی کریگی تاہم جو صورت کہ بالفعل ہے اوس سے وہ نتیجہ جو ہم تجویز کرتے ہین واقعی پیدا ہوتا ہے علاوہ برین تحریر کیا جانا منجانب مدعاعلیہ کاغذ (د) کا ہماری راے مین ایک تسلیم صریح منجانب مدعاعلیہ کے ہے کہ مدعی مستحق پانے ایک حصہ کا تھا کیونکہ ہمکو یقین ہے کہ مدعاعلیہ غرض اور تاثیر دستاویز ندکور کی سمجھ گیا تھا یہ امر خود اوسکی شہادت مین فی الواقع تسلیم کیا گیا ہے اور باانیہمہ کوئی پتہ یا نشان بعد ازان تردید یا اعتراض کا انہین ہے طرفین مین سے کسی جانب سے یہ بیان نہین کیا گیا ہے کہ بھائی جیون جی نے اپنا حصہ بذریعہ انتقال کے حاصل کیا پس ہمکو یہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ کاغذ (د) کو کسی امر سے سواے اس نتیجہ کے مطابق کر سکین کہ مدعی نے شروع ہی سے کوشش

سنہ ۱۹۰۲

ہری بلبھ داس بنام بھائی لطیعان جی

کہ اپنے لیے ایک حق محفوظ کرے ہم یہ تجویز نہیں کرتے ہین کہ اس امر کی نسبت بحث مزید کرین اول اس وجہ سے کہ ہماری رائے نسبت اوسکے مطابق رائے اسٹارلنگ صاحب جسٹس کے ہے اور دوسرے اس سبب سے کہ جیسا ہم پہلے ظاہر کر چکے ہین وہ فی الواقع اہم نہین ہے۔ مدعی کا بیان ہے کہ اوسکے حصہ کی ابتدا اسطرح پر ہوئی۔ وہ کوئی انتقال مابعد بیان نہین کرتا ہے اور ہم اوسکے بیان کو باور کرینگے

اب ہم مقدمہ کی دوسری صورت پر لحاظ کرتے ہین۔ کیا مابین کرسنداس اور مدعی کے تعلق امانت وارانہ تھا اور کیا کرسنداس کو مدعی کا حق موعودہ حق الخدمت مین ظاہر تھا۔

تاریخ اقرارنامہ ۱۰۔ اگست ۱۸۸۶ع کو تعلق اٹرنی اور موکل کا مابین کرسنداس اور مسٹران کرافرڈ و کمپنی کے قائم ہو گیا تھا اور بھائی جیون جی لطور منتظم محرر مسٹران کرافرڈ و کمپنی کے پیروکار مقدمہ کرسنداس کا تھا اسمین کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ مابین کوٹھی مذکور اور کرسنداس کے

۶۹۹ قانون وجود تعلق امانت دارانہ کا مع اوسکے نتائج دور و دراز کے قیاس کرتا ہے اور مطابق طریقہ کار دیار کے جس سے سب ان عدالتون مین واقف ہین اجزا جن سے وہ تعلق بنتا ہے اور بھی زیادہ نمایان و قوی اپنے اثر مابین موکل اور منتظم محرر کے ہین جو اوسکے کام کو تعین اور اوسکی پیروی کرتا ہے اسمین کچھ شک نہیں ہے اور یہ عدالتہائے ہذا مین عام بات ہے کہ بمبئی مین منتظم محرر جسکا بھی حال نمونہ ہے ایک خاص حیثیت بہ تعلق اوس موکل کے رکھتا ہے جسکی وہ پیش کرتا ہے یہ سمجھنا آسان ہے کہ وہ کسقدر لازمی درمیان دار مابین ایک معمولی ہندوستانی موکل اور مالک کے ہے جو اوسکی زبان اور طریقہ ہائے زندگی سے بہت کم واقف تھا ہوتا ہے خود بھائی جیون جی کا اندازہ اپنی وقعت اور دباؤ کا فقرہ اوسکے اظہار سے معلوم ہو سکتا ہے جسمین اوسنے یہ بیان کیا ہے اوسکے بعد ہم نے چند سال تک مشنگی روپیہ نہیں پایا کیونکہ مین نے کرافرڈ کو یقین کرا دیا تھا کہ مقدمہ اچھا ہے اور ترکہ کثیر ہے اور ہمکو یقین ہے کہ خرچہ ملیگا اور کوئی وجہ قیاس کرنے کی نہیں ہے کہ وہ اوس وقعت اور دباؤ کو موکل کے ساتھ عمل کرنے مین نہایت گہنا سے بعد غور تمام حالات کے ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ مابین بھائی جیون جی اور کرسنداس کے تعلق امانت دارانہ موجود تھا۔

پس اس مقدمہ مین ہمارے روبرو یہ صورت ہے کہ بھائی جیون جی جو تعلق امانت دارانہ ساتھ کرسنداس کے رکھتا تھا دعویدار ہے کہ وہ مستحق پانے اوس سے یا اوسکی جائداد سے مبلغ ہے کے نصف کا بموجب ایک اقرارنامہ کے جسمین اوسکا نام مندرج نہیں ہے ہو گیا ہے۔

سنہ ۱۹۰۲ع
ہرکشن بلبھداس
بنام
بھائی جیون جی

بحث خواہ مخواہ یہ پیدا ہوتی ہے آیا کہ گرسنداس کو اسکی اطلاع تھی اور ایک پرچہ بھی کاغذ کا بطور ثبوت اس امر کے پیش نہین کیا جاسکتا کہ اوسکو اطلاع تھی اپنے اصل اظہار مین بھائی جیون جی نے بیان کیا ہے کہ گرسنداس کو اطلاع تھی لیکن خاتمہ پر اوسکے اظہار مکرر کے اون سے جج ذیعلم نے سوال کیا اور اوسکے جواب مین ام شبہہ کیا باہم مدعا علیہ کے اور میرے یا قرار کہ گرسنداس سے کچھ لیا جاے جبکہ باہم ہمارے تقسیم ہو جاے چند روز پیشتر اون اقرارناموں کے ہوا جو بابت گرسنداس و لسبہ مدعا علیہ کے میرے مکان پر ہوا مین نہین کہسکتا کہ آیا کوئی اور سواے ہم دونون کے وہان موجود تھا مدعا علیہ کے مختلف اقرارات کے مسودات بنائے گئے تھے مجھکو اونکی تحریر سے کچھ تعلق نہ تھا تعداد جو ملنے والی تھی گھٹا دی گئی تھی کیونکہ مجھکو معلوم ہوا کہ ترکہ بہت کثیر ہے اور مین نے مدعا علیہ سے کہا کہ ایک رقم منقطع لے لی جاے مین نے گرسنداس سے اوسکی بابت خط و کتابت نہین کی لیکن مدعا علیہ نے کی مین نے کوئی خط و کتابت گرسنداس کے ساتھہ بابت اس معاملہ کے نہین کی نابہرہ گواہ مین بابت میرے تعلق ہونے کے بعد ازان اطلاع ہوئی

ایک فقرہ سے جسکا ابھی حوالہ مدعی کے اظہار مین سے دیا گیا ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی اوسوقت ۷۰۰ فی الواقع موجود تھا جبکہ باہمی گرسنداس اور مدعا علیہ کے بحث نسبت اقرارنامہ اول کے ہوئی اور مدعی بابت اپنے حق واقع اقرارنامہ مذکورہ کے خاموش رہا اور گرسنداس کو یہ خیال کرنے دیا کہ صرف مدعا علیہ ہی اوس سے متمتع ہوگا اور مدعی خود اوس سے ویسا ہی بے تعلق تھا جیسا از روے اوسکے کار منصبی کے فریق ثالث بے تعلق ہو پس اس سے ظاہر ہے کہ اوسوقت حسب مطابق خود اوسکے بیان کے اوس نے اپنا نصف حصہ عمل کیا گرسنداس کو جسکے لئے اوسپر وہ فرائض عائد تھے جو تعلق امانتدارانہ سے پیدا ہوتے ہین اوسکی بابت کچھہ معلوم نہین تھا کہ مدعی نے بذریعہ اخفاے حق کے خود اپنا تعلق پوشیدہ معاملہ مذکورہ کا چھپایا اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اوسکا بیان صحیح ہو تو بذریعہ چھپانے امر واقعہ مذکورہ کے اوس نے اپنے لئے ایک نصف نہ صرف مبلغ صہ کا بلکہ ۸/ آنہ حصہ واقع جائداد مالیتی دس بارہ لاکھہ کا حاصل کیا یہ صحیح ہے کہ یہ شرح گھٹا دی گئی تھی لیکن بظاہر صرف اسوجہ سے کہ بھائی جیون جی نے خیال کیا کہ تعداد اول الذکر ایسی کثیر ہے کہ ممکن ہے کہ وہ باعث منازعت ہو۔

لیکن اثناے بحث مین یہ بیان کیا گیا کہ اگر گرسنداس کو شروع مین اطلاع نہ بھی تھی تاہم بعد ازان اوسکو صحیح حال معلوم ہو گیا تھا اور اوس نے تسلیم بالسکوت کیا واسطے اغراض ہذا کے شہادت بعض گواہان پیش کردہ بھائی جیون جی پر استدلال کیا گیا ہے مثلاً مادھوداس تریکم جی نے جب اوس سے سوالات جرح کے گئے بیان کیا مین نے یہ بات کہ مدعی کو مدعا علیہ کے ساتھہ اقرارنامہ مبلغ صہ مین جو گرسنداس کے ساتھہ ہوا تعلق ہے اول مرتبہ اوسوقت سنی جب مین نے مدعی اور مدعا علیہ کو اوسکی بابت گفتگو کرتے سنا لیکن مین یہ نہین کہسکتا کہ کس تاریخ کے قریب تھا

سنہ ۱۹۰۲ء
ہری بلبھ داس بنام بھائی جیون جی

یہ امر قبل میرے پاس رہن ہونے کے ہوا تھا کرسنداس اور مدعا علیہ سے اوسکا ذکر مجھسے ٹھیک وسوقت کے قریب کیا گیا
مین اول مرتبہ کرسنداس کو روپیہ قرض دیا تھا کرسنداس نے کہا کہ ایک تحریر بابت مبلغ ... کے مدعا علیہ کو لکھدی ہے اور مدعی کا
بھی اوسمین حصہ ہے اوسکے بعد تا بر کان ... اوسکی بابت مجھسے ایک بار ... واقع پڑ گیا لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ کس موقع پر ذکر ہوا۔

بھی پرشوتم مولجی نے بیان کیا۔

کرسنداس نے مجھسے کہا کہ ایک تحریر بابت ادائے مبلغ ... کے ہے اگر مقدمہ مدعی اور مدعا علیہ کی کوشش سے فتح ہوجائے
ہماری رائے مین یہ شہادت اس امر کے ثابت کرنے کے لیے بہت کم ہے کہ کرسنداس کو علم تھا کہ بھائی
جیون جی ابتدائی حصہ دار مبلغ ... مین ہے اس رائے کی تائید کاغذ (ن) ایک بیان حلفی سے
جو ۲۴ - جولائی ۱۸۹۹ء کو کرسنداس نے نالش نمبر ۵۲۳ ۱۸۹۸ء مین کیا اور نشان اوس کاغذ سے
جو مدعی نے اس نالش مین داخل کیا ہے تجویز کرنے سے ہوتی ہے فقرہ ہفتم اس بیان حلفی مین
۷۰۱ کرسنداس نے بیان کیا مجھکو اطلاع ہوئی ہے اور مین فی الواقع باور کرتا ہون کہ ہری بلبھ داس
ہری داس مذکور نے ایک نصف اپنے حقوق متعلقہ اقرار نامہ مذکور کو بحق ماد ہو داس مرلجی مذکور کے
بطور شخص نامزدہ بھائی جیون جی مذکور کے منتقل کیا ہے مسٹر ہنین نے یہ دلیل کی ہے کہ اس سے کرسنداس
کا علم ظاہر ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک نہین ہوتا اول تو اوس مین صرف یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اوسکا
علم و یقین تاریخ بیان تحریری حلفی کو کیا تھا اور دوم اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ علم و یقین مطابق
بیان مدعی کے نہین ہے کیونکہ درحالیکہ مدعی دعوی بطور حصہ دار کے شروع سے اوس انفیمن مین جو
اور مدعا علیہ یا ... کرسنداس سے پا بندا ہے تھے کرتا ہے زیادہ سے زیادہ جو کرسنداس کو
ظاہر اشتہر ہوا یہ ہے کہ مدعا علیہ نے جزو النعام بذریعہ انتقال مابعد بحق مدعی منتقل کیا۔ یہ ایک ایسا معاملہ
ہے جو ایک محض تامف اور قرین قیاس نکتا ہا نہ بنا پر مبنی ہوگا۔ علاوہ برین اگر کرسنداس یہ اطلاع بھائی جیون جی
سے پاتا تو اسمین شک نہین کہ وہ ایسا بیان کرتا جب علم منشا بیان حلفی نامبوہ پر لحاظ کیا جاے۔

اور علاوہ برین دلائل منجانب طرفین مرہتا ہے کاغذ ۲۳ کے پیش ہوئی ہین یہ کرسنداس کا
عرضی دعوی نالش نمبر ۴۳۴ ۱۸۹۶ء کا ہے اور فقرہ ہشتم مین اوسنے یہ بیان کیا ہے "مدعی باور کرتا ہے
کہ مدعا علیہ ہری بلبھ داس ہری داس مذکور اور منتظم محرر مذکور نے کچھ انتظام کیا ہے کہ جو منافعجات عرضی دعوی
سے حاصل ہون تقسیم کرلین" لیکن اس سے صریحا ایسا علم ظاہر نہین ہوتا ہے جیسا بھائی جیون جی چاہتا ہے
کہ ہم تجویز کرین اور اگر کرسنداس کو علم بھائی جیون جی کے اوسطرح حاصل ہوا ہوتا جسطرح بیان کیا گیا
ہے تو ہمارے نزدیک یہ قرین قیاس ہے کہ وہ یہ بیان کر دیتا کہ جو واقعات اوس نے بیان کیے ہین اوسکے علم مین

سنہ ۱۹۰۱ء ہرکو بلبھ داس بنام بھائی جیون جی

صحیح تہے اور نہ محض یہ بیان تہا کہ وہ بر بنا ے اطلاع بیان کئے گئے تہے (دیکھو تنقیح ذیل خریطہ دعوی کا نمبر ۹ ہم)

پس جو نتیجہ کہ ہم اخذ کرتے ہیں یہ ہے کہ گو سنہ ۱۸۹۵ع میں کوئی ایسا علم انتظام مذکور کا اوسوقت نہیں تہا جیسا بہائی جیون جی بیان کرتا ہے نہ اوسکو بعد ازان ایسا علم حاصل ہوا جیسا وہ علم جسکی نسبت کہا جا سکے کہ اوس نے کسی ایسے انتظام کو بالسکوت تسلیم کیا جسکے ذریعہ سے مدعی جو پہلے سے پابند ایک قرض ناقبل کاشتکاری تہا بشمول مدعا علیہ کے پابند اوسکے قبض کا ہوگیا۔

پس باقی رہا غور کرنا نسبت اس امر کے کہ نتیجہ قانونی بسبب اس امر واقعہ کے کیا ہے کہ بہائی جیون جی نے کوشش حاصل کرنے منافع کی بقدر عہ کے سنہ ۱۸۹۵ع سے کی جسکے ساتھہ اوسکا تعلق ۲۰۷ امانت دارانہ تہا اور جسکو ابتدا علم بہائی جیون جی سے تعلق کا نہ تہا اور نہ بعد ازان اوسکو بالسکوت تسلیم نہیں کیا ہمکو یہ واضح ہوتا ہے کہ بہائی جیون جی کا دعوی ایسا خراب ہو گیا ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھہ عدالت سے یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ اوسکے نفاذ میں نامبردہ کی مدد کیجاے کسی ایسی نظیر کا جسکے حالات اسکے ٹہیک مشابہ ہوں ہمکو حوالہ نہیں دیا گیا ہے لیکن ممکن ہے کہ اوسکی وجہ یہ ہو کہ جسقدر زیادہ صاف بات ہوتی ہے اوسیقدر زیادہ دشوار ہوتا ہے کہ کوئی صریح نظیر یا کوئی مسئلہ معینہ متعلق پایا جاے ”کیلی میکسٹڈ و کمپنی بنام ڈیورنیٹ“ (۱) ملاحظہ طلب مگر عام اصول صاف ہے اور بطور اوسکی توضیح کے ہم حوالہ تحریر میلش صاحب لارڈ جسٹس مقدمہ ہے (۲) کا دیتے ہیں جسمین حاکم ممدوح نے فرمایا ”کسی ایجنٹ کو بلا علم و رضامندی اپنے مالک کے یہ اجازت نہیں ہو سکتی کہ کوئی فائدہ معاملات اپنی ایجنسی سے علاوہ اپنے مستحق الخدمت بطور ایجنٹ کے اوٹہاے اور بعد ازان بصفحہ ۲۰۰ حاکم موصوف نے مثال اصول مذکور کی حسب ذیل دی ہے۔ کوئی شخص اپنے ملازم کو واسطے ادا کرنے اپنے تاجر کے بلون کے مقرر کرے اور ملازم مذکور تاجر کے پاس جاے اور یہ کہے میرے پاس روپیہ واسطے ادا کرنے آپکے بل کے آ گیا ہے لیکن آپکو اوسمین سے مجہے انعام دینا چاہیے“ تاجر کہے میں تمکو انعام دینے کو راضی ہوں اوسوقت کچہہ رقم منہا کر لی جاے اور روپیہ ادا کیا جاے اور وہ واپس دیدیا جاے بلاشک ایک خاص معنی میں وہ رقم زر نقد ملکیت ملازم کی ہو جائیگی اوسپر الزام تغلب نہیں لگایا جا سکتا نہ غالبا اوسپر یہ الزام لگایا جا سکتا ہے کہ اوس نے زر مذکور جیب میں رکہہ لیا اور اوسکو استعمال کیا لیکن ہمین کچہہ شک نہیں ہے کہ اگر کسی عدالت انصاف میں حساب لیا جاے تو وہ اوسکا جوابدہ اس سبب سے ہوگا کہ یہ بالکل عیاں ہے کہ اگر وہ دائن جو روپیہ پانیکا اس امر پر رضامند ہو کہ اوس رقم میں سے جو اوس نے پائی ہے کٹوتی کرا ے یا پیٹہ دے تو وہ واسطے فائدہ اوس مالک کے ہوگی جو کہ روپیہ ادا کرتا ہے اور نہ واسطے فائدہ ملازم کے جسکو کوئی حق نہیں ہے کہ بلا رضامندی اپنے

(۱) لا رپورٹ ۱۸۹۴ع مقدمات اپیل صفحہ ۵۴۴ (۲) لا رپورٹ ۱۸۷۷ع چانسری جلد ۶ صفحہ ۹۳۵ بصفحہ ۹۰۹۔

سنہ ۱۹۰۲ — ہاری بلبہ داس بنام بھائی جیون جی — ۷۰۳

مالک کے کوئی ایسا منافع لے" یہ مقدمہ مازمین بنام ٹامسن (۱) و مقدمہ آرچر (۲) ملاخطہ طلب
ہمارے نزدیک مقدمہ ہذا مین وہ کل امور موجود ہین جو واسطے تعلق کئے جانے ہوا مندرجہ
نقل فقرہ ما سبق کے ضروری ہین کیونکہ ہمکو مقدمہ ہذا مین معلوم ہوتا ہے کہ مالک کرسنداس نے ایک
رقم جسکی بابت اوس سے بیان کیا گیا تہا کہ بعوض خدمات ایک شخص غیر یعنی مدعا علیہ کو دینے کے لئے
مطلوب ہے اس خیال سے دی تہی کہ اس سے کم رقم واسطے حاصل کرنے اون خدمات کے کافی
نہوگی مدعی جو پہلے سے کرسنداس کا پابند بطور ایجنٹ اجیر اور شریک راز دار کے تہا بوقت انتظام
مذکور بعلم کامل اس امر کے موجود تہا کہ رقم متنازعہ اصل قیمت اون خدمات سے بہت زیادہ تہی اور
خود اوسکو یعنی مدعی کو اوس مین سے پچاس فیصدی بطور منافع پوشیدہ کے ملنے والا تہا موقع
مذکور ایک ایسا موقع تہا جسمین مدعی کا فرض ساتہ کرسنداس کے مقتضی تہا کہ اصل نوعیت معاملہ
کی ظاہر کیجاتی یا انہہ بذریعہ اپنی موجودگی اور پوشیدہ رکہنے یا سکوت معاملہ مذکور کے جیسا کہ مدعا علیہ
نے بیان کیا ہے اوس نے تائید اوس خیال غلط کی کی جس سے کرسنداس کو ترغیب ہوئی کہ جسقدر
اوس نے پایا تہا اوس سے دوچند کا انتظام کر دے اور واسطے مدعی اپنے ایجنٹ کو ایک پوشیدہ
وغیر مشتبہ منافع اوس سے بہت زیادہ جو اوسکا مناسب حق الخدمت بطور ایجنٹ مذکور تہا دے
وہ خیال ظاہر نہین کیا گیا ہے جس سے مدعا علیہ کو انتظام مذکور پر رضامند ہونے کی ترغیب
ہوئی لیکن مدعی بہتر حالت مین بہ نسبت نامبردہ واسطے دلانے کسی ایسی اطلاع کے بے جود مدعا علیہ
کو نسبت کسی امور قانونی کے جو پیدا ہوں مطلوب ہوا اور جیسا کہ نتیجہ سے ظاہر ہوگا صرف یہی نہین کہ
مدعی نے ایسا مشورہ مدعا علیہ کو دیا بلکہ جو مشورہ کہ اوس نے دیا واسطے فائدہ مدعا علیہ کے اور بجائے کرسنداس یعنی مالک کے تہا
ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اگر رقم مبلغ ... کی ان حالات مین بہائی جیون جی کے پاس پہونچی
تو کرسنداس وس سے کہہ سکتا تہا کہ اوسکا حساب سمجہائے اور بذریعہ ادنی بہائی جیون جی مستحق
نہین ہے کہ عدالت سے استدعا کرے کہ وصول رقم مذکور مین اوسکو مدد دیجائے اس امر پر غور
کرنا اہم نہین ہے کہ آیا بہائی جیون جی کی حالت بہتر ہوتی اگر کل رقم مبلغ ... ہری بلبہ داس کے
ہاتہہ مین آتی کیونکہ مسلما اوس نے ابتک صرف نصف منجملہ رقم مذکور کے پایا ہے۔

اب ہم کو نسبت امکان علی سبیل البدل کے اوس صورت مین جو ہمارے
روبرو پیش کیگئی ہے غور کرنا باقی رہا یہ قیاس کیا گیا کہ کرسنداس کو وہ علم تہا جسکا الزام مدعی اوسپر لگاتا ہے
اور وہ شروع ہی سے جانتا تہا کہ مدعی ایک شخص پابندگان اون منافع مین سے ہوگا جو بذریعہ

(۱) (سنہ ۱۸۶۳ع) لا ربورٹ کوئینس بنچ جلد ۹ صفحہ ۴۸۰ (۲) (سنہ ۱۸۹۳ع) لا ربورٹ چانسری جلد ۱ صفحہ ۳۲۲ -

سنہ ۱۹۰۱ع

ہری بلبھ داس بنام بہائی جیون جی ۷۰۴

اقرار نامجات کے لغایت اور شمول اوس اقرار نامہ کے جسکی بنا پر مدعی نالش کرتا ہے مقصود تہا کہ محفوظ رکہے جائین تاہم ہمارے نزدیک مدعی مستحق کسی داد رسی مستدعیہ کا نہین ہے -

لارڈ ایلڈن نے مقدمہ ہیچ بنام ہیچ (۱) مین یہ فرمایا - "یہ تو بہت ہی ناممکن ہے کہ دراثنائے تعلق دلی وبا ایمانداری وموکل یا امانتدار و ماموں لہ کے کوئی ایسا لین دین ہو جو بظاہر انجام یا انجام وہی اغراض ماسبق کے ہوگا" اور مقدمہ مور ڈس بنام بٹ (۲) مین ٹرنر صاحب لارڈ جسٹس نے فرمایا "مین اسکو ایک بخوبی ثبت اصول عدالت ہذا کا تصور کرتا ہون کہ جو اشخاص تعلق معتمدانہ دوسرون کے ساتھہ رکہتے ہون اپنے آپکو مستحق لینے اون منافعجات کا نہین کر سکتے جو وہ دیگر اشخاص اونکو عطا کر سکتے تہے بجز اسکے کہ وہ قابل اطمینان عدالت ثابت کر سکین کہ جن اشخاص نے منافعجات مذکور عطا کئے ہین اونکو پورا اور بے طرفدارانہ مشورہ عطا کرنے مین فوائد مذکور کے حاصل تہا یہ میری رائے مین ایک قرار یافتہ اصول عام عدالت کا ہے اور میرے نزدیک عمر یا لیاقت عطا کنندہ منافع یا نوعیت منافع عطا شدہ سے اس اصول مین فرق نہین آتا ہے عمر اور لیاقت ایسے خیالات ہین جو ممکن ہے کہ اون صورتون مین بہت با وقعت ہون جنمین اصول مذکور متعلق نہ ہو لیکن میرے نزدیک وہ اون صورتون مین جنمین اصول مذکور متعلق ہے اگرچہ وقعت رکہتا ہے تو بہت کم ممکن ہے کہ اون سے کافی استحفاظ معمولی صورتون مین ہو لیکن اون سے بہت تہوڑا استحفاظ صورتہائے دیگر مین جو اعتبار پر مبنی ہین حاصل ہو سکتا ہے اور نسبت نوعیت فائدہ کے واضح ہو کہ نقصان اوس فریق کا جو فائدہ عطا کرے اوسکی نوعیت پر منحصر نہین ہو سکتا" نیز مقدمات ایلس بنام ٹیری (۳) و بیرن بنام ولس (۴) ملاحظہ طلب -

ہم پیشتر تجویز کر چکے ہین کہ بہائی جیون جی تاریخ اقرار نامجات کو تعلق امانتدارانہ ساتہہ کرسنداس کے رکہتا تہا اور ہمارے نزدیک بر بنائے خاص واقعات مقدمہ ہذا کے اوسپر وہی فرائض عائد تہے اور وہی اثر اوسپر نہین ناقابلیتون اور ذمہ داریون کا بابت کرسنداس کے تہا گویا وہ نام مین ونیز اثر مین اوسکا مشیر قانونی تہا کوئی جامع فہرست تعلقات امانتدارانہ کی نہین ہے اور اسکا کچہہ مضائقہ نہین ہے کہ کس نام سے تعلق مذکور موسوم ہے اگر وہ محض وجود پذیر ہی ہو مقدمہ ہاولڈے بنام ہیٹرس (۵) ملاحظہ طلب -

ایسا ہم اوس معاملہ پر غور کرتے ہین جسپر مدعی کا دعوی مبنی ہے نوعیت معاملہ کی مختلف

(۱) (سنہ ۱۸۰۷ع) رپورٹ ویسی صاحب جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۶ (۲) (سنہ ۱۸۴۲ع) رپورٹ چانسری جلد ۱ صفحہ ۲۵ لغایت ۲۵۰

(۳) (سنہ ۱۸۵۲ع) رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۲ صفحہ ۶۰ - (۴) (سنہ ۱۸۶۰ع) رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ -
(۵) (سنہ ۱۸۹۶ع) جو سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۹۳

سنہ ۱۹۰۲
ہری بلبھ داس بنام بھائی جیون جی ۷۰۵

نشانی حروف (الف) و (ب) و (ج) اون پائی جاتی ہے انمین سے کسی مین بھائی جیون جی کا ذکر نہین ہے نہ کسی ذمہ داری یا قرض کی ایسے ذریعہ سے ذمہ داری لی گئی ہے پس یہ معلوم کرنا دشوار ہے اگسطرح پر کسی بدل کی نسبت جسکی تعمیل ہو گئی یا آئندہ ہونیوالی ہو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اوسکی طرف سے ہوا یا کسطرح پر جہانتک کہ اوسکو تعلق ہے معاملہ مذکور کچھ اور سوائے معاملہ مجاز انعام کے تھا ہمارے روبرو یہ دلیل کی گئی ہے کہ اوس نے وقتاً فوقتاً روپیہ قرض دیا اور اپنی ضمانت پر قرضجات حاصل کیے لیکن شہادت ناقابل اعتبار ہے اور مطابق اوس ذریعہ کے نہین ہے جو لارڈ جسٹس نٹ بروس نے بمقدمہ گریسلی بنام موسلے (۱) بیان کیا ہے ہمارے روبرو یہ تسلیم کیا گیا کہ بھائی جیون جی حال مین کسیطرح پر زیر نہین ہے اور اوسنے کوئی ایسی شہادت پیش نہین کی ہے جو بلحاظ حالات واسطے اثبات اس امر کے ضروری ہو کہ بہی اوس نے بار ذمہ داری بطریق ضمانت یا اور کسی طرح سے اوٹھایا کہ وہ اون اقرار نامجات سے متعلق کیا جا سکے جو کرسنداس نے لکھدئے۔

ہم یہ توضیح عام ضعف اوسکے دعوی کی نسبت ضمانتوں اور متفرق قرضجات کے یہ تحریر کرسکتے ہین کہ ہر ثبوت اپنی ضمانت مبلغ ... کے جو دسمبر ۱۸۹۰ء مین قرض دئے گئے وہ پیش کرنے کسی دستاویز یا یادداشت سے قاصر رہا ہے وہ کہتا ہے کہ واسطے حاصل کرنے دو ہزار روپیہ کے اوسنے دو چیک ہزار ہزار روپیہ کے نوشتہ کرسنداس بحق پٹیل دیئے ان دونوں مین سے ایک بھی موجود نہین ہے اور اونکے ضائع ہو جانیکی وجہ ظاہر نہین کی گئی ہے اور سمجھہ مین نہین آتی باقی شہادت محض زبانی ہے ضمانت نامہ بابت ... ۱۸۹۰ء کے بھی ضائع کردیا گیا تھا قرضجات جولس صاحب کے روزنامچہ مین مندرج ہین معلوم ہوتے ہین کہ سب مدعاعلیہ کو باستثنائے صریح ایک رقم کے جو مرا ... کرسنداس کے نام ڈالی گئی دئے گئے تھے ممکن ہے کہ چھوٹی چھوٹی رقمین قرض دی گئی ہون مثلاً وہ جو کاغذات ... مین مندرج ہین لیکن وہ بہت عرصہ ہوا کہ ادا ہو گئی ہین اور یہ کہنا ناممکن ہے کہ قرضجات مذکور بوجہ کسی ایسے بار کے جو از روئے اقرار نامجات عائد کیا گیا تھا دئے گئے تھے۔

لہذا ہماری یہ رائے ہے کہ معاملہ مذکور کی تائید مین کوئی بدل نہین ہے وہ محض خود ضمانت ہے نتیجہ بدل کا جو بیان کیا گیا ہے ایسا قابل اعتراض قسم کا اور ایسا قلیل التعداد ہے کہ معاملہ مذکور کو اگر ثابت بھی ہو جاوے غیر معقول اور مضر کردے۔

کل مقدمہ مین کوئی نشان کسی بے طرفدارانہ مشورہ کا نہین ہے جو کرسنداس کو وقت اوس اقرار نامہ کے جسپر مدعی نالش کرتا ہے دیا گیا ہو یا قابل حصول ہو ہم اس ترکیب کو نظرانداز ...

(۱) (۱۸۵۹) ۱ ہمبرٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰۳

سنہ ۱۹۰۹ع
ہری بلبھ داس
بنام
بھائی جیون جی

منجانب مدعی سے منسوب نہین کرتے ہین بلکہ زیادہ تر اس صریح نیت مدعی سے کہ خود اپنے تعلق کو پوشیدہ کرے جس سے بالاطہ فیاری مشورہ کا دینا فروری ہو جاے کیونکہ ہمارے دل مین یہ بات ہے کہ خود مدعی نے یہ اظہار دیا ہے۔

سنہ ۱۹۰۵ع و سنہ ۱۹۰۶ع مین جب مدعا علیہ کرسنداس کو لایا مین نے اوسکے مقدمہ کو دیکھا اور میرا اطمینان ہو گیا کہ اوسکا مقدمہ اچھا ہے۔ مین نے مدعا علیہ پر چھوڑ دیا کہ انتظامات بابت اپنے اور میرے حق الخدمت کے کرے مین نے مدعا علیہ سے کہہ دیا کہ کرسنداس سے انتظام ادا کرنے روپیہ کا بابت جاری محنت کے اور خاتمہ پر اپنے اظہار کے اوس نے اقبال مندرجہ ذیل کیا۔

میری خط و کتابت اوسکی بابت کبھی کرسنداس سے نہین ہوئی مگر مدعا علیہ کی ہوئی میری کوئی خط و کتابت کرسنداس سے بابت اس معاملہ کے نہین ہوئی نامبردہ کو اوس مین اپنے تعلق ہونے کے بعد از ان واقفیت ہوئی اوسکا قاصر رہنا حاصل کرنے بے طرفدارانہ مشورہ بلکہ پیش کرنے خود اپنے مشورہ سے کوئی بیجا ترک فرض کا اوسکے اظہار کے فقرات مندرجہ ذیل سے عیاں ہے۔

یہ آیۂ لفظا نصف مجھکو اور مدعا علیہ کو مدعا علیہ کے نام سے ملنے والے تھے کیونکہ مین نہین جانتا تھا کہ میرا نام آوے کہ مجھکو معاملہ مذکورہ سے تعلق ہے۔

اور نسبت تخفیف انعام کے

مین نے خیال کیا کہ تعداد اول الذکر امبی کیند ہے کہ ممکن ہے کہ اوسکی بابت نزاع ہو۔

پس معلوم ہوتا ہے کہ وہ اون اعتراضات سے واقف تھا جو اوسکے طریق عمل کی نسبت ہو سکتے تھے اوسکی شدید بیقراری نسبت خود اپنے فائدہ کے ممکن ہے کہ خلاف اوسکی بے پروائی نسبت فوائد کرسنداس کے ہو جیسی کہ اوسکے اوس بدہ و دانستہ مشورہ سے عیاں ہے جو اوس نے مضر حق کرسنداس کے دیا اور جسکو نامبردہ نے اوس حد خوشنامدانہ لفظ تسلیم کیا جسمین درج ہے یہ بیان کیا ہے تاریخ اقرارنامہ اول سنہ ۱۹۰۵ع کے مدعا علیہ ایک غریب آدمی تھا اور روپیہ کی دقت مین تھا۔۔۔ اوس تاریخ کو مدعا علیہ خرچہ نزاع ثالثی کا ادا نہین کر سکا یہ بغرض قائم کرنے دلیل واسطے اقرارنامہ ہونے کے درج کیا گیا تھا یہ دلیل جائز کہ معلوم ہوتا ہے کہ کرسنداس کو یقین دلایا جاے کہ وہ سب خرچ برداشت کرے تاکہ سے بہتر نتیجہ مین نہین جانتا کہ آیا کرسنداس کو معلوم تھا یا نہین کہ مدعا علیہ مفلس ہے مین نے مدعا علیہ کو وہ فقرہ اقرارنامہ مین یہ بات کہکر معلوم ہوتا ہے لکھنے دیا۔

پس جو نتیجہ کہ ہم اخذ کرتے ہین یہ ہے کہ اگر معاملہ مذکورہ کی اطلاع کرسنداس کو نہین تھی

سنہ ۱۹۱۰ء

ہری بلبھ داس
بنام
بہائی جیوان جی
۶۰۷

(اور یہ وہ رائے ہے جو ہم نے قائم کی ہے) تو وہ بمقابلہ اوسکے جہانتک کہ بہائی جیون جی کو تعلق ہے بوجہ پوشیدگی مناقع مستدعیہ کے ناقص ہو گیا اور اگر اوسکی اطلاع نامبردہ کو بھی اور وہ اوسمین شریک تہا تو معاملہ مذکور نا قابل تائید دعوی بہائی جیون جی کے ہے اس سبب سے کہ وہ بیجا و بلا بدل و نا قابل پذیرائی بوجہ تعلق امانت دارانہ کے جو اوسکو مدعی کے ساتھ تھا اور نہو نے با طرف دارانہ شورہ کے ہے یہ صحیح ہے کہ گرسنداس کے قائم مقاماں اب ہمارے روبرو بلا توسط جواب دہی دعوی کی نہیں کرتے ہیں لیکن ہماری رائے میں اونپر غیر صریح طور پر اثر پہونچتا ہے اور وہ معاملہ جو بنا دعوی مدعی کی ہے اسقدر خلاف قانون شدید اون ضروری اصول عدالت کے ہے کہ ہم اوسکی مدد عدالت ہذا میں نہیں کر سکتے اوسکو یہ اجازت نہیں ہو سکتی کہ بمعنا ایسے معاملات ملتمع ہو جس سے وہ گرسنداس سے براہ راست روپیہ وصول نہیں کر سکتا تھا۔

لہذا ہم کو لازم ہے کہ اسشارانگ صاحب جسٹس کی ڈگری کو منسوخ اور نالش کو معہ کل خرچے ڈسمس کرین یہ بیان کیا گیا ہے کہ اوصیا ے گرسنداس نے علاوہ ادا کرنے مبلغ … کے ہری بلبھ داس اپنے وصی شریک کو اجازت دیا ہے کہ اپنا باقی مبلغ … جائداد و قابل حصول ترکہ مذکور سے لے لے مگر یہ بات کہ سنامیر دگان ملجانا تجویز سے اپنی حالت بدلکر غور کرینگے

ڈگری منسوخ کی گئی۔

اٹرنیان بجانب اپیلانٹ ـ مسٹران … و کمپنی۔

اٹرنیان بجانب رسپانڈنٹ ـ مسٹران بہائی شنکر کانگا دگر دہر لال۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کرو صاحب جسٹس و بیٹی صاحب جسٹس

مہارانا سری رنمل سنگھ جی بہگوت سنگھ جی (ابتدا فریق مخالف) اپیلانٹ

بنام

بائی سری کندن کنور (ابتدا سائلہ) رسپانڈنٹ

سنہ ۱۹۱۰ء
جولائی

ضابطہ دیوانی
انگریزی

ڈگری ـ اجرا ـ اجرا مطابق عبارت ڈگری کے ـ ترمیم ڈگری کی بصیغہ اجرا نہیں چاہیئے ـ شوہر و زوجہ ـ نان و نفقہ ـ عملدرآمد ـ ضابطہ۔۔

اپیل نمبر … سنہ ۱۹۱۰ء

سنہ ۱۹۰۱ء
مسماۃ ناسری بانو بنام جمشید جی ۷۰۸ بانی سری ماگندی لکشنو

درحالیکہ ڈگری مین جسکی عبارت غیر مشروط تہی حکم تہا کہ شوہر زوجہ کو نان و نفقہ دے۔

تجویز ہوئی کہ برطبق درخواست مسماۃ واسطے اجرائے ڈگری کے یہ عذر منجانب شوہر کہ مسماۃ نے بذریعہ اپنے طریق عمل کے اپنا حق نان و نفقہ زائل کردیا بذریعہ اجرا نہین کیا جاسکتا دونون فریقون مین سے کوئی فریق بصیغہ اجرائے ڈگری ایسے پہلے کے حالات پر بحث نہین کرسکتا یا کوئی ایسی شرط اضافہ نہین کرسکتا جو اوسمین مندرج نہین ہے

کسی ایسی ترمیم ڈگری کی بصیغہ اوسکے اجرا کے بربنائے ایسی وجوہ کے اجازت نہین دیجاسکتی جو خود ڈگری مذکور مین تسلیم نہین کی گئین کہ اونکی روسے حق ایسی ترمیم کا عطا کیا گیا اور وہی قاعدہ متعلق ہونا چاہئے خواہ ترمیم مذکور کا دعوی درخواست اجرا یا جواب دہی اجرائے ڈگری مین کیا جائے

اپیل بنا راضی فیصلہ راو بہادر چندو لال تہرادا اس نج ماتحت درجہ اول مقام احمد آباد

اپیل بنا راضی حکم مشعر منظوری اجرائے ڈگری بابت نان و نفقہ۔

۱۴- جون سنہ ۱۸۹۹ء کو رسپانڈنٹ نے ڈگری نان و نفقہ بنام اپنے شوہر (اپیلانٹ) کے حاصل کی ڈگری مین اوسکو یہ حکم تہا کہ مسماۃ کو بطور نان و نفقہ الف ۱۲۰۰ سالانہ بذریعہ دو اقساط چھ چھ سو روپیہ کے جو ۲- جنوری و ۲- مارچ کو ہر سال واجب الادا تہین ادا کیا کرے۔

۲۲- فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو رسپانڈنٹ نے درخواست اجرائے ڈگری گذرانی اپیلانٹ نے عذر کیا اور یہ حجت کی کہ مسماۃ مذکورہ نے اپنا حق نان و نفقہ اس سبب سے زائل کردیا کہ وہ نامبردہ کے گہر سے بلا کسی وجہ اور بلا اوسکی رضامندی کے چلی گئی۔

جج ماتحت نے ان عذرات کو نامنظور کرکے اجازت کارروائی اجرا کی دی۔

شوہر نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا۔

جی ایس راؤ منجانب اپیلانٹ

ایل اے شاہ منجانب رسپانڈنٹ۔

جینکنس صاحب چیف جسٹس کے۔ یہ اپیل بنا راضی حکم مشعر اجازت اجرائے ڈگری نان و نفقہ ہے جو بربنائے فیصلہ ثالثی بحق رسپانڈنٹ زوجہ اپیلانٹ کے صادر کی گئی از روے عبارت ڈگری مذکورہ کے رسپانڈنٹ منجملہ اور باتون کے مستحق تہی کہ اوسکو الف ۱۲۰۰ سالانہ بذریعہ دو اقساط کے جنمین سے ایک ۲- جنوری کو اور دوسری ۲- مارچ کو ہر سال واجب الادا تہی ادا کئے جایا کرین چھ سو روپیہ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین اور مزید چھ سو ایک روپیہ ۲- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو

سنہ ۱۹۰۲ء
مسمات نامبری زنانی تگمہ جی
بنام
بائی شری کنندن کنور

واجب الوصول ہوئے منجملہ ان رقوم کے اسمار ادا کر دیئے گئے ہین اور بدینوجہ نہین دلائے گئے نسبت باقی نکے یہ مسلم ہے کہ خبرو گنیر قابل کرنے دعوی کے صرف بابت زمانہ بعد اوس تاریخ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کے ہوسکتا جسکو رسپانڈنٹ اوس مکان سے چلی گئی جو اوسکے رہنے کے لئے اوسکے شوہر یعنی اپیلانٹ نے دیا تہا اور منجانب اپیلانٹ یہ حجت کی گئی ہے کہ بابت زمانہ مذکور کے رسپانڈنٹ نے اپنا حق نان ونفقہ بذریعہ اسطرح پر چہوڑ دینے اپنے مکان شوہری کے بلا اپنے شوہر کی رضامندی اور بلا سبب جائز کے زائل کر دیا جو اوس سے پیدا ہو جسکو برحمی قانونی جو استعمال کیجاے یا جسکی دہمکی دیجاے کہلاتی ہے یہ جواب جائز ہوسکتا ہے اگر زوجہ ایک معمولی دعوی نان ونفقہ کا بموجب دہرم شاستر کے کرے لیکن اس مقدمہ مین دعوی بموجب احکام خاص ایک ڈگری کے ہے جسمین صریحًا تجویز بلحاظ حالات اس مقدمہ خاص کے کی گئی ہے اور اوس ڈگری مین جو متعلق ان حالات کے صادر ہوئی کوئی حکم ایسا مندرج نہین ہے جو حقوق اوسکے ذریعہ سے رسپانڈنٹ کو عطا کئے گئے ہین سماۃ کے مقام سکونت یا کسی اور معاملہ پر خواہ وہ کچہہ ہی ہو منحصر ہون اوسکے ذریعہ سے صریحًا بلا شرط اور قطعی حق نان ونفقہ کا جسکی اوسمین تصریح ہے عطا کیا گیا اوسمین کوئی ضرورت خواہ جواز واسطے کسی قیاس نسبت وجوہ فیصلہ مذکور یا نسبت صحت فیصلہ مذکور کے نہین ہے وہ بصیغہ اجرا اوسکے فریقون پر قابل پابندی ہے اور اوسمین سے کوئی اوس سے پہلے کے امور پر بحث نہین کر سکتا نہ اوسمین کوئی ایسی شرط اضافہ کر سکتا ہے جو اوسمین مندرج نہین ہے۔ ممکن ہے کہ ڈگری نان ونفقہ اسطرح پر ترتیب دیجاے کہ ترمیم اوسکے شرائط کی بلحاظ تبدیلات جو بعد ڈگری حالات یا تعلقات فریقین مین واقع ہون ہوسکے مگر کسی نظیر کا حوالہ بثبوت اس امر کے نہین دیا گیا ہے کہ ایسی ترمیمات برطبق درخواست بصیغہ اجراء ڈگری کیجا سکتی ہین جبکہ ڈگری مین کوئی حکم اوس بارہ مین درج نہو بمقدمہ گوکلا بائی بنام دتاتریا (۱) (ایک مقدمہ جسمین کوئی حکم ڈگری مین واسطے تخفیف شرح نان ونفقہ کے نہین تہا) ایک ڈویژن بنچ عدالت ہذا نے بہ تقلید مقدمات سریرام بہٹاچارجی بنام پدومکھی دیبیا (۲) ورو کا بائی بنام گنیدا بائی (۳) و بکھے بنام مہری تہبی (۴) یہ تجویز کی کہ نالش علیحدہ واسطے تخفیف شرح نان ونفقہ کے جو بذریعہ

(۱) (سنہ ۱۹۰۱ء) انڈین لاء رپورٹ سلسلۂ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۸۸ لغایت ۳۹۰ صفحات ۳۰۷ —

(۲) (سنہ ۱۸۶۵ء) کلکتہ ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۵۲ — (۳) (سنہ ۱۸۷۸ء) الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۹۴

(۴) (سنہ ۱۸۸۲ء) مدراس جلد ۵ صفحہ ۹۴

ڈگری ماسبق کے دلایا گیا دائر کیجا سکتی ہے لیکن یہ باعث سہولت ہوگا اگر عدالتین ڈگریات نان ونفقہ مین ایسے الفاظ درج کر دیا کرین جن سے حکام کو اختیار ہو کہ بطبق درخواست اپنے احکام کو جیسا کہ بلحاظ حالات ضروری ہو منسوخ یا ترمیم کر سکین نتیجہ یہ ہے کہ جب ایسا حق درخواست کرنے کا ڈگری مین باقی نرکھا گیا ہو تو چونکہ مناسب چارہ کار دائر کرنا نالش جدید کا ہوگا لہذا کوئی درخواست بصیغہ اجرا واسطے غرض مذکورہ کے نہین دیجا سکتی بلاشک یہ کافی عیان معلوم ہوتا ہے کہ ترمیم کسی ڈگری کی بصیغہ اوسکے اجرا کے اون وجوہ پر جائز نہین رکھی جا سکتی جو خود ڈگری مین تسلیم نہین کی گئی ہین کہ اونکی رو سے حق ترمیم مذکور کا عطا کیا گیا ہے اور وہی قاعدہ متعلق ہونا چاہیے خواہ ترمیم مذکور کا دعوی درخواست اجرائے ڈگری مین یا اوسکی جوابدہی مین کیا گیا ہو۔

بلحاظ اس رائے متعلقہ مقدمہ کے یہ غیرضروری ہو گیا کہ اس امر پر غور کیا جاے کہ آیا جو حالات اپیلانٹ نے بطور وجوہ ترمیم بیان کئے اس مقدمہ خاص مین پیدا ہوئے ہین یا نہین اگر وجوہ مذکور پیدا ہوے ہین تو وہ ایسے وجوہ نہین ہین جو ڈگری مین قرار دئے گئے تھے کہ اون سے کوئی حق ترمیم شرائط ڈگری کا قائم ہوتا ہے۔

لہذا ہمکو لازم ہے کہ اپیل معہ کل خرچہ مقدمہ کے نامنظور کرین۔

اپیل نامنظور کیا گیا۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس سر ایل اے ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس ڈالسٹن صاحب جسٹس

سگنا (ابتداً مدعیہ) اپیلانٹہ بنام سدا شیو پانڈو مور (ابتداً مدعا علیہ) ریسپانڈنٹ

دہرم شاستر۔ وراثت۔ جانشینی۔ باپ کی سوتیلی بہن۔ مان کا بہائی۔

پریزیڈنسی بمبئی مین باپ کی سوتیلی بہن بہ ترجیح برادر مادر کے وارثہ ہوتی ہے۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ ڈی واکر صاحب جج ضلع رتناگری مشعر بحالی ڈگری مصدورہ راو صاحب جی ڈی وشکہہ جج ماتحت درجہ دوم مقام داپولی۔

ایک شخص مسمی شنکر ایک ہندو ۲ دسمبر ۱۸۹۸ع کو مدعیہ جو اوسکی یہ دادا اوسکے باپ کی سوتیلی بہن تہی اور مدعا علیہ جو اوسکا ماما (ما کا بہائی) تہا چہوڑ کر فوت ہوا۔

* اپیل دوم نمبرہ ۹۹ سنہ ۱۹۰۱ع

ستمبر ۱۹۰۲ع
عدہ نان ونفقہ بنام ۱۰ باقی سی کندن گوور

سنہ ۱۹۰۲ع ۸ جولائی
صفحہ کتاب بمبئی ۷۱۰

۱۹۰۶ ... بنام سدامیو

شنکر کی وفات پر شخص آخر الذکر اسکے ترکہ پر قابض ہوا اور مدعیہ نے نالش حال واسطے اوسکے دلاپانے کے بدین دعوی دائر کی کہ وہ شنکر کی وارثہ ہے۔

ہردو عدالتہاے ماتحت نے نالش کو ڈسمس کیا عدالت ماتحت اپیل نے فیصلہ مقدمہ نراسما بنام منگمال (۱) پر استدلال کرکے تجویز کی کہ مدعاعلیہ شنکر کا قریب ترین وارث اور مستحق پانے اوسکی جائداد کا ہے۔

مدعیہ نے اپیل دوم دائر کیا۔

نارائن دی گوکیلے منجانب اپیلانٹہ (مدعیہ) بہوا گم سے کم اگر گوترج سپنڈ نہین ہے تو بن ہوہے شمار بندہون کا متاکشرا مین مثالیہ ہے اور نہ جامع۔ دہرم شاستر مولفہ مین صاحب صفحات ۶۶۷ و ۶۶۴۔ بہٹاچارجی کا دہرم شاستر صفحہ ۴۶۵ و مقدمات گردہاری لال بنام گورنمنٹ بنگال (۲) و متوسامی مڈالیر بنام سیمام بیدو (۳) ملاحظہ طلب لہذا ترک کیا جاتا بہوا کا فہرست مصرحہ بندہون مین یہ نہین ظاہر کرتا ہے کہ سماۃ مذکور بندہو نہین ہے نیز تجویز مقدمہ نرا سما بنام منگ امال جسمین ماماکو بہوا پر ترجیح دی گئی ہے اور جس پر عدالت تحت نے استدلال کیا ہے سماۃ مذکور ایک بند ہوہے نیز دیکہو کتاب ویسٹ و بولر صاحبان صفحات ۱۳۱ (ب) و ۴۰۰ و ۴۰۹۔ اگر بہوا کا بندہو ہے تو اوسکی مان بہی بند ہو ہونی چاہیے مقابلہ متوسامی موڈالیر بنام سیمام بیدو ملاحظہ طلب تجویز مقدمہ نراسما بنام منگ امال پر نیز مدعاعلیہ سے غیر متعلق ہے بموجب متاکشرا کے جیسا کہ بند جنوبی مین سمجہا جاتا ہے ہائیکورٹ مدراس اون عورات کو تسلیم نہین کرتی ہے جنکا ذکر اقوال خاص مین نہین ہے دہرم شاستر مولفہ مین صاحب صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۰۱ ملاحظہ طلب فیصلہ مندرجہ بالا مین مقدمہ لکشمن امال بنام تروونگد (۴) کی تقلید کی گئی ہے جسمین بہن نے ہمشیر کو بہن پر ترجیح دی گئی ہے لیکن اونکی ترتیب ہندو عصبہ کی مین منعکس کی گئی ہے دہرم شاستر مولفہ مین صاحب صفحات ۶۹۹ و ۷۵۰ ملاحظہ طلب لہذا مقدمات مدراس بنسبت امر ہذا کے یہان مستند نہین ہین۔ ترتیب ترجیح جسپر تقسیم بندی مین اقسام یعنی آتم بندہو و پتر بندہو و ماتر بندہو ہون کی جو متاکشرا مین بالخصوص کہا گئے گئے ہین مبنی ہے یہ ہے کہ رشتہ داران پدری کو رشتہ داران مادری سے پہلے ورثہ ملنا چاہیے دیکہو

(۱) (۱۸۹۳ء) مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۰ (۲) (۱۸۶۸ء) ابیلاہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۲ صفحات ۴۴۸ و ۴۶۵

(۳) (۱۸۹۶ء) مدراس جلد ۱۹ صفحات ۴۰۵ و ۴۰۹۔ (۴) (۱۸۸۲ء) مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱

سنہ ۱۹۰۱ء
سکنا بنام سداشیو

اصول تقدم اوس ترتیب سے متعلق ہے جسمین شخص کا ہر مجموعہ کے بطور ورثا جانشین ہوتے ہین اول مجموعہ مین اول جگہہ بہوا کے بیٹے کو دی گئی ہے اور اوسکے بعد بہوا کے بیٹے اور ماموں کے بیٹے وارث ہوتے ہین وہی قاعدہ ترتیب تقدم بصورت شخص کا ہے باقی دو مجموعون سے کے متعلق ہے متاکشرا میں سلسلہ ذکور کو سلسلہ اناث پر ترجیع دی گئی ہے یعنی رشتہ داران پدری کو رشتہ داران مادری پر۔ دیکھو راجکمار سر باد ہکاری کے ٹیگور لا لیکچرس بابت سنہ ۱۸۸۰ء صفحہ ۳۶۹، اور بہٹاچارجی کا دہرم شاستر صفحہ ۵۳۸۔ و مقدمہ رچاوا بنام کالنگپا (۱) گوتر سپنڈون کو بہن گوتر سپنڈون یا بندہون پر ترجیع ہے لہذا مدعیہ جو بہوا ہے خواہ وہ گوتر سپنڈ تصور کیجائے یا بندہون بمقابلہ مدعا علیہ کے جو ماموں ہے مستحق وراثت ہے۔

مسٹر واجی اے گہرے منجانب رسپانڈنٹ (مدعا علیہ) مطابق متاکشرا کے مان باپ سے پہلے وارث ہوتی ہے بدین وجہ درمیان خود اپنے بندہون کے ماموں کو بہوا پر ترجیع ہونی چاہئے علاوہ برین مقدمہ حال مین بہوا سوتیلی بہوا ہے لہذا وہ دعوی حقوق حقیقی بہوا کا نہین کرسکتی فریدیان باپ کی بہن سگوتر سپنڈ مطابق میوکہہ کے ہے اور تمام بندہو سگوتر سپنڈ متوفی کے ہین لہذا بہوا بندہون مین داخل نہین ہوسکتی مقدمات نلنا بنام بوتل (۲) وچن امال بنام ونکٹا چلا (۳) وتنوسامی بنام متو کمارسامی (۴) ملاحظہ طلب۔

مسٹر گوکہلے نے جواب دیا۔ جو حیثیت کہ مان کی قائم کی گئی ہے متاکشرا کے لئے مخصوص اور خلاف قاعدہ ہے لیکن وہ وجہ جسپر اوسکا درجہ قبل باپ کے ہے وسیع نہین کیجانی چاہئے مقدمہ رچاوا بنام کلنگاپا ملاحظہ طلب زیادہ بعید رشتہ داری مین حقیقی کو سوتیلے پر متاکشرا اور میوکہہ کی روسے ترجیع نہین ہے دہرم شاستر مولفہ مین صاحب صفحہ ۵۵، و مقدمات وٹہل راو کرشن وتجر کر بنام رام راو کرشن وتجر کر (۵) و مہتو سامی ٹڈالیر بنام سیم بید و (۶) ملاحظہ طلب اگر بہوا سگوتر سپنڈ ہے تو اوسکا درجہ صریحًا قبل ماموں کے ہے جو صرف بندہو ہے فیصلجات مدراس مستدلہ خلاف رواج وسند کے ہند غربی مین ہین دہرم شاستر مولفہ مین صاحب صفحہ ۷۱۰ ملاحظہ طلب۔ ۷۱۳

جسٹس صاحب چیف جسٹس۔ امر تنقیح طلب اس اپیل مین یہ ہے کہ آیا باپ کی

(۱) سنہ ۱۸۹۲ء بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۱۶ - (۲) سنہ ۱۸۹۶ء مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۹ (۳) سنہ ۱۸۹۲ء مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۱ (۴) سنہ ۱۸۹۶ء مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳ (۵) سنہ ۱۸۹۹ء بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۷ (۶) سنہ ۱۸۹۶ء مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۵

سنہ ۱۹۰۱ ... بنام ... داشیو

سوتیلی بہن یا ماں کا بھائی وارث - جج واسطے اغراض وراثت ترکہ ایک ہندو متوفی کے پریزیڈنسی مدراس میں ہے۔

صاحب جج ضلع نے فیصلہ بحق بامو کے باستدلال مقدمہ نراسمہا بنام منگ تال (۱) کے کیا ہے جسمیں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مطابق دہرم شاستر مجریہ پریزیڈنسی مدراس اُسکے باپ کی بہن مستحق پانے ورثہ کی بہ ترجیح ماں کے بھائی لڑکے نہیں ہے۔

ہمارے روبرو یہ عرض کیا گیا ہے کہ قاعدہ وراثت مدراس میں جیسا کچھ کہ بمبئی پریزیڈنسی مذا میں باپ کی بہن کو ترجیح دیجاتی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ بامو بندہو ہوتا ہے وہ میسر متراودے (دیکھو صفحہ ... مسٹر گلاب چندر سرکار کا ترجمہ) اور وسورو پ کی شرح (صفحہ ۱۳۰ مسٹر ایس سیتارام ساستری کے ترجمہ) میں وہ بندہو تسلیم کیا گیا ہے ہماری یہ رائے ہے کہ بھوا اس پریزیڈنسی میں بندہوں سے کم باوجود مسٹر کھرے کی عاقلانہ گو خطرناک دلیل کے جسکے ذریعہ سے وہ چاہتا ہے ایساڈ کو قسم بہن گوتر سپنڈوں سے خارج کرے شمار ہے کیونکہ مطابق متاکشرا کے باب ۱ فصل ۵ انکلوز (۳) کے بعد داودی کے سپنڈ اوسی گوتر کے مثل دادا کے وارث ہوتے ہیں کیونکہ سپنڈ مختلف گوتر کے لفظ بندہوں میں شامل ہیں" ہم نے اس ترجمہ کو صفحہ ۱۸۶ مسٹر گلاب چندر سرکار کی کتاب دہرم شاستر سے نقل کیا ہے ہمارے نزدیک آئین کچھ شک نہیں ہوسکتا کہ بھوا سپنڈ ہے بحث صرف یہ ہے کہ آیا وہ اوسی گوتر یا مختلف گوتر کی ہے دلیل جسٹس صاحب جسٹس مقدمہ بجے رنگم بنام لکشمن (۲) کی روسے بھوا گوتر ج سپنڈوں میں مطابق سنیل کنشمہ کے داخل ہوتی ہے لیکن بلحاظ اوس امر کے جو ہم قائم کرتے ہیں اس امر پر غور کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا بموجب متاکشرا کے جیسی کہ اوسکی تعبیر بمبئی میں کیجاتی ہے بھوا گو لطبع ہے گوتر یا بطور بین گوتر سپنڈ کے تصور کرنا چاہئے یا نہیں یہ کہنا کافی ہے کہ وہ بحیثیت بندہو کے زیادہ تر بعید نہیں ہے۔ ۱۴۱

پس اس قیاس سے شروع کر کے آیا بھوا کو بامو کو ترجیح ہونی چاہئے مسٹر کھرے اوس فیصلہ مقدمہ نراسیما بنام منگ اتال (۱) پر استدلال کرتے ہیں جو صریحا اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ سوائے اسکے کہ جہاں عورات کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے ورثائے قسم ذکور کو ترجیح دینی چاہئے

(۱) (دستمبر ۱۸۹۰ع) مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰ - (۲) (دستمبر ۱۸۹۸ع) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صیغہ ابتدائی دیوانی جلد ۸

سنہ ۱۹۰۷ء
سگنا بنام سداشیو

مسٹر گوکیلے نے تسلیم کیا ہے کہ مابین ورثاے سلسلہ واحد کے ذکور کو ترجیح دینی چاہئے لیکن وہ بیان کرتے ہین کہ مابین مختلف سلسلہ جات ورثاء کے جنس کی بطور تجویز کنندہ ذریعہ کے بہرحال پریزیڈنسی ہذا مین جہان عورات کے دعاوی زیادہ تر عنایت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین کوئی جگہہ نہین ہے

مسٹر کھرے نے یہ دعوی کیا ہے کہ اگر یہ معیار بھی متعلق کیا جاے تو ماموکو ترجیح دیجانی چاہئے اور بتائید اسکے وہ اوس ترجیح کو بتاتے ہین جو مان کو باپ پر وراثت پسر مین دی گئی ہے موصوف الیہ یہ کہتے ہین کہ وہ اوس قربت پر مبنی ہے جو معیار متعلق متاکشرا کی رو سے ہے لیکن یہ ترجیح مان کی تنہا ہے اوسکا اثر وراثت پر اوس صورت مین نہین ہوتا ہے جب نزاع مابین اونکے جو بذریعہ باپ کے دعویدار ہون اور اونکے ہو جو دعوی بذریعہ مان کے کرتے ہون چنانچہ پتر بندہون کو ماتر بندہون پر بہ اتباع قول متاکشرا باب ۲ دفعہ ۶ کے ترجیح ہے۔ یہان بوجہ قربت قرابت کے رشتہ داران بکجدی خود متوفی کے اوسکے وارث اول درجہ پر ہین بصورت اونکے نہونے کے اوسکے باپ کے رشتہ داران بکجدی اور اگر کوئی بھی نہو تو اوسکی مان کے رشتہ داران بکجدی۔ اسکو سمجھنا چاہئے کہ یہ وہ سلسلہ وراثت ہے جو یہان مقصود ہے" اس سے صریحاً تجویز سلسلہ وراثت کی مابین مختلف سلسلہ جات اندر ہر ایک کے اونکے سلسلہ جات بندہون کے نہین ہوتی ہے پس ہمکو اس امر پر غور کرنا ہے کہ آیا خود متوفی کے بندہون مین سے اونکو جنسے رشتہ بذریعہ باپ کے ہے اونپر جن سے رشتہ بذریعہ مان کے ہے ترجیح ہے یا نہین اگر ہمکو مابین اوس مشابہت کے جو سلسلہ وراثت مابین مان اور باپ سے صریحاً حاصل ہوتی ہے ایک جانب اور بذریعہ سلسلہ وراثت مابین پتر بندہون اور ماتر بندہون بجانب دیگر سے حاصل ہوتی ہے پسند کرتا ہو تو سلسلہ آخر الذکر کو ہم پسند کرینگے کیونکہ وہ ہر طرح قریب تر ہے اور اوسکی وقعت جو کچھ ہو مگر نتیجہ جو اوس سے نکلتا ہے وہ مطابقت ساتھہ اوس ترتیب کے رکھتا ہے جس ترتیب سے یہ سلسلہ جات اندرونی قول بحوالہ دیگر شرعین بیان کئے گئے ہین یعنی پسران خود اوسکے باپ کی بہن کے اور پسران خود اوسکی مان کی بہن کے اور پسران خود اوسکے ماموں کے خود اوسکے رشتہ داران بندہو ہین بتائید اس پسند کے ہم حوالہ ایک راے کا بھی دیتے ہین جو بالم بھٹ سے منسوب کی گئی ہے جو یہ حجیت کرتا ہے کہ باپ کو مان پر تقدم ہونا چاہئے بزبناے مشابہت زیادہ بعید رشتہ داران کے جنکی سلسلہ پدری کی

سنہ ۱۹۰۲
اجگنا
بنام
سداشیو

ہمیشہ رشتہ داران مادری پر ترجیح ہے " (کتاب دہرم شاستر مولفہ اسٹوکس صاحب صفحہ ۴۴۳ ودہرم شاستر وراثت مصنفہ سربادہکاری صفحہ ۴۰۴ ملاحظہ طلب)

یہ تحریر کرنا بھی مفید ہے کہ کس طرح امر بند اداے بہاگت مصنفہ سرتی بالا مین لکہا گیا ہے بنسبت اُس قول کے جو ہم نے نقل کیا اونمین یہ لکہا ہے (۵۹۷ ملاحظہ طلب) اونمین بہی جو ترتیب تسلیم کی گئی ہے یہ ہے کہ خود اوس آدمی کے بندہو جائداد کو بسبب اونکی قریب رشتہ داری کے پاتے ہین اگر اونمین سے کوئی نہو تو باپ کے بندہو جائداد کو پاتے ہین اور اگر انمین سے کوئی نہو تو مان کے بندہو پاتے ہین (۵۹۸ ملاحظہ طلب) یہان یہ نہ کہنا چاہیے کہ چونکہ زیادہ قابلیت پسند کیے جانے کی مان مین بہ نسبت باپ کے ہے لہذا الترف جائداد مان کے بندہون کو قبل باپ کے بندہون کے حاصل ہے ہمکو یہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ تصرف جائداد مان کے بندہون کے متعلق بعد باپ کے بندہون کے ہونا چاہیے کیونکہ از روے قول مذکور اونمین سے مان زیادہ تر قابل تعظیم بہ نسبت باپ کے ہے" زیادہ قابلیت پسند کیے جانے کی صرف مان کو حاصل ہے اور نہ مان کے بندہون کو"

لہذا ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ ما بین محمود متوفی کے بندہون کے اونکو جن سے رشتہ بذریعہ باپ کے ہے اونپر ترجیح ہونی چاہیے جن سے رشتہ بذریعہ مان کے ہے -

لیکن بعد ازان یہ بیان کیا گیا ہے کہ اپیلانٹ کا حق اس سبب سے ملتوی رہنا چاہیے کہ وہ متوفی کے باپ کی صرف سوتیلی بہن ہے لیکن اسکا جواب تجویز ارشاد ے صاحب جسٹس مصدورہ مقدمہ وٹہل راو بنام رام راو (۱) مین پایا جاتا ہے جس سے یہ عیان ہے کہ فرق حقیقی اور سوتیلے کا ایسی بعید رشتہ داریون سے متعلق نہین ہے جن سے اب ہمکو تعلق ہے -

ان وجوہ سے ہم ڈگری صاحب جج ضلع کو منسوخ کرتے ہین اور مقدمہ کو واپس بہیجتے ہین کہ عدالت موصوف تجویز کرے کہ وہ کونسی اراضیات ہین جنپر مدعیہ مستحق پانے قبضہ کی ہے اور نیز تعداد زر واصلات وقت نالش سے جسکے پانے کی مدعیہ مستحق ہے تجویز کرے اور مطابق اسکے ڈگری صادر کرے کوئی حکم نسبت خرچہ عدالت ماتحت کے صادر نہین کیا جاتا ہے اپیلانٹ کو اوسکا خرچہ اپیل عدالت ہذا دلایا جاے -

ڈگری منسوخ ہوئی اور مقدمہ واپس بہیجا گیا -

(۱) (سنہ ۱۸۸۶ء) بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۷

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کرو صاحب جسٹس و بیٹی صاحب جسٹس

۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع

نارائن شری دہر دہرنی (ابتداءً فریق مخالف نمبر۱) اپیلانٹ

بنام

رامچندر گوند دیو بلبے و یک کس دیگر (ابتداءً سائل و فریق مخالف نمبر۲) رسپانڈنٹان*

حکم ذیل بہ انگریزی ۲۱۷

ایکٹ ولی و نابالغان (۸ سنہ ۱۸۹۰ع) دفعات ۷ و ۱۱ و ۱۳ و ۴۶ صاحب جج ضلع - درخواست واسطے تقرر ولی کے - سپردگی ایک جج ماتحت کو واسطے قلمبند کرنے شہادت اور ارسال کرنے رپورٹ کے - فیصلہ مبنی اوپر رپورٹ کے - ضابطہ - بیضابطگی - عملدرآمد نابالغ - ولی -

ایک صاحب جج ضلع نے برطبق موصول ہونے درخواست واسطے تقرر اوصیا ذات و جائداد نابالغان کے ایک تاریخ واسطے سماعت درخواست مذکور روبروئے جج ماتحت کے مقرر کی اور عدالت موصوف کو یہ ہدایت کی کہ شہادت لے اور نسبت مقدمہ کے رپورٹ کرے جج ماتحت نے کل شہادت قلمبند کی اور رپورٹ ارسال کی جسکی بناء پر صاحب جج ضلع نے درخواست مذکور کو طے کیا -

تجویز ہوئی کہ جو ضابطہ صاحب جج ضلع نے اختیار کیا ناجائز ہے اور کل تحقیقات ناقص ہوگئی -

مقدمہ گلیش بنام گنشا بائی (۱) کی تقلید کی گئی -

اپیل بناراضی حکم مصدورہ ایچ ایف آسٹن صاحب جج ضلع پونا بموجب ایکٹ ولی و نابالغان - (۸ سنہ ۱۸۹۰ع) -

رامچندر سائل نے درخواست حسب دفعہ ۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ع بحضور صاحب جج ضلع پونا گذرانی کہ ولی ذات و جائداد اپنے دو نابالغ بھتیجوں کیشو و بھاگیرتھی بائی کا مقرر کیا جاوے اس درخواست کی نسبت تین اشخاص یعنی نارائن سری دہر و رنگو جیرام و راوجی نارائن چوبے نے عذر کیا -

* اپیل نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ع بناراضی حکم

(۱) (۸ سنہ ۱۸۹۹ع) بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۸ -

سنہ ۱۹۰۲ ۷۱۷
نراین بنام رامچندر

یکم نومبر سنہ ۱۹۰۰ع کو صاحب جج ضلع نے جج ماتحت کو یہ حکم دیا کہ کل شہادت مقدمہ مذکور مین لے اور ایک رپورٹ ارسال کرے اور تاریخ ۱۳- نومبر سنہ ۱۹۰۰ع بطور تاریخ سماعت روبرو جج ماتحت کے مقرر کی -

جج ماتحت نے کل شہادت مقدمہ مذکور کی قلمبند کی اور اپنی رپورٹ مین جو صاحب جج ضلع کی خدمت مین ارسال کی یہ سفارش کی کہ درخواست ہاے رامچندر و نارائن وراؤجی نامنظور کیجائین اور رنگو و دہرنی دہر (سررشتہ دار عدالت واد گاؤن) اولیا ذات و جائداد نابالغان کے مقرر کئے جائین -

صاحب جج ضلع نے بر طبق ہونے اس رپورٹ کے حکم ذیل صادر کیا -

بعد پڑہنے شہادت کے جو جج ماتحت نے قلمبند کی اور رپورٹ کے جو حاکم موصوف نے ارسال کی ہے اور بعد سماعت تقریر وکلاے فریقین کے میرے نزدیک تقرر رامچندر گوند و رنگو جے رام کا بطور اولیاے مشترک جائداد نابالغان کے ایک بہتر انتظام واسطے فائدہ نابالغان کے بہ نسبت اوس انتظام کے ہوگا جو جج ماتحت نے تجویز کیا ہے چنانچہ مین اونکو اولیا مقرر کرتا ہون... نسبت ولایت ذات نابالغان کے ... میرے نزدیک وہ انتظام جسمین نابالغان کا بہترین فائدہ متصور ہے یہ ہے کہ رنگو جے رام ولی ذات نابالغان کا مقرر کیا جاے اور مین مطابق اسکے اوسکو اولیا ولی مقرر کرتا ہون -

نارائن فریق مخالف نمبر ۱ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا -

مسٹر سی اے ریلے منجانب اپیلانٹ - جو ضابطہ عدالت ماتحت نے اختیار کیا مخالف ضابطہ اور خلاف احکام دفعہ ۱۰ - ایکٹ ولی و نابالغان (۸ سنہ ۱۸۹۰ع) کے ہے جو لازمی ہین دفعہ مذکور مین صاحب جج ضلع کو حکم ہے کہ کل شہادت اس مقدمہ کی سماعت کرین عدالت ماتحت نے کل مقدمہ بغرض تحقیقات سپرد جج ماتحت کے کیا اور بر بناے اوس شہادت کے جو حاکم آخر الذکر نے قلمبند کی عدالت موصوف نے درخواست مذکور کو طے کیا ہم یہ عرض کرتے ہین کہ فیصلہ جو ایسی شہادت پر مبنی ہو پذیرا نہین کیا جاسکتا اور مقدمہ واسطے سماعت جائز کے واپس جانا چاہئے بیضابطگی مذکور ایک ایسی بیضابطگی ہے جس سے کل کارروائی ناقص ہوگئی ہے

دفعہ ۴۴ - ایکٹ ولی و نابالغان مین بلاشک عدالت ضلع کو اجازت ہے کہ کسی عدالت سے جو اوسکے ماتحت ہو رپورٹ نسبت کسی معاملہ متعلقہ اوس تحقیقات کے جو روبرو

سنہ ۱۹۰۲ء
نرائن بنام رام چندر

عدالت موصوف کے ہو طلب کرے لیکن یہ دفعہ ۱۳ ۔ ایکٹ مذکور سے اسطرح پر متعلق نہیں ہے کہ عدالت ضلع کو یہ اجازت دے کہ خود سماعت کرنے شہادت کو ترک کرے اور کل تحقیقات کو کسی عدالت ماتحت کے سپرد کرے نہ اوسکی رو سے عدالت ضلع کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ استعمال اوس شہادت کا کرے جو عدالت ماتحت نے لی ہے (مقدمہ گنیش بنام گسایا بائی (۱)) ملاحظہ طلب

مسٹر ایم بی چوبال منجانب رسپانڈنٹان ۔ مقدمہ مستدلہ اپیلانٹ قابل امتیاز ہے اوس مین یہ فیصلہ ہوا تہا کہ اگر عدالت ضلع کسی مقدمہ کو واسطے تحقیقات کے کسی عدالت ماتحت مین بہیجے تو عدالت موصوف فیصلہ مقدمہ کا بربناے اوس شہادت کے جو عدالت موصوف نے قلمبند کی نہین کر سکتی اگر اوسکے ساتہہ مین رپورٹ نہو مقدمہ حال مین جج ماتحت نے شہادت قلمبند کی اور شہادت مذکور عدالت ضلع مین رپورٹ کے ساتہہ ارسال کی لہذا یہ نہین کہا جا سکتا کہ ضابطہ ناجائز ہے عدالت ضلع کو جائز ہے کہ کل شہادت حسب دفعہ ۱۳ خود سماعت کرے یا مقدمہ کو واسطے تحقیقات اور رپورٹ کے عدالت ماتحت مین حسب دفعہ ۱۴ ۔ ایکٹ ولی و نابالغان (سنہ ۱۸۹۰ء ۸) بہیجے —

کرو صاحب جسٹس ۔ یہ اپیل بناراضی حکم مصدرہ صاحب جج ضلع پونا کے ہے جسکی رو سے رامچندر رگھوناتہہ اور رنگو جیرام اولیا ے مشترک جائداد نابالغان (کیشو وبہا گیرتی بائی) کے اور رنگو جیرام ولی بالکل ذات کا حسب دفعہ ۱۳ ۔ ایکٹ سنہ ۱۸۹۰ء مقرر کیا گیا اول عذر جو مسٹر ریلے نے منجانب اپیلانٹ پیش کیا یہ ہے کہ جو ضابطہ صاحب جج ضلع نے درخواست بغرض تحقیقات اور رپورٹ کے جج ماتحت درجہ اول کے پاس بہیجے مین اختیار کیا وہ ناجائز خلاف احکام ایکٹ مذکور کے ہے ۔ دفعہ ۷ ۔ ایکٹ مذکور مین حکم ہے کہ درخواستین نسبت ولایت ذات نابالغان کے اوس عدالت ضلع مین جسکو اختیار سماعت اوس جگہہ مین حاصل ہو جہان نابالغ معمولی طور پر رہتا ہے اور نسبت ولایت جائداد کے اوسی عدالت ضلع مین یا اوس عدالت ضلع مین پیش کیجائینگی جسکو اختیار سماعت اوس جگہہ مین حاصل ہو جہان اوسکی جائداد ہے دفعہ ۱۱ ۔ مین یہ حکم ہے کہ اگر عدالت کا اطمینان ہو کہ وجہ واسطے کرنے کارروائی نسبت درخواست کے ہے تو عدالت موصوف کوئی تاریخ واسطے اوسکی سماعت کے مقرر کرے گی اور اطلاع درخواست اور اوس تاریخ کی جو واسطے سماعت کے مقرر کی گئی ہے

(۱) (سنہ ۱۸۹۹ء) بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۹۰

سنہ ۱۹۰۲ع
نرائن بنام رام چندر

اشخاص متعلقہ پر تعمیل کرائیگی اور دفعہ ۱۳ مین یہ حکم ہے کہ اوس تاریخ کو جو واسطے سماعت درخواست کے مقرر کی گئی ہے عدالت سماعت اوس شہادت کو لیگی جو بتائید یا بہ تردید درخواست مذکور کے پیش کیجائے مقدمہ حال مین کوئی تاریخ واسطے سماعت کے مقرر نہین کی گئی تھی اور کوئی موقع فریق مذکور کو واسطے پیش کرنے شہادت کے نہین دیا گیا تھا صاحب جج ضلع نے تاریخ واسطے سماعت روبرو جج ماتحت کے مقرر کی اور عدالت موصوف کو ہدایت کی کہ شہادت لے اور نسبت مقدمہ کے رپورٹ کرے ۔ یہ ظاہرا یہ تعمیل احکام قانون کے نہین ہے بمقدمہ گنیش ڈٹھل بنام گُسابائی (۱) یہ تجویز ہوئی ہے کہ گو دفعہ ۴۴ کی رو سے عدالت ضلع کو اختیار دیا گیا ہے کہ کسی عدالت ماتحت کو حکم واسطے کرنے رپورٹ نسبت کسی ایسے امر کے دے جو کارروائیات حسب ایکٹ مذکور مین پیدا ہوا اور رپورٹ کو بطور شہادت تصور کرے مگر یہ مراد نہین تھی کہ کل تحقیقات جج ماتحت کے سپرد کردیجائے اور اوس صورت مین صاحب جج ضلع کو اسطرح اختیار ہوگا کہ خود سماعت شہادت کرنے سے علحدہ رہے اور کل تحقیقات اہم امور تنقیح طلب واقعات کی عدالت ماتحت کو منتقل کرے ۔

ہمارے نزدیک ضابطہ مین غلطی ہونے سے کل تحقیقات ناجائز ہوگئی اور ہمکو لازم ہے کہ مقدمہ کو واسطے سماعت جدید اور فیصلہ روئداد کے واپس بھیجین معلوم ہوتا ہے کہ بلحاظ اقبالات رامچندر اور اوس رائے کے جو جج ماتحت نے اپنی رپورٹ مین ظاہر کی جو انتظام کہ خود رنگو جیسرام نے تجویز کیا جسکی لیاقت ذاتی کی نسبت ظاہرا کوئی اعتراض نہین ہے یعنی یہ کہ دہرتی دہر عنایتہ رامچندر اور خود اوسکے ولایت جائداد مین شریک کیا جائے واسطے فائدہ نابالغان کے قابل غور ہے ہم حکم عدالت ماتحت کو منسوخ کرتے ہین اور مقدمہ کو واسطے سماعت جدید کے واپس بھیجتے ہین خرچہ شامل خرچہ مقدمے کے ہوگا ۔

حکم منسوخ اور مقدمہ واپس کیا گیا ۔

---

(۱) (۱۸۹۹ع) ا بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۹۸

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس مٹی صاحب جسٹس و آسٹن صاحب جسٹس

گنگا بائی (ابتدا اً مدعیہ) اپیلانٹ بنام تارا بائی (ابتدا اً مدعا علیہا) رسپانڈنٹ*

ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ بابت ۱۸۷۷ع) ضمیمہ ۲ مد ۱۱۹ - تبنیت - ناجوازی تبنیت - میعاد سماعت -

مد ۱۱۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ بابت ۱۸۷۷ع) ایسے مقدمہ سے متعلق ہے جسمین مدعی کو کوئی استحقاق بجز ایک استحقاق مبنی بر تبنیت کے نہو جسکا جائز ہونا متنازعہ ہو لیکن اگر مدعی کی کوئی اور وجہ ہو جو کافی ہو خواہ تبنیت ثابت ہو یا نہو تو وہ مدعی مستحق ہے کہ اوس دوسری وجہ کی بنا پر ڈگری حاصل کرے اور اوسکی نالش محض اس سبب سے نامنظور نہین کیجا سکتی کہ اگر وہ محض تبنیت پر استدلال کرتا تو اوسکی نالش مین تمادی عارض ہوتی

مقدمہ سری نواس بنام ہنمنت (۱) کا حوالہ دیا گیا -

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ جے سی گلوسٹر صاحب قایم مقام جج ضلع بیلگام مشعر بحالی ڈگری معدودہ راے صاحب وی وی کلیان پورکر جج ماتحت چکودی -

مدعا علیہا دختر ایک شخص مسمی بابا پھاٹک کی تہی مسماۃ مذکورہ (مدعا علیہا) کے ایک پسر گندو تہا جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اوسکے نانا بابا پھاٹک نے متبنی کیا تہا اور جو اپنے نانا کی وفات پر جو ۱۸۷۵ع مین یا اوسکے قریب وقوع مین آئی وارث اوسکے ترکہ کا ہوا گندو جائداد مذکورہ پر اپنی وفات تک جو ۱۸۹۱ع مین ہوئی قابض رہا اوسکی وفات پر اوسی سال مین اوسکی مان یعنی مدعا علیہا قابض ہوئی -

مدعیہ گندو کی بیوہ ہے ۷ - نومبر ۱۸۹۹ع کو مسماۃ مذکورہ نے یہ نالش واسطے دلا پانے جائداد مذکورہ کے بدین بیان دائر کی کہ وجہ نالش ۱۸۹۹ع مین پیدا ہوئی -

واقعات جو عرضی دعوی مین تحریر کئے گئے یہ ہین کہ جائداد متدعویہ بابا پھاٹک کی تہی جس نے مدعیہ کے شوہر گندو کو متبنی کیا تہا اور گندو نے بطور ایسے پسر متبنی کے جائداد متنازعہ کا اہتمام دس یا پندرہ برس تک کیا تہا اور ۱۸۹۱ع مین فوت ہوا تہا اور مدعیہ بطور اوسکی بیوہ کے ادعوی

* اپیل دوم نمبر ۲۰۵ سنہ ۱۹۰۱ع - (۱) ۱۸۹۹ع بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰

۱۹۰۲ع ۲۲ - جولائی

صفحہ کتاب انگریزی ۷۲۰

سنہ ۱۹۰۲ء
گنگا بائی
بنام
تارا بائی

جائداد مذکور کا مدعا علیہا سے کرنی ہے جس نے ناجائز طور سے اوسپر قبضہ کرلیا ہے۔

عدالت مرافعہ اولی نے دعویٰ مدعیہ کو ایسا تصور کیا کہ وہ اس امر پر منحصر ہے کہ آیا واقع تبنیت اوسکے شوہر گندو کا ثابت ہے یا نہین عدالت موصوف نے یہ تجویز کی کہ تبنیت متنظرہ ثابت نہین ہوئی ہے اور یہ بھی تجویز کی کہ دعویٰ مین تمادی عارض ہے اور عدالت موصوف نے نالش کو ڈسمس کیا۔

اپیل مین صاحب جج نے کوئی فیصلہ نسبت واقع تبنیت کے نہین کیا حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ وہ ایک نالش واسطے حصول استقرار اس امر کے ہے کہ تبنیت گندو کی جائز ہے اور مد ۱۱۹ - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ایکٹ ۱۸۷۷ء) متعلق ہے اور نالش مین تمادی عارض ہے حاکم موصوف نے مقدمہ سری نواس بنام ہنمنت (۱) پر استدلال کیا اپنی تجویز مین حاکم موصوف نے یہ تحریر کیا۔

اون دلائل مین جو ذی علم وکلا نے عدالت ہذا مین کین سوال حل ہوکر یہ رہ گیا ہے کہ آیا مد ۱۱۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے یا نہین میرے نزدیک بہ سند تجویز اجلاس کامل ہائیکورٹ بمبئی صادرہ مقدمہ سری نواس بنام ہنمنت (سلسلہ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰) اسکا جواب اثبات مین دیا جانا چاہیئے۔

یہ صحیح ہے کہ اوس مقدمہ مین ٹھیک بحث نسبت متعلق ہونے مد ۱۱۸ کے تھی لیکن تحریرات جنکنس صاحب چیف جسٹس مندرجہ صفحات ۲۶۴ و ۲۶۵ سے میرے نزدیک صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہی خیالات نسبت مد ۱۱۹ کے متعلق ہوتے ہین۔

یہ صحیح ہے کہ ہائیکورٹ کلکتہ نے بمقدمہ جگناتھ پرشاد گپتا بنام رنجیت سنگھ (سلسلہ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۴) مختلف رائے قائم کی ہے لیکن مقدمہ بمبئی محولہ بالا مین ذی علم چیف جسٹس صاحب نے (بصفحہ ۲۶۵) رائے مذکور سے صریحاً اختلاف کیا ہے لہذا میری یہ رائے ہے کہ مد ۱۱۹ متعلق ہے اور چونکہ یہ صورت ہے پس کوئی نزاع اس مین نہین ہے کہ دعوےٰ مین تمادی عارض ہے۔

مدعیہ نے اپیل کیا۔

مسٹر بی اے بھگوت بجانب اپیلانٹ (مدعیہ) عدالت ہاے ماتحت نے یہ غلطی کی ہے کہ مد ۱۱۹ - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ایکٹ ۱۸۷۷ء) کو مقدمہ ہذا سے متعلق کیا مد متعلقہ ۱۴۴ ہے اور نالش مین تمادی عارض نہین ہے یہ نالش ایک نالش واسطے حصول استقرار جواز تبنیت گندو کے نہین ہے مدعیہ کا دعویٰ فی الواقع گندو کے قبضہ پر مبنی ہے عرضی دعویٰ مین مندرج ہے کہ نامبردہ دس پندرہ برس تک قبل اپنی وفات کے جو ۱۸۸۹ء مین ہوئی قابض رہا اور اسکی

(۱) ۱۸۹۰ء بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۰

۱۹۰۲ء

گنگا بائی بنام تارا بائی

وفات پر مدعا علیہا نے ناجائز طور پر قبضہ کر لیا لہذا یہ نالش مین المیعاد ہے عدالتہائے ماتحت صحیح امور تنقیح طلب و اقعات کے قائم کرنے سے قاصر رہین مقدمہ مسری نواس بنام ہنمنت (۱) متعلق نہین ہے ۔

مسٹر مہادیو دی بھٹ منجانب مسپانڈرشٹہ (مدعا علیہا) ۔ مدعیہ دعوی بطور بیوہ پسر متبنی بابا بھاناگ کے کرتی ہے جو ابتدا مالک جائداد متنازعہ کا تھا مسماۃ مذکور اپنے دعوی کو قبضہ خود اپنے یا اپنے شوہر پر مبنی نہین کرتی ہے اوسکا بیان یہ ہے کہ بطور بیوہ پسر ۷۳۴
متبنی کے وہ مستحق وراثت کی ہے اور نہ مدعا علیہا جو پسر متبنی کی مان ہے چونکہ اوسکا منظورہ استحقاق اسطرحپر اپنے شوہر کی تبنیت پر مبنی ہے لہذا اوسکو لازم ہے کہ واقعہ تبنیت مذکور کو اندر چھہ برس کے اوس وقت سے کہ مدعا علیہا نے ناجائز طور پر قبضہ کر لیا ثابت کرے مد ۱۱۹ متعلق ہے مقدمہ مسری نواس بنام ہنمنت (۱) ملاحظہ طلب ۔

بیلٹی صاحب جسٹس ۔ اس مقدمہ مین بیانات مندرجہ عرضی دعوی یہ ہین کہ تمام جائداد متنازعہ ایک شخص مسمی بابا بھاناگ کی تھی اور بابا بھاناگ مذکور نے اپنی حیات مین گندو شوہر مدعیہ کو متبنی کیا اور گندو شوہر مدعیہ نے بطور پسر متبنی بابا بھاناگ کے کاروبار کا اہتمام دس پندرہ برس تک کیا اور آٹھہ نو برس قبل نالش کے فوت ہوا اور مدعیہ بطور بیوہ مالک جائداد مذکور کی ہے لیکن مدعا علیہا نے بیجا اور ناجائز طور پر جائداد مذکور پر قبضہ بلا اوسمین کوئی حق رکھنے کے کر لیا ہے ۔ اور وجہ نالش دسمبر ۱۸۹۸ء مین پیدا ہوئی ۔

عدالت مرافعہ اولی نے یہ تجویز کی کہ دعوی مین تمادی عارض ہے اور تبنیت منظورہ ثابت نہین کی گئی ہے اور بدینوجہ نالش معہ خرچہ ڈسمس کی ۔

عدالت ماتحت اپیل نے فیصلہ اجلاس کامل عدالت ہذا مصدورہ مقدمہ مسری نواس بنام ہنمنت کا حوالہ بطور نظیر واسطے یہ تجویز کرنے کے دیا کہ مد ۱۱۹ ضمیمہ ۲ ۔ ایکٹ میعاد سماعت ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء مقدمہ ہذا سے متعلق ہے اور یہ تحریر کیا کہ چونکہ یہ صورت ہے پس کوئی تنازع اس مین نہین ہے کہ دعوی مین تمادی عارض ہے ۔"

مگر عدالت ماتحت اپیل نے کوئی تجویز نسبت وجود یا عدم وجود ایسے واقعات کے تحریر نہین کی جنپر خواہ بموجب تجویز مقدمہ مسری نواس بنام ہنمنت یا اور نہج پر متعلق ہونا مد ۱۱۹ کا متنازعہ منحصر ہو

(۱) ۱۸۹۹ء) بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۰

سنہ ۱۹۰۲ع
گنگا بائی بنام تارا بائی

اثر مد ۱۱۹ کا یہ ہے کہ یہ حکم دیا جاوے کہ نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ تبنیت جائز ہے ممنوع السماعت ہوگی اگر چھ برس کے اندر اوس تاریخ سے دائر نہ کیجاوے جب پسر متبنیٰ کے حقوق مین جو بمنصب اوسکی تبنیت کے ہون مداخلت کی گئی ہو۔

لہذا بمقابلہ مدعی میعاد شروع ہونے کے لئے اگر بموجب مد مذکور شروع ہوئی یہ عیان ہے کہ حقوق پسر متبنیٰ مین بطور پسر متبنیٰ کے مداخلت کی گئی ہو اور واسطے اثر پذیر ہونے بطور امتناع کے مداخلت مذکور کا آغاز کسی زمانہ چھ برس سے زیادہ قبل نالش ہونا چاہئے لیکن عدالت ماتحت ۷۲۳ اپیل نے یہ تجویز نہین کی ہے کہ حقوق پسر متبنیٰ مین بطور پسر مذکور کبھی ذرا بھی مداخلت کی گئی ہے عرضیدعوی مین یہ اقبال مندرج نہین ہے کہ اونمین اسطرح پر مداخلت کی گئی ہے اور اوسکا یہ مفہوم ہے کہ پسر متبنیٰ کا بلا اعتراض قبضہ دس یا پندرہ برس تک رہا اور کوئی مداخلت اوس تاریخ تک عمل مین نہین آئی جو صریحًا مطابق تاریخ اوسکی وفات کے ہو چنانچہ عرضیدعوی مین کوئی اقبال نہین معلوم ہوتا ہے کہ حقوق پسر متبنیٰ مین بحیثیت مذکور کبھی دست اندازی کی گئی تھی اور بیان مدعا علیہا سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ حقوق پسر متبنیٰ مین بحیثیت مذکور مداخلت کی گئی تھی بلکہ زیادہ تر اون حقوق کا کبھی وجود بھی نہین تھا نہ اونکا کبھی دعوی کیا گیا اور بدیہی طور پر وہ کبھی متنازعہ نہین تھے۔ بخلاف اسکے خود عرضیدعوی اس بیان سے شروع ہوتا ہے کہ پسر متبنیٰ بہت برس تک بطور پسر متبنیٰ کے تسلیم کیا گیا اور اس حجت کے مطابق ہے کہ صرف اوسکی بیوہ مدعیہ حال کے حقوق مین مداخلت کی گئی اور یہ مداخلت بعد وفات شوہر ہوئی تھی لہذا عرضیدعوی اور جوابدعوی مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے یہ بیان جائز ہو کہ اگر مد ۱۱۹ متعلق ہو تو یہ نزاع نہین ہو سکتی کہ دعوی مین تمادی عارض ہے۔

علاوہ برین بموجب تجویز اجلاس کامل صادرہ مقدمہ سری نواس بنام ہنمنت (۱) اور اوس تجویز پریوی کونسل بمقدمہ جگدمبا بنام دکھنا (۲) کے جسکی اوسمین تقلید کی گئی یہ ظاہر ہے کہ مد ۱۲۹ ایکٹ میعاد سماعت صادرہ سنہ ۱۸۷۱ع حوالہ مد ۱۱۸ مضمون مد ۱۱۹ ضمیمہ ۲ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ سنہ ۱۸۷۷ع کوئی تعلق نہین رکھ سکتی تھی بجز اون صورتوں کے جنمین نتیجہ نالش تبنیت کے منسوخ ہونے پر منحصر ہو بلاشک چیف جسٹس صاحب نے مقدمہ سابق مین صریحًا یہ تحریر فرمایا۔ (۳) اگر مدعی بلا کرنے اعتراض اوپر ایک تبنیت ظاہری کے قبضہ حاصل کر سکے تو مد ۱۱۸ اوسکی سد راہ نہین ہے۔ اور صریحًا متعلق نہین ہے صرف اوس صورت مین اگر کامیابی کے ساتھ اعتراض اوپر تبنیت ظاہری کے ایک ضروری شرط مقدم واسطے اوسکے دعوی قبضہ کے ہو کہ وہ اسقدر لینے اقرار مین

(۱) سنہ ۱۸۹۹ع بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰ (۲) سنہ ۱۸۹۶ع انڈین اپیلز جلد ۱۳ صفحہ ۸۴ و تقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۸
(۳) سنہ ۱۹۰۰ع بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۴

سنہ ۱۹۰۲ گنگا بائی بنام تارا بائی

غالب رہے جسقدر مین استدعا استقرار اس امر کی ہو کہ تبنیت ناجائز ہے قبل اسکے کہ وہ عدالت سے درخواست تحقیقات کیے جانے دعوی قبضہ کی کرسکے جو صرف اوس صورت مین پیدا ہوسکتا ہے جب تبنیت عمل مانع نہو۔

واضح ہو کہ بمقدمہ جگدنبا بنام دکھنا (۱) مدعا علیہم بحیثیت پسران متبنی قابض تھے اور بمقدمہ سری نواس بنام ہنمنت (۲) مدعا علیہم بذریعہ ایسے اشخاص کے قابض تھے جنکی وہی حیثیت تھی۔ مدعیان اون دونون مقدمات مین بیدخل تھے اور بادی النظر مین حق مدعا علیہم کو تھا کیونکہ مدعیان کو یہ حق نہ تھا کہ اونکو بیدخل کرین بجز اسکے کہ بادی النظر مین استحقاق بذریعہ تبنیت کے رفع اور ناجائز ثابت کیا جاے لہذا چونکہ مدعی کا حق کلیتاً زائل تبنیت سے ہوجائیگا اگر وہ جائز ہو پس وہ صرف اوس صورت مین کامیاب ہوسکتے ہین کہ ناجوازی تبنیت کی ثابت کرین اونکا کامیاب ہونا ممکن نہین اگر اونکے حق ثابت کرنے ناجوازی مذکور مین بذریعہ گذر جانے میعاد مقررہ کے تمادی عارض ہوجاے جسکا شمار اوس تاریخ سے کیا جاے کہ جس تاریخ سے میعاد بمقابلہ اونکے حق رفع کرنے تبنیت مذکور کے شروع ہوئی اگر اونکو کوئی اور ایسی وجہ استحقاق کی حاصل ہوتی جسمین اوس تبنیت سے جسکا عذر کیا گیا فرق نہین آسکتا تھا اور جو ویسی ہی جائز ہوتی خواہ تبنیت صحیح ہوتی یا نہوتی تو چونکہ مد ۱۱۸ اوس دوسری وجہ استحقاق سے متعلق نہوتی لہذا مد مذکور مانع اوس نالش کی نہین ہوسکتی تھی جو اوس پر مبنی ہو یہ امر بمقدمہ سری نواس بنام ہنمنت اوس فقرہ مین جسکا اوس مین سے حوالہ دیا گیا ہے اور نیز اوس فقرہ مین جسمین مذکور اون امور تنقیح طلب کا کیا گیا ہے جنپر فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ جگدنبا بنام دکھنا مبنی ہے صریحاً ظاہر کیا گیا ہے۔ اول ان امور تنقیح طلب مین سے یہ ہے۔ آیا مدعیان قبضہ بلا گرانے مداخلت نسبت تبنیت کے حاصل کرسکتے ہین اگر مدعیان بلا مخل ہونے کے نسبت تبنیت کے قبضہ حاصل کرسکتے تھے تو مد ۱۱۸ بالکل متعلق نہین ہوسکتی تھی کیونکہ نابردگان اوس صورت مین ڈگری پاتے خواہ اونکے حق کرنے اعتراض مین نسبت تبنیت کے تمادی عارض ہو یا نہو۔ اور ویسا ہی اصول ایسی نالش سے متعلق ہے جسمین مدعی چاہتا ہے کہ تائید تبنیت کی اپنے حق مین کرے بجاے اسکے کہ اعتراض بابت اوس تبنیت کے کرے جسکے ذریعہ سے مدعا علیہ دعویدار ہے یعنی اگر مدعی کو کوئی استحقاق بجز بذریعہ تبنیت کے حاصل نہین ہے جسکے جواز کی نسبت نزاع ہے بلا شائبہ ۱۱۹ اوسکی نالش سے متعلق ہوگی لیکن اگر مدعی کو کوئی

(۱) دسمبر ۱۸۸۶ع اپیلہاے ہند جلد ۱۳ صفحہ ۸۴ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ۔ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰

(۲) دسمبر ۱۸۹۹ع بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰

سنہ ۱۹۰۲

گنگا بائی بنام تارا بائی

اور وجہ حاصل ہے جو کافی ہوگی خواہ تبنیت ثابت ہو یا نہو تو مدعی صریحاً مستحق ہے کہ اوس دوسری وجہ کی بنا پر ڈگری پاوے اوسکی نالش محض اس سبب سے نامنظور نہین کیجا سکتی کہ ممکن ہے کہ اوسمین تمادی عارض ہو اگر وہ صرف تبنیت پر استدلال کرے۔

۷۲۵ واضح ہو کہ مقدمہ حال مین مدعیہ نہ صرف ایک حق بذریعہ تبنیت اپنے شوہر کے بلکہ قبضہ برابر سالہا سال کا بیان کرتی ہے جس سے اگر وہ مخالف مدعا علیہا کے اور کافی عرصہ دراز کا ہو ایک حق قانونی حسب دفعہ ۲۸۔ ایکٹ میعاد سماعت ہند کے اگر تبنیت بالکل نہی ہوئی ہو حاصل ہوتا اگر ایسا حق بذریعہ بارہ برس کے قبضہ مخالفانہ کے ثابت ہوتا اور بذریعہ دعوی مخالف مشابہ حق قانونی بذریعہ قبضہ مخالفانہ منجانب مدعا علیہا کے زائل نہوتا تو کوئی ضرورت نہتی کہ حق بذریعہ تبنیت پر مطلق غور کیا جاوے اور تاہم امتناع پیش کرنے عذر حق تبنیت سے حق قبضہ مخالفانہ مین فرق نہیں آئیگا صاحب جج ضلع نے اس امر پر غور نہین کیا ہے کہ آیا قبضہ مخالفانہ کی رو سے جو عرضی دعوی مین بمقدمہ ہذا پیش کیا گیا ہے ایک ایسا حق حاصل ہوا یا نہین جسکی وجہ سے یہ غیر ضروری ہوگیا کہ اس امر پر غور کیا جاوے کہ آیا مدعیہ بربنائے ایک بالکل مختلف وجہ تبنیت جائز کے کامیاب ہوسکتی تہی یا نہین اور اسطرح پر صاحب جج ضلع نسبت اون واقعات کے تجویز کرنے سے قاصر رہے ہین جو یہ ثابت کرنے کے لئے ضروری تہے کہ آیا مد ۱۱۹ کچھہ تعلق رکھتی ہے یا نہین۔ صاحب جج ضلع تجویز نسبت اون واقعات کے بہی کرنے سے قاصر رہے ہین جو اگر مد ۱۱۹ بالکل متعلق بہی ہو واسطے ثابت کرنے اس امر کے ضروری ہونگے کہ بذریعہ کرنے مداخلت کے حقوق پسر متبنی مین بطور پسر متبنی کے میعاد شروع ہوگئی ہے اور وہ کسی تاریخ کو جو چھہ برس سے قبل نالش کے تہی شروع ہوئی تہی فیصلہ حاکم موصوف مین درصورت نہونے تجاویز نسبت ان امور کے کوئی خفیف مقدمہ واقعات بتائید اسکے نہین ہے اور بدینوجہ وہ ناقابل بحالی ہے وہ منسوخ ہونا چاہئے اور مقدمہ واسطے تجویز بربنائے روئداد معہ تجاویز نسبت امور تنقیح طلب مندرجہ ذیل کے واپس بہیجا جانا چاہئے یعنی۔

۱۔ مدعیہ بلا ثابت کرنے جواز تبنیت متنازعہ کے کامیاب ہوسکتی ہے یا نہین؟

۲۔ اگر نہین ہوسکتی تو آیا مد ۱۱۹ مانع نالش بطور نالش اثبات جواز تبنیت کے اس سبب سے ہے کہ مداخلت حقوق پسر متبنی مین بطور پسر متبنی کے چھہ برس قبل تاریخ نالش سے ہوئی ہے؟

۳۔ اگر نالش مین اسطرح پر تمادی عارض نہین ہے تو آیا مدعیہ مستحق مصرّحہ عرضی دعوی کی ہے یا نہین؟

سنہ ۱۹۰۱ء

گنگا بائی بنام تارا بائی

خرچہ مطابق نتیجہ کے عاید ہوگا۔

آسٹن صاحب جسٹس - مدعیہ گنگا بائی نے نالش واسطے دلا پانے قبضہ جائداد غیر منقولہ مصرحہ عرضی دعوی کے بدین بیان دائر کی کہ مسماۃ کا شوہر متوفی گمندو بن بابا پہاتک پسر متبنی ایک شخص مسمی بابا پہاتک کا تہا جو قریب ۱۸۶۵ء کے فوت ہوا اور اوسکا شوہر جو پسر مسماۃ مدعا علیہا تارابائی

۷۲۶ بنت بابا پہاتک کا تہا قریب ۱۸۸۹ء کے فوت ہوا کہ اوسوقت مدعیہ مالکہ ہوئی لیکن اوسکو مدعا علیہا نے بیدخل کردیا عرضی دعوی مین بیان کیا گیا ہے کہ وجہ نالش ۱۸۸۹ء مین پیدا ہوئی لیکن اوسمین کوئی بیان صریح نہین ہے کہ وہ بیدخلی جسکی شکایت ہے ۱۸۸۹ء مین عمل مین آئی۔

مدعا علیہا تارابائی نے نسبت حق مدعیہ کے اعتراض کیا اور دعوی ہونے مالک کا بطور دختر و وارثہ بابا پہاتک کے بلا انکار بیدخلی مدعیہ کے کیا۔

بحث استحقاق (جائداد بیوہ) کو عدالت مرافعہ اولی نے تصور کیا ہے کہ وہ اس امر پر مبنی ہے کہ آیا تبنیت شوہر مدعیہ کی ثابت ہوئی تہی یا نہین اور اس امر کی تجویز جج ماتحت نے نفی مین کی جج ماتحت نے نسبت اس امر کے غور نہین کیا کہ آیا مدعیہ کا شوہر بارہ برس تک بحیثیت پسر متبنی بابا پہاتک کے بعلم مدعا علیہا قابض رہا یا نہین - یہ امر ایسے نزاع مین جیسا نزاع ہذا ہے نہایت اہم ہے جب ہمکو وہ نزد ریاد آتا ہے جو حکام عالیمقام پریوی کونسل نے بمقدمہ جگدمبا (۱) اوس بادی النظری حق پر دیا جو قبضہ سے بحیثیت پسر متبنی کے پیدا ہوتا ہے - فی الواقع اس امر پر غور نہین کیا گیا تہا کہ آیا مدعیہ کے شوہر کا بعلم مدعا علیہا کے قبض و تصرف جائداد مندرجہ عرضی دعوی پر بذریعہ دعوی حق مخالفانہ اوس استحقاق کے جسکا عذر مدعا علیہا نے کیا رہا یا نہین نہ بابت اوسقدر زمانہ کے غور کیا گیا جو از رو شرح دفعہ ۲۸ - یا دیگر حکم ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) کے واسطے زائل کرنے کسی حق مدعا علیہا نسبت جائداد مندرجہ عرضی دعوی کے کافی ہو یا اسکو بعد از وقت کردے کہ نسبت وقوع یا جواز تبنیت متظرہ کے نزاع کیجاے۔

بخلاف اسکے ذیعلم صاحب جج ضلع نے کوئی فیصلہ اس امر کا نہین کیا ہے کہ آیا تبنیت مدعیہ کے شوہر کی ثابت ہوئی ہے یا نہین بلکہ فیصلہ مقدمہ سری نواس بنام ہنمنت (۲) کو نظیر واسطے یہ تجویز کرنے کے تصور کیا ہے کہ مدعیہ کی نالش مین ازروے مد ۱۱۹ ضمیمہ ۲ ایکٹ میعاد سماعت کے تمادی عارض ہے - اس فیصلے کے متعلق کرنے مین جسکا ابہی حوالہ دیا گیا صاحب جج ضلع نے یہ نتیجہ اخذ کرنے کو چہوڑا کہ حاکم موصوف کی راے مین امر واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعیہ کو مدعا علیہا نمبر ۱ نے چہہ برس سے

(۱) ۱۸۹۶ء کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۸ - (۲) ۱۸۹۹ء بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰ -

سنہ ۱۹۰۲
گنگا بائی بنام ۲۷۔ تارا بائی

زیادہ قبل تاریخ دائر ہونے نالش ہذا (۷- نومبر سنہ ۱۸۹۵ع) کے بیدخل کیا اور یہ ایسی مداخلت حقوق مذکور کی حد تک پہونچتا تہا جو پسر متبنیٰ سے بحیثیت مذکور متعلق ہونچے جن سے بذریعہ تاثیر مد ۱۱۹ ضمیمہ دوم کے نالش دلاپانے قبضہ کی جو چہہ برس سے زیادہ بعد مداخلت مذکور کے دائر کی گئی ہو ساقط ہوجائے گو نالش مذکور کی ترتیب صریحاً بطور ایسی نالش کے کی گئی ہو جو داخل قسم مندرجہ مد ۱۴۲ کے ہوتی ہو۔ لیکن فیصلہ مقدمہ سری نواس (۱) کو ایسے وسیع طور پر متعلق کرنے مین دو امور نظر انداز ہوئے ہین اول یہ ہے کہ اگر مدعیہ بلا ثابت کرنے بذریعہ اقرار کے تبنیت جائز اپنے شوہر کے قبضہ دلاپاسکے تو مد ۱۱۹ متعلق نہین ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ چہہ برس کی میعاد واسطے ایسی نالش کے ہے جو بغرض خلل اندازی کسی تبنیت ظاہری کے دائر کیجاے اور نیز چہہ برس کی میعاد واسطے ایسی نالش کے ہے جو واسطے حصول اس استقرار کے دائر کیجاے کہ تبنیت جائز ہے۔

جو مدعی نالش قبضہ دائر کرتا ہے لیکن بلا خلل اندازی ایک تبنیت ظاہری کے یعنی بلا بیدخل کرنے مدعا علیہ کے جو بحیثیت پسر متبنیٰ قابض ہو کامیاب نہین ہوسکتا اوسکو لازم ہے کہ اپنی نالش قبضہ چہہ برس کے اندر اوس تاریخ سے دائر کرے جب تبنیت مظہرہ کا علم مدعی کو ہوا کیونکہ قیاساً واسطے سرسبزی ایسے مقدمہ کے ضروری ہے کہ تبنیت پر کامیابی کے ساتھہ اعتراض کیا جاے اور مد ۱۱۸ مین یہ حکم ہے کہ واسطے نالش حصول استقرار اس امر کے کہ تبنیت مظہرہ جائز نہین ہے یا فی الواقع کبھی عمل مین نہین آئی چہہ برس کی میعاد اوس وقت سے شروع ہوتی ہے جب تبنیت مظہرہ کا علم مدعی کو ہو یہ فیصلہ اجلاس کامل نے بمقدمہ سری نواس کیا مگر اوسمین ذی علم چیف جسٹس صاحب نے یہ تحریر فرمایا۔ "اگر وہ بلا کرنے اعتراض اوپر تبنیت ظاہری کے قبضہ حاصل کرسکے تو مد ۱۱۸ اوسکی مانع نہین ہے اور صریحاً متعلق نہین ہے"

اسکے خلاف اوسی فیصلہ اجلاس کامل صادرہ مقدمہ سری نواس بنام ہنمنت سے یہ دلیل کی جاسکتی ہے مدعی جو نالش واسطے دلاپانے قبضہ اوس اراضی کے کرتا ہے جس سے وہ بیدخل کیا گیا ہے جبکہ وہ بحیثیت پسر متبنیٰ قابض تہا اگر وہ بلا ثابت کرنے بذریعہ اقرار جواز تبنیت کے کامیاب نہین ہوسکتا تو اوسکو لازم ہے کہ اوس قیاس پر نالش دلاپانے قبضہ کی چہہ برس کے اندر اوس تاریخ سے دائر کرے جب وسکے حقوق بطور پسر متبنیٰ کے

(۱) (سنہ ۱۸۹۹ع) ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰

سنہ ۱۹۰۲ء

گنگا بائی بنام تارا بائی

۷۲۸

اوسکی تبنیت کے مداخلت کی گئی ہو کیونکہ قیاساً واسطے سرسبزی ایسی نالش کے ضروری ہے
کہ جواز تبنیت کو بذریعہ اقرار کے ثابت کرے اور مد ۱۱۹ مین یہ حکم ہے کہ واسطے نالش حصول استقرار
اس امر کے کہ تبنیت ناجائز ہے چھہ برس کی میعاد شروع ہوتی ہے اوس وقت سے جبکہ حقوق
پسر متبنی مین بطور حقوق مذکور مداخلت کی جاوے یعنی اوس مدعی کو جسکا حق دلاپانے قبضہ کا
جواز تبنیت متنازعہ پر مبنی ہے اس امر سے کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے کہ بڑی میعاد سماعت واسطے
نالش دلاپانے قبضہ کے (مثلاً مد ۱۴۲ مین) مقرر ہے اگر اوسنے قبل دائر کرنے نالش قبضہ کے
چھہ برس اوس تاریخ سے کہ حقوق پسر متبنی مین بحیثیت مذکور مداخلت کی گئی گذر جانے دئے
کیونکہ اوسکی نالش قبضہ باعتبار قیاس ساقط ہونی چاہئے اگر وہ ایسا استحقاق بذریعہ اقرار کے ثابت نکر سکے
اور ایسا کرنے کی اجازت بلحاظ مد ۱۱۹ - اوسکو بعد گذرنے چھہ برس کی میعاد کے جو اوسمین مقرر ہے نہین دیجا سکتی
اگر مدعی کو لازم ہے کہ حق ایک خاص طریق پر بغرض دلاپانے قبضہ کے ثابت کرے اور اوسکو اجازت ایسا کرنے
کی اس سبب سے نہ دی گئی کہ وقت گذر گیا ہے (مد ۱۱۹ ملاحظہ طلب) تو یہ فی الواقع غیر اہم ہو جاتا ہے کہ آیا
اوسکی نالش جو ایسی تصور کی گئی ہے کہ وہ محض واسطے دلاپانے قبضہ کے ہے بین المیعاد ہے یا نہین لیکن اس وقعت پر
بلا شک بلکی ضروری یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر وہ بلا ثابت کرنے جواز تبنیت متنازعہ کے قبضہ حاصل کر سکتا ہے تو مد ۱۱۹ اوسکی نالش پر
بلحاظ اس رائے متعلقہ تجویز اخلاس کامل متصدرہ مقدمہ سری نواس بنام ہنمنت (۱) کے جو میرے نزدیک
صحیح رائے ہے یہ لازم آتا ہے کہ مدعیہ کی نالش صرف اسوجہ سے منقضی المیعاد تصور نہین کیجا سکتی کہ
اوسنے نالش دلاپانے قبضہ کی چھہ برس کے اندر اوس تاریخ سے دائر نہین کی جب وہ بیدخل کی گئی تھی
گو بیدخلی مذکور بمنزلہ مداخلت اوسکے حقوق کے بطور بیوہ پسر متبنی بحیثیت مذکور تصور کیجاوے -
مدات ۱۱۸ و ۱۱۹ - ضمیمہ ۲ کو یکشامل پڑھکر اور بلحاظ فیصلہ مقدمہ سری نواس اور بدیہی نتیجہ سے کہ مد ۱۱۹
مین الفاظ باقی الواقع عمل مین آگئی ہم مضمون الفاظ یا کبھی فی الواقع عمل مین نہین آئی مد ۱۱۸ مین اضافہ نہین کئے گئے
ہین میری دانست مین فریقین کی یہ حالت ہے اگر مدعا علیہا نے چھہ برس سے زیادہ تک شوہر مدعیہ کا بحیثیت پسر متبنی
قابض ہونا بالسکوت تسلیم کیا تو خود اوسکو از روئے مد ۱۱۸ کرنا نالش کا واسطے استقرار اس امر کے ممنوع ہے کہ تبنیت متنازعہ
ناجائز ہے یا کبھی وقوع مین نہین آئی بخلاف اسکے اگر مدعا علیہا نے حقوق پسر متبنی مین بحیثیت مذکور مداخلت کی ہو اور اسکی
بیوہ (مدعیہ) نے وراثت پائے اور چھہ برس سے زیادہ تک قبل نالش ایسا کیا ہو تا ہم مد ۱۱۹ مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو مدعیہ کو
مانع پیش کرنے عذر اور ثابت کرنے واقعہ تبنیت متنازعہ اپنے شوہر کا یا مانع مدعیہ کے ثابت کرنے اس امر کا ہو کہ اوسکے شوہر کا
قبضہ بحیثیت پسر متبنی کے تھا یا یہ ثابت کرنے کا کہ آیا مدعا علیہا نے چھہ برس سے زیادہ عرصہ تک قبضہ مذکور کو بحیثیت متنازعہ بالسکوت تسلیم کیا

۷۲۹

(۱) (سنہ ۱۸۹۹ء) بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰ -

سنہ ۱۹۰۲ء
گنگا بائی بنام تارا بائی

یہ امر کہ مدعاعلیہا نے مدعیہ کو کسی جائداد سے بیدخل کیا جسکا دعوی مدعیہ بطور بیوہ شخص فالفن کے حسب مندرجہ بالا کر سکتی تھی اور مدعیہ کو ۶ برس یا زیادہ قبل نالش کے بیدخل کر دیا بار ثبوت متعلقہ دفعہ ۱۱۰ ایکٹ شہادت پر موثر نہیں ہے۔ اگر جوابدہی میں یہ عذر ہو کہ تبنیت مظہرہ ناجائز تو مدعیہ اپنے بیان اور اپنی شہادت کو ایسی کافی حد تک بڑہا سکتی ہے کہ بار ثبوت اس امر کا ذمہ مدعاعلیہا ہو جائے کہ تبنیت کوئی ہوئی تہی ناجائز تہی اور یہ قیاس کر کے کہ اب بہی مدعاعلیہا کو یہ کہنے کا اختیار ہے کہ تبنیت کبہی وقوع میں نہیں آئی یا ناجائز ہے تو جوابدہی میں ان عذرات میں سے کسی ایک کا ثابت کرنا کافی ہوگا اگر ۱۲ برس کا قبضہ مخالفانہ بموجب تبنیت مظہرہ کے قبل اسکے تہا کہ مدعیہ کو مدعاعلیہا نے بیدخل کیا۔

لہذا میری رائے میں نالش کو اس طرح ڈسمس کرنے میں کہ وہ میعاد ازروے مد ۱۱۹ تمادی عارض ہے بلا فیصل کرنے ان امور کے کہ آیا تبنیت متنازعہ وقوع میں آئی یا نہیں اور آیا مدعاعلیہا کو معلوم تہا کہ تبنیت کا ہونا بیان کیا گیا اور وہ بالسکوت تسلیم کی گئی یا نہیں جبکہ قبضہ بحیثیت شخص متبنی کے تہا اور کسقدر عرصہ تک تہا بحیثیت مذکور قبل اسکے کہ مدعاعلیہا نے مدعیہ کو بیدخل کیا فاضل رامہا صاحب جج ضلع نے مقدمہ کو بربنائے میعاد سماعت بلا تحقیق کرنے ادن واقعات کے طے کیا ہے جو واسطے فیصلہ اوس امر میعاد سماعت کے ضروری تہے جو حسب مد ۱۱۹ پیش کیا گیا۔ یہ امر صحیح طور پر پیدا نہیں ہو سکتا اگر مدعیہ ایک کافی بیان ثابت کر سکے جس سے مدعاعلیہا پر حسب دفعہ ۱۱۰ ایکٹ شہادت کے یہ ثابت کرنے کا بار عاید ہو کہ تبنیت اگر کوئی ہوئی تو ناجائز تہی۔

ان وجوہ سے میں اوس ڈگری کو جسکی نالش اپیل کیا گیا فسخ کرتا ہوں اور مقدمہ کو واسطے فیصلہ جدید کے جیسا کہ بیٹی صاحب جسٹس نے تجویز کیا ہے واپس بہیجتا ہوں۔

ڈگری فسخ کی گئی مقدمہ واپس بہیجا گیا۔

صیغہ اپیل دیوانی

سنہ ۱۹۰۲ء
۲۲ جولائی
صفحہ کتاب انگریزی ۳۰۱

باجلاس بیٹی صاحب جسٹس و آسٹن صاحب جسٹس

مہادیو وامن شا [illegible] مدعی اپیلانٹ بنام بائی جمنا بائی [illegible]

اپیل دوم نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۹۰۱ء

سنہ ۱۹۰۲ء

مہادیو بنام باپی

ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۷ - وضمیمہ ۱ مد ۱۱ - نابالغ - قایم مقام منتقل الیہ منجانب نابالغ - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۳۵ - حکم نالش منسوخی حکم - میعاد سماعت -

بصیغہ اجراء ڈگری ایک شخص مسمی رودرجی نے اراضیات متنازعہ ستمبر ۱۸۸۴ء مین خریدکین رودرجی بعدازان فوت ہوا اور اراضیات مذکور کا قبضہ بذریعہ عدالت رودرجی کے ورثار کو دسمبر ۱۸۸۴ء مین حوالہ کیا گیا مدعاعلیہ نے عدالت مین حسب دفعہ ۳۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) درخواست گذرانی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۳ - فروری ۱۸۸۵ء کو عدالت نے یہ حکم دیا کہ اراضیات مذکور او سکو دیجائین ۱۴ - اپریل ۱۸۹۲ء کو ورثاے رودرجی نے جو ہنوز تاریخ ارجاع نالش ہذا تک نابالغ تہے اپنے حقوق بنام مدعی منتقل کئے ۱۲ - جنوری ۱۸۹۹ء کو مدعی نے نالش ہذا واسطے دلاپانے قبضہ جائداد مذکور کے دائر کی -

تجویز ہوئی کہ مدعی کا دعوی اندروے مد ۱۱ ضمیمہ ۱ - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) اس سبب سے ممنوع السماعت ہے کہ کوئی نالش واسطے منسوخی اوس حکم کے جو بموجب دفعہ ۳۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) صادر ہوا تہا اندر ایک سال کے تاریخ خود حکم مذکور یا تاریخ انتقال بوسومہ مدعی سے دائر نہین کی گئی تہی -

احکام دفعہ ۷ - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) صرف نابالغ سے اور بعد اوسکی وفات کے اوسکے قایم مقامان سے متعلق ہین لیکن نہ منتقل الیہ نابالغ سے -

مقدمات رودرکانت بنام نوبوکشور (۱) وہرکہ چند بنام دیوناتہ سہاے (۲) کی تقلید کی گئی -

اپیل دوم بنارا ضی فیصلہ مسٹر الف کے پایڈ صاحب اسسٹنٹ جج رتناگری مشعر بحالی ڈگری مصدرہ راؤ صاحب کے این بہیدے جنٹ جج ماتحت مالوین -

نالش واسطے دلاپانے اراضی کے - اراضی متنازعہ پر مدعی کا باپ بطور مالک کے متصرف تہا ۲۴ - اگست ۱۸۸۴ء کو وہ بعلت اجراء ڈگری موسومہ نامبردہ کے نیلام ہوئی اور مسمی رودرجی نے خرید کی نیلام مذکور ۲۴ - ستمبر ۱۸۸۴ء کو باضابطہ منظور ہوا -

رودرجی تہوڑے عرصہ بعد فوت ہوا لیکن اوسکے پسران نابالغ نے جنکی طرف سے اوسکی بیوہ سرپرستی عمل کرتی تہی یکم دسمبر ۱۸۸۴ء کو قبضہ حاصل کیا -

۶ - دسمبر ۱۸۸۴ء کو مدعاعلیہ نے دعوی کیا کہ وہ مستحق اراضی کا ہے اور حسب دفعہ ۳۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) درخواست واسطے قبضہ کے گذرانی اور بذریعہ ایک ۷۳۱

(۱) ۱۱ (۱۸۸۸ء) کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۳ - (۲) (۱۸۹۹ء) کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۹ -

سنہ ۱۹۰۶ء

مہادیو بنام بابی

حکم کے جو حسب دفعہ مذکور ۳۴۳ - فروری سنہ ۱۸۸۹ء کو صادر کیا گیا ہدایت کی گئی کہ اراضی کا قبضہ واپس دیا جائے تاریخ حکم مذکور کو پسران رگھو درجی مشتری ہنوز نابالغ تھے -

۱۱ - اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کو سرستی نے حق و حقوق و مرافق واقع اراضی مذکور مدعی کے ہاتھ فروخت کئے ۲۴ - جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو مدعی نے نالش حال واسطے دلا پانے اراضی کے بنام مدعا علیہ دائر کی - عدالت ہائے ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مد ۱۱ ضمیمہ ۱ - ایکٹ میعاد سماعت (۵ سنہ ۱۸۷۱ء) متعلق ہے اور بموجب مد مذکور چونکہ کوئی نالش اندر ایک سال کے اوس حکم سے جو ۳ - فروری سنہ ۱۸۸۹ء کو حسب دفعہ ۳۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) صادر ہوا دائر نہیں کی گئی لہذا نالش حال مین تمادی عارض ہے پس عدالت ہائے موصوف نے نالش کو ڈسمس کیا -

مدعی نے اپیل دوم دائر کیا -

ایس ایس بنگر بجانب اپیلانٹ (مدعی) - مد ۱۱ ضمیمہ ۱ - ایکٹ میعاد سماعت (۵ سنہ ۱۸۷۱ء) مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے وہ صرف اون اشخاص سے متعلق ہے جنکے نام حکم حسب دفعہ ۳۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) صادر ہوا ہے حکم مذکور بمقابلہ مدعی صادر نہین ہوا تھا لفظ "شخص" موقوعہ مد مذکور مین منتقل الیہ داخل نہین ہے مدعی منتقل الیہ حقوق نابالغان کا ہے فریقان حکم ۳ - فروری سنہ ۱۸۸۹ء بمقابلہ انتقال کنندگان اوس تاریخ کو قطعی نہین ہوا تھا جس تاریخ کو نالش ہذا دائر کی گئی تھی اوسوقت تک وہ نابالغان تھے اور بموجب دفعہ ۷ - ایکٹ میعاد سماعت (۵ سنہ ۱۸۷۱ء) اونکا حق منسوخ کرانے حکم مذکور کا ہنوز قایم تھا چونکہ یہ صورت تھی لہذا نالش مدعی اندر میعاد ہے ہم یہ حجت کرتے ہین کہ مد ۱۴۳ یا ۱۴۴ متعلق ہے اور اس نالش مین تمادی عارض نہین ہے -

آر آر دیسائی منجانب رسپانڈنٹ (مدعا علیہ) - استحقاق نابالغان بموجب دفعہ ۷ - ایکٹ میعاد سماعت (۵ سنہ ۱۸۷۱ء) متعلق بذات ہے اور اونکے منتقل الیہم کو نہین پہونچتا ہے مقدمات محمد ارشد بنام یعقوب علی (۱) وزرو درکانت بنام نوبو کشور (۲) و ہر کھہ چند بنام دیو ناتھ سہاے (۳) ملاحظہ طلب - منتقل الیہ جیسا کہ ولسن صاحب جسٹس نے بمقدمہ رودرکانت (۲) تحریر فرمایا انتقال زمانہ نابالغی انتقال کنندگان لے سکتا تھا جسکی تکمیل بذریعہ قبضہ بعد بالغ ہونے کے ہو سکتی تھی لہذا نالش مین تمادی عارض ہے -

۷۳۲

(۱) (سنہ ۱۸۷۱ء) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۳ - (۲) (سنہ ۱۸۸۳ء) کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۲۳

(۳) (سنہ ۱۸۹۹ء) کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۰۴ بصفحہ ۹۱۲

۱۹۰۲ء

مہادیو بنام بابجی

ایس ایس ٹیگر نے جواب دیا۔ مقدمات جنکا حوالہ فریق ثانی نے دیا بموجب دفعہ ۱ ضمیمہ ۱۔ ایکٹ میعاد سماعت کے نہین ہین بمقدمہ رودر کانت (۱) مسٹر صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ تاریخ نیلام وہ صحیح وقت نہین ہے جس سے میعاد شروع ہونی چاہئے۔ اس بنا پر کہ قابلیت مشتری کی واسطے دائر کرنے نالش کے ویسی ہی نہین ہے جیسے زائل ہونا قابلیت نابالغ انتقال کنندہ کا۔ جب مدعی نے خریداری کی اوسنے حق زائل شدہ نہین خریدا اور اگر اوسکے انتقال کنندہ کی نالش بین المیعاد ہوتی تو مدعی کی نالش بھی بین المیعاد ہونی چاہئے۔

بیٹی صاحب جسٹس۔ اس مقدمہ مین مدعی نے جو اب اپیلانٹ ہے نالش واسطے دلا پانے قبضہ بعض اراضی کے دائر کی جسکا دعوی معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر اوسکے باپ نے کیا تھا لیکن جو ایک نالش نمبر ۴۶ ۔ ۱۸۷۳ء مرجوعہ مدعا علیہ موسوم پدر مدعی مین مدعا علیہ کیطرف سے دائر کی گئی تھی مدعی نے بیان کیا کہ بذریعہ ایک اقرار نامہ بیعہ کے جو مدعا علیہ کے ساتھ ہوا اراضی متنازعہ مدعا علیہ نے پدر مدعی کو دیدی تھی اور شخص آخر الذکر اوسپر بطور مالک متصرف رہا اور اوسکے بعد وہ بعلت اجرائے ڈگری بنام پدر مدعی کے ستمبر ۱۸۷۳ء مین قرق و نیلام ہوئی اور ایک شخص مسمی ... نے خریدی جب اراضی پر بذریعہ عدالت کے رودر جی کے مختار کو دسمبر ۱۸۷۸ء مین قبضہ دلا یا گیا مدعا علیہ حال نے عدالت مین ایک درخواست گذرانی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۳۔ فروری ۱۸۷۹ء کو عدالت نے حسب دفعہ ۳۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم دیا کہ اراضی مذکور مدعا علیہ کے قبضہ مین واپس دیجاے۔ مدعا علیہ رودر جی پر اس حکم کا اثر پہونچا نابالغ تھے اور مفہوم ہوتا ہے کہ اب بھی نابالغ ہین مسلمہ اونہون نے کوئی نالش واسطے اثبات اپنے حق نسبت جائداد مذکور کے دائر نہین کی ۱۲۔ اپریل ۱۸۷۹ء کو اونہون نے اپنے حقوق واقع معاملہ مذکور بحق مدعی منتقل کیے جو اوسوقت مین بالغ تھا۔ نسبت واقعات مذکورہ عدالت ہاے ماتحت نے یہ تجویز کیا ہے کہ چونکہ کوئی نالش واسطے منسوخی اوس حکم کے جو حسب دفعہ ۳۳۲ صادر کیا گیا ایک سال کے اندر تاریخ خود حکم مذکور یا تاریخ انتقال ۴۳۳ موسومہ مدعی سے دائر نہین کی گئی لہذا دعوی مین اب از روے دفعہ ۱۱ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء مجریہ ہندوستان عارض ہے عدالت ماتحت اپیل نے بطور نظیر مقدمہ محمد ارشد چودہری بنام یعقوب علی (۲)، کا حوالہ دیا ہے یہ فیصلہ اس مضمون کا ہے کہ از روے دفعہ ۷۔ ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء خود نابالغ اور اوسکے ... بمقامان کے لیے بعد اوسکی ہوشیاری کے استحقاق ...

(۱) (۱۸۸۳ء) کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۶۳۔ (۲) (۱۸۸۸ء) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۵۔

۱۹۰۱ء
مہادیو
بنام
بابی

کیے جانے میعاد کا تابع بعض شرائط کے اوس تاریخ سے جب ناقابلیت ختم ہو یا وفات نابالغ سے قبل اسکے کہ وہ بالغ ہو محدود کیا گیا ہے اوس مقدمہ مین صرف یہی نہین بتلایا گیا ہے کہ کوئی الفاظ دفعہ ۷ ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء مین ایسے نہین ہین جنکی رو سے کسی اور شخص کو خواہ وہ کسی طرح نابالغ سے تعلق رکھتا ہو کوئی نور میعاد واسطے دائر کرنے نالش کے سوائے اوس میعاد کے دیجاوے جو معمولی اشخاص کے لئے مقرر کی گئی ہے بلکہ یہ بھی کہ بذریعہ ایک عظیم اضافہ کے عبارت ایکٹ ماسبق (دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء) مین استحقاق مذکورہ بجانا نالشات بجانب نابالغ کے قائم مقام حقوق پر محدود کیا گیا ہے اگر بعد اوسکی وفات کے دائر کیجاوین بجائے اسکے کہ مثل سابق اوسکے قائم مقامان سے متعلق کیا جاوے۔ بعد فیصلہ مذکور کے واضعان قانون نے ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء کو منسوخ کیا اور ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء منضبط کیا ہے اور اوسکی دفعہ ۷ مین ہمارے نزدیک مصلحتاً اون الفاظ کو قائم رکھا جنکی تفسیر عدالتہائے مین تاثیر محدود شدہ بالا رکھی گئی ہے اور بوجہ اوسکے وہی تعبیر وغیرہ ایکٹ میعاد سماعت نافذہ حال کی بذریعہ تفسیر اجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ بمقدمہ دورکانت بنام نوبو کشور (۱) کی گئی ہے اور اصول مذکور بمقدمہ سرکہ چند بنام وبوناتھ سہائے (۱) مکرر بیان کیا گیا ہے جسمین یہ تحریر کیا گیا ہے کہ منتقل الیہ کسی ایسے شخص کا جسکو وہ استثنا حاصل ہے جو نابالغان کو عطا کیا گیا ہے وہی استثنا حاصل نہین کرتا ہے لفظ ائر مذکور کا حوالہ مقدمہ سبرامانیا بنام سیوسبرامانیا (۳) مین اس شرح کے ساتھ دیا گیا ہے کہ اونمین یہ ترجیح بے عنوانی ہے کہ نابالغ اپنے حق واقع جائداد کو منتقل نہین کر سکتا گو بتاریخ انتقال وہ حق جہانتک کہ اوسکو تعلق ہے قائم و موجود تھا مگر اس ہونگا فی آخرالذکر سے یہ خیال ظاہر ہوتا ہے کہ جس قضیے کی نسبت حکم قانون زیر بحث کا اثر جو صلب کرنے کا ہے وہ انتقال بجانب بالغ نہ ایسی جائداد یا حق کا جو غیر متنازعہ اوسکے قبضہ مین ہو بلکہ ان اشیاء متنازعہ نالش کا ہے جنکی بابت ۳۴۴ء

یہ بالکل بعید العقل ہے کہ واضعان قانون رضامند ہونگے کہ کوئی استحقاق خاص عطا کرین۔

جو دقت ایسے مقدمات مین پیدا ہوتی ہے جیسے بمقدمہ دورکانت (۱) بتلائی گئی ہے اوس سے مشتریان بخوبی احتراز کر سکتے ہین اگر معاہدہ خریداری اوسوقت کرین جبکہ شے متنازعہ نالش پر قبضہ ہوجاوے بجائے اسکے کہ انتقال قطعی ایسی جائداد کا حاصل کرین جو قبضہ نابالغ نہین ہے۔ یہ قرین قیاس ہے کہ واضعان قانون اس امر پر رضامند ہون کہ بذریعہ قسمت از ملکی نابالغان سے ایسے دعاوی خرید

(۱) (۱۸۸۳ء) کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۲۳۔ (۲) (۱۸۸۹ء) کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۰۲ بہ تتمہ ۱۱۴۔
(۳) (۱۸۹۴ء) مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۲ بہ صفحہ ۳۴۲۔

۱۹۰۲ء

مہادیو بنام بانی

گئے جائین جنمین انتظار نتیجہ نالش ایسے مقدمات مین ہو جنمین اگر انتقال کنندہ نابالغ ہوتا تو دعاوی مذکور بسبب امتداد زمانہ نابود ہو جاتے یا قریب نابود ہو سکنے کے ہوتے۔ مگر چاہے جو کچہ صورت ہو لیکن کسی نظیر کا حوالہ بتائید کسی اور رائے کے نہین دیا گیا ہے۔

منجانب اپیلانٹ یہ حجت کی گئی ہے کہ مدعا کسی صورت مین اوسکی نالش سے اس طرح پر متعلق نہین ہو سکتی کہ میعاد بجائے تاریخ حکم سے شروع ہونے کے اوس کے انتقال کی تاریخ سے شروع ہو جو تاریخ اقرار نامہ مذکور مین مندرج ہے لیکن اس حجت سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی نے ایک دعوی جسمین تمادی عارض ہو چکی تھی خرید کیا یہ رائے مطابق اوس رائے کے ہے جو اکثر حکام اجلاس کامل نے بمقدمہ رودر کانت ظاہر کی۔

مگر مدعی کے حق کو بموجب زیادہ فیاضانہ اور غالباً زیادہ منصفانہ تعبیر کے جو بمقدمہ رودر کانت (۱) ولسن صاحب جسٹس نے تجویز کی زیادہ سے زیادہ سمجھکر اور میعاد نالش اوس تاریخ سے شمار کر کے بھی جب مدعی نے منظورہ حق نالش خرید کیا اوسکے دعوی مین ازروے مدعا ہر ہی تمادی عارض رہیگی کیونکہ انتقال مذکور اپریل سنہ ۱۸۹۲ء مین ہوا تہا اور عرضیدعوی جنوری سنہ ۱۸۹۹ء تک داخل نہین ہوا تہا اس اعتراض سے بچنے کے لیے یہ حجت کی گئی ہے کہ دفعہ ۲۴۴ متعلق ہے اور مدعی بارہ برس کے اندر اوس تاریخ سے نالش کر سکتا ہے کہ جب اوسکا بائع اول مستحق پانے قبضہ کا ہوا لیکن نسبت اس امر کے کہ آیا مدعی بلا فسخ حکم صادرہ حسب دفعہ ۲۴۴ ڈگری پا سکتا ہے یا نہین کوئی جواب مدعی کے مفید نہین دیا جا سکتا اور تجویز مقدمہ ہری نواس بنام ہنست رام (۲) اور اون مقدمات سے جنکا اوسمین حوالہ دیا گیا ہے ثابت ہوتا ہے کہ جب حق پانے ڈگری کا بطور شرط مقدم کے ابتداءً رفع کئے جانے ایک ایسے امر مانع پر منحصر ہو جسکے چارہ کار مین ازروے حکم ایکٹ میعاد سماعت کے تمادی عارض ہے تو وقت مذکور اس طرح پر کارروائی کرتے سے کہ وہ امر مانع وجود پذیر نہین تہا اور بذریعہ ایک اور مدعا ضمیمہ مذکور کی طرف رجوع کرنے کے جسمین امر مانع کا رفع کرنا داخل نہین ہے رفع نہین ہو سکتی یہ ظاہر ہے کہ اس مقدمہ سے دفعہ ۴۴ متعلق نہین ہو سکتی کیونکہ دفعہ مذکور ایسے مقدمات سے متعلق ہے جنمین ایسا وقت آگیا ہے جب مدعی دعوی کر سکتا ہے کہ اوسکا بائع مستحق پانے قبضہ کا ہو گیا ہے اور دعوی مذکور کا کرنا مدعی کے لیے اوسوقت تک ناممکن ہے کہ حکم حسب دفعہ ۲۴۴ ۳۴۵

(۱) (سنہ ۱۸۸۳ء) کلکتہ جلد ۹ بصفحہ ۶۶۲۔

(۲) (سنہ ۱۸۹۹ء) بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۔

سنہ ۱۹۰۲ع
مہادیو
بنام
بانی

جسمین یہ قرار دیا گیا ہے کہ بایع مستحق قبضہ نہین ہے نافذ رہے۔
ان وجوہ سے ڈگری عدالت ماتحت بحال رکھی جاتی ہے اور اپیل مع خرچہ نامنظور کیا جاتا ہے۔
ڈگری بحال رکھی گئی۔

صیغہ اپیل دیوانی

سنہ ۱۹۰۲ع
۲۲ - جولائی
صفحہ کتاب انگریزی ۷۳۵

باجلاس مسٹر ایل ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس و آسٹن صاحب جسٹس ٭

آپاجی پٹیل (ابتدائً مدعی) اپیلانٹ بنام آپا (ابتدائً مدعا علیہ) رسپانڈنٹ ٭

عملدرآمد - ضابطہ - امر واقعہ جو مدعی نے بیان کیا اور اوس سے مدعا علیہ کے بیان تحریری مین یا بوقت سماعت انکار نہین کیا گیا - قیاس - حکم امتناعی - متواتر خلاف ورزی حق قانونی کی ہرجہ - چارہ کار مناسب - ایکٹ دادرسی خاص (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ع) دفعہ ۵۴۔

ایک نالش مین جسمین یہ استدعا کیگئی تھی کہ حکم امتناعی بنام مدعا علیہ جاری کیا جاوے کہ وہ مدعی کے قبضہ بعض اراضی مین مداخلت نکرے مدعی نے وضیعہ عوی مین بیان کیا کہ مزاحمت منجانب مدعا علیہ کے ہے اوس سے مدعا علیہ نے اپنے بیان تحریری مین انکار نہین کیا نہ بوقت سماعت اوسکو متنازعہ قرار دیا۔

تجویز ہوئی کہ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ مدعا علیہ نے امر مزاحمت سے انکار نہین کیا۔

متواتر خلاف ورزی مشتبہ حق قانونی کا عوض معمولی طور پر نوٹون مین کافی ہو یہ بعید از امکان ہے کہ نہ یہ ہرجہ قابل اطمینان تحقق ہوسکتا ہے۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ جے سی گلاسٹر صاحب قایم مقام جج ضلع بیلگام مشعر منسوخی ڈگری معدلت راؤ صاحب وی وی کلیان پورکر جج ماتحت چکودی۔

۷۳۶ نالش واسطے جاری کیئے جانے حکم امتناعی بنام مدعا علیہ کہ مدعی کے تصرف اراضی مین مزاحم ہو۔ مدعی نے بیان کیا کہ اوسنے اراضی مذکور اوسکے مالک ایک شخص مسمی راگھو سے تخمیناً ۵ برس قبل نالش کے خریدکی اور اوسوقت سے برابر قابض ہے اوسنے یہ شکایت کی کہ مدعا علیہ اوسکے تصرف اراضی مین مخل ہوا اور بنام اوسکے اجراے حکم امتناعی کی استدعا کی۔

مدعا علیہ نے نسبت جواز خریداری اسکے جو راگھو سے مدعی نے کی تھی اعتراض کیا اور اس امر سے انکار کیا کہ مدعی کا قبضہ رہا تھا اوسنے بیان کیا کہ وہ (یعنی مدعا علیہ) قابض رہا ہے۔

٭ اپیل دوم نمبر ۔۔۔ سنہ ۱۹۰۱ع

سنہ ۱۹۰۱ع

آبا بی بنام آپا

جج ماتحت نے تجویز کی کہ مدعی کی خریداری جائز ہے اور مدعی کا قبضہ رہا ہے اور حاکم موصوف نے مدعی کو حکم امتناعی مستدعیہ عطا کیا۔

برطبق اپیل صاحب جج ضلع نے ڈگری کو منسوخ اور نالش کو ڈسمس بدین تجویز کیا کہ مقدمہ قابل اجرائے حکم امتناعی کے نہین ہے اور یہ ثابت نہین ہوا ہے کہ مدعا علیہ نے مدعی کے قبضہ مین مداخلت کی تھی اور اگر اوسنے ایسا کیا تھا تو یہ ثابت نہین کیا گیا ہے کہ معاوضہ زرنقد سے صحیح دادرسی نہین ہوگی۔

مسٹر کشن لال آبدوفتری بجانب اپیلانٹ۔ صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی ہے کہ وہ مزاحمت جسکی شکایت ہے ثابت نہین کی گئی ہے لیکن اس امر سے مدعا علیہ نے اپنے بیان تحریری مین انکار نہین کیا ہے نہ نسبت امر ہذا کے کوئی امر تنقیح طلب بوقت سماعت قرار دیا گیا تھا جو ادسی متضمن جواز کے ہے صاحب جج نے یہ غلطی کی کہ مدعی کو حکم دیا کہ اوس مزاحمت کو ثابت کرے جس سے انکار نہین کیا گیا تھا مقدمہ احمدی بیگم بنام دیبی پرشاد (۱) ملاحظہ طلب۔ مدعا علیہ بیان کرتا ہے کہ وہ قابض ہے لہذا اوسکی مداخلت بیجا جسکی ہم شکایت کرتے ہین ایک مداخلت بیجا بہ حیلۂ استحقاق کے ہے اور ہم مستحق حکم امتناعی کے ہین مقدمہ لونڈ یز بنام ٹیبل (۲) ملاحظہ طلب۔

مسٹر وتارام دی پلگادون کر بجانب ریسپانڈنٹ (مدعا علیہ)۔ یہ مقدمہ قابل اجرائے حکم امتناعی کے نہین ہے دیکھو دفعہ ۵۴ ایکٹ دادرسی خاص (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ع) امور تصفیہ طلب یہ ہین (اول) آیا مدعی کو حق جاید وہ مین ہے یا نہین (دوم) آیا مدعا علیہ نے شی مذکورہ کی نسبت اعتراض کیا یا نہین (سوم) آیا معاوضہ زرنقد دادرسی کافی ہے یا نہین صاحب جج نے ان امور پر غور کیا گو کوئی امر تنقیح طلب اونکی بابت قرار نہین دیا گیا تھا یہ مدعی کے ذمہ تھا کہ اپنے بیان دعوی اجرائے حکم امتناعی کو ثابت کر ہم مقدمات نلتھہ سنگہ بنام چودہاسنگہ (۳) و مو جی بہائی بنام اتوب رام (۴) پر استدلال کرتے ہین ۔۲۳۷

جسٹس صاحب چیف جسٹس۔ یہ مقدمہ ایک ایسی نالش ہے کہ مدعی مستدعی ہے کہ مدعا علیہ کو امتناع کیجاے کہ وہ نا برده کا مزاحم تصرف تع اراضی ہنوز بیان کرتا ہے کہ وہ چندہ برس اور اوس سے زیادہ عرصہ بطور مشتری بجانب راگمو قابض ہے۔

مدعا علیہ بذریعہ اپنے بیان تحریری کے نسبت جواز راگمو سے خریداری کرنے کے عذر کرتا ہے اور مدعی کے تصرف اراضی سے انکار کرکے بیان کرتا ہے کہ وہ میرے قبضہ مین رہی ہے

(۱) (سنہ ۱۸۸۴ع) کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ - (۳) (سنہ ۱۸۸۴ع) الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۰۶ -

(۲) (سنہ ۱۸۶۴ع) ۳ ڈی جی ایس (جانسری) جلد ۳۳ صفحہ ۵۲۴ و ۵۳۴ (۴) (سنہ ۱۸۹۰ع) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد صفحہ ۳۰۰ -

سنہ ۱۹۰۶ع

اپا جی بنام اپا

امور تنقیح طلب جو قرار دیئے گئے حسب ذیل ہین - (اول) کیا راگھو مالک بلا شرکت غیرے اراضی متنازعہ کا تہا (دوم) آیا مدعی اراضی متنازعہ پر قابض ہے (سوم) کیا نالش میعاد کے اندر ہے (چہارم) کیا قبالہ مدعی ایک معاملہ نمائشی ہے (پنجم) کیا مدعی مستحق حکم امتناعی مستدعیہ کا ہے -

فریقین مین سے کسی نے اس سے زیادہ مستدعا نہین کی عدالت اولی نے نسبت چہارم امر تنقیح طلب کے نفی مین تجویز کی اور نسبت باقی کے اثبات مین اور حکم امتناعی مستدعیہ عطا کیا -

بر طبق اپیل مقدمہ کی سماعت صاحب جج ضلع نے کی حاکم موصوف نے یہ تحریر کیا -

اول سوال جو پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ آیا ایک مناسب صورت واسطے عطا کرنے حکم امتناعی کے ثابت کی گئی ہے یا نہین میری امر تجایہ رائے ہے کہ اسکا جواب نفی مین دیا جانا چاہیئے ذرا بھی شہادت بہ ثبوت اس امر کے نہین ہے کہ مدعی کے قبضہ پر مدعا علیہ نے دست اندازی کی نہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ ایسا مقدمہ ہے جسمین اگر دست اندازی ہوتی تو معاوضہ زر نقد سے داد رسی کافی نہ ہوتی -

ہم اول اس تحریر کو طے کرینگے کہ "ذرا بھی شہادت بہ ثبوت اس امر کے نہین ہے کہ مدعی کے قبضہ مین مدعا علیہ نے دست اندازی کی" یہ صحیح ہے کہ صاحب جج ضلع نے اسکو بھی بنا اپنے فیصلہ کی نہین قرار دیا ہے لیکن یہ تبلانا صحیح ہے کہ بیان مزاحمت سے بیان تحریری مین انکار نہین کیا گیا نہ بوقت سماعت کے متنازعہ قرار دیا گیا پس یہ قیاس کرنا مناسب ہے کہ مدعا علیہ نے مزاحمت سے انکار نہین کیا (مقابلہ کرو مقدمہ احمدی بیگم بنام دیبی پرشاد (۱)) اور یہ امر کہ یہ صحیح رائے ہے نوعیت بیان تحریری اور اس امر سے زیادہ عیان ہو جاتا ہے کہ ہمارے روبرو وہ سکے وکیل نے کرنے کسی وعدہ خلاف مزاحمت سے احتراز کیا صحیح یہ ہے کہ مدعا علیہ نے یہ حیلہ استحقاق کے جائز سمجھا اگر جج ماتحت فی الواقع یہ تصور کرتے کہ اس امر مین کوئی بات تہی تو وہ فریقین یا وکلا سے تحقیقات کرتے کہ امر واقعہ کیا تہا اور اگر ضرورت ہوتی تو ایک امر تنقیح طلب قرار دیتے اور فریقین کو موقع پیش کرنے شہادت کا دیتے -

۷۳۸ اب ہم اس تجویز پر غور کرتے ہین کہ ایک مناسب وجہ واسطے عطا کرنے حکم امتناعی کے ثابت نہین کی گئی ہے اور بہ تعلق اسکے یہ قیاس کرنا چاہیئے کہ تجاویز جج ماتحت نسبت اول چہار امور تنقیح طلب کے صحیح ہین دفعہ ۵۴ - ایکٹ داد رسی خاص مین یہ حکم ہے کہ جب مدعا علیہ مدعی سے حق یا تصرف جائداد کی نسبت حملہ کرے یا حملہ کرنے کی دہمکی دے تو جائز ہے کہ عدالت

(۱) (سنہ ۱۸۹۲ع) کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۷ -

سنہ ۱۹۰۲ء

اپا جی بنام اپا جی

حکم امتناعی دائمی عطا کرے جب کوئی طریقہ واسطے تحقیق کرنے اوس بات کے کہ فی الواقع ہرجہ کے بموجب
حملہ کے ہوا ہو یا ہونا قرین قیاس ہو یا جس حال میں حملہ کرنا ایسا ہو کہ معاوضہ زر نقد سے
دادرسی صحیح حاصل نہ ہوتی ہو۔ ہمکو واضح ہوتا ہے کہ جس صورت میں کوئی حق قانونی جسکی خلاف ورزی کی
کسی دوسرے شخص نے بحیلہ حق کے کی ہو ثابت ہوجائے تو متواتر عمل میں آنے خلاف ورزی کا
بدل معمولی صورتون میں کافی طور پر ہرجہ سے نہیں ہو سکتا نہ یہ ہرجہ قابل اطمینان متحقق ہو سکتا ہے
مثلاً کس طرح پر ہرجہ ایک کافی دادرسی واسطے ایسے شخص کے ہو سکتی ہے جسنے اپنا حق نسبت قبضہ
اراضی کے ثابت کر دیا ہے اگر اوسکے قبضہ میں کوئی دوسرا شخص متواتر مزاحمت کرے یا کس طرح پر ہرجہ مذکور
متحقق کیا جا سکتا ہے۔ غیر مناسب ہونا ہرجہ کا ایسے مقدمات مین عدالت ہائے انگلستان مین تسلیم
کیا گیا ہے کہ وہان بھی بشرط کافی نہونے چارہ کار ہرجہ کے دادرسی بذریعہ حکم امتناعی کے کیجاتی ہے
چنانچہ بمقدمہ مرونڈلینڈ بنام ٹیل (۱) ایک شخص نے جو ترکہ پر قابض نہین تھا اوسکا دعوی بطور وارث
قانونی کے کیا اور اوسپر دخل کر لیا اور درخت کاٹ ڈالے اور درختون کی جڑین کاٹین اور یہ دھمکی دی
کہ وہ بغرض اثبات اپنے منظہرہ حق بمقابلہ قابض کے پھر وہی عمل کریگا بر طبق اسکے نالش واسطے
حکم امتناعی کے دائر کی گئی کہ مزاحمت ان افعال کی کیجاوے لنڈرسلی صاحب وائیس چانسلر نے
عطا کرنے حکم امتناعی مین یہ فرمایا جس صورت مین شخص قابض مستدعی ہو کہ ایسے شخص کو امتناع کیجاے
جو دعوی بذریعہ حق مخالفانہ کے کرتا ہے تو میلان عدالت اس جانب ہوگا کہ حکم امتناعی عطا کرے
اقل درجہ در حالیکہ جو افعال کئے گئے ہین اونسے جائداد ضایع ہوتی ہو یا قرین قیاس ہو کہ ضایع ہو جائیگی
ہمکو واضح ہوتا ہے کہ اگر مدعی اپنا حق ثابت کرے تو ہر ایک مقدمہ قابل عطاے حکم امتناعی کے ۷۳۹
ہے اگر یہ دادرسی عطا نہ کیجاوے تو اندیشہ ہوئے متعدد کارروائیات قانونی کا یا اوس سے بھی بدتر کا ہے
کہ فریقین قانون خود اپنے ہاتھ مین لے لینگے اور ہماری راے مین عدالتون کو جہانتک ممکن ہو
واسطے عطا کرنے ایسی دادرسیون کے جنسے انسداد خطرہ ان خرابیون کا ہو سکے آمادہ رہنا چاہیے۔
ہم یہ بھی بتلا سکتے ہین کہ اگر ہرجہ چارہ کار مناسب ہوتا تو صاحب جج ضلع پر لازم ہوتا کہ مطابق
نظیر کلیان جی بنام نرسی ترکم (۲) کے تجویز اول چار امور تنقیح طلب کی واسطے غور طے کرنے اس
امر کے کرتے کہ آیا ہرجہ دلانا چاہیے یا نہین۔

(۱) (سنہ ۱۸۶۶ء) لا جرنل چانسری جلد ۳۳ صفحہ ۴۵۷۔

(۲) (سنہ ۱۸۹۵ء) بمبئی جلد ۹ صفحہ ۷۶۴

سنہ ۱۹۰۲ء
آپاجی بنام آپا

ڈگری منسوخ ہونی چاہیئے اور مقدمہ واسطے تجویز جدید کے بربنائے روئیداد واپس ہونا چاہیئے خرچہ مطابق نتیجہ کے عاید ہوگا۔

ڈگری منسوخ ہوئی مقدمہ واپس بھیجا گیا۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کروصاحب جسٹس و بیٹی صاحب جسٹس

سنہ ۱۹۰۲ء ۲۳ - جولائی
صفحہ کتاب انگریزی ۳۹

کاشی ناتھ کیدار جی و یک کس دیگر (ابتدائً مدعیان) اپیلانٹان بنام
گنیش ہری نارکر وغیرہ (ابتدائً مدعاعلیہم) رسپانڈنٹان

شراکت - دو کوٹھیات - شرکاء مشترک - قرضہ جات دینا ایک کوٹھی کا دوسری کو - نالش واسطے دلاپانے قرضہ جات مذکورہ کے - حساب شراکت کا ضروری ہونا - عملہ رآمد - ضابطہ -

مدعیان مذکور مالکان و تنہا شرکار کوٹھی آپاجی کاشی ناتھ کے تھے نامبردگان شرکار کوٹھی مدعاعلیہ گنیش ہری نارکر کے بھی تھے جنمیں علاوہ خود اونکے تین اور شرکار بھی تھے مابین سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۸۹۶ء کے کوٹھی آپاجی کاشی ناتھ نے کوٹھی گنیش ہری نارکر کو روپیہ قرض دیا اور اس کوٹھی آخرالذکر نے سنہ ۱۸۹۶ء مین کاروبار بالکل بند کیا گو شراکت مذکور باضابطہ فسخ نہین کی گئی تھی - سنہ ۱۸۹۹ء مین مدعیان نے نالش ہذا بنام کوٹھی گنیش ہری نارکر واسطے دلاپانے زر قرضہ کے دائر کی چونکہ کوٹھی مذکور کے شریک تھے لہذا مدعیان کے نام بھی بطور مدعاعلیہما (نمبر ۳ و ۴) کے نالش مذکور مین درج ہوئے اصل غرض نالش مذکور کی یہ تھی کہ دیگر شرکاء (مدعاعلیہم ۱، ۲ و ۵) سے اونکا حصہ اوس رقم کا جو بیان کی گئی کہ کوٹھی مذکور سے مدعیان کو واجب الوصول ہے وصول کیا جاوے -

تجویز ہوئی کہ نالش جس طرح پر ترتیب دی گئی ہے قابل پذیرائی نہین ہے زر متدعویہ صرف ایک رقم حساب شراکتی مابین مدعیان و مدعاعلیہم کے ہے بلا لینے ایک عام حساب شراکت کے یہ کہنا ناممکن ہے کہ آیا مدعاعلیہم سے مدعیان کو کچھ واجب الوصول ہے یا نہین -

مقدمہ رستم جی بنام پرشوتم داس (۱) کی تقلید کی گئی -

اپیل بنا راضی فیصلہ راؤ بہادر اے جی بہاوے جج ماتحت درجہ اول شعلاپور -

اپیل نمبر ۱۰ است سنہ ۱۹۰۰ء

(۱) (سنہ ۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۰۶ -

سنہ ۱۹۰۶ع

کاشی ناتھ کیداری بنام گنیش

مدعیان کی کوٹھی آباجی کاشی ناتھ مین دو شریک تھے یعنی (اول) کاشی ناتھ کیداری اور (دوم) بابو نانا۔

مدعا علیہم کی کوٹھی مین جو گنیش ہری تار کر کے نام سے کاروبار کرتی تھی پانچ شرکار تھے (اول) گنیش ہری (دوم) ایک ناتھ بابو (سوم) کاشی ناتھ کیداری (چہارم) بابو نانا (پنجم) ہری کشن اس طرح پر دونون شرکار مدعیان کی کوٹھی کے شرکار مدعا علیہم کی کوٹھی کے (مدعا علیہما ۳ و ۴) بہی تھے۔

مدعیان کی کوٹھی نے مدعا علیہم کی کوٹھی کو مابین سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۸۹۶ء کے روپیہ قرض دیا اور دو اقرار نامجات بقایاے واجب الادا کے پائے تھے جو منجانب مدعا علیہم کی کوٹھی کے مدعا علیہم نے تحریر کیے تھے اور مورخہ یکم جولائی سنہ ۱۸۹۴ء و ۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء تھے مدعا علیہم کی شراکت باضابطہ طور پر فسخ نہین ہوئی تہی لیکن سنہ ۱۸۹۷ء مین تمام کاروبار بند ہوگیا تھا۔

یہ نالش مدعیان نے سنہ ۱۸۹۹ء مین بنام مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ و ۵ واسطے دلاپانے مبلغ للعہ کے دائر کی جو اونکا حصہ اوس رقم کا تہا جو کوٹھی مدعا علیہم سے واجب الوصول تہی مدعیان جو حسب مندرجہ بالا شرکار کوٹھی مدعا علیہم کے بہی تھے نالش مذکور مین مدعا علیہم برائے نام بنائے گئے تھے (مدعا علیہما نمبر ۳ و ۴)۔

مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ نے یہ حجت کی کہ چونکہ مدعیان اونکے شرکار تھے لہذا وہ کوئی رقم نامبردگان سے وصول نہین کر سکتے تاوقتیکہ کوٹھی کے جملہ حسابات شراکت تصفیہ نہ پائین اور طے نہون۔

جج ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مدعیان دعوی بطور داینان مدعا علیہم کے نہین کر سکتے تاوقتیکہ یہ ثابت نہ کیا جائے کہ وہ فی الواقع داینان مدعا علیہم کے تھے جو اونکے شرکار بہی ہین اور بغرض متحقق کیے جانے امر ہذا کے یہ ضروری ہے کہ حسابات شراکت مدعا علیہم کی کوٹھی کے جسمین جملہ فریقین شرکار ہین بدینوجہ منفصل اور طے ہونے چاہئین قبل اسکے کہ نالش ہذا فیصل کیجائے اپنی تجویز مین موصوف الیہ نے یہ تحریر کیا۔ ۷ ۱۴۱

اب اسکے بعد مین امر تنقیح طلب سوم پر غور کرونگا جسمین یہ سوال پیش کیا گیا ہے کہ آیا مدعیان کہ جو کوٹھی مدعا علیہم مین بہی شرکار ہین یہ نالش بطور داینان کوٹھی مذکور کے بابت قرضجات کے جو اونکو دیے گئے بلا اول طے کرنے حسابات شراکت کے کر سکتے ہین یا نہین مین سوال مذکور کا جواب بسند مقدمہ رستم جی بنام پرشوتم داس (لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۰۶) نفی مین دیتا ہون جسمین یہ تجویز کی گئی ہے کہ یہ جائز نہین ہے کہ ایک حصہ دار اپنے حصہ داران شریک پر نالش بابت اوس روپیہ کے کرے جو اوس نے کسی کارخانہ شراکتی کو قرض دیا ہو جسکے وہ سب شرکار ہون کیونکہ جو قرضجات دیے گئے صرف ایک رقم حسابات شراکت مین

سنہ ۱۹۰۱ء
کاشی ناتھ کیدار
بنام
گنیش

ہو سکتے ہین اگر یہ صورت نہ ہوتی تو ایک دائن جو شریک بھی ہے ایجاز یا فتی شراکت مذکورسے بلا دینے اپنے حصہ اوسکے دیگر ذمہ داریون بالنقصانات کے جو کاروبار مذکور مین ہوے ہون وصول کر سکیگا جو قاعدہ از روے فیصلہ مندرجہ بالا کے ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے میرے نزدیک بر ترجیح مقدمہ ہذا کے واقعات سے متعلق ہے۔ مین مدعیان جس طرح کہ مدعی مقدمہ مجوزہ مین تعلق رکھتا تہا مقتضائے نالش مین بطور دائنان و مدیونان کے تعلق رکھتے ہین اس مقدمہ مین مقدمہ رستم جی بنام پرشوتم داس سے صرف یہ فرق ہے کہ مقدمہ آخرالذکر مین صرف ایک مدعی دو مدعیان مین سے جو شرکا رہے ہندو خاندان مشترکہ کے تہے حصہ دار کوٹھی مدعاعلیہم مین تہا اور اس مقدمہ مین دونون مدعیان شرکا کوٹھی مدعاعلیہم کے ہین چیف جسٹس صاحب نے اوس مقدمہ مین یہ تحریر فرمایا کہ اگر پرشوتم داس تنہا دائن ہوتا تو وہ صریحاً روپیہ ایسی نالش مین جو صحیح طور پر تب دی گئی ہو وصول کر سکتا تہا اور اگر قرضہ ثمن وہ اس کے علاوہ روپیہ مین سے دیا گیا ہوتا تو نالش واسطے دلا پانے زر مذکور کے بنان سکتی تہی جو اصول از روے اس فیصلہ کے قرار دیا گیا ہے میری رائے مین مقدمہ ہذا سے متعلق ہے اور مطابق اوسکے یہ تجویز ہونی چاہئے کہ نالش حال نہین ہو سکتی۔

مدعیان نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

مسٹر جی ایس راؤ بجانب اپیلانٹان (مدعیان) - ہم یہ عرض کرتے ہین کہ نالش ہذا قابل پذیرائی ہے گو شرکا رہین ہے دو شخص کو ثبات مدعیان و مدعاعلیہم دونون مین حصہ دار ہین ایسی نالش اوسوقت تک ہو سکتی ہے کہ تمام اشخاص کے نام مسل مین درج ہون مدعیان بحق استقرار کے ہین گو ڈگری مذکور جاری نہین کیجا سکتی تا وقتیکہ دیگر قرضجات شراکت ادا نہ ہو جائین۔

مسٹر ایم بی چوبل بجانب رسپانڈنٹان (مدعاعلیہم) - وہ اصول جسکی بابت دوسری جانب سے بحث کی گئی ہے صرف اون مقدمات سے متعلق ہے جنمین کارخانہ شرکتی روان و جاری ہو وہ ایک مقدمہ مثل مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے جسمین کاروبار شراکت پہلے ہی بند ہو چکا ہے مدعی کے لئے صرف یہ طریقہ ہے کہ نالش واسطے فسخ شراکت اور واسطے لئے جانے عام حسابات کے رجوع کیجاے۔

کروصاحب جسٹس - مدعیان نالش ہذا نے جو حصہ داران کوٹھی مدعاعلیہم کے بھی تہے نالش واسطے دلا پانے ۔۔۔ روپیہ کے بنام مدعاعلیہم نمبر اول و دوم و دیگر دائر کی اور مدعیان کے نام درمیان مدعاعلیہم

۱۴۲ کے بطور مدعاعلیہم نمبر ۳ و ۴ کے درج تہے رقم متدعویہ تین چہارم حصہ مدعاعلیہم نمبر اول کے اوس باقی کا تہا جو بیان کیا گیا کہ کوٹھی سے بابت اون قرضجات کے واجب الادا ہوگا جو کوٹھی کو ماہین ۸ - نومبر سنہ ۱۸۹۱ء اور ۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ء کے دیئے گئے تہے۔ مدعیان نے دو اقرارات باقیات پر جو مدعاعلیہ نمبر ۲ نے یکم جولائی سنہ ۱۸۹۵ء اور ۴ - ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو بجانب کوٹھی تحریر کئے استدلال کیا۔

سنہ ۱۹۰۶ء
کاشی ناتھ آنبیداری
بنام
گنیش

مدعا علیہ اول نے یہ حجت کی کہ میں حصہ دار نہیں ہوں اور باقی متدعویہ کوٹھی سے واجب الادا نہیں ہے اور میں پابند اوس اقرار نامہ کا نہیں ہوں جو مدعا علیہ نمبر ۲ نے تحریر کیا جو بسازش مدعیان کے عمل کرتا تھا اور مدعیان نالش دائر نہیں کر سکتے تا وقتیکہ حسابات شراکت طے نہ ہو جائیں اور دعوی میں تمادی عارض ہے مدعا علیہ دوم نے یہ جواب دیا کہ باقی متدعویہ واجب الوصول نہیں ہے اور وہ ذمہ دار کسی باقی یافتنی مدعیان کا نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ حسابات شراکت فیصل اور طے نہوں۔

جج ماتحت درجہ اول نے یہ تجویز کی کہ مدعا علیہ نمبر ۱ شریک کوٹھی کا ہے لیکن مدعیان مجاز نہیں ہیں کہ نالش ہذا بلا پہلے طے کرنے حسابات شراکت بذریعہ نالش علیحدہ کے یا اور نہج پر دائر کریں۔

جو امر اپیل ہذا میں پیدا ہوتا ہے صرف یہ ہے کہ آیا نالش بربنائے اسوجہ کے قابل پذیرائی ہے یا نہیں مدعیان نے دستاویز شراکت مورخہ ۲۹۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء پر یعنی تین برس بعد ہونے شراکت کے استدلال کیا ایک نالش سابق نمبر ۹۰۹ سنہ ۱۹۰۳ء میں مدعیان نے صرف مدعا علیہ اول پر بربنائے اوسی اقرار نامہ شراکت کے بدیں بیان نالش کی تھی کہ اوسنے ذمہ داری ذاتی بابت ایک قرضہ کے کی تھی جو دوکان ایک شخص مسمی راجہ رام کے نام کرچکا مدعا علیہ اول سے واجب الادا تھا۔ عدالت ہائے ماتحت نے بنا منظوری دعوی یہ تجویز کی کہ تعداد زر قرضہ اقرار نامہ شراکت میں غلطی سے درج کی گئی ہے اور بدینوجہ وہ کالعدم ہے اور مدعا علیہ نے صریحاً یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ وہ اپنے اوپر ذمہ داری قرضہ کی لیگا اور بر طبق اپیل ہائی کورٹ ڈگری عدالت ماتحت بحال رہی۔

بحث روبرو ہمارے یہ ہے کہ آیا بلحاظ حالات مقدمہ ہذا کے مدعیان مجاز ہیں یا نہیں کہ اپنے شریک پر نالش واسطے ادائے اون قرضجات کے کریں جو بیان کئے گئے ہیں کہ کوٹھی مذکور کو مابین سنہ ۱۸۹۶ء ۴۴۳
اور سنہ ۱۸۹۹ء دئے گئے تھے یہ مسلم ہے کہ شراکت باضابطہ فسخ نہیں ہوئی ہے گو تمام لین دین بطور کوٹھی کے سنہ ۱۸۹۹ء میں بند ہو گیا جج ماتحت نے تجویز جنٹلمنس صاحب چیف جسٹس مصدرہ مقدمہ رستم جی بنام پرشوتم داس (۱) پر استدلال کیا ہے۔ جنہوں نے یہ تجویز کی کہ جس صورت میں کوئی شخص دو کوٹھیوں میں حصہ دار ہو تو ایک کوٹھی دوسری کوٹھی پر نالش بابت کسی لین دین مابین کوٹھیات مذکور در حالیکہ شخص مذکور دونوں کوٹھیات میں حصہ دار ہے دائر نہیں کر سکتا اور یہ اصول اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ ایک ہی شخص اگر دو حیثیتیں بھی رکھتا ہو مدعی و نیز مدعا علیہ ایک ہی نالش واحد میں نہیں ہو سکتا مسٹر راو نے یہ دلیل کی ہے کہ جب سے ایکٹ ہائے ججوڈیکیچر اور قواعد سپریم کورٹ صادر ہوئے ہیں

(۱) (سنہ ۱۹۰۱ء) ا۔ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۰۶۔

سنہ ۱۹۰۲ع
کاشی ناتھ کیدار بنام گنیش

اس بارہ مین قاعدہ تبدیل ہوگیا ہے اور ایک حصہ دار کو اختیار ہے کہ اپنے شرکاء پر نالش کرے اور عدالت صیغہ ایکوئٹی سے نالش مجانب ایک شریک بنام دوسرے کے ہمیشہ جائز رکھی ہے نظیر کا حوالہ ہمارے روبرو یہ ثبوت اس امر کے نہین دیا گیا ہے کہ نالش بابت ایسے روپیہ کے ہو سکتی ہے جو اوس کوٹھی کو قرض دیا گیا جسکا ایک شریک خود مدعی تھا کیونکہ جیسا چیف جسٹس صاحب نے مقدمہ محولہ بالا مین تحریر فرمایا ہے قرضہ مذکور صرف ایک رقم حساب شرکت مین تھی نسبت امر ہذا کے لنڈلے صاحب نے بوقت کرنے بحث بابت تبدیلات قانون اور اوس ترقی کے جو کارروائیات قانونی منجانب اور موسومہ شرکا مین بسبب صادر ہونے ایکٹ ہائے جوڈیکیچر کے جلی دصفحہ ۷۴۶ ی یہ تحریر فرمایا ہے "کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ کیون اگر دونون کوٹھیات مین شرکاء شریک ہین تو ایک کوٹھی نالش بنام دوسرے کے شاید اونکے تجارتی نامون سے بلکہ منجانب اون شرکاء ایک کوٹھی کے جو دونون مین شریک نہین ہین بنام شرکاء دوسری کوٹھی کے دائر کرے"

پس یہ بحث پیدا ہوتی ہے کہ آیا بر بناے خیالات عدل کے عدالت ماتحت مجاز تھی یا نہین کہ نالش ہذا پذیرا کرے ہمارے نزدیک نہین تھی یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابین فریقین کے بلا اپنے حساب عام کے انصاف نہین کیا جا سکتا اور بدینوجہ نالش اس شکل مین نہین ہو سکتی تصفیہ حسابات عمل مین نہین آیا ہے مدعاعلیہ اول یہ عذر کرتا ہے کہ اقرارنامہ تحریر کردہ مدعاعلیہ نمبر ۲ کا وہ پابند نہین ہے مدعاعلیہ دوم یہ حجت کرتا ہے کہ کاروبار تجارتی کا نتیجہ منافع ہوا ہے اور مدعیان کو کچھ واجب الوصول نہین ہے اور وہ ذمہ دار کسی باقی واجب الادا کا نہین ہو سکتا تاوقتیکہ حساب کاروبار شراکت کا تصفیہ اور وہ طے نہ ہو جاے از روے عبارت صریح فقرہ ۱۰ اقرارنامہ شراکت کے
۷۴۴ بجز اسکے کہ قرضجات یافتنی کاروبار دکان جو از نام گنیش ہری دا یناون مقامی اور ممالک شمالی کے ساتھ کیا جاتا ہے ادا نہ ہو جاین زر سودی مملوکہ آپاجی کاشی ناتھ مذکورہ فقرہ ۴ نامبردہ وصول نہ لیگا یہ صاف ظاہر ہے کہ بلا سمجھنے حساب کے یہ متحقق کرنا غیر ممکن ہے کہ آیا کوئی دعاوی واجب الادا باقی ہین یا نہین ۔

لہذا ہمارے نزدیک سب جج ماتحت درجہ اول کی یہ راے صحیح ہے کہ نالش بشکل موجودہ قابل پذیرائی نہین ہے ہم اونکی ڈگری کو بحال رکھتے ہین اور اپیل ہذا مع خرچہ ڈسمس کرتے ہین ۔

ڈگری بحال رکھی گئی ۔

صیغہ ابتدائی دیوانی

باجلاس معزز لارڈ جنکنس صاحب چیف جسٹس و چنداورکر صاحب جسٹس

جگموہن داس و جیون داس (ابتداءً مدعا علیہ) اپیلانٹ بنام

نوشیروان جی جہانگیر کھمبٹیا (ابتدا مدعی) رسپانڈنٹ *

۱۹۰۰ء ۲۵- جولائی ۔ صفحہ کتاب انگریزی ۴۴

ہرجہ - طریقہ تشخیص کرنے ہرجہ کا جس صورت میں ثبوت قیمت ارر بازار کا بنوعہ معاہدہ خلاف ورزی معاہدہ

۱۱- اکتوبر ۱۸۹۹ء کو مدعا علیہ نے معاہدہ کیا کہ مدعی کو بمبئی مین انگیز ارٹن پاول ڈفرین کا کوئلہ جنوری سے مئی تک جہاز پر لاد کر دہ سو ٹن ہر مہینے دیا کریگا اول جہاز وسط فروری مین آ جانا ہے تھا مدعا علیہ کوئلہ حوالہ کرنے سے قاصر رہا اور مدعی نے کوئی کوئلہ ابقایا معاہدہ مدعا علیہ کے خرید نہین کیا مدعی نے اب نالش ہرجہ بابت خلاف ورزی معاہدہ کے کی ہے بحث صرف نسبت طریقہ تشخیص ہرجہ کے ہے فی الواقع بمبئی مین کوئلہ اوس قسم کا جسکا معاہدہ کیا گیا تہا اون تاریخون کو جنپر حوالگی دینی چاہیئے تھی نہین تھا اور ریٹ نیز وجہ نرخ بازار ثابت نہین کیا جا سکتا بوقت سماعت مدعی نے ایک نقشہ بہ ثبوت اون شرحوں کے پیش کیا جن شرحوں سے اوسنے اثنائے زمانہ معاہدہ مین بعض معاہدات بابت پاول ڈفرین کوئلہ کے کئے جو اوسنے بمبئی کی کمپنی لمیٹڈ سے کئے تھے ۔

تجویز ہوئی کہ اندر حالات خاص مقدمہ کے اور بصورت نہ ہونے کسی شہادت نسبت نرخ بازار کے اسناد جات مندرجہ نقشہ ہذا صحیح طور پر شہادت مین بغرض قایم کرنے واقعی مالیت کوئلہ کے بتواریخ خلاف ورزی کے پذیرا ہو سکتے ہین اور اس طرح پر اندازہ اوس ہرجہ کا ہو جائیگا جو عائد ہوا ہو ۔

اپیل بناراضی ڈگری مصدورہ کرو صاحب جسٹس ۔ ۴۵

نالش ہرجہ بابت عدم حوالگی کوئلہ کے ۔

۱۱- اکتوبر ۱۸۹۹ء کو مدعا علیہ نے مدعی کے ہاتھ انگیز ارٹن پاول ڈفرین کا کوئلہ جنوری سے مئی تک کا جہاز پر لدا ہوا (دو سو ٹن ماہواری) فروخت کیا ۔ حوالگی کنارہ پر سے خریدار کی گودیون مین بحساب سو ٹن روپیہ بابت ہر دو سو ٹن کے ہوگی معمولی دفتر کے شرائط قرار پائے نقد قبل حوالگی اور قیمت مبلغ لعہ ۵ فی ٹن قرار پائی ۔

* نالش نمبر ۹۹ سنہ ۱۹۰۰ء - اپیل نمبر ۱۱ -

سنہ ۱۹۰۶ء
جگموہن داس
بنام
نوشیروان جی

معاہدہ مین شرط مندرجہ ذیل بہی درج تہی ۔

بصورت ہونے بلوہ یا مزدوران کے کام ترک کر دینے یا کوہر یا طوفان یا اور ایسے حوادثہ کے جو بایع کے اختیار سے باہر ہون اور جنسے مال کے جہاز پر مطابق معاہدہ لادنے مین خلل واقع ہو تو بایعان کو اختیار رہوگا کہ عمدہ معمولی قسم کا مال بمقام ویلش یا ایسٹ کوسٹ کا کویلہ بشرح معمولی فرق بازار کے لادے اگر بایعان اور قسم کا مال لادنے سے احتراز کرین تو جائز ہے کہ خریدار معاہدہ کو منسوخ کرے یا بایعان کو اوسقدر ایام خرید کی مہلت واسطے جہاز پر لادنے مال کے دے جسقدر روز تک مزدوران کام ترک رکہین یا بلوہ رہے یا طوفان وغیرہ رہین اوس صورت مین بایعان کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہین بعوض اوسکے دوسرا جہاز خالی دین ۔

مدعی نے بیان کیا کہ مدعاعلیہ معاہدہ کی تعمیل سے کلیتاً قاصر رہا اور اوسنے مبلغ ... کا دعوی بطور ہرجہ کے کیا ۔

مدعاعلیہ نے (منجملہ دیگر عذرات) یہ عذر کیا کہ اوسکو بوجہ جنگ ٹرنسوال اور دیگر حوادثہ کے جو مدعاعلیہ کے اختیار سے باہر تہے ناممکن تہا کہ وہ کویلہ جسکا معاہدہ کیا گیا تہا دیتا اور اوسنے نسبت تعداد ہرجہ متدعویہ کے اعتراض کیا ۔

مدعی نے اپنی شہادت مین یہ بیان کیا ۔

مین نے ۲۰۶۵ ٹن واسطے ماہ ہاے جنوری لغایت مئی کے فروخت کیے مجہکو تخمیناً ... بابت تصفیہ ان معاہدات کے دینے پڑے مین نے تخمیناً مبلغ ... بمبئی کمپنی کو اور مبلغ ... بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کو اور مبلغ ... کریم بہائی ملز کو اور مبلغ ... ہنوز گریٹ ایسٹرن کمپنی کو دیتے ابہی مجہکو بمبئی کمپنی کو روپیہ دینا ہے منجملہ ... ٹن جنوری کے لدنے ہونے واسطے کمپنی بمبئی کے مین نے ... ٹن پر فیصلہ کیا اور اوسمین ... ٹن جو مین نے انکے معرفت واوپا کے بشرح مبلغ ... خریدے تہے مبلغ ... فی ٹن یعنی مبلغ ... کا نقصان اوٹہا کر مجرا دے بابت باقی ... ٹن کے جو جنوری مین لادے جانے چاہئین تہے مین نے تصفیہ اپریل مین بشرح مبلغ ... یعنی بہ نقصان مبلغ ... فی ٹن یعنی مبلغ ... کے کیا مین نے عذر معافی متعلق جنگ ٹرنسوال کے گریٹ ایسٹرن کمپنی اور کریم بہائی ملز سے کیا وہ متعلق اوسی معاملہ کے تہا جسکی بابت بعد ازان نامبردگان نے نالشات بنام میرے دائر کین قبل ارجاع نالش مذکور کے تصفیہ اس بنا پر ہوا تہا کہ اون مین سے ہر ایک کو روپیہ بابت فرق یعنی کمی کے ادا کیا جاوے اور بر بنا اوس تصفیہ کے نالشات دائر کی گئی تہین معاہدہ ساتہہ گریٹ ایسٹرن کمپنی کے بابت کویلہ محمولہ جہاز نمبر ۲ دسمبر کے تہا ۔

یہ نقشہ تصفیہ تمام معاہدات کویلہ کارڈف کا جنوری لغایت مئی کا تیار کرایا (بطور کاغذ حرف ... کے داخل کیا گیا) یہ بالکل صحیح ہے کہ مجہکو مبلغ ... بمبئی کمپنی کے دینے تہے مین نے مبلغ ... علی الحساب ادا کیے تہین

سنہ ۱۹۰۲ء

جگموہن داس بنام نوشیروان جی

وہ نقشہ (کاغذ حرف (ہ) جسکا حوالہ دیا گیا حسب ذیل ہے -

بمبئی کمپنی لمیٹڈ

ٹن	زمانہ جہاز پر لادنے کا	تاریخ معاہدہ	شرح معاہدہ	شرح تصفیہ یافتہ	فرق فی ٹن	میزان
۷۰۰	جنوری	۷- اگست ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] روپیہ
۳۰۰	جنوری	۲۲- ستمبر ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۰۰	فروری	۷- اگست ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۰۰	۲۰۰ جنوری ۵۰۰ فروری	۲۲- ستمبر ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۰۰	مارچ	۷- اگست ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۰۰	مارچ	۲۲- ستمبر ۱۸۹۹ء				
۵۰۰	اپریل	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۰۰	مئی	ایضاً				[illegible]

حاکم عدالت ماتحت (کرو صاحب جسٹس) نے تجویز بحق مدعی کی اور اوسکو زر ہرجہ متنازعہ یعنی بمبلغ [illegible] روپیہ دلائے -

مدعاعلیہ نے اپیل کیا خاص امر جسپر اپیل مین بحث کی گئی نسبت تعداد اور طریقہ تخمینہ کرنے ہرجہ کے ہے

مسٹر لونڈیز (بمعیت مسٹر داور) منجانب اپیلانٹ (مدعاعلیہ) اونھون نے مقدمات بروُن بنام مگرا (۱) درو پر بنام جانسن (۲)، و فرانس بنام گونڈٹ (۳) کا حوالہ دیا -

مسٹر جارڈین (بمعیت مسٹر ریکس) منجانب رسپانڈنٹ (مدعی) منجانب فریق مخالف -

جنکنس صاحب چیف جسٹس - ۱۲- اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء کو مدعاعلیہ نے مدعی کے ہاتھ ۰۰۰ ٹن یا اوسکے قریب پاول ڈفرین کا کوئلہ شرائط مندرجہ ذیل پر فروخت کیا - جنوری سے مئی تک جو مال جہاز پر لادا جائیگا (دو سو ٹن ماہوار) شرح مبلغ [illegible] روپیہ فی ٹن - حوالگی کنارہ سے خریدار کی کشتیون مین بحساب [illegible] ٹن بابت ہر ۲۰۰ ٹن کے - کوئلہ حوالہ نہین کیا گیا اور مدعی نے نالش ہرجہ دائر کی ہے کرو صاحب جسٹس نے اوسکو مبلغ [illegible] روپیہ دلائے ہین مدعاعلیہ نے اپیل کیا ہے

ہمارے روبرو تین امور پیش کئے گئے ہین اول یہ کہ لحاظ اوس وقت کے جو پاول ڈفرن ۷۴۷

(۱) (سنہ ۱۸۰۷ء) لاء رپورٹ ایکسچیکر جلد ۷ صفحہ ۳۱۹ - (۲) (سنہ ۱۸۶۲ء) لاء رپورٹ کامن بنچ جلد ۸ صفحہ ۱۶۷ -

(۳) (سنہ ۱۸۸۱ء) لاء رپورٹ کوئنس بنچ جلد ۶ صفحہ ۱۹۹ بصفحہ ۲۰۴ -

سنہ ۱۹۰۲ء

جگموہن داس بنام نوشیروان جی

کوئلہ کے ہند مین حاصل کرنے مین بسبب جنگ ٹرنسوال کے تھی مدعا علیہ ازروے شرط اتفاق مندرجہ معاہدہ کے محفوظ تھا ثانیاً حوالگی جہاز کی کشتی برابر لگا کر ایک شرط ضروری نہین ہے اور ثالثاً ذیعلم حاکم نے تخمینہ ہرجہ کا غلط کیا ہے ۔

میری راے مین اول دو امور ازروے واقعات مقدمہ ناقابل پذیرائی ہین اونپر ہمارے روبرو باصرار استدلال نہین کیا گیا اور مین یہ نہین چاہتا کہ اونکی نسبت تجویز مزید کیجاے عذر نسبت ہرجہ کے میرے نزدیک صحیح ہے ۔

واضح ہو کہ اولاً یہ تحریر کیا جانا چاہئے کہ معاہدہ واسطے حوالگی کے ماہواری مال جہاز پر لادنے کے ذریعہ سے تھا اور اس امر کی نسبت تنازع نہین ہے کہ کوئلہ کے یہان آنے مین بعد مال جہاز پر لادنے کے معمولاً قریب چار ہفتہ کے صرف ہوتے ہین لہذا تواریخ حوالگی بموجب معاہدہ کے فروری سے جون تک بشمول ہر دو ماہ مذکور ہونگی عذر بابت التواے وقت حوالگی کا نہین کیا گیا ہے نہ امور تنقیح طلب مین داخل کیا گیا ہے اور گو ممکن ہے کہ ماہواری حوالگی ہاے مندرجہ معاہدہ پر اصرار نہ کیا گیا ہو مگر میرے نزدیک احتراز کرنا ثابت نہین ہوا ہے (مقدمہ یکطرفہ لنشاملٹ ٹن بلیٹ کمپنی (۱)) ملاحظہ طلب لہذا ہمکو لازم ہے کہ ہرجہ بربناے اقساط قرار یافتہ تحقق کرین یعنی ہمکو لازم ہے کہ تشخیص اوس ہرجہ کی کرین جو فی الواقع بابت ہر قصور کے ہوا ۔

جب کوئی عہد شکنی ہو تو جس فریق کا نقصان عہد شکنی مذکور سے ہو وہ مستحق ہے کہ اوس فریق سے جسنے عہد شکنی کی معاوضہ بابت کسی نقصان یا ہرجہ کے پاوے جو اوسکی وجہ سے اوسکو معمولی طریق پر عہد شکنی مذکور سے ہوا ہو یا جو فریقین بوقت کرنے معاہدہ کے جانتے تھے کہ قرین قیاس ہے کہ خلاف ورزی مذکور کا نتیجہ ہوگا معاوضہ مذکور بابت کسی بعید اور بالواسطہ نقصان یا ہرجہ کے جو بوجہ عہد شکنی ہوا ہو نہین دلایا جائیگا ایسے نقصان یا ہرجہ کا تخمینہ کرنے مین جو عہد شکنی سے پیدا ہوا ون ذرایع پر لحاظ کرنا چاہئے جو بغرض رفع کرنے اوس دقت کے موجود تھے جو عدم تعمیل معاہدہ سے ہوئی یہ وہ طریقہ ہے جس طرحپر قاعدہ دفعہ ۷۳ ایکٹ معاہدہ (۹ ۱۸۷۲ء) مین قرار دیا گیا ہے ۔

۲۴۴ فروخت مال مین معمولی اندازہ ہرجہ کا فرق مابین شرح معاہدہ اور نرخ بازار تاریخ مقررہ کے ہے مگر یہ صرف ایک طریقہ اندازہ کرنے اوس ہرجہ کا ہے جو ہوا در صریحاً اوس صورت مین متعلق نہین ہو سکتا جس صورت مین نرخ بازار ثابت نہ کیا گیا ہو اب دیکھنا چاہئے کہ اس مقدمہ مین مسلماً کوئی شہادت

(۱) (۱۸۸۳ء) رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۵ ۔

سنہ ۱۹۰۲ء
جگموہن داس بنام نوشیروان جی

کسی امر کی سوائے بابت ماہ مئی کے ایسی نہین ہے جو نرخ بازار تصور کیجاے اور جب اون معاملات کا لحاظ کیا جاتا ہے جنکی بناپر اوس مہینہ مین نرخ بازار کے ثابت کرنے کی کوشش کیجاتی ہے تو میری راے مین وہ کوشش کلیتًا بیکار رہتی ہے امر واقعہ یہ ہے کہ جہازون پر سے پاول ڈفرن کا کوئلہ اوس عرصہ مین جو معاہدہ مین داخل تھا نہین اوترا تھا اور نرخ بازار فورًا مال مل سکنے کا نہین تھا لہذا ہمکو لازم ہے کہ کوئی اور معیار تلاش کرین۔

جب کوئی ضرورت جیسی ہمکو اس مقدمہ مین ہے پیش آتی ہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ مال مذکور کا قریب ترین بدلہ یا معاوضہ جو اوسکو معقول طور پر ملنا ممکن ہو حاصل کرے اور فروخت کنندہ کے ذمہ فرق یعنی کمی قیمت کو ڈالے لیکن اس مقدمہ مین ایسا نہین کیا گیا ہے پس جو کچھ کہ ہمارے اوپر چھوڑا گیا ہے وہ کلیۃً یہ ہے کہ جہانتک ہم سے ہو سکے مالیت کوئلہ کی اون مختلف اوقات پر تحقیق کرین جنپر عہد شکنی کی گئی اور مدعی کو بطور ہرجہ کے رقم فرق جو مابین قیمت معاہدہ اور مالیت مختلف تواریخ عہد شکنی کے ہو دلاوین اگر ہمارے پاس مواد واسطے اخذ کرنے اوس مالیت کے ہو جو اس تخمینہ کے لئے ضروری ہو تو ہم سوائے اسکے کہ ہرجہ براے نام دلاوین اور کچھ نہین کر سکتے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہمکو لازم ہے کہ اگر ممکن ہو ہرجہ براے نام سے زیادہ دلاوین (مقدمہ الیگزاکیشن جیبسلر شفٹ بنام آرم اسٹرانگ (۱) ملاحظہ طلب لیکن ہمکو ہرجہ براے نام سے خلاصی نظر نہین آتی بجز اسکے کہ ہم مسٹر لونڈ . . کی تجویز منظور کرین اور بطور بنیاد اپنی تجویز کے اون مندرجات کو تصور کرین جنپر مدعی اثناے زمانہ معاہدہ مین تصفیہ لینے معاہدات کا ساتھ اپنے خریداران کے بابت پاول ڈفرن کوئلہ کے کر سکتا ہو واسطے اس تخمینہ کے کاغذ حرف (ہ) مین پایا جاتا ہے وہ ایک نقشہ ہے جو خود مدعی نے تیار کیا ہے اور جس سے وہ نرخ ظاہر ہوتے ہین جن نرخون پر اوسنے تصفیہ بمبئی کمپنی لمٹڈ کے ساتھ کیا مدعی نے نسبت استعمال کرنے اس نقشہ کے بغرض اخذ کرنے مالیت مال کے عذر کیا ہے لیکن اس بنا پر کہ ممکن ہے کہ وہ تصفیہ ساتھ اپنے خریداران کے زیادہ مفید شرائط پر بہ نسبت اونکے کہ حالت بازار کی رو سے جائز ہون نسبت اونکے فیاضانہ خیالات سے کر سکا ہو جو بجانب نامبردہ تھے۔ شہادت مین کسی امر کی بتائید اسکے ہمکو اطلاع نہین دیگئی ہے علاوہ برین دراثناے سماعت ہمنے مدعی کو (جو عدالت مین حاضر تھا) موقع ۷۲۹
ہمسے یہ اطلاع کرنے کا دیا کہ آیا اوسنے تصفیہ کسی معاہدہ پاول ڈفرن کوئلہ کا اوس سے زیادہ شرح سے کیا یا نہین جو کاغذ حرف (ہ) مین درج کی گئی ہے لیکن وہ کوئی ایسا تصفیہ نہین تبلا سکا بلکہ بیان بھی نہین کر سکا کہ کوئی ایسا تصفیہ ہوا تھا۔ اسکے ساتھ ہی اگر ہم عذر مذکور کو نافذ کرین تو اوسکا اثر صرف مضر مدعی ہوگا کیونکہ

(۱) (سنہ ۱۸۶۴ء) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۹ صفحہ ۴۷۳ -

سنہ ۱۹۰۷ء
جگموہن داس بنام نوشیروان جی

کہ ایسی شہادت نہین ہے جسکی بناپر ہم ہرجہ دلاسکین اگرشرح تصفیہ نہایت قابل اطمینان شہادت مالیت نہ ہوتا ہم میرے نزدیک بلحاظ تمثلت اوس مواد کے جو ہمارے روبرو ہے ہم مستحق ہین کہ اوسپر غور کرین۔

جائز ہے کہ وہ قیمت جو بر طبق فروخت مکرر کے حاصل ہو بصورت نہ ہونے نرخ از بازار کے بطور شہادت مالیت واقعی کے پذیرا کیجاوے مجکو بہ سند مقدمہ فرانس بنام گاڈٹ (۱) کے جسکا حوالہ ہمکو اثنائے بحث مین دیا گیا ہے نالش عہد شکنی سے معیار مذکور متعلق کرنے مین تامل کرنا چاہئے کیونکہ وہ مقدمہ بابت تصرف یا ہرجہ کے تہا اور اوس بناپر عدالت نے صحیح طور پر یا غلط طور پر خیال کیا کہ اوس سے خاص خیالات متعلق ہین لیکن تائید مسئلہ مذکور کی تجویز بریٹ صاحب ماسٹر آف دی رولس مصدورہ مقدمہ گرے برٹ بورگنیس بنام میوجنٹ (۲) سے پائی جاتی ہے جسمین حاکم ممدوح نے یہ فرمایا ہے۔ "اگر مال کی خریداری بازار مین نہ ہو تو معاہدہ ذیلی بجانب مدعی گو اوسکی اطلاع مدعا علیہ اصل فروشندہ کو نہ کی گئی ہو شہادت مین بغرض ثابت کرنے اس امر کے پیش لیا جاسکتا ہے کہ اصل مالیت مال مذکور کی کیا تہی اور اس طرحپر مدعی فرق یا کمی مابین قیمت معاہدہ اور اصل مالیت کے وصول کرسکے"

جو تصفیہ کہ مدعی نے بمبئی کمپنی کے ساتھ کیا بلاشک فروخت مکرر نہ تہا لیکن وہ کسیقدر مشابہت خرید مکرر سے رکہتا ہے اور میرے نزدیک بلحاظ خاص حالات مقدمہ ہذا کے صحیح طور پر اس غرض سے کہ ہم واقعی مالیت قایم کرسکین شہادت مین لیا جاسکتا ہے مین یہ نہین کہتا کہ قانوناً اون بندیہ جاتکی اختیار کرنا چاہئے لیکن درصورت نہ ہونے کسی اور مواد کے بندیہ جات مذکور سے اظہار اوس نقصان واقعی کا ہوتا ہے جو مدعی کو عمل کرنے مین بطور ایک معقول شخص کے معمولی طریقہ کاروبار مین درحقیقت بوجہ قصور فروشندہ کے ہوا اور اس طرحپر اندازہ اوس ہرجہ کا ہوتا ہے جو ہواڈ لنگ کالیری کمپنی بنام لیوور (۳) ملاحظہ طلب)۔ خاص حالات مقدمہ سے ٹہیک اندازہ متعلق نہین کیا جاسکتا لیکن بطور اصول معاملہ کاروبار کے اختیار کرتے شروع تصفیہ سے ہم مدعی کو مناسب معاوضہ بابت اوس نقصان کے جو اوسنے اوٹہایا ہے دلاسکتے ہین لہذا مین ڈگری کرو صاحب جسٹس کو اس طرحپر ترمیم کرتا ہون کہ بجائے مبلغ ... کے ایک رقم قایم کرتا ہون جو بربناے مالیت واقعی کے فروری مین مبلغ ... اور دیگر مہینون مین مبلغ ... تہی تشخیص کیجائیگی۔

۷۵۰

(۱) (سنہ ۱۸۷۲ء) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۷ صفحہ ۹۰۱۔ (۲) (سنہ ۱۸۹۱ء) رپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۵۰۵ بصفحات ۹-۵۰۹
(۳) (سنہ ۱۹۰۰ء) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۰ بصفحہ ۴۸۔

سنہ ۱۹۰۲ء

جگموہن داس بنام نوشیروان جی

ہم حکم متعلقہ خرچہ عدالت ماتحت مین دست اندازی نہین کرتے ہین - ہر فریق اپنا اپنا خرچہ اپیل برداشت کرے -

چنداورکر صاحب جسٹس - مجھکو اتفاق ہے -

ڈگری ترمیم کی گئی -

اٹرنیان منجانب اپیلانٹ (مدعا علیہ) مسٹران آر و شبرو ہرمزجی و دین شا

اٹرنیان منجانب رسپانڈنٹ (مدعی) مسٹران کرافرڈ و بروان و کمپنی -

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس سرایل ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس و آسٹن صاحب جسٹس

۱۴ - اگست ۱۹۰۱ء

صیغہ کتاب انگریزی ۷۵۰

تلسی رام وغیرہ (ابتداءً مدعا علیہم) اپیلانٹان بنام مرلیدہر چتربہج مارواڑی (ابتداءً مدعی) رسپانڈنٹ ٭

بایع و مشتری - فروخت جائداد - نہ ہونا استحقاق کا بایع کو نسبت حصہ جائداد مبیعہ کے - نالش منجانب مشتری بابت ہرجہ کے - موجود نہ ہونا بدل کا - وجہ نالش - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ - ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ مدات ۳ ۸ و ۹۷ - معاہدہ بابت تصرف بلاخلش کے -

۲۴ - نومبر ۱۸۸۸ء کو اول و دوم مدعا علیہما نے منجانب اپنے و منجانب مدعا علیہ سوم کے ایک مکان پدر مدعی کے ہاتھ فروخت کیا بیعنامہ مین جسکی رجسٹری باضابطہ ہوئی تھی شرط مندرجہ ذیل تحریر ہے " ہم (بایعان) مکان پر بطور اوسکے مالکان کے متصرف ہین اور اگر کوئی آپکا عذر آمیز تصرف مکان مذکور مین ہوگا تو ہم واہم اوسکو ہر طرح پر دور کر دینگے کہ آپکو کوئی تکلیف نہ ہوگی " ۱۸۹۲ء مین مدعی نے نالش واسطے دلاپانے قبضہ مکان کے دائر کی ہر دو عدالت ہاے ماتحت نے دعوی ڈگری کیا لیکن ۲۶ - اگست ۱۸۹۶ء کو ہائی کورٹ نے اپیل دوم مین ڈگری کو بدین تجویز ترمیم کیا کہ ایک ثلث حصہ ۷۵۱ مکان جو مدعا علیہ سوم کا تھا بذریعہ بیع کے منتقل نہین ہوا اور مدعی کو صرف دو ثلث مکان مذکور کا دلایا گیا بسپر اوسکو قبضہ دیا گیا ۲۴ - اگست ۱۸۹۹ء کو مدعی نے نالش حال بدعوی منجملہ دیگر امور کے بنام مدعا علیہم اول و دوم دلاپانے مبلغ ۷۵۰ روپیہ ہرجہ کے جو اوسکا بسبب محروم رہنے سومی حصہ مکان مذکور سے ہوا تھا دائر کی -

تجویز ہوئی کہ دعوی ہرجہ ایک دعوی دلاپانے روپیہ کا اور ایسے موجودہ بدل کے تھا جو زائل ہوگیا اور وہ داخل مد ۹۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ - ۱۸۷۷ء) کے ہوتا ہے اور نہ مد ۸۳ کے اور

٭ اپیل دوم نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۰۲ء -

سنہ ۱۹۰۲ء

تلسی رام بنام مرلیدھر

اسلیئے اوسمین تمادی عارض ہے اس سبب سے کہ وہ تین برس کے اندر زایل ہونے بدل سے دائر نہین کیا گیا شرط مندرجہ بیعنامہ ایک معاہدہ ابرا نہین ہے وہ زیادہ سے زیادہ ایک معاہدہ بابت استحقاق اور تصرف بلاخلش کے ہے زوال بدل اوسوقت وقوع مین آیا جب مدعی نے کوشش کی کہ قبضہ جایداد حاصل کرے اور مزاحمت کی گئی اور وہ اوسکو حاصل نہ کرسکا۔

مقدمہ باسوکنور بنام دہن سنگہ (۱) ممیز کیا گیا۔

اپیل دوم بنا راضی فیصلہ راو بہادر مسی ڈی گوپی شنکر جج ماتحت درجہ اول مقام ناسک باختیارات اپیل مشعر بحالی ڈگری مصدورہ راو صاحب جی کے گوکہلے جج ماتحت درجہ دوم مقام ہمپل گانو۔

نالش منجانب مشتری بنام بایع بابت ہرجہ۔ بایع نے ایسی جایداد بیع کی تہی جسکے حصہ کی نسبت معلوم ہوا کہ اوسکو استحقاق حاصل نہ تہا۔

۲۲۔ نومبر سنہ ۱۸۹۰ء کو مدعا علیہما اول و دوم نے بجانب اپنے و منجانب مدعا علیہ سوم (اپنے برادر عمزاد) کے مکان متنازعہ مدعی کے بدر حتیر بہج کے ہاتہہ بعوض ... کے بیع کیا اور ایک بیعنامہ تاریخ مذکور کا تحریر کردیا جسکی باضابطہ رجسٹری کرائی گئی مگر اونہون نے قبضہ نہین دیا چنانچہ حتیر بہج نے سنہ ۱۸۹۲ء مین نالش (نمبر ۱۰۱۴ سنہ ۱۸۹۲ء) بنام نامبردگان دائر کی اور ڈگری قبضہ مکان کی حاصل کی جو برطبق اپیل بحال رہی۔ مگر مدعا علیہم نے ہائیکورٹ مین اپیل دوم دائر کیا اور ۲۴۔ اگست سنہ ۱۸۹۶ء کو ہائیکورٹ نے ڈگری مذکور بدین حکم ترمیم کی کہ مدعی صرف دو ثلث حصہ مکان مذکور کا پاوے اور یہ تجویز کی کہ ایک ثلث حصہ مدعا علیہ ۳ کا بذریعہ بیع کے منتقل نہین ہوا تہا۔

مدعی کو اوسکے دو ثلث پر قبضہ دیا گیا لیکن اوسنے بیان کیا کہ بعد ازان اوسکو مدعا علیہم نے بیدخل کردیا چنانچہ ۱۴۔ اگست سنہ ۱۸۹۹ء کو (یعنی تین برس کے اندر ڈگری ہائیکورٹ سے) اوسنے نالش ہذا دائر کی جسمین اوسنے دعوی دلاپانے اوس دو ثلث کا جو اوسکو دلایا گیا تہا اور بمقابلہ اول و دوم مدعا علیہما کے اوسنے دعوی ہرجہ کا بابت اونکے نہ دینے قبضہ باقی ایک ثلث پر جو اونہون نے اوسکے ہاتہہ بذریعہ دستاویز ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۸۹۰ء کے بیع کیا تہا دائر کیا زرہرجہ مبلغ ما ... قایم کیا گیا تہا۔

بیعنامہ سنہ ۱۸۹۰ء مین شرط مندرجہ ذیل درج ہے۔

"ہم (بایعان) مکان مذکور پر بطور اوسکے مالکان کے متصرف ہین اور اگر کوئی آپکا مزاحم بصرف مکان مذکور مین ہوگا تو ہم مزاحمت مذکور کو ہر طرح سے رفع کرینگے کہ آپکو کوئی تکلیف نہ ہوگی"

(۱) (سنہ ۱۸۹۱ء) الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۷۲۔

۷۵۲

سنہ ۱۹۰۲ء

تلسی رام بنام مرلیدھر

مدعا علیہم نے یہ عذر کیا کہ مدعی کو کبھی قبضہ کسی حصہ مکان پر دیا نہیں گیا ہے اور یہ حجت کی کہ نالش حال از روے دفعات ۱۳ و ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) ممنوع السماعت ہے۔

جج ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مدعی کا دعوی نسبت دو ثلث مکان کے از روے دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ممنوع السماعت ہے لیکن حاکم موصوف نے دعوی ہرجہ بمقابلہ مدعا علیہم اوم منظور کیا اور ڈگری بنام نامبردگان بابت مبلغ مالی (؟) ــــ روپیہ کے صادر کی۔

مدعا علیہم نے اپیل کیا لیکن ڈگری عدالت ماتحت بحال رہی۔

بعد ازاں مدعا علیہم نے یہ اپیل دوم ہائی کورٹ مین دائر کیا اور نیز درخواست (نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۲ء) واسطے التواے اجراے ڈگری مصدورہ عدالت ماتحت کے گذرانی۔

شو رام وی بھنڈار کر منجانب اپیلانٹان (مدعا علیہم)۔ مدعی کا دعوی ہرجہ فی الواقع ایک دعوی واسطے دلاپانے اوس روپیہ کے ہے جو اوسنے بابت ایک ثلث مکان کے ادا کیا جسکا قبضہ اوسنے نہین پایا مدعا علیہما اوم کو استحقاق بیع کرنے اوس حصہ مکان کا نہین تہا اور اوسکی بیع شروع ہی سے کالعدم تہی اگر تہی تو مدعی کی وجہ نالش تاریخ دستاویز سنہ ۱۸۸۱ء کو پیدا ہوئی اور اس نالش مین از روے مد ۹۱۔ ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) تمادی عارض ہے اگر بیع قابل فسخ تہی اور کالعدم نہین تہی تو نیا الش واسطے دلاپانے اوس روپیہ کے ہے جو بابت اوس بدل کے ادا کیا گیا جو زائل ہو گیا زوال بدل اوسوقت وقوع مین آیا جب لدعا علیہ نے قبضہ دینے سے انکار کیا اوس صورت مین مقدمہ داخل مد ۹۷۔ ایکٹ میعاد سماعت کے ہوتا ہے اور اوسمین اس سبب سے تمادی عارض ہے کہ وہ ۳ برس سے زیادہ عرصہ بعد انکار کے دائر کیا گیا تہا مقدمہ مہنومان بنام ہنومان (۱) ملاحظہ طلب اگر مد ۱۱۶ ایکٹ میعاد سماعت بہی متعلق ہو تو نالش مین تمادی عارض ہے۔

مسٹر چنتامنی اے ریلے منجانب رسپانڈنٹ (مدعی)۔ نالش مین تمادی عارض نہین ہے وہ ایک شرط ذمہ داری مندرجہ دستاویز پر مبنی ہے اور وجہ نالش فیصلہ ہائی کورٹ مصدورہ سنہ ۱۸۹۶ء تک پیدا نہین ہوئی مد ۱۳۲۔ ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے۔ مدعی نے نالش سنہ ۱۸۹۲ء مین (نمبر ۱۰۱۴ سنہ ۱۸۹۲ء) واسطے دلاپانے قبضہ کل مکان کے جسکے پانے کا وہ اپنے آپکو مستحق باور کرتا تہا دائر کی۔ نالش بین المیعاد تہی (ملاحظہ طلب مد ۱۴۴) اور ہر دو عدالت ہاے ماتحت نے ڈگری بحق اوسکے صادر کی۔ اوقتیکہ ہائی کورٹ نے ڈگری مذکور ۲۶۔ اگست سنہ ۱۸۹۶ء کو ترمیم نہین کی اور مدعی کو جزو مکان سے

۷۵۳

(۱) سنہ ۱۸۹۱ء اپیلیاے ہیتیہ جلد ۱۸۹۱ صفحہ ۱۵۲ و کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۳۔

سنہ ۱۹۰۲ع

تلسی رام
بنام
مرلیدھر

جسکی بابت اوسنے روپیہ ادا کیا تھا محروم نہین کیا اور اسنے دعوی ہرجہ بنام مدعا علیہما اول و دوم دائر نہین کیا۔ نالش جالع واسطے نفاذ دعوی مذکور کے ۴۴۔ اگست سنہ ۱۸۹۹ع کو تین برس کے اندر ڈگری ہائی کورٹ سے دائر کی گئی ہے اور بدینوجہ بین المیعاد ہے۔ مقدمہ بھین بنام چندر سیکھر (۱) ملاحظہ طلب نیز دیکھو دفعہ ۵۵ ایکٹ معاہدہ (۹ سنہ ۱۸۷۲ع) و مقدمہ باسو کنور بنام دھوم سنگھ (۲) بابت ہونیکے مدعی صرف قابل فسخ ہے اور نہ شروع ہی سے کالعدم ہے اور مد ۶۲ ایکٹ میعاد سماعت متعلق نہین ہے مقدمات ہنومان بنام ہنومان (۳) اور دشیر بنام بجے سنگھ (۴) ملاحظہ طلب مقدمہ ہنومان بنام ہنومان بیع کلیتًا ناجائز تصور کی گئی تھی لیکن اس مقدمہ مین صرف جزو ناجائز تصور کی گئی ہے اور یہ ممکن نہ تھا کہ مدعیکو نقص مذکور کا علم ڈگری ہائی کورٹ سے پہلے ہوتا۔

مسٹر بہنڈارکر نے جواب دیا۔ شرط مندرجہ بیعنامہ ایک شرط ذمہ داری کی نہین ہے وہ صرف ایک معاہدہ بابت تصرف بلا خلش کے ہے لہذا مد ۶۲ ایکٹ میعاد سماعت متعلق نہین ہے مقدمہ اردشیر بنام بجے سنگھ (۴) ملاحظہ طلب۔ دفعہ ۶۵ ایکٹ معاہدہ انتقال جائداد سے متعلق نہین ہے۔

جنکنس صاحب چیف جسٹس۔ ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۸۸۶ع کو مدعا علیہما اول و دوم نے بحق جیٹر بھیج پدر مدعی کے ایک بیعنامہ مکان واقع ونچور بعوض مبلغ ۔۔۔ کے لکھدیا دستاویز مذکور کی باضابطہ رجسٹری کرائی گئی لیکن بسبب مزاحمت کے جیٹر بھیج مجبور ہوا کہ نالش نمبر ۱۰۱۴ سنہ ۱۸۹۱ع واسطے دلاپانے قبضہ مکان مذکور کے دائر کرے دو عدالت ہاے ماتحت مین ڈگری بحق مدعی صادر کی گئی ۷۵۴
لیکن ہائی کورٹ مین یہ ڈگری اس بنا پر ترمیم کی گئی کہ مدعا علیہ سوم کا ایک ثلث حصہ مکان مذکور مین تھا جسپر بیعنامہ کا مواخذہ نہین ہے بالآخر مدعی کو قبضہ اوس جزو پر دیا گیا جو اوسکو بابت اوسکے حصہ کے دیا گیا تھا لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ بعد ازان اوس جزو پر قبضہ بیجا کر لیا گیا اور بدینوجہ اوسنے یہ نالش واسطے دلاپانے قبضہ دو ثلث مکان کے دائر کی ہے اور اوسکے ساتھ ہی بمقابلہ مدعا علیہما اول و دوم دعوی مبلغ ۔۔۔ کا بطور ہرجہ بابت اپنے محروم ہونے ایک ثلث حصہ مکان سے کیا ہے۔

ہمکو اب صرف مدعی کے دعوی ہرجہ سے تعلق ہے اور نسبت اوس دعوی کے اوسکا بیان یہ ہے کہ مدعا علیہ نمبر ۳ نے مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ کے بہکانے سے اوسکو مکان کا قبضہ لینے مین مزاحمت کی

(۱) (سنہ ۱۸۸۲ع) کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۱۱۔ (۲) (سنہ ۱۸۸۹ع) الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۔

(۳) (سنہ ۱۸۹۱ع) اپیل ہاے ہند جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۸ و کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۳۔

(۴) (سنہ ۱۹۰۱ع) بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۳۔

سنہ ۱۹۰۶ء

تلسی رام بنام مرلیدہر

اور یہ باعث ارجاع نالش نمبر ۱۰۱۴ سنہ ۱۸۹۶ء کی ہوئی ہر دو عدالت ہائے ماتحت سے نے ہرجہ مندعویہ دلایا ہے اور بنا راضی اسکے مدعا علیہم (منجملہ دیگر عذرات کے) بدین عذر اپیل کرتے ہین کہ عدالتون نے اونکا عذر میعاد سماعت بیجا نامنظور کیا ہے۔

بیعنامہ مین ایک شرط بعبارت ذیل مندرج ہے۔

"ہم مکان پر بطور اوسکے مالکان کے متصرف ہین اور اگر کوئی آپکا بابت تصرف مکان مذکور مین ہوگا تو ہم مزاحمت مذکور کو اس طرح پر دور کر دینگے کہ آپکو کوئی تکلیف نہ ہوگی"۔

منجانب مدعی یہ حجت کی گئی ہے کہ یہ شرط ایک معاہدہ ذمہ داری ہے اور بدینوجہ مقدمہ سے مد ۱۳۲ متعلق ہے لیکن ہماری رائے مین شرط مذکور کی یہ تعبیر نہین ہوسکتی وہ زیادہ سے زیادہ ایک معاہدہ بابت استحقاق اور ایک معاہدہ بابت تصرف بلاخلش کے ہے لیکن معاہدہ بابت استحقاق اس قسم کے بر طبق تحریر کئے جانے اوس اطمینان کے جو اوسمین مندرج ہے فسخ ہوجاتا ہے پس قانون میعاد سماعت فوراً بحق معاہدہ کنندہ شروع ہوجاتا ہے اور یہ صورت ہوتی ہے گو معاہدالیہ کو عہد شکنی کا علم نہو (دیکھو کتاب ڈارٹ صاحب دربارہ بایعان و مشتریان باب ۱۴ دفعہ ۵ - اور مقدمات جنکا حوالہ اوسمین دیا گیا ہے) اور مطابق فیصلہ مقدمہ اردشیر بنام بجے سنگھ (۱) کے جسکے ہم پابند ہین کوئی نالش معاہدہ تصرف بلاخلش پر اس سبب سے مبنی نہین کیجا سکتی کہ مدعی نے کبھی قبضہ نہین پایا۔

اندرین حالات یہ دلیل کی گئی ہے کہ دعویٰ یا تو بابت ایسے روپیہ کے ہے جو ملا اور وصول کیا ہوا یا واسطے دلاپانے روپیہ کے بربنائے بدل موجودہ کے جو زایل ہوگیا اور یہ نہایت مفید مدعی کے یہ ہوگی کہ بیع قابل فسخ ہوسکنے کے اور نہ کالعدم جہانتک رام لال (مدعا علیہ نمبر ۳) کے حصہ کو تعلق ہے تصور کیا جاسے اور اس طرح پر مقدمہ ایسا تصور کیا جاسکے وہ واسطے دلاپانے روپیہ کے بربنائے ایسے موجودہ بدل کے ہے جو زایل ہوگیا ایسے مقدمہ سے واسطے اغراض میعاد سماعت کے مد ۹۷ مندرجہ ضمیمہ ۲- ایکٹ میعاد سماعت اس سبب سے متعلق ہے کہ ہمکو یہ تجویز کرنی ہے کہ بدل کب زایل ہوا- مسٹر ریلے کی محنت سے اونکو فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ باسو کنور بنام دہوم سنگھ (۲) ملا ہے اور وہ مقدمہ مذکور کو بطور نظیر اس مسئلہ کے پیش کرتے ہین کہ میعاد شروع نہین ہوئی جبتک ڈگری ہائی کورٹ نالش سابق مین صادر نہین ہوئی جو اندر مقررہ میعاد تین برس کے آغاز نالش ہذا سے صادر ہوئی تھی

(۱) (سنہ ۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۳

(۲) (سنہ ۱۸۸۸ء) الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۷

سنہ ۱۹۰۲ء

تلسی رام بنام مرلیدہر

ممکن ہے کہ تجاویز حکام عالیمقام مین ایسی عبارات ہون جو مفید بحیثیت مدعی کے ہون لیکن حالات مقدمہ مذکور مین ایسا فرق عظیم اون حالات سے ہے جنسے اب ہمکو تعلق ہے کہ عبارات مذکور ہمارے لئے ہدایت نہین ہین ہم یہ زیادہ بہروسہ کے ساتہہ بوجہ فیصلہ حکام عالیمقام بمقدمہ مابعد ہنومان بکمت بنام ہنومان منڈر (۱) کے کہتے ہین جو فی الواقع ناقابل امتیاز کے مقدمہ حال سے ہے اوس مقدمہ مین نالش قبضہ اس بناپر ساقط ہوئی کہ چونکہ بایع ایک شریک خاندان مشترک کا تہا لہذا اوسکی دستاویز انتقال کی یہ تاثیر نہ تہی کہ استحقاق نسبت جائداد خاندان کے ایسا پیدا کرے جس سے دیگر شرکا منسوخی معاملہ نہ کراسکین بر طبق اسکے مشتری نے نالش دلاپانے اپنے زر ثمن اور سود کی دائر کی لیکن وہ اپنی کوشش مین اس سبب سے ناکامیاب رہا کہ اوسکی نالش بعد از وقت تہی اوس مقدمہ مین حکام عالیمقام نے نالش مذکور کو ایسا تصور کیا کہ وہ بر بنائے بدل موجودہ دائر کی گئی کہ جو ساقط ہوگیا اور حکام ممدوح نے یہ تجویز کی کہ میعاد اوسوقت سے شروع ہوئی کہ جب مدعی نے کوشش حاصل کرنے قبضہ جائداد کی کی اور مزاحمت کئے جانے پر اوسکو معلوم ہوا کہ وہ قبضہ حاصل نہین کرسکتا ہے،، واسطے سمجہنے وقعت کامل تجویز ہذا کے یہ تحریر کیا جانا چاہئے کہ نالش سابق قبضہ مین عدالت مرافعہ اولی نے فیصلہ بحق مدعی کیا تہا اور ڈگری عدالت ضلع تک جو ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء کو صادر ہوئی مدعی کا دعوی قبضہ نامنظور نہین ہوا تہا نالش ہر چہ تین برس کے اندر اس تاریخ سے شروع کی گئی تہی اور اس امر پر اثنائے بحث مین اصرار کیا گیا تہا مگر اوسکا جواب یہ دیا گیا تہا " کیا آپکی وجہ نالش اوسوقت مکمل نہین ۷۵۶
ہوگئی تہی کہ جب آپ حاصل کرتے قبضہ مین کامیاب نہین ہوتے" اور سوال مذکور کا جو اس طرح پر احد الحکام نے کیا یہ جواب تجویز مین دیا گیا ہے "بدل فوراً زائل نہین ہوا بلکہ صرف اوسوقت سے جب اپیلانٹ نے کوشش حاصل کرنے قبضہ جایداد کی کی اور نسبت مزاحمت کے قبضہ حاصل نہین کرسکا" پس بہر حال زوال بدل وقوع مین آیا اور اوسکو یہ حق حاصل ہوتا کہ اوسوقت نالش واپس دلاپانے اپنے زر ثمن کی بر طبق زوال بدل کے کرتا" یہ صحیح ہے کہ فیصلہ سابق حکام عالیمقام مصدرہ مقدمہ باسو کنور (۲) کا حوالہ نہین دیا گیا تہا لیکن یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اسکا سبب یہ تہا کہ فیصلہ مذکور متعلق نہین تصور کیا گیا تہا اور نہ یہ کہ وہ نظر انداز کیا گیا تہا کیونکہ صرف یہی نہین کہ حکام عالیمقام مین سے دو حکام فیصلہ ماسبق مین شریک تہے بلکہ مسٹر ڈاین جنہون نے بحث خلاف عارض منصفانہ کی تہی

(۱) (سنہ ۱۸۹۱ء) لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۸ و کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۳۔

(۲) (سنہ ۱۸۹۰ء) الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۷

سنہ ۱۹۰۶ء

تلسی رام بنام مرلیدھر

شادی کے مقدمہ ثانی ہین کی کونسل بجانب اپیلانٹ کامیاب کے مقدمہ ہاسوکنور رہے تھے ہمارے نزدیک اہم جیرنجا پانڈ مقدمہ ہنومان (۱) کے ہین اور گو مقدمات ویکنٹا نرا سہنو بنام پنیر تادو و ونکٹا را ما ایر بنام وینکٹا سبرا ئین (۲) ہین کہ عدالت نے باوجود اس امر کے کہ مقدمہ ہنومان کی تقلید کرتے ہین بہ معاوضہ ساعت کا اوسوقت سے شروع کیا جب نالش ماسبق مین یہ تجویز ہوئی کہ استحقاق ناقص ہے مگر ہمکو مقدمات مذکور مین کوئی امر ایسا معلوم نہین ہوتا جسکی وجہ سے ہم یہ کہہ سکین کہ ازروے واقعات مقدمہ ہذا آغاز میعاد کا زمانہ وہی نہین ہے جو مقدمہ ہنومان مین تھا لہذا ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ نالش امور شادی مارضی ہے۔

صرف ایک اور امر ہے جو ہمکو فیصلہ ختم کرنے سے قبل مقدمہ کے اضافہ کرینگے مقدمات ہنومان بنام ہنومان وارد شیر بنام بجے سنگھ (۴) مین یہ جیرنجا قیاس کیا گیا تھا کہ نالش بابت اوس روپیہ کے جو ملا اور وصول ہوا یا بربناے ایسے بدل کے جو زائل ہو گیا دائر ہو سکتی ہے گو بیعنامہ تحریر کر دیا گیا ہو اور اوس انتقال پر عمل نہین کیا گیا تھا جو مقدمہ کلیر بنام لیمب (۵) مین کیا گیا ہے لیکن یہ تحریر کیا جانا چاہیے کہ بیعنامہ مقدمہ ہنومان قبل جاری ہونے ایکٹ انتقال جائداد کے تھا اور مقدمہ وارد شیر اوس صوبہ مین لکھا گیا تھا جب ایکٹ مذکور اس پریذیڈنسی مین نافذ نہین تھا ہم ان واقعات کا ذکر اسسبب سے کرتے ہین کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ آیندہ تصور کئے جانے سے بچائین کہ ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ جہان ایکٹ انتقال جائداد متعلق ہے ممکن ہے کہ وہان ایسے چارہ ہاے کار ہون جیسے فیصلہ میعاد سماعت متعلق ہو کوئی امر اس قسم کا ہمارے روبرو اتنا بحث مین پیش نہین کیا گیا ہے نہ پیش کیا جا سکتا تھا کیونکہ بیعنامہ اس مقدمہ مین مورخہ ۴ نومبر سنہ ۱۸۸۵ء نتیجہ یہ ہے کہ ہمکو لازم ہے کہ ڈگری کو منسوخ کرین اور نالش کو مع کل خرچہ بشمول خرچہ درخواست صیغہ دیوانی نمبر سنہ ۱۹۰۶ء کے ڈسمس کرین۔

ڈگری منسوخ کی گئی۔

---

(۱) (سنہ ۱۸۹۱ء) کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۳ - (۲) (سنہ ۱۸۹۴ء) مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۳-

(۳) (سنہ ۱۹۰۱ء) مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۵-

(۴) (سنہ ۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۳-

(۵) (سنہ ۱۸۸۵ء) لا رپورٹ کامن پلیز جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴-

قیمت علاوہ محصول کاغذ سفید عہ — **شرح تعزیرات ہند** — کاغذ بادامی ہر

اس شرح مین مقدمات رپورٹ ہائے ذیل دقیع مناسب پر تحریر کئے گئے ہین (۱) نظائر قانون ہند سلسلہ کلکتہ و مدراس و بمبئی و الٰہ آباد (۲) ویکلی نوٹس الٰہ آباد و کلکتہ (۳) ویکلی رپورٹر (۴) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس و بمبئی ممالک مغربی و شمالی (۵) بنگال لا رپورٹ (۶) انڈین جورسٹ (۷) کلکتہ لا رپورٹ وغیرہ وغیرہ جا بجا اہم مقدمات انگلستان کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور مضامین نادر منقولہ شروح انگریزی مع ترجمہ رپورٹ لا کمشنران تحریر کئے گئے ہین تاکہ ٹھیک طور پر منشاے واضعان قانون کا معلوم ہو جاوے۔ بنظر سہولت اس شرح مین یہ بھی تحریر ہے کہ (۱) جرم کی سماعت کون عدالت کر سکتی ہے (۲) پولیس بلا وارنٹ کے گرفتار کر سکتی ہے یا نہین (۳) معمولی طور پر اول سمن جاری ہونا چاہئے یا وارنٹ (۴) جرم قابل ضمانت ہے یا نہین (۵) راضی نامہ ہو سکتا ہے یا نہین (۶) اجازت استغاثہ حاصل کرنیکی ضرورت ہے یا نہین۔

شرح ضابطہ فوجداری جدید

ایکٹ نمبر ۵ بابت سنہ ۱۸۹۸ء

شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ء جسکا آغاز جولائی سنہ ۱۸۹۸ء مین کیا گیا تھا اب تیار ہے۔ خوبی اس شرح کی محض اس امر سے ظاہر ہے کہ یہ شرح نہایت محنت و عرق ریزی سے عرصہ ۲ سال مین طیار ہوئی ہے اس شرح مین نظائر متعلق ہر دفعہ کے اس خوبی سے درج کئے گئے ہین کہ معنی و منشاء دفعہ کا فوراً سمجھ مین آجاتا ہے اور جو آراء کہ اعلیٰ ترین عدالت ہائے ملک نے نسبت ہر امر متعلقہ قانون فوجداری کے قائم کی ہین وہ فوراً اسکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہین۔ چونکہ یہ شرح وقتاً فوقتاً حصص مین شائع کی گئی ہے اسوجہ سے جو فیصلجات کہ بعد شائع ہونے حصص کے صادر ہوئے وہ مع دیگر نظائر تا غایت جون سنہ ۱۹۰۰ء کے تتمہ مین جو کتاب کے آخر پر ہے درج کئے گئے ہین۔

اس کتاب کا حجم قریب چھ سو صفحوں کے ہے اور اسمین سب وہ مواد موجود ہے بلکہ اوس سے زیادہ جو شروح زبان انگریزی مین ملتا ہے۔

یہ کتاب نہایت خوشخط سفید کاغذ پر تقطیع ۱۸ + ۲۲ دو صفحہ ڈمائی پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت عہ/ علاوہ محصول ڈاک۔

جو صاحب شرح تعزیرات ہند و شرح ضابطہ فوجداری ایک ساتھ طلب فرماوینگے اونکی خدمت مین یہ کتابین بقیمت ستے مع محصول ڈاک روانہ کیجاوینگی۔

فہرست کتب موجودہ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد

نوٹ - جو کتابیں رعایتی قیمت پر دیجاتی ہیں اونپر کمیشن ندیا جاوے گا

- شرح ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۹ء استحقاق وراثت انگریزی
- شرح اسٹامپ انگریزی
- شرح لگان اردو
- شرح مالگذاری اردو
- شرح مجموعہ تعزیرات ہند - کاغذ سفید
- 〃 〃 〃 بادامی
- شرح ضابطہ فوجداری
- قیمت مجموعی ہر دو شرح مع محصول
- رسالہ انتقال اسم فرضی
- اصول شہادت عدالتی یعنی تمہید قانون شہادت
- قانون ٹارٹ
- دہرم شاستر اسمرتی چندر کا
- دہرم شاستر مولفہ جان ڈی مین صاحب بیرسٹر ایٹ لا
- رسالہ اصول شفع

قصہ جات و دیگر رسالہ جات نادرہ

- بہار چمنستان اردو ۵
- 〃 ہندی ۱/
- گل اندام ۱/
- شور محشر ۳/
- نسرین و صد برگ ۱/
- چندراوتی ۲/
- سنہری بی بی ۴/
- ماہ ..
- ... ۲/
- عقد ... ۵
- انگشتری
- سوال ... ۲
- ... بقا ۴
- فسانہ کمبل و ترجمہ
- بوستان وفا ۱۲/
- اخلاق حسنہ جلد اول و دوم ۴/
- آمین یا جہیز ۴
- رسالہ شمیم بہار ۲/
- دیوان تسلیم ۸/
- انتخاب دلپذیر ۴/
- رسالہ تپ موسمی ۳/
- نقشہ رسوم اطلاعنامجات
- سادہ ۲/
- بورڈ پر ۴/
- انگریزی ... یعنی ... کی
- ہندی کی کتاب ۱۲/

کتب قانونی ہندی

- ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء ہند کا ڈنڈ سنگرہ یعنی تعزیرات ہند
- ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۱ء کرایہ گاڑی
- ۳ سنہ ۱۸۶۷ء ایکٹ قماربازی ۱
- ۵ سنہ ۱۸۷۱ء رسوم عدالت ۱۰
- سنہ ۱۸۷۱ء قیدیان ۴
- سنہ ۱۸۷۱ء داخلت بیجا مواشیان ۲
- سنہ ۱۸۷۷ء تمادی ۳
- ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ء قانون نکاح عیسائیان ۵
- ۳ سنہ ۱۸۷۷ء رجسٹری ۴
- ۷ سنہ ۱۸۷۸ء قانون جنگلات ۴
- ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء قانون اسلحہ ۶
- ۲۴ سنہ ۱۸۸۱ء آبکاری ۳
- ۱۱ سنہ ۱۸۸۲ء محصولات ... رسٹ ۱

- ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۶ء جائداد منقولہ کا قلعہ و دیگر اغراض ۲
- ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء لگان اودھ ۱۰
- ۵ سنہ ۱۸۹۰ء قانون دیہات ہند (بریجا) ۳
- ۹ سنہ ۱۸۹۰ء ریلوے ایکٹ ۱
- ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء آبکاری
- ۸ سنہ ۱۸۹۷ء ریفارمیٹری اسکولوں کا ایکٹ ۱/
- ۳ سنہ ۱۸۹۸ء ۱/
- ۵ سنہ ۱۸۹۸ء ضابطہ فوجداری ۱۲/
- ۲ سنہ ۱۸۹۹ء ایکٹ اسٹامپ ۴/
- ۲ سنہ ۱۹۰۱ء لگان ۱۲
- ۳ سنہ ۱۹۰۱ء مالگذاری ۱۲/

- کتاب جانوروں کی بیماری کی ۶
- قواعد پٹواریان ممالک مغربی و شمالی ۳/
- 〃 〃 اودھ ۱۴/
- قواعد ٹیکا ۱/
- قواعد و احکام ہائی کورٹ بابت عدالتہاے فوجداری ماتحت (ممالک مغربی و شمالی) ۱/
- خزانہ زراعت مصنفہ بابو وہنپت لال ۱/
- کتب کاشتکاران ۱/
- سوال و جواب پولیس ۱/

جملہ کتب اردو و ہندی و انگریزی مطبوعہ گورنمنٹ پریس اصلی قیمت پر ہمارے یہاں سے ملسکتی ہیں -

المشتہر منشی نرپت بہاری ماتھر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد

بمنظوری و معاونت گورنمنٹ ہند

ترجمہ

انڈین لا رپورٹ

یعنی

نظائر قانون ہند

دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

سلسلہ بمبئی

متضمن

مقدمات منفصلہ ہائی کورٹ و حکام عالی مقام پریوی کونسل

منجانب مالکان

منشی درگا پرشاد	مترجم پنشنر ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی
منشی شنکر لال بی-اے	جج
منشی بانکے بہاری	مترجم
مولوی احمد علی خان	سب جج

تالیف ہو کر

مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد میں باہتمام منشی نزہت بہاری ماتھر طبع ہوا

قیمت علاوہ محصولڈاک ۸

جملہ حقوق قانوناً محفوظ ہیں

تلاش نظائر

اگر کسی صاحب کو کسی خاص مقدمہ کے متعلق نظائر کی ضرورت ہو تو وہ شکل مقدمہ تحریر فرماوین اور اس امر سے مطلع فرماوین کہ کس امر کے موافق یا مخالف نظائر مطلوب ہین اس مطبع مین نظائر مطلوبہ تلاش کیجائینگی اور اون کا حوالہ تحریر کیا جاویگا یا اگر فرمایش کیجاوے گی تو نظائر مذکورہ (اگر مطبع مین ہونگی) بوصول قیمت نقد یا بذریعہ ویلوپے ابل روانہ کیجاوینگی۔ فیس تلاش سے نقد ہمراہ فرمایش کے آنی چاہیئے اور کم سے کم ایک ہفتہ مہلت واسطے تلاش نظائر کے ملنی چاہیئے۔

دہرم شاستر سمرتی چندرکا

اس کتاب کا مستند ہونا ہائیکورٹ اور مشہور مولفان دہرم شاستر میکناٹن وغیرہ صاحبان سے تسلیم فرمایا ہے اس کتاب مین ہر ایک امر متعلقہ کی نسبت پوری تفصیل کے ساتھ فلسفانہ بحث کی گئی ہے عمدہ اور مستند دلائل کے حوالہ سے ہر مسئلہ کا تصفیہ کیا گیا ہے اس کتاب کا ترجمہ سنسکرت سے انگریزی زبان مین کرشنا سامی آیر نامی پرنسپل صدر امین باشندہ مدراس پریزیڈنسی نے ۱۸۶۷ء مین کیا تہا باوصف اس کتاب کے مفید عام ہونے کے اب تک اسکی اشاعت اردو زبان مین نہین ہوئی تہی اور یہ ایک بہت بڑا نقص اشاعت علم دہرم شاستر کا تہا۔ اس نقص کے رفع کرنیکے لئے کتاب مذکور کا ترجمہ انگریزی سے نہایت بامحاورہ اردو الفاظ مین کیا گیا ہے اور بہ نظر احتیاط مزید اس ترجمہ کی تصحیح جناب منشی پرتاب نرائن صاحب بی۔ اے۔ سابق سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند سے جنکے اہتمام مین کتب قانونی کا بے نظیر ترجمہ ہوا ہے کرائی گئی۔ اس کتاب کی قیمت سے سکہ کلدار یا ۱۲ سکہ حالی علاوہ محصول کے ہے شایقین کتاب مذکور کی خدمت مین التماس ہے کہ جن اصحاب کو خریداری منظور ہو مطلع فرماوین۔

المشتہر

منشی نرست بہاری ماتہر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند بنگلہ نمبر ۲ میور روڈ الہ آباد

فہرست مقدمات

صیغہ ابتدائی ہائیکورٹ دیوانی

یوسف حاجی بنام این ڈبلیو کیمپ ۸۰۹

صیغہ دیوالیہ

منموہن داس بنام این سی میکلیوڈ ۷۶۵

صیغہ اپیل دیوانی

بائی ہیم کنور بنام معصوم علی ۷۸۲

بال گنگادھر تلک بنام سکورا بائی ۷۹۲

سکرٹری آف اسٹیٹ ہند بنام سلیمان جی ۸۰۱

گنیش سری کرشن کھپاردے بنام سکوار بائی ۷۹۲

نرائن داس بنام پرشوتم ۷۵۶

صیغہ نظرثانی فوجداری

معاملہ بال گنگادھر تلک ۷۸۵

فہرست مضامین ردیف وار

اختیار سماعت - ہائی کورٹ - نظرثانی - مجموعہ ضابطہ فوجداری - (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعات ۴۳۹ و ۱۹۵ و ۴۷۶ - عملدرآمد - ضابطہ - اجازت استغاثہ - التوائے کارروائیات فوجداری تافیصلہ نالش دیوانی آیا

دیکھو عملدرآمد ۷۸۵

اطلاع نالش - افیشل اسینی - عہدہ دار سرکاری - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴ و ۴۲۴ - عملدرآمد - ضابطہ -

دیکھو عملدرآمد ۸۰۹

افیشل اسینی - عہدہ دار سرکاری - اطلاع نالش - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴

۱۸۸۲ء) دفعات ۳ و ۲۴۴ - عملدرآمد - ضابطہ کا
دیکھو عملدرآمد ۸۰۹

التواے کارروائیات فوجداری - عملدرآمد - ضابطہ - اجازت استغاثہ - التواے کارروائیات فوجداری تا فیصلہ نالش دیوانی - ہائی کورٹ - نظر ثانی - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء) دفعات ۴۹۳ و ۱۹۵ و ۴۷۶) -
دیکھو عملدرآمد ۷۸۵

ایکٹ ہاے
ایکٹ ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ دفعات ۵ و ۱۹
دیکھو میعاد سماعت ۷۸۳

ایکٹ ۱۸۸۱ء نمبر ۵ دفعات ۵۰ و ۹۸
دیکھو ثبوت وصیت نامہ ۷۹۱

ایکٹ ۱۸۸۲ء نمبر ۱۴ دفعات ۱ و ۲۴۴
دیکھو ضابطہ دیوانی ۸۰۹

ایکٹ ۱۸۹۸ء نمبر ۵ دفعات ۴۳۹ و ۱۹۵ و ۴۷۶
دیکھو عملدرآمد ۷۸۵

ایکٹ ہاے (بمبئی)
ایکٹ ۱۸۸۶ء نمبر ۷ دفعہ ۲ (الف)
دیکھو تعلقدار ۷۵۷

ایکٹ میعاد سماعت - (نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء) دفعات ۵ و ۱۹ - اقرار جو بعد انقضاے میعاد کے لیکن بزمانہ تعطیل جبکہ حق نالش حسب احکام دفعہ ۵ - ایکٹ میعاد سماعت کے ہنوز قائم ہو کیا جاوے) -
بائی ہیم کنور بنام معصوم علی (۱۹۰۲ء) -
بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۷۸۳

پروبیٹ - اثر پروبیٹ کا - منسوخی پروبیٹ - وجوہ نامنظوری یا منسوخی

پروبیٹ - ادخال فرد تعلیقہ وحساب - ایکٹ پروبیٹ واہتمام ترکہ (نمبر ۵ ۱۸۸۱ء) دفعات ۵۰ و ۹۸ -

بال گنگا دھر تلک بنام سکوار بائی (سنہ ۱۹۰۲ء)

بمبئی جلد ۲۶ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۹۲

تصفیہ نامہ - تفویض کل جائداد کی واسطے فائدہ دائنان کے - فعل متعلق دیوالہ کے تفویض کا بمقابلہ افیشل اسینی کے کالعدم ہونا - ایکٹ دیوالہ ہند - (اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲) دفعات ۹ و ۴۴ - دیوالہ) -

دیکھو دیوالہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۶۵

تعلقہ دار - ایکٹ تعلقہ داران گجرات - (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) دفعہ ۲ (الف) - خریدار از تعلقہ دار - تعریف) -

نرائن داس بنام پرشوتم (سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ ۷۵۷

دائنان - تفویض کل جائداد کی واسطے فائدہ دائنان کے - فعل متعلق دیوالہ کے تفویض کا بمقابلہ افیشل اسینی کے کالعدم ہونا - ایکٹ دیوالہ ہند - (اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲) دفعات ۹ و ۴۴ - دیوالہ - تصفیہ نامہ)

دیکھو تصفیہ نامہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۶۵

دستاویز - دیوالہ - تصفیہ نامہ - تفویض کل جائداد کی واسطے فائدہ دائنان کے - فعل متعلق دیوالہ کے - تفویض کا بمقابلہ افیشل اسینی کے کالعدم ہونا - ایکٹ دیوالہ ہند (اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲) دفعات ۹ و ۴۴) -

دیکھو تصفیہ نامہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۶۵

دیوالہ - تصفیہ نامہ - تفویض کل جائداد کی واسطے فائدہ دائنان کے فعل متعلق دیوالہ کے - تفویض کا بمقابلہ افیشل اسینی کے کالعدم ہونا - ایکٹ دیوالیہ ہند (اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲) دفعات ۹ و ۴۴) -

منموہن داس بنام این سی میکلیوڈ (سنہ ۱۹۰۲ء)
بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۷۶۵

ضابطہ - اجازت استغاثہ - التوائے کارروائیات فوجداری تا فیصلہ نالش دیوانی - ہائی کورٹ - نظر ثانی - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعات ۱۹۵ و ۴۳۹ و ۴۷۶]۔

بمعاملہ بال گنگا دہر تلک (سنہ ۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۶ . . . ۷۸۵

عملدرآمد - ضابطہ - اطلاع نالش - افیشل ایجنی - عہدہ دار سرکاری - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲ و ۴۲۴]۔

یوسف حاجی علی بنام این ڈبلو کیمپ (سنہ ۱۹۰۲ء)
بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۸۰۹

مالک و کارندہ - گورنمنٹ - عہدہ داران گورنمنٹ - منشائے اختیار منظوری]۔

سکریٹری آف اسٹیٹ ہند بنام سلیمان جی
(سنہ ۱۹۰۲ء) بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۸۰۱

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲ و ۴۲۴ - اطلاع نالش - افیشل ایجنی - عہدہ دار سرکاری - عملدرآمد - ضابطہ]۔

یوسف حاجی علی بنام این ڈبلو کیمپ (سنہ ۱۹۰۲ء)
بمبئی جلد ۲۶ . . . . ۸۰۹

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعات ۴۳۹ و ۱۹۵ و ۴۷۶ - عملدرآمد - ضابطہ - اجازت استغاثہ - التوائے کارروائیات فوجداری تا فیصلہ نالش دیوانی - ہائی کورٹ - نظر ثانی]۔

بمعاملہ بال گنگا دہر تلک (سنہ ۱۹۰۱ء) بمبئی
جلد ۲۶ . . . . ۷۸۵

۲۱ - جولائی ۱۹۰۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۷۵۷

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس کرو صاحب جسٹس و بیٹی صاحب جسٹس

نراین داس پربھوداس وغیرہ (ابتدائے مدعیان) اپیلانٹان بنام پرشوتم ویلو ویک کس دیگر (ابتدائے مدعاعلیہما) *

تعلقہ دار - ایکٹ تعلقہ داران گجرات (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) دفعہ ۲ (الف) - خریدار از "تعلقہ دار" - تعریف -

لفظ "تعلقہ دار" مین جیسی کہ اوسکی تعریف دفعہ ۲ (الف) ایکٹ تعلقہ داران گجرات (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) مین مندرج ہے مشتری کسی حصہ تعلقہ دار کا جو بعلت اجرائے ڈگری موسومہ تعلقہ دار نیلام کیا گیا ہو داخل نہین ہے -

اپیل بنا راضی فیصلہ راؤ بہادر رنچھوڑ لال متھراداس جج ماتحت درجہ اول مقام احمد آباد -

۱۱ - اگست سنہ ۱۸۶۲ء کو پرشوتم (مدعاعلیہ اول) قوم گھانچی نے حصہ جوڑا میان تعلقہ دار ابتدائی واقع موضع کوٹھ تعلقہ دہندوکا کا نیلام بعلت اجرائے ڈگری مین جو بمقابلہ تعلقہ دار مذکور کے صادر ہوئی تھی خرید کیا - بوقت نیلام آراضی مذکور رہن تھی اور مرتہن قابض تھا - پرشوتم مشتری (مدعاعلیہ اول) کو آخر کار نالش (نمبری ۵۵۳ سنہ ۱۸۷۹ء) واسطے حصول قبضہ جایداد مذکور کے دائر کرنی پڑی - اوسنے ڈگری حاصل کی اور اوسکو جاری کرا کے اوسنے ۱۶ - فروری سنہ ۱۸۸۱ء کو قبضہ آراضی حاصل کیا -

سنہ ۱۸۹۳ء مین اوسنے مہتمم بندوبست تعلقہ داری کے روبرو حسب دفعات ۱۰ و ۱۱ ایکٹ تعلقہ داران گجرات (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) کے واسطے تقسیم کراتے اپنے حصہ کے درخواست پیش کی چنانچہ وہ تقسیم کیا گیا -

۶ - مئی سنہ ۱۸۹۴ء کو مدعیان نے پرشوتم اور اوسکے بھائی (مدعاعلیہما) کو سمہ سہ بذریعہ رہن قسم سان آراضی شمول حصہ مذکور کے قرض دئے - منظوری رہن جو حسب دفعہ ۳۱ ایکٹ مذکور کے ضروری تھی مہتمم بندوبست سے حاصل کی گئی اور رہن نامہ نوشتہ راہنان (مدعاعلیہما) مین بیان ذیل مندرج ہے -

---

* اپیل اول نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء -

سنہ ۱۹۰۲ع

نراین داس بنام پرشوتم

حسب دفعہ ۱۳ ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہمنے منظوری نمبر ۲۶ مورخہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۹۴ء مہتم بندوبست تعلقہ داری کی حاصل کرکے یہ روپیہ آپ سے قرض لیا اور پھر ہمنے آپکو وہی منظوری وغیرہ دے دی ہے جو ہم نے آپکو حکم نست منظوری مذکور کے دیا ہے۔

مدعیان نے یہ نالش سنہ ۱۹۰۰ء مین واسطے دلاپانے رقم مع سود کے مدعا علیہما سے دائر کی اونہون نے واسطے استقرار اس امر کے بھی استدعا کی کہ مدعا علیہا تعلقہ دار نہین ہین۔

اس داد رسی آخر الذکر کی اسوجہ سے استدعا کی گئی ہے کہ اگر مدعا علیہما تعلقہ دار ہوتے تو ڈگری بذریعہ نیلام و انتقال آراضی کے - بغیر منظوری ماقبل صاحب گورنر بہادر باجلاس کونسل کے جاری نہین کرائی جاسکتی تھی - دیکھو دفعہ ۱۱ ضمن ۴ ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۱ء -

جج ماتحت نے ڈگری بحق مدعیان بابت زر متدعویہ کے صادر کی لیکن اس امر کے استقرار کرنے سے انکار کیا کہ مدعا علیہما تعلقہ دار نہین ہین - برخلاف اسکے عدالت موصوف نے یہ تجویز کی کہ وے بوجوہ ذیل تعلقہ دار ہین۔

لفظ "تعلقہ دار" مین ازروے ایکٹ مذکور ٹھاکر و میواسی و قصباتی و نائیک و داخل ہین لیکن مدعا علیہما مسلماً گھانچی قوم کے ہین - لیکن تعریف تعلقہ دار کی حسب دفعہ ۲ (الف) ایکٹ مذکور کے میری دانست مین جامع نہین ہے لہذا اگر گھانچی تعلقہ دار بھی ہوسکتا ہے - وہ وہ دہ فروخت کرے یا کوئی دوسرا پیشہ اختیار کرے مگر اس سے وہ اپنے حقوق بحیثیت تعلقہ دار سے محروم نہین ہوجاتا ہے اگر گورنمنٹ اوسکو بحیثیت ایسے تعلقہ دار کے حسب ایکٹ مذکور تسلیم کرے -

تعلقہ دار مندرجہ رجسٹر ست تعلقہ دار تنہا یا چند شرکا ے حقیت تعلقہ داری مین سے سب سے بڑا یا فاص شخص مراد ہے جسکا نام کاغذات گورنمنٹ مین بطور قابض حقیت مذکور کے "حکماً" درج ہو (دیکھو دفعہ ۲ (الف) ایکٹ متعلقہ تعلقہ داران گجرات سنہ ۱۸۸۸ء) پس یہ ابتداً گورنمنٹ کہہ سکتی ہے کہ آیا کوئی شخص تعلقہ دار ہے یا نہین - مگر جبکہ عدالت دیوانی مین یہ بحث پیدا ہوکر آیا اوس شخص کو جو اپنے آپکو تعلقہ دار کہتا ہے گورنمنٹ نے تسلیم کیا ہے یا نہیں تو مین خیال کرتا ہون کہ یہ تجویز کرنا اوس عدالت کا کام ہے کہ آیا وہ شخص ازروے ایکٹ مذکور کے واسطے اغراض اوس نزاع کے جو زیر بحث ہو

۷۵۹ اوسکے ہو تعلقہ دار ہے یا نہین - لہذا عدالت ہذا کو اختیار تجویز و طے کرنے اوس بحث کا حاصل ہے جو شق دوم دعوی مدعی سے پیدا ہوئی اور باستعمال اختیار مذکور کے مین بروے اوس شہادت کے جو پیش کی گئی یہ تجویز کرتا ہون کہ حسب مراد ایکٹ مذکور کے مدعا علیہما تعلقہ دار ہین . . . . نام مدعا علیہ اول کا کاغذات باوصول پرگک مرتبہ مہتمم بندوبست تعلقہ داری مین جو سنہ ۱۸۸۲ء مین مرتب و سنہ ۱۸۸۵ء مین ترمیم کئے گئے بحیثیت شریک حقیت تعلقہ داری کے مندرج ہے (دیکھو نمبر ۵۶ و نیز دیکھو نمبر ۳۵ و ۹۹ و ۴۳) لہذا مین یہ نتیجہ اخذ کرتا ہون کہ گورنمنٹ نے اوسکو بحیثیت تعلقہ دار حسب مراد ایکٹ مذکور کے

سنہ ۱۹۰۲ء
نراین داس
بنام
پرشوتم

تسلیم کیا ہے - اس امر پر اعتراض سخت نہین ہو سکتا ہے کہ وہ حسب دفعہ ۲ (الف) کے تعلقدار ہے (دیکھو نمبرہاے ۴۴ و ۴۴ و ۳۳ و ۴۲ و ۴۵ و ۵۳) لہذا مین فی الجملہ یہ تجویز کرتا ہون کہ مدعاعلیہما جو برادران ہین (دیکھو نمبر ۳۴) حسب منشاے ایکٹ واسطے اغراض نالش ہذا کے بحیثیت تعلقہ داران متصور ہونے چاہئین -

مدعیان نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا -

بی ایم مہتا (معیت ایل اے شاہ) منجانب اپیلانٹان (مدعیان) ہماری یہ حجت ہے کہ عدالت ماتحت کی یہ تجویز غلط ہے کہ مدعاعلیہما تعلقہ دار ہین -

[بیٹی صاحب جسٹس - آیا عدالت نالش ہذا مین جسمین گورنمنٹ فریق نہین بنائی گئی ہے بعدم موجودگی گورنمنٹ و بلا سماعت کرنے اونکے بیان کے اس بحث پر غور کر سکتی ہے کہ آیا مدعاعلیہما تعلقہ دار ہین یا نہین آیا اس بحث کا اولاً تجویز کرنا گورنمنٹ کا کام نہین ہے؟] -

مابین فریقین نالش ہذا اس امر کی تجویز سے گورنمنٹ کو کچھ تعلق نہین ہے - اور یہ امر نالش ہذا مین بغرض تحقیق کرنے مقدار و نوعیت دادرسی کے جسکے مدعیان بمقابلہ مدعاعلیہما مستحق ہین یا فقرہ فیصل ہونا چاہئے - دیکھو دفعہ ۳۱ (۲) ایکٹ متعلق تعلقہ داران گجرات (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) - کل مقدمات مندرجہ رپورٹ مین یہ امر ایسی نالشات مین جو مابین فریقین خانگی کے ہون بلا سماعت کرنے بیان گورنمنٹ کے ہمیشہ فیصل کیا گیا ہے -

ہم یہ عرض کرتے ہین کہ عدالت ماتحت کی یہ تجویز غلط ہے کہ مدعیان یہ حجت کرنے سے ممنوع ہین کہ مدعاعلیہما تعلقہ داران نہین ہین - منجانب مدعیان کوئی فعل یا فروگذاشت نہین ہے جس سے حسب دفعہ ۱۱۵ ایکٹ شہادت (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء) کے کوئی عذر مانع تقریر مخالف پیدا ہو سکے - دستاویز نوشتہ مدعاعلیہما مین اندروے ذکر متعلق منظوری تقسیم بندوبست تعلقہ داری حسب دفعہ ۱۳ ضمن ایکٹ تعلقہ داران گجرات (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) جسکو خود مدعاعلیہما نے حاصل کیا - مدعیان یہ حجت کرنے سے باز نہین رہ سکتے ہین کہ مدعاعلیہما تعلقہ داران نہین ہین -

مزید بران ہم یہ عرض کرتے ہین کہ مدعاعلیہما صرف مشتریان حقوق تعلقہ دار کے ہین لہذا وہ حسب مراد ایکٹ متعلق تعلقہ داران گجرات (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) کے تعلقہ داران نہین ہین - حیثیت تعلقہ دار کی ذاتی ہوتی ہے اور اراضی کے ساتھ ملحق نہین ہوتی ہے - ایکٹ مذکور سے یہ مقصود تھا کہ ایک خاص قسم کے زمینداران کے حقوق کا تحفظ ہو نہ حقوق اونکے منتقل الیہم کا - مقدمہ ہذا مین مدعاعلیہما قوم کے کنبی اور باعتبار پیشہ کے دودھ بیچنے والے ہین - ایکٹ مذکور واسطے فائدہ ایسے اشخاص کے ہرگز

سنہ ۱۹۰۶ء
نراین داس بنام پرشوتم

مقصود نہین تہا۔ بلحاظ تعریف لفظ "منتقل الیہ" مندرجہ دفعہ ۲ ضمن (د) و نیز عبارت دفعہ ۳۱ ضمن ۲ کے یہ عیان ہے کہ خریداران داخل فحواے دفعہ ۲ ضمن (الف) ایکٹ مذکور کے نہین ہین ۔

ایف بی طالع یار خان (معیت آر ڈبلیو لیسائی) منجانب رسپانڈنٹان مدعیان کو کوئی ایسی بناے مخاصمت حاصل نہین ہے جس سے استدعا اس دادرسی کی جائز ہو جب تک کہ وے ڈگری کے جاری کرانے کی کوشش نہ کرین وے یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ وہ جاری نہین کرائی جاسکتی ہے ۔

یہ صورت نہین ہے کہ کہاپچی تعلقہ دار نہین ہوسکتا ہے یا یہ کہ جو شخص دودہ و گہاس فروخت کرتا ہے اوسکا مناسب طور پر تعلقہ دار ہونا روا نہین رکہا جا سکتا ہے ۔ ایسی صورتین ہین جنمین چرن لوگ تعلقہ دار ہوگئے ہین ۔ رزیل خادم ہی مثل میر و خواص کے تعلقہ دار اور کاٹہیا دارین بانی مشہور خاندان تعلقہ داری کا ہوگیا ۔

ایکٹ تعلقہ داران گجرات (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) مانع اسکا نہین ہے کہ مدعا علیہما تعلقہ داران تصور کیئے جایئن ۔ تعریف لفظ تعلقہ دار کی ایسی وسیع ہے کہ اوسمین ہر شخص داخل ہو مدعا علیہما نے جایداد قبل ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء کے قانون ہونے کے خرید کی تہی ۔ لہذا جملہ احکام متعلقہ تعلقہ داران مندرجہ ایکٹ مذکور مدعا علیہما سے متعلق ہین گویا کہ وے پیدایش ہی سے تعلقہ دار تہے ۔ ایکٹ ما بعد (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) محض سلسلہ ایکٹ اول کا ہے لہذا وہ حیثیت مدعا علیہما پر موثر نہین ہوسکتا ہے اور یہ حیثیت ۱۱ ۔ اگست سنہ ۱۸۶۲ء یعنی اوس تاریخ کو جبکہ حقیت تعلقہ داری یا اوسکا جزو بنام مدعا علیہما کے نیلام ہوا امر مثبتہ ہوگیا ۔

تمہید ایکٹ سابق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشا تہا کہ نسبت حقیت ہاے تعلقہ داری کے (جو اوسوقت ملکیت گورنمنٹ کی خیال کیجاتی نہین) اور نہ نسبت خود تعلقہ داران کے تجویز کیجاے ۔

[بیٹی صاحب جسٹس ۔ بیانات مندرجہ تمہید ایکٹ واسطے توضیح ایکٹ مذکور کے مستعمل نہین ہوسکتے ہین اور بصورت ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۶۲ء کے تمہید کا غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے ۔

۷۶۱ ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو مگر تمہید سے ظاہر ہوتا ہے کہ واضعان قانون کی واقعی کیا خواہش تہی اونکی صریحاً یہ خواہش تہی کہ حقیتین محفوظ رکہی جاوین ۔ تعلقہ دار کی جایداد اور نہ اوسکی ذات قانوناً محفوظ ہونی چاہیئے تہی لہذا ہم یہ عرض کرتے ہین کہ حیثیت تعلقہ دار کی حقیت کے ساتہہ رہتی ہے ۔

سنہ ۱۹۰۲ع

نراین داس
بنام
پرشوتم

بالآخر ہم یہ عرض کرتے ہین کہ مدعیان اس امر کے انکار کرنے سے ممنوع ہین کہ مدعا علیہما تعلقہ دار ہین دفعہ ۱۱۵ ایکٹ شہادت (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع) ملاحظہ طلب۔ عذر مانع تقریر مخالف اس طرح پر پیدا ہوتا ہے جبکہ اجازت مہتمم بندوبست تعلقہ داری کی واسطے کرنے انتقال کے مانگی گئی تو مہتمم بندوبست تعلقہ داری موصوف نے یہ جواب دیا کہ مین اجازت ضروری عطا کرونگا بشرطیکہ رہننامہ قبل تحریر کئے جانیکے پیر روبرو واسطے منظوری کے پیش کیا جاوے۔ مدعیان اس سے واقف تھے۔ اور اونہون نے مسودہ رہننامہ پر عہدہ دار موصوف کے روبرو پیش کئے جانے کے لئے دستخط کئے۔ مسودہ مذکور مین امر اجازت مانگے جانے کا ذکر ہے۔ یہ اجازت ہرگز نہ مانگی جاتی اگر مدعی اوسپر بطور شرط مقدم اپنے روپیہ قرض دینے کے اصرار نہ کرتا۔

بیٹی صاحب جسٹس - اپیل ہذا مین صرف یہ بحث ہے کہ آیا مدعا علیہما جنکے مقابلہ مین مدعیان نے ڈگری رہن حاصل کی ہے حسب منشاے ایکٹ تعلقہ داران گجرات سنہ ۱۸۶۲ع کے تعلقہ دار ہین یا نہین بیان جو مدعا علیہما نے عدالت ماتحت مین کیا یہ ہے کہ جب رہننامہ تحریر کیا گیا تھا تو رضامندی تحریری مہتمم بندوبست تعلقہ داری کی حاصل کی گئی تھی گویا کہ ضمن ۱ دفعہ ۳۱ ایکٹ تعلقہ داران گجرات متعلق ہے۔ یہ کہ ذکر رضامندی کا جو عطا کی گئی رہننامہ مین ہے اور اس وجہ سے مدعیان مدعا علیہما کی حیثیت تعلقہ داران پر اعتراض کرنے سے ممنوع ہین یہ کہ گورنمنٹ نے مدعا علیہما کو بطور تعلقہ داران کے تصور کیا ہے اور یہ کہ عدالت بحث مذکور پر مطلقاً غور نہین کرسکتی ہے۔

واسطے قائم رکھنے عذر نسبت امر مانع تقریر مخالف کے حسب دفعہ ۱۱۵ ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ مدعیان نے بالارادہ مدعا علیہما کو اپنے تئین تعلقہ دار ہونا باور کرایا یا باور کرنے دیا اور اوسی اعتبار پر اونکے عمل کرنے کے باعث ہوئے یا اونکو عمل کرنے دیا۔ مگر درخواست روبرو مہتمم بندوبست تعلقہ داری کے ابتداءً خود مدعا علیہما نے پیش کی۔ مدعیان نے اوس اعتبار کی یا اوسپر کسی عمل کی ترغیب نہین دی۔ اندراج بیان دستاویز سے بجز تسلیم بالسکوت مابعد براہ احتیاط مزید ۷۶۲
منجانب مدعیان کے اوس پیش بندی مین اور کچھہ ظاہر نہین ہوتا جسکا اوس اعتقاد سے اظہار ہوتا ہے جسکو مدعا علیہما نے بیان کیا چند دستاویزات سے جنمین مدعا علیہما کا بطور تعلقہ داران کے ذکر کیا گیا ہے بجز آراے اون اشخاص کے (جو ممکن ہے کہ غلط ہون) اور کچھہ ظاہر نہین ہوتا ہے منجانب یا بہدایت جنکے دستاویزات مذکور مرتب کی گئین اور آراے مذکور سے مدعا علیہما کی حالت اصلی مین کسی طرح پر خلل نہین آسکتا ہے۔ یہ حجت کہ عدالت اس امر پر غور نہین کرسکتی ہے کسیقدر مستحکم ہوتی اگر مدعا علیہما کے اختیار انتقال پر اعتراض کرنے کا استحقاق صرف گورنمنٹ کو جیسا کہ دفعات ۱۰ و ۳۱ ایکٹ وطن سنہ ۱۸۸۶ع

سنہ ۱۹۰۲ء

نراین داس بنام پرشوتم

مین ہنوز باقی رکہا گیا ہوتا۔ لیکن دفعہ ۳۱ ایکٹ تعلقہ داران گجرات سنہ ۱۸۸۸ء کی روسے ایسے انتقالات جنکو گورنمنٹ نے بنظر منظور نہ کیا ہو مطلقًا ناجائز قرار دئے گئے ہین اور اس سے مدعا علیہما کے اختیار مین رہیگا کہ بعد ازین اثر نیلام ڈگری شدہ پر اعتراض کرین الّا در حالیکہ وہ بروے اوس فیصلہ کے ممنوع ہون جسمین وہ فریق تہے لہذا اس بیان سے کہ حکام عاملہ نسبت حیثیت مدعا علیہما کسی استقرار کے پابند نہ ہونگے وجہ کافی اس امر کی نسبت تجویز کرنے سے انکار کرنے کی مابین مدعیان اور مدعا علیہما کے پیدا نہین ہوتی۔ بحث مذکور ظاہرا ایسی ہے کہ جسکا اثر اوس دادرسی کی مقدار و نوعیت پر پہونچتا ہے جو مدعیان کو نسبت اونکے دعوی نالش ہذا کے حاصل ہو سکتی ہے اور اسلئے ایسی ہے جو جائز طور پر واسطے فیصلہ مابین فریقین کے پیش کیجا سکتی ہے۔

ڈگری مصدورہ نالش سے بادی النظر مین یہ مقصود ہے کہ مدعیان کو استحقاق دلا پانے دعوی کا بذریعہ نیلام جایداد مرہونہ کے دیا جاوے۔ مگر اس فیصلہ سے کہ مدعا علیہما تعلقہ دار ہین دراصل ایسا استحقاق نیلام تابع شرط منظوری ماقبل کے ہو جائیگا جسکی ضرورت حسب دفعہ ۳۱ ایکٹ تعلقہ داران گجرات سنہ ۱۸۸۸ء کے اون صورتون مین ہے جنسے دفعہ مذکور متعلق ہے۔ اون حجتون پر جنکو مدعا علیہما نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ دفعہ ۳۱ متعلق ہے پیش کیا ہے بحث ہو چکی ہے اور وہ دراصل وہی ہین جنکو عدالت ماتحت نے اختیار کیا تہا جسنے واقعی اپنی تجویز کو اشخاص ثالث کی آراے غیر متعلق و دستاویز کے اوس بیان پر مبنی کیا ہے جس سے بوجہ داخل کئے جانے حسب درخواست مدعا علیہما کے اونکو کسی طرح پر مغالطہ نہین ہو سکتا ہے اور جسکی وجہ سے مدعیان اوس مسئلہ قانون پر اعتراض کرنے سے ممنوع نہین ہین جو اوس سے پیدا ہوتا ہے۔ عدالت ماتحت نے اس امر پر غور نہین کیا ہے کہ آیا بروے تعبیر مناسب ایکٹ متنازعہ کے مسئلہ مذکور قابل قائم رہنے کے ہے۔ ۷۶۳

واضح ہو کہ مدعا علیہما مسلّمًا خریداران نیلام ایک جزو علاقہ کے ہین جو پیشتر اوس شخص کا تہا جو مسلّمًا تعلقہ دار تہا۔ ایسا کوئی بیان نہین ہے کہ ابتداءً مدعا علیہما کی حیثیت تعلقہ داران کی تہی۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اوسکی یہ حیثیت نہین تہی۔ وہ محض خریداران نیلام حقوق و مرافق و استحقاق علیہ ڈگری واقع نالش ابتدائی نمبر ۸۸ سنہ ۱۸۸۵ء کے تہے۔ لہذا وے داخل تعریف منتقل الیہم مندرجہ ضمن (د) دفعہ تحتی (۱) دفعہ ۲ ایکٹ مذکور کے ہین لہذا ایکٹ مذکور مین ایسی قسم مین تحریر ہین جسمین قسم تعلقہ داران سے فرق ہے ضمن (ہ) دفعہ ۵ مین اسکا کافی صراحت کے ساتھ ذکر ہے کیونکہ اوسمین یہ حکم ہے کہ نام و تفصیل و نوعیت و مقدار استحقاق ہر ایک منتقل الیہ کی رجسٹر بندوبست مین علحدہ درج

سنہ ۱۹۰۶ء

نراین داس بنام پرشوتم

وتحریر کیجاے - (یہ ایسا حکم ہے جو کلیتاً فضول اور بے معنی ہوتا اگر منتقل الیہ بحیثیت مذکور تعلقہ دار تصور کیا جاتا اور اسلئے ضمن (ب) دفعہ مذکور مین یہ حکم ہے) لعدہٗ دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۲ مین یہ مذکور ہے کہ واسطے اغراض احکام مندرجہ حصہ ۲ ایکٹ مذکور کے حیثیت تعلقہ دار کی قابضان حقیت ہاے غیر منتقلہ کو جنپر مالگذاری آراضی بر جمع یکمشت معین ہے عطا کرنے کے لیئے اشتہار پیشگاہ صاحب گورنر بہادر باجلاس کونسل سے مشعر توسیع احکام ایکٹ مذکور کے ضروری ہوگا - اس سے یہ مفہوم ہے کہ جب حیثیت مذکور ابتداءً ذاتی نہ ہو تو وہ محض بوجہ قبضہ اراضیات مقبوضہ بروے حقیت مبینہ کے اضافہ ہوگی اور بلحاظ قسم اشخاص کے جو باستعمال اختیار مذکور کے ملقب ہونے چاہئین اور نہ بلحاظ محض قسم حقیت ہاے کے متعلق ہوگی -

لفظ تعلقہ دار کی تعریف ایکٹ مذکور مین واسطے اوسکی اغراض عام کے بصراحت مندرج نہین ہے مگر یہ بحث کی گئی ہے کہ ضمن (الف) دفعہ تحتی (۱) دفعہ ۲ سے لفظ مذکور مین اون اقسام کے لوگون کو داخل کرنے کی وجہ سے جو بلحاظ علامات صریحاً ناقابل انتقال کے ملقب ہوسکتے ہین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ مذکور کا دیگر صورتون مین بلالحاظ حیثیت ذاتی دقابل وراثت کے متعلق ہونا مقصود نہین تھا بالفاظ دیگر استنباط مبینہ یہ ہے کہ نسبت تعلقہ دار کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ پیدا کیا گیا اور اوسکا وجود نہ تھا اس استنباط کی تائید کثیر تواریخ وضع قانون بابہ البحث اور اوسکے منشار و مقصد اور اوس ضرورت یا نقص جسکی نسبت اوسمین حکم ہونا مقصود تھا ہوتی ہے (یہ ایسے معاملات ہین جنپر بصورت ابہام زبانی کے واسطے اغراض تعبیر کے جائز طور پر غور کیا جا سکتا ہے) (رسالہ تعبیر قوانین مصنفہ میکسویل صاحب صفحہ ۳۰ ملاحظہ طلب) - بلحاظ قانون ماقبل کے (ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۶۲ء جو واقعی اوس ایکٹ کی دفعہ ۴۳ کی رو سے جو اسوقت زیر بحث ہے منسوخ ہوگیا ہے) یہ عیان ہے کہ واضعان قانون کا ان ہردو ایکٹون مین یہ مقصود تھا کہ ایک خاص قسم کے زمینداران سابق جو بوجہ حالات زیرباری کے بخطرہ نیست ونابود ہونے کے ہون محفوظ کیئے جائین ان ہردو قوانین مین سے قانون سابق کی تمہید سے یہ صریحاً مستنبط ہوسکتا ہے جس سے بصورت اشتباہ کے بطور اظہار منشاے واضعان قانون کے گو وہ بطور بیان امر خارجی کے قطعی نہو مدد لے سکتے ہین - مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام اندرجیت (۱) در رسالہ متعلق اسٹیٹوٹ ہاے مصنفہ میکسویل صاحب صفحہ ۴۳ و مقدمات کالکٹر احمد آباد بنام

۷۶۴

(۱) (۱۸۸۹ء) الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۲ -

۱۹۰۲ء
نرائن داس بنام پرشوتم

مسامله اس بچارہ داس (۱) و بگھیلا راج سنگہ جی بنام شیخ مصلح الدین (۲) ملاحظہ طلب۔ حکام عالیمقام پریوی کونسل نے یہ فرمایا "ایکٹ تعلقہ داری کا یہ منشا تہا کہ حیثیت اور سلسلہ تعلقہ داران کا قایم رکہا جاے جسکا قایم رکہنا گورنمنٹ نے بطور معاملہ مصلحت کے ضروری سمجہا۔ وے اس قسم کے تعلقہ دار تہے جو اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتے تہے۔ وے نہایت زیادہ زیر بار ہوگئے تہے اور وے اون مقاصد ملکی کو عمل مین نہین لاتے تہے جنکا گورنمنٹ ملک کے مختلف حصص مین عمل مین آنا نہایت ضروری خیال کرتی تہی"۔ حکام عالیمقام بعدہ ایکٹ مذکور کا (صفحہ ۵۶۴ ملاحظہ طلب) بطور مقصود ہونے واسطے قایم رکہنے سلسلہ تعلقہ داران بحالت زیرباری و واسطے واپس دلانے اونکی اراضیات" وغیرہ کے حوالہ دیتے ہین بعد اسکے دوسرا قانون اوسی نوعیت کا مثلاً ایکٹ دادرسی ٹہاکران مقام بہروچ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۶ء وضع ہوا۔ یہ قیاس کرنا بالکل خلاف عقل ہوگا کہ اون قوانین جو بغرض قیام سلسلہ قدیم مالکان اراضی کے بذریعہ محدود کرنے اونکے اختیار انتقال کے اور اونکی حقیت ہاے کو زیر انتظام خاص رکہنے کے بالخصوص مقصود ہون تاکہ وہ بعد پاک وصاف ہونے بار کفالت کے واپس ملجائین واضعان قانون کا یہ منشا رہا ہو کہ ایکٹ ہاے مذکور واسطے فائدہ و تحفظ کفالت داران و منتقل الیہم کے متعلق ہون جنکے باز رکہنے اور حقیت ہاے مذکور مین کسی حق کے حاصل کرنے سے ممانعت کرنے کے لئے ایکٹ ہاے مذکور بالخصوص مقصود تہے۔ ایکٹ ہاے مذکور کا یہ منشا تہا کہ حقیت ہاے مذکور خالصان سابق کو واپس دیجائین اور یہ مقصد نہ تہا کہ منتقل الیہم کو کوئی استحقاق یا اثر کسی قسم کا عطا کیا جاے۔ مدعا علیہما اوسی قسم کے منتقل الیہم تہے جنکے خلاف ایکٹ ہاے مذکور وضع ہوئے تہے اور یہ تجویز کرنا ممکن ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشا رہا ہو کہ اونکو وہ حفاظت عطا کیجاے جسکا واضعان قانون نے اسلیئے حکم دیا تہا کہ وہ کلیتہً خارج کئے جائین شاید یہ امر قابل تاسف ہے کہ بوقت ناجائز قرار دینے اون انتقالات کے جو بلا منظوری صاحب گورنر بہادر باجلاس کونسل کے کئے جائین واضعان قانون نے اوس طریقہ پر عمل نہین کیا جو ایکٹ وطن مین اختیار کیا گیا تہا یعنی یہ کہ اس قسم کے انتقالات بعدم موجودگی منظوری اس قسم کی منظوری کے ناقابل اعتراض ہون۔ ۵۶۵
مگر مقصد واضعان قانون کا بخوبی صریح ہے اور مقصد یہ تہا کہ تعلقہ داران قدیم کی حفاظت کیجاے اور نہ اونکے منتقل الیہم کی۔

(۱) (۱۸۸۱ء) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۵ بصفحہ ۳۱۵۔

(۲) (۱۸۸۶ء) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ وصفحہ ۵۶۲۔

سنہ ۱۹۰۲ء
نراین داس
بنام
پرشوتم

ڈگری عدالت ماتحت کی جہانتک کہ اوسکی رو سے دعویٰ استقرار کا نامنظور کیا گیا ہے منسوخ کیجاتی ہے۔ خرچہ جملہ عدالتوں کا بذمہ مدعاعلیہما رہے۔

ڈگری ترمیم کی گئی۔

صیغہ دیوالہ

باجلاس رسل صاحب جسٹس و برطبق اپیل باجلاس سر ایل ایچ جنکنس صاحب چیف جسٹس وا سٹارلنگ صاحب جسٹس

سنہ ۱۹۰۲ء
۸-۱۵- اگست
صفحہ کتاب انگریزی
۷۶۵

منموہن داس رام جی وغیرہ (اپیلانٹان) بنام این سی میکلیوڈ (رسپانڈنٹ)*

دیوالہ۔ تصفیہ نامہ۔ تفویض کل جایداد کی واسطے فایدہ دائنان کے فعل متعلق دیوالہ کے۔ تفویض کا بمقابلہ افیشل اسینی کے کالعدم ہونا۔ ایکٹ دیوالیہ ہند (اسٹیٹوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) دفعات ۹ و ۲۴۔

بذریعہ تصفیہ نامہ مورخہ ۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کے زید اور بکر نے اپنی کل جایداد بحق امناء واسطے فایدہ اپنے ایسے دائنان کے تفویض کی جو تاریخ دستاویز مذکور سے اندر دو ماہ کے دستاویز مذکور کو قبول کرکے اوسپر دستخط کریں اس تفویض کی نسبت (۱) یہ تجویز ہوئی کہ وہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ دیوالیہ ہند (اسٹیٹوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) کے فعل دیوالہ ہے اور ۱۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو زید اور بکر برطبق درخواست بعض دائنان کے جنہوں نے دستاویز مذکور پر دستخط نہیں کئے تھے دیوالیہ قرار دئے گئے۔

تجویز ہوئی کہ بغرض اسکے بھی کہ تفویض نامہ حسب منشائے دفعہ ۲۴ ایکٹ دیوالیہ ہند کے برضا و رغبت تحریر نہیں کیا گیا تھا تاہم تفویض بحق امناء بمقابلہ افیشل اسینی کے کالعدم ہے۔

۷۶۶ اپیلانٹان تصفیہ نامہ مورخہ ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کے امناء تھے جسکی رو سے کرشن داس رام داس اور اوسکے شریک بھگونداس رام داس نے اپنی کل جایداد بحق اپیلانٹان اپنے (تفویض لیندگان) ایسے دائنان کے لئے امانتاً تفویض کی جو اندر دو ماہ کے دستاویز مذکور کو قبول کرکے اوسپر دستخط کریں اس تفویض کی نسبت (۱) یہ تجویز ہوئی کہ وہ ایک فعل دیوالہ کا حسب دفعہ ۹ ایکٹ دیوالیہ ہند (اسٹیٹوٹ سنہ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) کے ہے اور ۱۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو کرشن داس رام داس

* درخواست دیوالہ نمبر ۲۲۴ سنہ ۱۹۰۱ء وغیرہ و اپیل نمبر ۱۲۰۶۔

(۱) مقدمہ کرشن داس بنام نگن لال صفحہ ماقبل ۷۶۶۔

سنہ ۱۹۰۲ع
نمو ہن داس بنام این سی میکلوڈ

اور بھگوانداس رام داس برطبق درخواست بعض دائنان کے جنہون نے دستاویز مذکور کو تسلیم کر کے اوسپر دستخط نہین کئے تھے دیوالیہ قرار دئے گئے۔

افیشل الینی نے یہ بحث کی کہ تصفیہ نامہ کالعدم ہے اور جایداد دیوالیون کی جو بقبضہ اونکے ہے اوسکے حوالہ کیجاوے۔ یوصوف الیہ نے ۱۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع کو ایک حکم اظہار وجہ حسب دفعہ ۲۶ ایکٹ دیوالیہ ہند (اسٹیٹوٹ سنہ ۱۸۴۸ع ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) کے حاصل کیا جسکی روسے انتاے دستاویز مذکور کو تا صدور حکم ثانی عدالت کے اوس جایداد کے رکھنے کی ہدایت کی گئی جو اونکے قبضہ مین آئی تھی اور اون سے اس بات کا جواب طلب کیا گیا کہ جایداد اثاثہ دیوالیون کا افیشل الینی کے کیون حوالہ نہ کرین اور دیوالیون اور انتاکو واسطے اظہار وغیرہ کے حاضر ہونیکا حکم دیا گیا حکم اظہار وجہ مذکور کی نسبت روبرو کمشنر صیغہ دیوالہ (رسل صاحب جسٹس) کے بحث کی گئی مسٹر اسکاٹ (اڈوکیٹ جنرل) نے مجانب انتا کے وجہ ظاہر کی۔

افیشل الینی (مسٹر میکلیوڈ) اصالتًا بتائید حکم اظہار وجہ مذکور کے حاضر ہوئے۔

بعد بحث کے رسل صاحب جسٹس نے حکم اظہار وجہ مذکور کو قطعی کیا۔ تجویز حاکم موصوف کی حسب ذیل ہے۔

رسل صاحب جسٹس۔ چونکہ مقدمہ ہذا مین دیوالیون کی نسبت یہ تجویز کی گئی کہ اونہون نے بذریعہ تحریر تصفیہ نامہ مورخہ ۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع کے فعل دیوالہ کا ارتکاب کیا لہذا افیشل الینی نے حسب دفعات ۲۶ و ۳۶ ایکٹ مذکور کے درخواست واسطے صدور حکم کے پیش کی ہے (حاکم عالیمقام نے بعدہ حکم اظہار وجہ کو پڑھکر فرمایا)۔

بروے جزو اول اس حکم اظہار وجہ کے بحث یہ ہے کہ آیا مجہے اوسکو قطعی کرنا چاہئے اختیار جو عدالت کو ازروے دفعہ مذکور کے عطا کیا گیا ہے اختیار تمیزی ہے۔ دیکھو معاملہ دوارکا ناتھ متر[1] اور مین اون وجوہ کو بیان کرتا ہون جنکی وجہ سے مجہے اوسکے بحق افیشل الینی عمل مین لانے کی تحریک ہوئی ہے۔ میری راے مین اڈوکیٹ جنرل کا یہ کہنا صحیح ہے کہ اصول متعلقہ وہ نہے جو اوس صورت مین متعلق ہوتے کہ افیشل الینی حسب دفعہ ۵ ایکٹ دیوالہ انگلستان سنہ ۱۸۶۹ع کے مستدعی ہوتا (حاکم موصوف نے دفعہ مذکور کو پڑھکر فرمایا)۔ ۲۶۷

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع کو حکم سپردگی معمولی صادر کیا گیا۔ افیشل الینی کی یہ حجت ہے کہ تصفیہ مذکور

(۱) (سنہ ۱۸۶۹ع) بنگال لا رپورٹ (صیغہ ابتدائی دیوانی) جلد ۴ صفحہ ۶۲۔

سنہ ۱۹۰

مسمو بھون داس
بنام
این سی سیکلوڈ

بمقابلہ اوسکے کالعدم ہے اور مقدمات مرافعات ۱۳ درخواست مذکور کا جسکی رو سے دیوالیہ قرار دیے گئے تھے اور خود دستاویز کا حوالہ دیا۔

برخلاف اسکے ایڈوکیٹ جنرل نے یہ حجت کی ہے کہ آپ کو کوئی ایسا حکم جسکی استدعا کی گئی ہے اوسوقت تک صادر نہ کرنا چاہیے کہ اس امر کا فیصلہ نہو کہ آیا دستاویز بوجہ دباؤ اسکے تحریر کی گئی تھی کیونکہ دستاویز مذکور صرف بربنائے اس قیاس کے کالعدم ہے کہ وہ حسب دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور بمجبوری برضا و رغبت تحریر کی گئی تھی۔

جب مین نے اپنی تجویز زبانی صادر کی تو مجھکو معلوم ہوا کہ حجت ایڈوکیٹ جنرل کی اصولاً قابل منظوری نہین ہے۔ الغرض مین نے یہ خیال کیا کہ چونکہ یہ دستاویز فی الواقع فعل دیوالہ تھا لہذا جسوقت وہ تحریر کی گئی فعل دیوالہ مکمل ہوگیا اور جایداد افیشل اسینی کو حاصل ہوئی لہذا کوئی ایسی جایداد نہ تھی جسکو دیوالیے اسنائے دستاویز مذکور کے پاس منتقل کر سکتے۔ اور مین نے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر حجت ایڈوکیٹ جنرل کی صحیح ہے تو اوسکی وجہ سے دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور جسکی رو سے دیوالیہ کو فرد قرضجات بجبر داخل کرنی پڑتی ہے نا قابل تعمیل ہو جائیگی۔ چونکہ یہ بیان کیا گیا کہ اپیل دائر ہوگا لہذا مجھکو تجویز تحریر کرنا مناسب معلوم ہوا۔

اسکے بعد مجھکو ایک مقدمہ معلوم ہوا ہے جسمین اصول ایسے موزون طور پر تحریر ہین کہ مین انکو مفصل تحریر کرتا ہون۔

بمقدمہ بکلارنو لارنس ہنجانب جرمس (۱) لارڈ لیرڈس صاحب فرماتے ہین (صفحہ ۴۳۳ و ۴۳۴ ملاحظہ طلب) "یہ صحیح ہے کہ بموجب اس انسٹیٹوٹ اور نیز بموجب اسٹیٹوٹ ہائے دیوالہ سابق کے دو افعال بیان کیے گئے ہین جو اگر دیوالیہ کی طرف سے کیے جائین تو صرف افعال دیوالہ ہی نہین ہین بلکہ اگر اونکے بعد دیوالہ ہو تو کالعدم بھی ہین۔ ایک انتقال یا تفویض جایداد دیوالیہ واسطے فایدہ دائنان کے ہے اور دوسرا انتقال یا تفویض فریبی یا بطریق ترجیح فریبی ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ان افعال مین سے ایک فعل یعنی انتقال یا تفویض بطریق ترجیح فریبی کی نسبت احکام خاص قانون دیوالہ مین ہمیشہ درج کیے گئے ہین جنکی رو سے ایسا انتقال یا تفویض بذریعہ انفصال قانون صریح کے کالعدم ہے اور اوسی کے مطابق وہ ہو جاتا ہے اور نسبت دوسرے یعنی انتقال از قبیل جملہ دائنان کے قانون دیوالہ کے زمانہ قدیم سے یہ تجویز کی گئی ہے کہ چونکہ نتیجہ ایسے انتقال کا منضم کرنے یا معرض

(۱) ڈیسٹنڈ ہو لا رپورٹ چانسری جلد ۹ صفحہ ۴۳۲ –

سنہ ۱۹۰۶ع

منموہن داس بنام این سی میکلوڈ

توقف مین ڈالنے مطالبات داینان کا ضرور ہوگا لہذا قانون مین منشا ہضم کرنے یا معرض توقف مین ڈالنے دعاوی داینان کا قیاس پیدا ہوگا پس انتقال بمقابلہ اور غالباً بلحاظ مصلحت توائین دیوالہ کے ناجائز ہوگا۔ اور نسبت ان ہردو افعال کے یہ امر قابل لحاظ ہے کہ وہ افعال برضا و رغبت دیوالیہ کے ہین اور بربناے اسی اصول کے کہ وہ ابتداءً "افعال" دیوالہ کے تھے وہ مناسب طور پر کالعدم کیے جاسکتے ہین اور اونکو اسقدر کم کر دینا چاہئے کہ جایداد جسپر اونکا اثر پہونچتا ہو تعلقہ عام مین داخل ہوجاے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن ایک اور امر قابل لحاظ ہے جس سے میری دانست مین مابین انتقال عام یا فریبی منجانب دیوالیہ اور اوس اجراے ڈگری کے جو مخالفانہ اوسکے مال کی نسبت کیا جاے فرق صریح پیدا ہوجاتا ہے۔ بصورت عام انتقال یا تفویض کے جس سے دعاوی داینان مفقود ہوجاتے اور معرض توقف مین پڑجاتے ہین انتقال یا تفویض یا تو کلیتاً مسترد ہوجانی چاہئے یا بالکل موثر رہنی چاہئے۔ کوئی راہ درمیانی نہین ہے۔ اگر انتقال مسترد نہ ہو تو کوئی شے ایسی نہین ہے جسکی نسبت دیوالہ اثر پذیر ہوگا اور وہ داخل تسخر ہوگا۔ علی ہذالقیاس بصورت ترجیح فریبی کے اگر ترجیح فریبی کالعدم نہ کیجاے تو وہ جائز رہتی ہے اور جایداد قطعی طور پر واگذاشت ہوجاتی ہے کوئی ترکیب یا تدبیر محدود یا شرطیہ وادرسی کی بیان نہین کی گئی ہے۔ مگر بصورت قرقی و نیلام کے بالکل مختلف ہے۔

اور جیمس صاحب لارڈ جسٹس فرماتے ہین (صفحہ ۵۴۴ ملاحظہ طلب) "اگر فعل دیوالہ فعل خود دیوالیہ کا ہو تو استحقاق اسنا کا وقت آغاز اوس فعل سے تعلق رکھتا ہے یا جو اوسنے کیا ہو لیکن اگر وہ مثل مقدمہ ہذا کے فعل برضا و رغبت دیوالیہ کا نہ ہو بلکہ کارروائی خلاف اوسکی مرضی کے ہو تو اوسکا تعلق صرف اوسوقت سے ہوتا ہے جب وہ معاملہ تکمیل کو پہونچ چکے جس سے یہ فعل دیوالہ کا قائم ہوا ہو"۔

۷۶۹ یہ واضح ہوگا کہ ان تجاویز مین زبائو کا کوئی ذکر نہین ہے اور مسائل عام طور پر بیان کیے گئے ہین اور لارڈ جسٹس صاحب ممدوح نے اس مقدمہ کے ذیل مین فرمایا کہ "زبائو جبرو ضروری فعل دیوالہ کا نہین ہے جسمین تفویض کل اموال تاجر کی شامل ہو"۔

مزید بران یہ معلوم کرنا میری دانست مین کسیقدر دقت طلب ہے کہ زبائو کس مقام پر سے یہ تجویز کی گئی ہے کہ تفویض ارجاع نالش کا اوس شخص پر کچھ اثر نہین ہوتا ہے جو دیوالیہ ہوجاے دیکھو مقدمہ بکعلافہ ہال (۱) جسمین جیسل صاحب ماسٹر آف دی رولس فرماتے ہین۔ اوس شخص نے

(۱) رمائی گسٹنہ لا ریپورٹ چانسری ڈویزن جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۴

سنہ ۱۹۰۲ع
منموہن داس
بنام
این سی میکلوڈ

جو ایک ہفتہ مین دیوالیہ ہونے والا ہو تمہارے یہ کہنے سے کہ ہم بمقابلہ تمہارے نالش دائر کرینگا کیا دباؤ پیدا ہو سکتا ہے" اسمین کچھ شبہ نہین کہ دیوالیون کے لئے یہ زیادہ تر ترین آسایش ہو مگر اونکے معاملات اشمار دوست داران طے کرین مگر دباؤ کا ذکر کرنا میری دانست مین (اگر مین الفاظ جیسل صاحب ماسٹر آف دی رولس مندرجہ مقدمہ آخر کو استعمال کرون) فضول ہے ۔

مگر مجھے مقدمہ رتناکر (۱) کا ذکر کرنا چاہئے جسپر ایڈوکیٹ جنرل نے خواہ مخواہ استدلال کیا واضح ہو کہ اول امر جو مقدمہ مذکور مین قابل لحاظ ہے یہ ہے کہ اوس مقدمہ مین افیشل اسینی نے درخواست پیش نہین کی تھی بلکہ اپنے دائن نے پیش کی تھی جسکو حسب تجویز عدالت اغراض غصہ بہجا سے تحریک ہوئی تھا ثانیاً درخواست حسب دفعہ ۴۴ ایکٹ مذکور کے پیش کی گئی تھی اور عدالت نے یہ تجویز کی کہ دائن درخواست کنندہ نے یہ امر ثابت نہین کیا کہ دستاویز برضا و رغبت تحریر کی گئی تھی ثالثاً عدالت نے اوس امر پر جو اوسکے روبرو تھا اس پہلو سے لحاظ نہین کیا کہ تحریر دستاویز فعل دیوالہ ہے ۔ رابعاً مقدمہ رتناکر پر بتائید ایسی بحث امناک کے بالاستحکام استدلال کیا گیا کہ تحریر دستاویز فعل دیوالہ نہین ہے لیکن اس بحث مین کامیابی نہین ہوئی ۔ مگر بلحاظ تجویز مقدمہ یکطرفہ وارس (لا رپورٹ چانسری جلد ۹ ملاحظہ طلب) جسکا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے اور تجویز لارڈ موجسٹس صاحب ممدوح مصدرہ عدالت اپیل کے میری دانست مین مقدمہ رتناکر پر آیندہ اوس قدر استدلال نہین کیا جا سکتا جسقدر ایڈوکیٹ جنرل نے اوسپر استدلال کیا ہے ۔

مگر قطع نظر کسی بحث دباؤ کے مجھے یہ تجویز کرنے پر مستعد ہونا چاہئے کہ بلحاظ عبارت دفعہ ۴۴ ایکٹ مذکور کے یہ دستاویز کالعدم ہے ۔ عبارت مذکور بجنسہ وہی ہے جیسی ایکٹ دیوالیہ ملک جمیکا (اسٹیٹیوٹ
۷۷۰ سنہ جلوس وکٹوریا باب ۲۰ دفعہ ۷۴) کی ہے دیکھو مقدمہ نیوٹن بنام کامبرلا (۱) اوسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ انتقال جایداد کا جسکو ایک فریق نے حالت دیوالہ مین کیا تھا قطعاً کالعدم تھا حالانکہ شہادت کسی ترجیح فریبی کی نہین تھی ۔

عبارت ایکٹ دیوالیہ مالک کوئنس لینڈ نیو ساؤتھ ویلس (یعنی اسٹیٹیوٹ سنہ جلوس وکٹوریا باب ۱۷ دفعہ ۱) کی جسکی تعبیر پریوی کونسل نے بمقدمہ بنک آف اسٹریلیشیا بنام ہیرس (۲) کی تھی مختلف تھی شرائط ناجوازی انتقال کی ازروے ایکٹ مذکور کے دو ہین ۔ ایک شرط یہ ہے کہ وہ قبل دیوالہ اندر کسی

(۱) (سنہ ۱۸۶۳ع) لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۱ صفحہ ۳۴۲ و ۳۴۳ ۔

(۲) (سنہ ۱۸۶۲ع) مقدمات پریوی کونسل مولفہ مور صاحب جلد ۱۵ صفحہ ۹۷ ۔

سنہ ۱۹۰۲ء
منموہن داس
بنام
این سی میکلوڈ

انقضاے میعاد کے کیا جاے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اوسکا نتیجہ یہ ہو کہ ایک داین کو دیگر داینان پر ترجیح دیجاے اور یہ تجویز کی گئی کہ ترجیح فریبی ہونی چاہیے۔

شرائط مندرجہ ایکٹ متعلقہ ہند علی اسپیل البدل ہیں جیسی کہ وہ ایکٹ جیکا مین ہین اور پریوی کونسل نے اپنی تجویز مندرجہ لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ا صفحہ ۲۴۳ مین معقولیت قانون کی نسبت بخوبی غور کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ راے متعلق دفعہ ۲۴ کے ذی علم مصنفان (ملیٹ و کلارک صاحبان) رسالہ دیوالیہ نے قایم نہین کی ہے اور ہند کے اون مقدمات مین سے جنکا مین نے حوالہ دیا ہے کسی مین اوس راے کا ذکر معلوم نہین ہوتا ہے مگر میری دانست مین وہ راے صحیح ہے۔

پس اگر مقدمہ ہذا مین مجھسے رسیور مقرر کرنے کی درخواست کیجاے تو مجھکو بلا تامل خلاف اسناے دستاویز کے ایسا کرنا چاہیے۔ چنانچہ مین بحق افیشل الینی بعبارت مستدعیہ حکم صادر کرتا ہون۔ اس حکم کی رو سے اسناے مذکور افیشل الینی پر بغرض ثابت کرنے اپنے استحقاق نسبت جایداد مندرجہ دستاویز کے نالش کرنے سے (اگر اونکو ایسا مشورہ دیا جاے) باز نہ رہینگے۔ مقدمات بارلو بنام کالکرین (۱)، و بلر بنام بارلو (۲) ملاحظہ طلب۔ مین حکم دیتا ہون کہ اظہار گواہان جسکی استدعا کی گئی ہے تا صدور حکم ثانی ملتوی رہے۔ مین حکم دیتا ہون کہ اسناے دستاویز خرچہ حکم اظہار وجہ اور حکم کا ادا کرین۔

اسناے اپیل کیا۔ اپیل ۸۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو روبرو جنٹلمن صاحب چیف جسٹس اور اسٹارلنگ صاحب جسٹس کے پیش ہوا۔

مسٹر اسکاٹ (ایڈوکیٹ جنرل) و مسٹر ریکس بجانب اپیلانٹان (اسناے دستاویز) صحیح ہے اور اسنا اوس جایداد پر قابض رہنے کے مستحق ہین جو اونہون نے حسب شرائط دستاویز مذکور کے لی ہے۔ صرف دو وجوہ ہین جنسے دستاویز منسوخ ہو سکتی ہے۔ حسب محکومہ دفعہ ۲۴ ایکٹ متعلقہ دیوالیہ یہ تجویز ہونی چاہیے کہ (اول) یہ کہ دستاویز برضا و رغبت تحریر ہوئی تھی (دوم) یہ کہ وہ دیوالہ سے قبل اندر دو ماہ کے تحریر کی گئی تھی وہ ضرور قایم رہیگی بجز اسکے کہ یہ دو شرائط موجود ہون۔ اسمین شبہہ نہین ہے کہ وہ دیوالہ سے قبل اندر دو ماہ کے تحریر کی گئی تھی مگر ہم یہ کہتے ہین کہ وہ برضا و رغبت تحریر نہین ہوئی تھی۔ نسبت معنی لفظ برضا و رغبت کے دیکھو مقدمات بنام اسٹیڈ (۳)

(۱) (سنہ ۱۸۹۳ء) بنگال لا رپورٹ میغہ ابتدائی دیوانی جلد ۲ صفحہ ۵۶۔ (۲) (سنہ ۱۸۹۶ء) لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۳ صفحہ ۴۰۳۔ (۳) (سنہ ۱۸۸۶ء) لا رپورٹ ہاوس آف لارڈس جلد ۷ صفحہ ۴۳۹

سنہ ۱۹۰۶ء

منموہن داس بنام ایچ سی ہیکاوڈ

و مارکس بنام فیلڈ ہین (۱) ڈی ٹیسٹیٹ بنام کیرول (۲) و گاڈفرے بنام پول (۳) و ہنٹ بنام مارٹیمر (۴) و ٹامکنس بنام سیفرمے (۵) و بیل بنام آلنٹ (۶) ایکٹ انگلستان (اسٹیٹوٹ سنہ جلوس جارج چہارم باب ۷۰) دفعہ ۳۲ وہی ہے جو دفعہ ۴۴ ایکٹ متعلقہ ہند کی ہے۔ مقدمات متعلقہ ایکٹ مذکور سے اوس لفظ کے وہی معنی ظاہر ہوتے ہین۔ مقدمات دین رایٹ بنام کلیمنٹ (۷)، و آرنل بنام بین (۸) و ٹامسن بنام جیکسن (۹) و ہنسن بنام ہاوزے (۱۰) ملاحظہ طلب۔ دستاویز حسب اسٹیٹوٹ سنہ ۱۳ جلوس ایلزبتھ باب ۵ کے کالعدم نہین ہے مقدمہ گاڈفرے بنام پول (۱۱) ملاحظہ طلب۔ مقدمہ رتناگر (۱۲) بجنسہ ہمارے سند صریح ہے۔

مسٹر لونڈیز منجانب فریق مخالف۔ جایداد غیر منقولہ بذریعہ دستاویز ہذا امنا کے پاس منتقل کیگئی ہے اور وہ رجسٹری شدہ نہین ہے۔ لہذا دستاویز مذکور جائز نہین ہے۔ دیکھو دفعہ ۵ ایکٹ امانت ہند (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء) حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ رجسٹری (نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ء) کے دستاویز مذکور کی رجسٹری ضروری نہین ہے لیکن از روے ایکٹ امانت کے وہ ضرور ضروری ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دستاویز مذکور نسبت جایداد غیر منقولہ کے ناجائز مگر نسبت جایداد منقولہ کے جائز ہے لیکن یہ صورت نہین ہوسکتی ہے کیونکہ بدل کل انتقال کا دستاویز کی رو سے واحد یعنی وہ فارغخطی ہے جو داستان نے لکھدی۔ بدل مذکور بابت کل انتقال کے دیا گیا ہے پس اگر جزو انتقال مذکور کا ساقط ہے تو کل معاملہ ناجائز ہے۔ داستان نے دستاویز پر باعتبار پانے جایداد منقولہ اور غیر منقولہ کے دستخط کئے ہین۔ اونسے فارغخطی دینے کے لئے نہین کہا جا سکتا ہے بجز اسکے کہ اونکو کل جایداد ملجاے۔

بجواب ہم یہ عذر کرتے ہین کہ یہ امانت حسب دفعہ ۴ ایکٹ امانت (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء) کے کالعدم ہے کیونکہ اوسکی وجہ سے احکام قانون دیوالہ کے مفقود ہوتے ہین مصلحت قانون دیوالہ کی یہ ہے کہ جایداد دیوالہ کی

۷۷۲ مابین جملہ داستان کے بذریعہ ایک عہدہ دار عدالت کے بحصص مساوی تقسیم کیجاے۔ دستاویز ہذا کی رو سے مصلحت مذکور زایل ہوتی ہے رسالہ دیوالہ مصنفہ ایٹلی صاحب (طبع سوم) صفحات ۳۰ لغایت ۴۴۔

(۱) (سنہ ۱۸۴۷ء) لا رپورٹ کورٹ کامن بنچ جلد ۵ ... صفحہ ۱۳۰۔ (۲) (سنہ ۱۷...ء) رپورٹ اسٹارکی صاحب جلد ۱ صفحہ ...

(۳) (سنہ ۱۸۹۹ء) مقدمات اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۹۱۴۔ (۴) (سنہ ۱۸...ء) رپورٹ بارنیوال و کریسویل صاحبان جلد ... صفحہ ...

(۵) (سنہ ۱۸...ء) مقدمات اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۱۳۔ (۶) (سنہ ۱۸۵۶ء) رپورٹ کامن بنچ جلد ۱ صفحہ ۵۰۵۔ (۷) (سنہ ۱۸...ء) رپورٹ میسن و ویلزل صاحبان جلد ۴ صفحہ ۵۳۰۔ (۸) (سنہ ۱۸۳۱ء) رپورٹ بنگم صاحب جلد ۸ صفحہ ۸۰۔ (۹) (سنہ ۱۸۴۱ء) رپورٹ میننگ و گرینجر صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ بصفحہ ۷۴۲۔ (۱۰) (سنہ ۱۸۳۲ء) رپورٹ اڈالفس و ایلس صاحبان جلد ... صفحہ ۶۷۹۔

(۱۱) (سنہ ۱۸...ء) مقدمات اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۷۰۹۔ (۱۲) (سنہ ۱۸۸۳ء) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۷۱۔

سنہ ۱۹۰۰ع

منموہن داس بنام این سی میکلوڈ

مقدمات ٹیگ بنام واٹ (۱) و ایلڈرسن بنام ٹمپل (۲) و ہارمن بنام فشر (۳) و رسٹ بنام کوپر (۴) و مقدمہ یکطرفہ وینسیلی (۵) و مقدمہ یکطرفہ میکنے (۶) و مقدمات ڈٹن بنام مارنسن (۷) و اسٹوارٹ بنام موڈی (۸) و سمپسن بنام سائکس (۹) و میک کیوان بنام سینڈرسن (۱۰) و اوڈ ہاؤس بنام مرسے (۱۱) و معاملہ اوڈ (۱۲) و مقدمہ یکطرفہ چیپلن (۱۳) و دفعات ۴۳ و ۴۰ ایکٹ دیوالیہ (انسالونٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۲ جلوس وکٹوریہ باب ۱۳) و مقدمات یکطرفہ ہال (۱۴) و یکطرفہ بام (۱۵) و یکطرفہ ٹیٹن (۱۶) ملاحظہ طلب - محض ایں امر کہ عنوان دستاویز مذکور میں ذکر داننان کے دباؤ کا ہے دستاویز مذکور کے برضا اور غبت تحریر ہونے کا مانع نہیں ہے - دفعہ ۲۴ ایکٹ دیوالیہ کی رو سے بجائے نالش کے چارہ کار سرسری حاصل ہے -

مسٹر اسکلٹ نے جواب دیا - ہم یہ کہتے ہیں کہ نالش بغرض تجویز بحث کے اس صورت میں ضروری ہے دستاویز برضا ورغبت تحریر نہیں ہوئی کیونکہ بجانب داننان کے دباؤ تہا - اگر یہ صورت ہے تو دستاویز جائز ہے - بہرحال نالش بغرض ثبوت اس امر کے ضروری ہے کہ کوئی دباؤ نہیں تہا اور یہ کہ وہ دستاویز ناجائز تجویز ہونی چاہئے - ایسی دستاویز کی جیسی کہ یہ ہے قانون سے تائید ہوتی ہے - اوسکی رجسٹری ضروری نہیں ہے - دیکھو دفعہ ۷ ایکٹ رجسٹری (نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ع) - مقدمات پک اسٹاک بنام لیسٹر (۱۷) و بامن جی بنام نارو جی (۱۸) و رسالہ امانت مصنفہ لیون صاحب صفحہ ۱۶ ملاحظہ طلب -

جنکنس صاحب چیف جسٹس - کرشن داس رام داس و یک کس دیگر دیوالیہ تجویز کئے گئے ہیں کیونکہ فعل دیوالہ جسپر تجویز مذکور مبنی تہی تحریر اوس دستاویز انتقال کی ہے جو دیوالیوں نے اونکے نام بحق اپنے داننان کے تحریر کی تہی - درخواست بجانب داننان کے تہی جنہوں نے دستاویز مذکور کی نسبت

(۱) (سنہ ۱۸۵۲ع) رپورٹ ایکسچیکر جلد ۸ صفحہ ۲۲۱ بصفحہ ۲۳۴ - (۲) (سنہ ۱۸۲۹ع) رپورٹ برو صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۴۰ -
(۳) (سنہ ۱۸۶۲ع) رپورٹ کوپر صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ بصفحہ ۱۲۳ - (۴) (سنہ ۱۸۱۸ع) رپورٹ کوپر صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ -
(۵) (سنہ ۱۸۲۹ع) رپورٹ ڈی جیکس جونس و اسمتھ صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۴۸ - (۶) (سنہ ۱۸۷۳ع) لا رپورٹ چانسری جلد ۸ صفحہ ۱۴۷ -
(۷) (سنہ ۱۸۱۰ع) رپورٹ ویسی صاحب جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۳ بصفحہ ۱۹۹ - (۸) (سنہ ۱۸۳۵ع) رپورٹ کرامپٹن و میسن و راسکو صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۷۷
(۹) (سنہ ۱۸۱۵ع) رپورٹ مال و سلوین صاحبان جلد ۴ صفحہ ۳۱۲ - (۱۰) (سنہ ۱۸۷۵ع) لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۲۰ صفحہ ۶۵ بصفحہ ۷۲ -
(۱۱) (سنہ ۱۸۶۷ع) لا رپورٹ کوئنس بنچ جلد ۲ صفحہ ۴۳ - (۱۲) (سنہ ۱۸۷۲ع) لا رپورٹ چانسری جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ -
(۱۳) (سنہ ۱۸۸۳ع) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲۶ صفحہ ۳۱۹ - (۱۴) (سنہ ۱۸۸۱ع) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱۹ صفحہ ۵۸۰ بصفحہ ۵۹۰ - (۱۵) (سنہ ۱۸۷۴ع) ویکلی نوٹس صفحہ ۱۳۰ - (۱۶) (سنہ ۱۸۸۸ع) لا ٹائمس جلد ۵۴ صفحہ ۸۹ -
(۱۷) (سنہ ۱۸۱۵ع) رپورٹ مائینگ و ڈیکن صاحبان جلد ۳ صفحہ ۱۷۳ - (۱۸) (سنہ ۱۸۶۴ع) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳ -

سنہ ۱۹۰۲ع
سنہوہن داس ۷۷۳
بنام
این سی میکلوڈ

رضامندی ظاہر نہین کی اصل بحث اپیل ہذا مین یہ ہے کہ آیا دستاویز انتقال ناجائز ہوسکتی ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے بتایید دستاویز مذکور کے یہ بحث کی ہے کہ دفعہ ۲۴ ایکٹ دیوالیہ کی رو سے ہکو اندازہ اپنے اختیار کا نسبت اس قسم کی دستاویز کے کالعدم قرار دینے کے حاصل ہوتا ہے اور یہ کہ بربناے واقعات مقدمہ ہذا کے یہ ثابت نہین کیا گیا ہے کہ دیوالیون نے ازروے دستاویز اعتراض کے اپنی جایداد برضا و رغبت منتقل کی تہی مسٹر لونڈیز نے یہ تسلیم کیا ہے اور میری راے مین صحیح طور پر تسلیم کیا ہے کہ جس معنی کے ایڈوکیٹ جنرل نے الفاظ برضا و رغبت سے منسوب کرنے کی کوشش کی ہے صحیح ہین کیونکہ گو بعض مقامات مین لفظ مذکور کے معنی "صرف مفت مین" یا "بلا معاوضہ" کے ظاہر ہوتے ہین تاہم اس مقام پر میری راے مین اوسمین معنی "برضا و رغبت اور بلا کسی دباؤ یا جبر" کے شامل ہین۔ مقدمات بنس بنام ٹاونز ے (۱) و اسٹراہم بنام بارٹن (۲) و جانسن بنام فریزیر (۳) ملاحظہ طلب۔

ذیعلم کمشنر نے شہادت پر لحاظ نہین کیا جو اس بحث سے متعلق ہوگی کہ آیا جایداد برضا و رغبت منتقل کی گئی تہی تا کہ ہم اس نوبت پر مقدمہ کی نسبت اس قیاس پر تجویز کرین کہ دستاویز انتقال کا برضا و رغبت تحریر کیا جانا ثابت نہین ہوا ہے۔

واضح ہو کہ ہم یہ تجویز (۴) کر چکے ہین کہ انتقال ہٰذا منشا جملہ جایداد مدیون کا بحق داشتان کے فعل دیوالہ تہا اور ہم اوس فیصلہ کے پابند ہین۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ گو انتقال مذکور ایک فعل دیوالہ اور بربناے تجویز مقدمہ ہذا تہا تاہم اوس سے کل جایداد مدیون کی نسبت حق پیدا ہوا جو بمقابلہ افیشل الیسنی کے غالب ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے بوقت تایید اس راے کے ہمارے روبرو بغرض یہ ثابت کرنے کے مقدمات کا حوالہ دیا ہے کہ اس قسم کی دستاویزات پر رعایت کے ساتھ لحاظ کیا جاتا ہے اور اس امر سے انکار نہین کیا گیا ہے کہ بیرون اختیار سماعت دیوالہ یا انسالونسی کے دے اعتراض سے بری ہین۔ لیکن یہ بحث کی گئی ہے کہ جس صورت مین تجویز مخالفانہ حسب ایکٹ دیوالیہ ہند کے کیجاے کوئی دستاویز مثل دستاویز حال کے قایم نہین رہ سکتی ہے۔

واضح ہو کہ دفعہ ۲۴ ایکٹ دیوالیہ حال ہم مضمون دفعہ ۲۴ اسٹیٹوٹ سنہ ۹ جلوس جارج چہارم باب ۷۳ موسومہ "ایکٹ بغرض محکوم کرنے دادرسی مدیونان دیوالیہ کے ملک ہند مین تا تاریخ یکم مارچ سنہ ۱۸۳۳ء" کے ہے۔ ایکٹ مذکور مین جو ابتدائً خاص توضیع قانون دیوالہ ہند کی ہے بعد تذکرہ اس امر کے

(۱) (سنہ ۱۸۴۳ع) رپورٹ اڈیلفس و ایلس صاحبان جلد ۵ صفحہ ۸۶۹۔ (۲) (سنہ ۱۸۵۹ع) رپورٹ ایکسچیکر جلد ۱۱ صفحہ ۶۴۳۔
(۳) (سنہ ۱۸۵۸ع) رپورٹ ڈی جیکس و جونسن صاحبان جلد ۳ صفحہ ۱۳۔ (۴) (سنہ ۱۹۰۲ع) دیکھو صفحہ ماقبل ۷۶۴۔

سنہ ۱۹۰۶ء

منموہن داس
بنام
این سی میکلوڈ

کہ مختلف قوانین عدہ چہند سال سے مملکت متحدہ برٹش اعظم و آئرلینڈ مین قایم ہوئے ہین اور یہ صحیح ہے کہ دادرسی مدیونان دیوالیہ کو بھی بعض حصص ہندمین عطا کیجاے دفعہ ۲ مین حسب ذیل محکوم ہے ۔

اور یہ حکم دیا جاے کہ اگر کوئی دیوالیہ مرد یا عورت جو درخواست واسطے اپنی برأت کے حسب ایکٹ ہذا پیش کرے یا اگر کوئی ایسا شخص جسکی نسبت بر طبق درخواست کسی ایسے دائن یا دائنان کے جنکا صدر مین ذکر ہوچکا ہے یہ تجویز ہوکر اوسنے فعل دیوالہ کا ارتکاب کیا ہے بوجہ ہونے اندر حالت دیوالہ کے کسی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ یا کفالت زر نقد یا دستاویز یا ہنڈی یا رقعہ یا زر نقد یا جایداد یا مال یا اسباب (چاہے جو کچھ ہو) کسی دائن یا دیگر شخص کو (چاہے جو کوئی ہو) یا کسی شخص کو امانتاً بحق یا واسطے صرف یا فائدہ یا نفع کسی دائن یا دوسرے شخص کے (چاہے جو کوئی ہو) برضا و رغبت منتقل یا تفویض یا انتقال یا مکفول یا سپرد یا حوالہ کریگا تو ہر ایک انتقال و تفویض و سپردگی و کفالت و حوالگی مذکور اگر قبل تاریخ درخواست مذکور اندر دو ماہ کے یا بدین غرض یا بدین منشا کیا جاے کہ شخص جو اسطرح منتقل یا تفویض یا انتقال یا مکفول یا سپرد یا حوالہ کرے عدالت موصوف کو درخواست سے اپنی برأت کی حسب ایکٹ ہذا درخواست دے یا ایسے فعل کا ارتکاب کرے بمقابلہ قیدی مذکور کے عام مفوض الیہ یا مفوض الیہم کے جو حسب منشا ایکٹ ہذا مقرر کیا جاے یا کیے جائینگے فریبی یا کالعدم متصور ہوگا اور بذریعہ تحریر ہذا فریبی و کالعدم قرار دیا جاتا ہے ۔

یہ امر قابل لحاظ ہے کہ نوٹ حاشیہ دفعہ ہذا (ایس اسٹیٹوٹ) ہاے سے تفصیل وار پڑھتا ہون حسب ذیل ہے "برضا و رغبت ترجیح جو بمقابلہ مفوض الیہ کے فریبی و کالعدم ہو" جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسودہ تحریر کنندہ کی راے مین دفعہ ہذا مین ذکر مسئلہ ترجیح فریبی کا ہے جیساکہ اب اوسکو کہتے ہین ۔ لیکن مسئلہ ترجیح فریبی کا اوس اصول سے علیحدہ ہے جسکی بنا پر بجانب تاجر کے انتقال اوسکی کل جایداد کا خلاف منشاے قوانین دیوالہ کے متصور کیا گیا ہے ۔ یہ اوس فیصلہ سے جسپر میری تجویز ما قبل بمعاملہ دیوالہ ہذا مبنی ہے اور نیز توضیح قانون بمقدمہ کھوکوٹ بیو بنام اوئی تینک ہواٹ (۱) سے جسکا مین بعد ازین کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر کرونگا عیان ہو جائیگا پس کیا یہ ممکن ہے کہ اوس دفعہ مین جو ترجیح فریبی سے متعلق ہو وہ قیود منضبط کیے جائین اور اونکی تعریف کیجاے جنکے اندر عدالت ایسی دستاویز کو جو سقم علیحدہ و جداگانہ سے موثر ہو کالعدم قرار دیسکے میری راے مین یہ نہین ہوسکتا ہے ۔ باہم ان دو مضامین کے کوئی تعلق نہین ہے ۔ اس راے کی میری دانست مین فیصلہ مقدمہ میون بنام ون (۲) سے تائید ہوتی ہے ۔ وہ نالش واسطے دلاپانے مال متصرفہ بیجا کے تھی جسمین امالی جوری نے یہ تجویز کی کہ مال ۷۷۵
دیوالیہ نے مدعا علیہم کو بادائے قرضہ واقعی کے مگر برضا و رغبت و بخیال دیوالہ کے حوالہ کیا تھا اور استقرار

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۳ ۔

(۲) رپورٹ بنگھم صاحب جلد ۴ صفحہ ۷۰

سنہ ۱۹۰۲ء
موہن داس
بنام
این سی پیکولڈو

مذکور خلاف اوسکے کمیشن جاری ہونے کے قبل جائداد کے عمل میں آیا تجویز بحق مدعیان صادر کیگئی اور مدعا علیہم کو نالسعت داخل کرنے کی اجازت دی گئی اگر عدالت کی یہ رائے ہو کہ وے بروئے دفعہ ۴۸ - اسٹیٹیوٹ سنہ ۶ جلوس جارج چہارم باب ۱۶ محفوظ ہیں جسمین یہ حکم ہے کہ جملہ معاملات جو منجانب اور بساتھہ کسی دیوالیہ کے نیک نیتی سے تاریخ اور اجراے کمیشن سے دو ماہ سے زیادہ عرصہ پیشتر کئے جائیں باوجود کسی فعل ماقبل دیوالہ کے جو وہ کرے جائز ہونے چاہئیں سو نتیجہ حکم اظہار وجہ حاصل کیا گیا اور مقدمہ واسطے سماعت کے پیش ہوا اثناے بحث مین ایلڈرسن صاحب جج نے سرجینٹ اسپنکی صاحب سے یہ سوال کیا کہ کیا انتقال کل جائداد تاجر کا مجہا و فعہ جائز دو ماہ قبل فعل دیوالہ کے جائز ہوگا جس سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ سوال مذکور کا نفی میں جواب ملنا چاہئے -

تجویز عدالت کو ٹنڈال صاحب چیف جسٹس نے صادر کیا جنہوں نے اوسکے اثنا میں یہ فرمایا از روے دفعہ ۳ کے کوئی ہبہ یا حوالگی یا انتقال فریبی کرنا کسی جز و مال و اسباب تاجر کا بہ منشاء ہضم کر دینے یا معرض توقف میں ڈالنے مطالبات دائنان کے اولاً فعل دیوالہ کا قرار دیا جاتا ہے کیونکہ اوسکے جز و مال کے ایسے انتقال فریبی کا نتیجہ از روے اسٹیٹیوٹ بابت سابقہ کے دیوالہ نہیں ہوتا ہے بجز اسکے کہ وہ عطیہ یا انتقال بذریعہ دستاویز کے ہو پس جبکہ اسٹیٹیوٹ حال کی رو سے وہی معاملہ متنازعہ اہم فعل دیوالہ کا قرار دیا گیا ہے تو ہماری رائے میں اس تجویز کی تعبیر صحیح دفعہ ۸۶ کی نہیں ہو سکتی ہے کہ از روے نتیجہ اس خاص فعل دیوالہ کا از روے ضمن مذکور کے فی نفسہ جائز و محفوظ کیا جائے - اگر وقفہ دو ماہ سے حفاظت اس فعل دیوالہ کی تصور کیجاتی ہے تو کوئی وجہ اس امر کی بیان نہیں کیجا سکتی کہ وہی قاعدہ بغیر کا انتقال فریبی مال سے جو بذریعہ دستاویز کے کیا جاوے کیوں متعلق نہ کیا جاوے جبکہ ایسا انتقال بادائے قرضہ بہ نیک نیتی کے کیا جاوے کیونکہ ایسا انتقال فریبی از روے اوسی دفعہ سوم کے فعل دیوالہ کا قرار دیا جاتا ہے - اگر یہ تسلیم کیا جانا چاہئے کہ فعل دیوالہ متذکرہ آخر ایسا ہے جسمین کوئی قید میعاد کی نہیں ہے مقدمات منفصلہ حسب ایکٹ ہائے دیوالہ اقوام انگلستان (مثلاً مقدمات ڈیویز بنام الکاکس (۱) و آرنل بنام بین (۲) و ٹامسن بنام جیکسن (۳) و ہنس بنام ٹاؤنسے (۴) سے ہمکو ہدایت معتبر حاصل نہیں ہوتی ہے کیونکہ ایکٹ دیوالیہ ہند میں قانون دیوالہ و نیز قانون انسداد ٹیسی داخل ہے -

(۱) (سنہ ۱۸۱۳ع) رپورٹ کلاپٹن جیمین و راسکو صاحبان جلد ۲ صفحہ ۴۷۱ -

(۲) (سنہ ۱۸۲۳ع) رپورٹ بنگھم صاحب جلد ۱ صفحہ ۸۰ - (۳) (سنہ ۱۸۴۰ع) رپورٹ اڈالفس و ایلس صاحبان جلد ۱ صفحہ ۶۹۰ -

(۴) (سنہ ۱۸۲۴ع) رپورٹ ڈیننگ و کرینچر صاحبان جلد ۳ صفحہ ۴۱ -

سنہ ۱۹۰۶ء

منموہن داس بنام این سی میکلوڈ

علیٰ ہذا القیاس ہمکو اپنی تحقیقات حال مین مقدمہ دہن جی بہائی خورشید جی رتنا گر (۱) سے مدد نہین ملتی ہے کیونکہ مقدمہ مذکور تنہا بربناے دفعہ ۴۴ ایکٹ دیوالیہ ہند کے فیصل ہوا تہا۔ مزید بران مقدمہ مذکور مین برطبق درخواست خود دیوالیہ کے تجویز کی گئی تہی پس فرق یہ ہے (اوسکی وقعت کچہ ہی ہو) کہ انتقال سے مثل مقدمہ ہذا کے فعل دیوالہ قایم نہین ہوا جسپر تجویز مذکور مبنی تہی۔

پس اگر جیسی کہ مین تجویز کرتا ہون دفعہ ۴۴ ہمارے ستداہ نہین ہے تو کیا کوئی معقول وجہ ہے کہ ہم انتقال مذکور کو بمقابلہ افیشل الینی کے کیون کالعدم تصور نہ کرین ظاہرا فیصلجات انگلستان کی رو سے یہ معاملہ لازمی تصور کیا گیا ہے کہ انتقال منجانب تاجر اوسکی جایداد کا فعل دیوالہ و نیز کالعدم ہے۔ یہ ہر دو نتایج ظاہرا بلا تفریق کے شامل تصور کئے گئے۔ مقدمات ایکہارٹ بنام ولسن (۲) وبکٹر فرد وینسلی (۳) واوڈہاوس بنام مرے (۴) ملاحظہ طلب۔ لیکن لعدہٗ یہ ذہن نشین رکہنا چاہئے کہ جب قرضدار انگلستان مین برطبق درخواست واتن کے دیوالیہ تجویز کیا گیا ہو اوسکا دیوالہ فعل دیوالہ گذشتہ سے متعلق تہا مگر حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ دیوالیہ ہند کے سپردگی جایداد دیوالیہ محض ادخال درخواست اور نہ فعل دیوالہ سے اثر پذیر ہوتی ہے لہذا یہ امر قابل لحاظ ہے کہ آیا یہ امر معاملہ غور طلب پر سے متعلق ہے۔ واضح ہو کہ مقدمہ جونس بنام ہاربرد (۵) مین یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا انتقال منجانب تاجر اوسکی کل جایداد کا بحق اوسکے دائن کے دیوالہ یا بعد از جہت سے کالعدم ہوگیا۔ تجویز برطبق درخواست خود دائن کے کی گئی تہی۔ بلیکبرن صاحب جسٹس نے بوقت صدور تجویز کے یہ فرمایا "پس ہمکو یہ معاملہ بطور ایک فعل دیوالہ کے تصور کرنا چاہئے اور اگر مقدمہ ہذا مین دیوالہ برطبق درخواست دائن کے ہوا ہوتا تاکہ استحقاق منتقل الیہم فعل دیوالہ زمانہ گذشتہ سے متعلق ہوتا تو بلاشبہ مدعا علیہ مستحق تجویز کا ہوتا۔ مگر بوجہ ہونے برطبق درخواست خود تاجر کے کوئی تعلق زمانہ گذشتہ نہین ہو سکتا ہے"۔ بالآخر ۷۷۷ عدالت نے یہ تجویز کی کہ بعدم موجودگی فریب واقعی کے دستاویز مذکور کالعدم نہین ہو سکتی۔ یہ صحیح ہے کہ ظاہرا بلیکبرن صاحب جسٹس نے یہ خیال کیا ہے کہ استحقاق ناجوازی تعلق گذشتہ سے پیدا ہوا

(۱) (سنہ ۱۸۸۳ء) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۰۳۔

(۲) (سنہ ۱۸۹۹ء) ٹہسم رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۴۰۔

(۳) (سنہ ۱۸۶۳ء) رپورٹ ڈی جیکس جونس واسمتہ صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۸۲۔

(۴) (سنہ ۱۸۶۶ء) لا رپورٹ کوینس بنچ جلد ۲ صفحہ ۶۳۹۔

(۵) (سنہ ۱۸۷۱ء) لا رپورٹ کوینس بنچ جلد ۶ صفحہ ۷۷۔

سنہ ۱۹۰۲ع
سنموہن داس
بنام
این سی بیکلوڈ

مگر مقدمہ مذکور مقدمہ ہذا سے باعتبار اس امر اہم کے مختلف ہے کہ بمقدمہ ہذا بہتا ویز اعتراض ہی فعل دیوالہ ہے جسپر تجویز مبنی تہی - اس فیصلہ کے شناختہ اوس راے کا مقابلہ کرنا چاہئے جو بارہا بیان کی گئی ہے یعنی یہ کہ انتقال بجانب تاجر اوسکی کل جایداد کا اس وجہ سے باطل ہو جاتا ہے کہ وہ خلاف منشاے قوانین دیوالہ کے ہے اور محض بدینوجہ کالعدم نہین ہے کہ استحقاق منتقل الیہ بوجہ تعلق گذشتہ کے غالب ہے -

اس سلسلہ مین یہ معلوم کرنا مفید ہے کہ ایکسچیکر چیمبر نے کسیقدر اس مشکل کو بمقدمہ مارکس بنام فیلڈ مین (۱) کس طرح تجویز کیا - مقدمہ مذکور مین امر جسپر بحث کی گئی یہ تہا کہ آیا انتقال بلحاظ ایسے حالات کے جنسے وہ ترجیح فریبی ہوگیا ایسی صورت مین ناجائز ہو سکتا ہے کہ بوجہ دیوالیہ قرار دیے جانے بر طبق درخواست خود قرضدار کے استحقاق منتقل الیہ کا ترجیح فریبی زمانہ گذشتہ سے متعلق نہین ہوا کیلی صاحب چیف بیرن نے بوقت صدور تجویز یہ فرمایا "اگر کوئی شخص ایسے وقت جبکہ دیوالا اوسکے مد نظر ہو مال یا روپیہ ایسے داین کو جسکو وہ فایدہ پہونچانا چاہتا ہو حوالہ کرے تو وہ معاملہ باہم فریقین کے بالکل جائز ہے لیکن اگر دیوالہ ناگہان واقع ہوا اور خلاف انتقال کنندہ یا واہب کے تجویز ہو تو بروے کسی حکم صریح مندرجہ قوانین دیوالہ کے نہین بلکہ خلاف منشاے واصول قوانین مذکور کے وہ بمقابلہ منتقل الیہم کے ترجیح فریبی و ناجائز ہے" یہ میری دانست مین بمنزلہ تسلیم اس راے کے ہے کہ تعلق گذشتہ بہ واسطے ناجوازی معاملہ کے جو خود فعل دیوالہ ہے ضروری نہین ہے -

مگر جہانتک کہ ہمکو تعلق ہے معاملہ بوجہ توضیح قانون نسبت اس امر کے بمقدمہ محولہ بالا کھو کوات سیو بنام اوی بنک ہوات (۲) خارج از بحث ہوگیا ہے - واقعات مقدمہ مذکور کے جہانتک کہ وے نسبت امر ہذا کے اہم ہین یہ ہین - کوٹھی پنتھانگ و فرینڈس کی سنہ ۱۸۹۶ع مین بمقام رنگون بحیثیت تجار عام تجارت کرتی تہی اور قبل ۴ - مارچ سنہ مذکور کے کوٹھی چین ہو کمپنی کی جو رنگون مین تاجر ہین اونکی قرضخواہ بقدر مبلغ ...ے ... کے ہو گئی - رہننامہ تاریخ مذکور مین جو پنتھانگ اینڈ فرینڈس نے بحق چین ہو اور کمپنی کے تحریر کیا تہا یہ تحریر تہا کہ مرتہنان مواخذہ دار راہنان کے بربناے رقعہ جات و ہنڈیات و دیگر کفالت نامجات کے تہے اور اونکو بعد ازان اوسی طریق سے بعد ہو جانے اطمینان بطریق پیشگی یا بعد کے روپیہ قرض دینے کا اقرار کیا" اوسمین یہ بہی تحریر تہا کہ مرتہنان نے راہنان کا بقدر ۷۷۸

(۱) (سنہ ۱۸۷۰ع) لا رپورٹ کوئنس بنچ جلد ۵ صفحہ ۷۰۴ -
(۲) (سنہ ۱۸۹۲ع) لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۴ -

سنہ ۱۹۰۲ء

منموہن داس بنام این سی میکلوڈ

ایک لاکھ روپیہ کے نسبت اوس روپیہ کے اطمینان کرنے کا اقرار کیا تھا جسکے ادا کرنے کے لئے یا جنکی نسبت اوسنے بابت اون دستاویزات کے جو تحریر ہو چکی ہوں اور بابت اونکے جو دستے تحریر کرین کہا جاوے یا وسے مواخذہ دار ہوں۔ بعدہ در اصل کل جایداد کوٹھی کی منتقل کی گئی اور استحقاق قبضہ دیا گیا۔ بعد ازان شرکاے کارخانہ شرکت مین تبدل ہوا ۱۱۔ ستمبر ۱۸۹۵ء کو جین ہوا اور کمپنی نے بنام شرکاے پتھانگ اینڈ فرینڈس کے نالش دائر کی اور قبضہ جایداد و حکم امتناعی کا دعوی کیا ۱۷۔ دسمبر کو کوٹھی پتھانگ اینڈ فرینڈس کی بر طبق اونکی اس درخواست مدخلہ عدالت ریکارڈر کے بصیغہ اختیار سماعت دیوالہ کے دیوالیہ تجویز کی گئی کہ بعد تعمیل احکام اسٹیٹوٹ متعلقہ مدیونان دیوالیہ ہند (اسٹیٹوٹ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) کے وسے اوس سے مستفید ہوں۔ بعدہ آفیشل اسینی مدعا علیہ بنایا گیا اور اوسنے یہ حجت کی کہ رہن علاوہ مدعیان بمقابلہ دیگر دائنان کے ناجائز ہے ریکارڈر نے اسوجہ سے نالش ڈسمس کی کہ رہن نامہ مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۵ء بمقابلہ عام گروہ دائنان اور افیشل اسینی کے کالعدم ہے بنا راضی اس فیصلہ کے بعدالت پریوی کونسل اپیل کیا گیا۔ لارڈ ہابہاوس صاحب نے بوقت صدور تجویز حکام عالیمقام کے یہ فرمایا۔

مقدمہ ہذا مین صرف یہ حجت ہے کہ آیا رہننامہ مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۵ء با قواعدہ یا حسب ترمیم ۱۸۔ مئی ۱۸۹۵ء بمقابلہ منتقل الیہ راہنان بصیغہ دیوالہ کے جائز ہے۔ ایسی صورت مین لفظ "فریبی" کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے گو لفظ مذکور بوجہ نامناسب استعمال عبارت مذکورہ کے عدالت ہاے ایکوٹی مین اون معاملات سے متعلق کیا گیا ہے جو بلحاظ نوعیت کلیتاً بد دیانتی کے نہین ہین بلکہ صرف اسوجہ سے ایسے ہین کہ قانوناً ردا نہین ہین مقدمہ ہذا مین شروع سے آخر تک کسی بدنیتی کا ہونا بیان نہین کیا گیا ہے۔ بحث صرف نسبت اوسکے جواز قانونی کے ہے۔

مشہور قاعدہ قانون کا یہ ہے کہ اگر کوئی تاجر اپنی کل جایداد بجز بذریعہ کسی واقعی اداے زر معہود کے یا کسی واقعی وعدہ اداے زر کے بزمانہ آیندہ منتقل کرے تو وہ فعل دیوالہ ہے اور بمقابلہ دائنان اور منتقل الیہ کے محض بدینوجہ کالعدم ہے کہ کوئی شے باقی نہین رہتی ہے جس سے کاروبار کیا جاوے حالانکہ اگر اوسکی مدد در اصل کیجاوے تو کاروبار ۷۷۹
کرنے کے لئے کچھ شے باقی رہجاتی ہے۔

گو بالآخر حکام عالیمقام نے یہ فرمایا کہ اقرارنامہ مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۵ء ایک وثیقہ قانونی و جائز تھا مگر تشریح قاعدہ قانونی مندرجہ اوس فقرہ کو جسکا مین نے حوالہ دیا ہے محض بطور اظہار راے کے جسکو ہم نظر انداز کر سکتے ہین ہمارا تصور کرنا صحیح نہوگا گو یہ ممکن ہے کہ کوئی حوالہ صحیح مقدمہ جو قبل تمام تحریر ...

(۱) (۱۸۹۸ء) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۲ صفحہ ۷۷۔

سنہ ۱۹۰۲ع
منموہن داس بنام ایس سی میکلوڈ

یا اس امر کا نہ دیا گیا ہو کہ بسبب ایکٹ دیوالیہ ہند کے استحقاق صرف متعلق زمانہ گذشتہ درخواست کے ہوتا ہے زیادہ خصوصیت کے ساتھ اوسوقت جب بہر حال منجملہ مقدمات انگلستان کے بعض مین اس رائے کی سند ہو کہ قطع نظر تعلق زمانہ گذشتہ کے انتقال منجانب تاجر اوسکی کل جایداد کا عنقریب بوقت اوسکے دیوالہ کے کالعدم ہوتا ہے۔ مزید بران یہ خیال رکھنا چاہیے کہ یہ محض اظہار رائے نہین تہا وہ ایک امر مقدم تجویز مین تہا اور بوجہ تسلیم قاعدہ قانونی مذکور کے وہ مباحثہ کرنا جو واقع ہوا لازم آیا۔ مین نے اپنی تجویز کے جزو ابتدائی مین اس فیصلہ کا بطور سند اس رائے کے حوالہ دیا ہے کہ اختیار ناجوازی تابع احکام دفعہ ۴۴ کے نہین ہے اور مین اپنی وجہ ایسا کرنیکی بیان کرتا ہون۔ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو اوس وقفہ سے جو مابین تاریخ رہن کے جسپر مقدمہ مذکور مین اعتراض کیا گیا اور تاریخ درخواست دیوالیہ کے ہوا رہن مذکور کے کالعدم قرار دلانے کی کوشش کا جواب صریح حاصل ہوتا۔

پس مین یہ تجویز کرتا ہون کہ انتقال بمقدمہ ہذا صرف فعل دیوالہ کا نہین بلکہ بمقابلہ افیشل اسینی کے کالعدم بہی ہے۔ اس اعتراض مین کہ ذیلعلم کمشنر نے افیشل اسینی کو نالش نمبری پر نہ چہوڑنے مین غلطی کی مباحثہ طول طویل کی ضرورت نہین ہے حسب دفعہ ۴۶ ایکٹ مذکور کے کارروائی کرنا داخل اوسکے اختیار تمیزی کے تہا اور چونکہ وہ بحث جو اس رائے سے جو حاکم موصوف نے قایم کی لازم آئی مطلقاً ایک امر قانونی پر منحصر تہی لہذا مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ حاکم موصوف نے اپنے اختیار تمیزی کو بیجا طور پر استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ میری رائے مین حکم حاکم موصوف کا مع خرچہ کے بحال رہنا چاہیے۔

اسٹارلنگ صاحب جسٹس۔ اس معاملہ مین عدالت ہذا یہ تجویز کر چکی ہے کہ منجانب کسی شخص کے انتقال اوسکی کل جایداد کا واسطے فائدہ اوسکے دائنان کے فعل دیوالہ ہے۔
۷۸۰ اب عدالت ہذا کے روبرو یہ امر پہر اس تجویز کے لئے پیش ہوا ہے کہ آیا افیشل اسینی امناکو جو بروے انتقال کے مقرر ہوئے ہین یہ حکم دیئے جانے کا مستحق ہے کہ اوسکو جایداد مندرجہ دستاویز انتقال حوالہ کر دین تاکہ وہ اوسکو مطابق قانون دیوالیہ کے مابین دائنان دیوالیہ کے تقسیم کر دے۔

سنہ ۱۸۹۰ع مین مقدمہ ایلڈرسن بنام ٹیمپل (۱) مین یہ تجویز کی گئی تہی کہ "جملہ افعال بغرض

(۱) (سنہ ۱۸۹۹ع) رپورٹ برو صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۳۳ بصفحہ ۲۴۲۔

سنہ ۱۹۰۲ء

منوہر داس بنام این سی میکلوڈ

فریب دہی دائنان یا قوانین عام ملک کے کالعدم ہین اور اگر نوعیت فعل کی انتقال یا عطیہ ہو تو وہ صرف کالعدم ہی نہین بلکہ فعل دیوالہ کا ہے ۱۸۳۴ء مین بمقدمہ ہارمن بنام فشر (۱) یہ تجویز ہوئی تہی کہ اگر اس قسم کا کوئی فعل بذریعہ دستاویز کے کیا جائے تو وہ صرف کالعدم ہی نہین بلکہ تاریخ دستاویز سے بنفسہ فعل دیوالہ کا ہے - اگر بلا دستاویز کے (کیا جائے) تو وہ نسبت اون اشخاص کے جنکی اوس سے حق تلفی ہوتی ہے کالعدم ہے ۱۷۹۹ء مین بمقدمہ اکہارٹ بنام ولسن (۲) یہ تجویز کی گئی تہی کہ ایسی دستاویز بمقابلہ اون دائنان کے جنہون نے اتفاق رائے نہین کیا صرف فریبی و کالعدم ہی نہین تہی بلکہ فعل دیوالہ کا تہا ۱۸۶۲ء مین یہ تجویز کی گئی تہی کہ ایسی دستاویز کی تائید نہین ہو سکتی ہے مقدمہ یکطرفہ وینسلی (۳) ملاحظہ طلب ہے چونکہ عدالت ہائے قانون و ایکوئٹی مین ایکسو برس تک ایسے ہی یکسان فیصلجات ہوئے ہین لہذا ۱۸۲۶ء مین ایکٹ دیوالہ (اسٹیٹیوٹ سنہ ۶ جلوس جارج چہارم باب ۱۶) وضع کیا گیا تہا - منجملہ افعال دیوالہ کے جو زیادہ تر اونہین الفاظ مین جیسے دفعہ ۹ ایکٹ متعلقہ ہند کے ہین بیان کئے گئے ہین انتقالات فریبی ہین جنہین حسب نظائر عدالتون کے وہ انتقالات بہی شامل تہے - جو واسطے فائدہ جملہ دائنان کے ہون - بعدہ ایکٹ مذکور مین یہ حکم ہے کہ ایسی دستاویزات انتقال اگر کسی خاص طریقہ سے تحریر اور مشتہر کیجائین افعال دیوالہ کے نہ ہون بجز اسکے بعد تحریر اندر ۶ ماہ کے کمشنر دیوالہ پر نالش کیجاے لہذا ایسی جملہ دستاویزات انتقال جو اس طرح پر تحریر و مشتہر نہ کیجائین اور جملہ انتقالات اگر کمیشن دیوالہ اندر ۶ ماہ کے جاری کیا جائے اوس قانون عام مین داخل نہین تہے جو اوسوقت رائج تہا - جبکہ ایکٹ مذکور نافذ تہا تو پہلا ایکٹ دیوالہ ہند (اسٹیٹوٹ سنہ ۹ جلوس جارج چہارم باب ۷۳) زیادہ تر اونہین الفاظ مین جیسا کہ ایکٹ حال ہے نافذ ہوا لیکن اوسمین کوئی ایسی دفعہ نہین ہے جسکی رو سے ایسے انتقالات جو دیوالیا اپنی کل جائداد کے واسطے فائدہ دائنان کے کرے بعض حالات مین جائز قرار دئے گئے ہون اور نہ ایکٹ حال مین ایسی کوئی دفعہ ہے لہذا میری یہ رائے ہے کہ حسب نظائر عدالت ہائے انگلستان کے ۷۷۱
جنکا ابہی حوالہ دیا گیا ہے ایسا انتقال ہر صورت مین بروے قانون کے کالعدم و فریبی ہے -

(۱) (۱۸۳۴ء) رپورٹ کوپر صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ -

(۲) (۱۷۹۹ء) ٹرم رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۴۰ -

(۳) (۱۸۶۲ء) رپورٹ ڈی جیکس جونس واسمتہ صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ -

سنہ ۱۹۰۲ء
منموہن داس
بنام
این سی میکلوڈ

اندرین حالات میری یہ راے ہے کہ جب کوئی داین جس نے دستاویز پر دستخط نہ کئے ہون مقر دستاویز مذکور کو دیوالیہ تجویز کرائے تو افیشل الینی جایداد مندرجہ مذکور پر بطور جایداد دیوالیہ کے قابض ہونے کا مستحق ہے کیونکہ دستاویز یا انتقال کے کالعدم ہونے کی وجہ سے جایداد مندرجہ دستاویز مذکور بمقابلہ افیشل الینی کے جو قایم مقام داینان غیر رضامند کا ہوتا ہے جایداد دیوالیہ کی بدستور قایم رہتی ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے دفعہ ۲۴ ایکٹ دیوالیہ ہند پر استدلال کیا اور اوس سے یہ بحث کی کہ دستاویز قسم متنازعہ کا برضا و رغبت و بلا دباؤ کے تحریر ہونا ضرور ہے تاکہ وہ بمقابلہ افیشل الینی کے کالعدم ہو۔ مگر دفعہ مذکور مین صرف دستاویزات برضا و رغبت کا ذکر ہے جو بنفسہٖ جایز ہین اگر قبل دیوالہ کے میعاد ۲ ماہ کے بعد تحریر کی جائین مگر جو اسوجہ سے قابل قایم رہنے کے نہون کہ وہ اندر میعاد مذکور کے تحریر کی گئین۔ میری راے مین اوس سے اون وثایق سے کچھ تعلق نہین ہے (خواہ وہ برضا و رغبت ہون یا بنوع دیگر) جو بوقت تکملہ خود فریبی کالعدم ہین اور جنکا عدالتہاے نے فریب کالعدم ہونا قرار دیا ہے۔ مقدمہ رتناگر (۱) مین کونسل یا عدالت نے کچھ ذکر اسکا نہین کیا کہ کوئی انتقال جو واسطے فائدہ داینان کے کیا جاے بنفسہٖ فریبی ہے۔ صرف اسی امر کی نسبت بحث کی گئی کہ آیا وہ حسب دفعہ ۲۴ ایکٹ دیوالیہ کے فریبی تھا اور اوس سے یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا وہ انتقال برضا و رغبت تھا جسکا عدالت نے نفی مین فیصلہ کیا۔ لہذا وہ فیصلہ بحث حال سے متعلق نہین ہے۔

لہذا میری یہ راے ہے کہ حکم صاحب کمشنر صیغہ دیوالہ کا بحال رہنا چاہیئے۔

اپیل ڈسمس کیا گیا

اٹرنیان منجانب اُمنا۔ آردشیر وہرمزجی و دنشاد کمپنی۔

اٹرنیان منجانب افیشل الینی۔ مسٹران مالوی وہیرالال و مودی۔

---

(۱) دسمبر ۱۸۷۳ء رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس ... صاحب چیف جسٹس و اسٹن صاحب جسٹس

۱۰ اگست ۱۸۹۷ء

صفحہ کتاب انگریزی ۷۸۲

بائی ہیم کنور (ابتدا مدعیہ) سایلہ بنام معصوم علی (ابتداً مدعا علیہ) فریق مخالف

ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعات ۵ و ۱۹۔ اقرار جو بعد انقضاے میعاد کے لیکن بزمانہ تعطیل جبکہ حق نالش حسب احکام دفعہ ۵۔ ایکٹ میعاد سماعت کے ہنوز قایم ہو کیا جاے۔

مدعی نے یہ نالش سنہ ۱۹۰۰ء مین واسطے دلاپانے روپیہ کے جو از روے دستاویز مورخہ ۱۶۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء کے واجب تھا دایر کی اوس نے ایک اقرار نامہ پر جو مدعا علیہ نے اوسکے حق مین ۲۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء کو تحریر کیا تھا یہ استدلال کیا کہ وہ حافظ میعاد ہے اور یہ حجت کی کہ گو اقرار نامہ مذکور تاریخ تحریر دستاویز سے بعد انقضاے تین سال کے تحریر کیا گیا تھا تاہم وہ بطور اقرار نامہ کے موثر ہے کیونکہ اوسوقت جبکہ وہ تحریر کیا گیا یعنی ۲۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء کو اوسکو حسب دفعہ ۵۔ ایکٹ میعاد سماعت کے حق ارجاع نالش کا بابت قرضہ کے اسوجہ سے حاصل تھا کہ عدالتین اسوقت بوجہ تعطیل ماہ اکتوبر کے بند تھین اور جبکہ تاریخ دستاویز سے میعاد تین سال کی منقضی ہوئی بند ہو چکی تھین۔

تجویز ہوئی کہ نالش مین تمادی عارض ہے کیونکہ اقرار نامہ بعد انقضاے تین سال کے تحریر کیا گیا تھا گو ممکن ہے کہ حق ارجاع نالش بتاریخ اقرار نامہ بوجہ واقع ہونے تعطیل کے حسب دفعہ ۵۔ ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) کے باقی ہو۔

درخواست بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی حسب دفعہ ۲۵۔ ایکٹ عدالتہاے مطالبات خفیفہ مفصلات نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء بنار اضی فیصلہ راؤ بہادر لال شنکر اوماشنکر جج عدالت مطالبات خفیفہ مقام احمد آباد۔

نالش واسطے دلاپانے مالہ کے جو بربناے تمسک زر نقد نوشتہ مدعا علیہ مورخہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء کے واجب تھا۔

یہ نالش سنہ ۱۹۰۰ء مین دائر کی گئی اور مدعی نے یہ حجت کی کہ نالش مین تمادی عارض نہین ہے

✱ درخواست نمبر ۱۶۸ سنہ ۱۹۰۱ء بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی

سنہ ۱۹۰۳ء

بائی ہیم کنور بنام معصوم علی

کیونکہ مدعا علیہ نے اقرارنامہ بابت زر واجب کے مورخہ ۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء لکھدیا تھا اور یہ نالش تاریخ اقرارنامہ مذکور سے اندر تین سال کے دائر کی گئی تھی -

اقرارنامہ حسب ذیل ہے -

مبلغ ۵ بالعدہ کارتک سدی تیج پنجشنبہ - یہ کھاتہ بایفاے (انکال) دستاویز مورخہ ۱۶ - اکتوبر کے مطابق کنوار بدی دوئج سمبت ۱۹۵۰ سہ شنبہ کے تحریر کیا جاتا ہے - دستخط سید معصوم علی بقلم خود -

۷۸۳ نسبت اقرارنامہ کے جو یہ واضح ہوگا کہ تاریخ دستاویز سے اندر تین سال کے تحریر نہین کیا گیا تہا مدعی نے یہ حجت کی کہ وہ با ایں ہمہ اثر پذیر ہے کیونکہ اوس تاریخ کو جبکہ وہ تحریر کیا گیا تہا اوسکو حق ارجاع نالش حسب دفعہ ۵ - ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) کے ہنوز حاصل تہا کیونکہ کچہریان اوسوقت بوجہ تعطیل کے بند تہین -

عدالت ماتحت نے نالش بوجہ عارض ہونے تمادی کے بدین تجویز ڈسمس کی کہ چونکہ اقرارنامہ تاریخ دستاویز سے تین سال کے اندر تحریر نہین کیا گیا تہا لہذا وہ اثر پذیر نہین ہے

مدعی نے بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی ہائی کورٹ کے حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ عدالتہاے خفیفہ متعلقہ مقدمات نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء کے درخواست واسطے منسوخی ڈگری عدالت ماتحت کے پیش کی - اوسنے حکم اظہار وجہ حاصل کیا -

ترینکم لال آر دیسائی منجانب مدعی بتائید حکم اظہار وجہ - ہم یہ عرض کرتے ہین کہ نالش مین تمادی عارض نہین ہے - اقرارنامہ مورخہ ۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء مدعا علیہ نے اوسوقت تحریر کیا تہا جب مدعی کو حق ارجاع نالش بابت قرضہ کے حاصل تہا - دفعات ۵ و ۱۹ - ایکٹ معیاد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) کو ایکساتھ پڑہنا چاہیے - دفعہ ۴ مین یہ حکم ہے کہ ضمیمہ ۲ ایکٹ مذکور تابع احکام دفعات ۵ لغایت ۲۵ کے ہے - مقدمہ پنڈہاری ناتھ بنام شنکر (۱) متعلق ہے -

للو بہائی اے شاہ نے منجانب مدعا علیہ کے وجہ ظاہر کی -

جنکنس صاحب چیف جسٹس - مدعی نے یہ نالش بربناے دستاویز مورخہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء کے دائر کی ہے اور یہ عیان ہے کہ عارضہ تمادی متعلق ہوگا بجز اسکے کہ دستاویز مورخہ ۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۵ء یا تو بطور اقرارنامہ حسب دفعہ ۱۹ - ایکٹ میعاد سماعت یا بطور وعدہ حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ معاہدہ کے موید ہو سکے - اب ہم فوراً یہ کہہ سکتے ہین کہ ہماری راے مین یہ دستاویز وعدہ نہین ہے - وہ اقرار ہے - لہذا صورت معاملہ محدود ہوکر اسقدر رہجاتی ہے

(۱) (سنہ ۱۹۰۱ء) بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۵۴

۱۹۰۲ء

بائی ہیم کنور بنام معصوم علی ۷۸۴

کیا اقرار نامہ جو ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو تحریر کیا گیا قرضہ کے قایم رکھنے کے لئے جو ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو لیا گیا بعدم موجودگی کسی وصول یا اقرار درمیانی کے کافی ہے تاریخون سے یہ ظاہر ہے کہ اقرار نامہ بعد تاریخ دستاویز کے تین سال سے زیادہ عرصہ کا ہے مگر یہ بیان کیا گیا ہے کہ عدالت جسکو اختیار سماعت نالش زر نقد کا حاصل تہا ۱۳ ۔ اکتوبر سے ۲۸ ۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء تک بند تہی ۔ دلیل یہ ہے کہ چونکہ حسب دفعہ ۵ ۔ ایکٹ میعاد سماعت کے مدعی کو حق ارجاع نالش ۲۹ ۔ اکتوبر کو حاصل تہا لہذا حق ارجاع نالش بوقت تحریر کئے جانے اقرار نامہ کے ہنوز باقی تہا لیکن دفعہ ۱۹ ۔ ایکٹ میعاد سماعت مین حکم ہے کہ اقرار نامہ قبل انقضاے میعاد معینہ نالش کے تحریر ہونا چاہئے ۔ میعاد مذکور بروے ضمیمہ ۲ ۔ ایکٹ مذکور کے تجویز کیجاتی ہے اور گو مقدمہ ہذا مین حق ارجاع نالش ۲۸ ۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو اس معنی مین قایم ہو کہ نالش بحالات مذکور ۲۹ ۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو رجوع ہوسکتی تہی مگر اوسکی یہ وجہ نہین ہے کہ میعاد سماعت جو واسطے نالش کے معین ہے منقضی نہین ہوئی بلکہ اسوجہ سے کہ باوجود انقضاے میعاد کے حق خاص ارجاع نالش کا حسب احکام دفعہ ۵ کے اوس تاریخ کو حاصل تہا جب عدالت پہر کہلی عدالت ہذا نے مقدمہ پنڈ ہاری ناتہہ بنام شنکر (۱) مین بلاشبہہ یہ فیصل کیا ہے کہ مدعی حسب دفعہ ۱۲ ۔ ایکٹ میعاد سماعت کے جب تک کہ استحقاق اپیل قایم رہے درخواست نقل ڈگری کی دیسکتا ہے اور واسطے غرض مذکور کے اوس روز کو محسوب کرسکتا ہے جس روز عدالت پہر کہلے مگر یہ عیان ہے کہ فیصلہ مقدمہ مذکور مقدمہ ہذا سے بلحاظ حالات صرف قابل امتیاز ہی نہین ہے بلکہ بہ تعمیل ایک قاعدہ ضابطہ مقررہ عدالت ہذا کے صادر ہوا تہا ۔ ہمکو معلوم نہین ہوتا ہے کہ مقدمہ مذکور مین کوئی ایسا امر ہے جو مقدمہ ہذا مین مانع ہمارے یہ تجویز کرنے کا ہو کہ اقرار نامہ قبل انقضاے اوس میعاد کے نہین تحریر کیا گیا تہا جو واسطے نالش کے معین ہے ۔

لہذا حکم اظہار وجہ مع خرچہ کے خارج ہونا چاہئے ۔

حکم اظہار وجہ خارج کیا گیا

---

(۱) (سنہ ۱۹۰۱ء) سلسلہ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۴ ۔

صیغہ نظرثانی فوجداری

باجلاس کرو صاحب جسٹس و بٹی صاحب جسٹس

بمعاملہ بال گنگا دہر تلک ÷

۱۹ - اگست ۱۹۰۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۷۸۵

عملدرآمد - ضابطہ - اجازت استغاثہ - التوائے کارروائیات فوجداری تا فیصلہ نالش دیوانی - ہائی کورٹ - نظرثانی - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) دفعات ۴۳۹ و ۱۹۵ و ۴۷۶

ہائی کورٹ باستعمال اپنے اختیار نظرثانی حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) کے ایسے حکم مین دست اندازی کرنیکی مجاز ہے جو عدالت ماتحت نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) کے باین ہدایت صادر کیا ہو کہ کسی شخص پر بابت جرایم متذکرہ دفعہ مذکور مقدمہ قایم کیا جاے۔

اس مقدمہ مین ہائی کورٹ نے کارروائیات فوجداری جنکی ہدایت عدالت ماتحت نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) کی تہی تا فیصلہ اپیل نالش دیوانی بتعلق جسکے الزامات فوجداری لگائے گئے تھے ملتوی کرنے سے انکار کیا۔

درخواست بغرض التوائے کارروائیات فوجداری خلاف سائل کے تا فیصلہ اپیل نالش دیوانی

سائل بال گنگا دہر تلک وغیرہ نے ایک وصیت نامہ کا پروبیٹ حاصل کیا - بعدہ اوپر عدالت ضلع پونا مین نالش واسطے منسوخی پروبیٹ کے دائر کیگئی اور بعد صدور تجویز کے صاحب جج نے ڈگری مشعر منسوخی پروبیٹ کے صادر کی نیز حاکم موصوف نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) کے حکم مشعر منظوری استغاثہ بمعاملہ سائل کے بابت جرایم متذکرہ دفعات ۱۹۶ و ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے جنکا ارتکاب سائل نے اثنائے نالش منسوخی پروبیٹ مین کیا تہا صادر کیا سائل نے بناراضی ڈگری عدالت ضلع مشعر منسوخی پروبیٹ ہائی کورٹ مین اپیل کیا اور بعدہ ۱۹۰۲ سنہ التوائے کارروائیات فوجداری کے جنکے کرنے کی خلاف سائل اجازت دی گئی تہی تا فیصلہ ہائی کورٹ نسبت اپیل مقدمہ پروبیٹ کے درخواست پیش کی۔

ہائی کورٹ نے ایک حکم اظہار وجہ عطا فرمایا۔

مسٹر برنین (مع ڈی - اے - کہرے) منجانب سائل بتائید حکم اظہار وجہ۔

مسٹر اسکاٹ (ایڈوکیٹ جنرل) (مع گورنمنٹ پلیڈر) منجانب سرکار بغرض اظہار وجہ۔

۷۸۶ کرو صاحب جسٹس - ایڈوکیٹ جنرل جناب گورنمنٹ پلیڈر نے مشورہ دیا ہے خلاف اوس حکم کے وجہ ظاہر کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہین جو کینیڈی صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس

÷ صیغہ نظرثانی فوجداری نمبر ۴۲ سنہ ۱۹۰۲ء

سنہ ۱۹۰۲ء

بمعاملہ بال گنگادھر تلک

نے بغرض التوائے کارروائیات فوجداری والتوائے چندروزہ تا سماعت اپیل دیوانی (انیسویں ۳ سنہ ۱۹۰۲ء) بناراضی حکم نسبت درخواست متفرقہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۱ء حسب ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۹ء صادر کیا تھا مسٹر بویلین و مسٹر ڈی۔ اے کرے۔ بتائید حکم مذکور حاضر ہوئے۔

اول بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ آیا ہائی کورٹ کو اختیار دست اندازی اور ہدایت التوائے کارروائیات کا ہے یا نہین۔ ایڈوکیٹ جنرل نے یہ سند مقدمہ رام پرشاد ہزاری بنام سومترا دیبی (۱) منفصلہ اجلاس کامل یہ بحث کی ہے کہ ہائی کورٹ اپیل بناراضی حکم عدالت مصدورہ حسب دفعہ ۵ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء سماعت نہین کر سکتی۔ اور بحیثیت عدالت نظر ثانی عدالت موصوف حکم مذکور کو اس بناپر منسوخ نہین کر سکتی کہ وہ مطابق واقعات کے جایز نہین ہے کیونکہ عدالت موصوف بحیثیت عدالت نظر ثانی کے کوئی حکم بجز بوجہ غلطی قانونی کے منسوخ نہین کر سکتی۔ سر بارنس پیکاک صاحب نے جنہون نے تجویز عدالت صادر فرمائی تھی بعدہٗ یہ فرمایا۔ "اگر یہ عدالت بحیثیت عدالت اپیل یا نظر ثانی کے اس قسم کا حکم تبدیل یا منسوخ نہین کر سکتی تو مجھکو کوئی اختیار ذاتی عدالت موصوف کا نسبت التوائے کارروائیات کے نہین معلوم ہوتا۔" اس قسم کی رائے جہانتک کہ اختیار منسوخی یا تبدیلی حکم مذکور کو تعلق ہے فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ الہ آباد مین بمقدمہ برکت اللہ خان بنام نبی (۲) قرار پائی تھی یہ مقدمات اوس قانون سے متعلق ہین جو قبل صدور مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ء کے نافذ تھا۔ مزیدبران کونسل ذیعلم نے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رچپایا (۳) پر استدلال کیا ہے جس مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ جب خود عدالت نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے استغاثہ کیا ہو تو عدالت بالاتر کو کوئی اختیار اوسکے منسوخ کرنیکا نہین ہے۔

لیکن فیصلجات زمانہ حال جملہ ہائی کورٹون مین بالاتفاق یہ تجویز ہوئی ہے کہ ہائی کورٹ باستعمال اپنے اختیارات نظر ثانی کے ایسے حکم مین دست اندازی کرنیکی مجاز ہے جو عدالت ماتحت نے حسب ۷۸۷ دفعہ ۴۷۶۔ اس ہدایت سے صادر کیا ہو کہ کسی شخص پر بابت جرایم متذکرہ مذکور کے مقدمہ قایم کیا جاے بمقدمہ کیپو ناتھ بنام گریش چندر (۴) یہ تجویز کی گئی تھی کہ بموجب اون اختیارات کے جو حسب دفعہ ۴۳۵ عطا کئے گئے ہین ہائی کورٹ کو ایسے کسی حکم کے ترمیم یا منسوخ کرنے کا اختیار ہے۔ ہائی کورٹ کو استعمال اپنے اختیارات نظر ثانی مین اختیارات عدالت اپیل عطیہ دفعہ ۴۲۳ حاصل ہین۔

(۱) (سنہ ۱۸۶۶ء) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۴ (رپورٹ متفرقہ) (۲) (سنہ ۱۸۷۵ء) الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۷۰۔
(۳) (سنہ ۱۸۸۸ء) بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹۔ (۴) (سنہ ۱۸۹۹ء) سلسلہ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۳۰۔

سنہ ۱۹۰۲ء

بمعاملہ
بال گنگادہر تلک

اس نظیر کی تقلید بمقدمہ چودہری محمد اظہار الحق بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند (۱) کی گئی تہی جسمین یہ تجویز ہوئی تہی کہ ہائی کورٹ کو ایسے حکم مین دست اندازی کرنے کا اختیار ہے جو عدالت نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے صادر کیا ہو اور یہ تجویز کرنے کا بہی اختیار ہے کہ آیا اختیار تمیزی جو حسب دفعہ مذکور عطا کیا گیا ہے مناسب طور پر استعمال کیا گیا یا نہین۔ اس تجویز کے صادر کرنے مین ریمپنی صاحب جسٹس شریک تہے ایک مقدمہ حال راج کماری دیبی بنام باماسندری دیبی (۲) مین ہائی کورٹ نے ایک حکم اظہار وجہ صادر کیا کہ کیون کارروائیات فوجداری جو حسب احکام دفعہ ۴۷۶ کے شروع کی گئین تافیصلہ نالش دیوانی کے ملتوی نہ کیجائین۔ اس حکم اظہار وجہ کی نسبت روبرو گہوس صاحب جسٹس اور ریمپنی صاحب جسٹس کے بحث کی گئی تہی۔ عدالت نے یہ تجویز کی کہ حکم اظہار وجہ منسوخ ہونا چاہیے۔ ریمپنی صاحب جسٹس کی یہ راے تہی کہ نالش دیوانی کے ختم ہونے کے بعد تک کارروائیات فوجداری کا ملتوی کرنا مناسب نہین ہے اور بہ تقلید فیصلہ اجلاس کامل بمعاملہ رام پرشاد ہزرا (۳) یہ تجویز کی کہ عدالت کو کوئی اختیار یہ ہدایت کرنے کا نہین ہے کہ کارروائیات فوجداری تافیصلہ اپیل دیوانی کے کہ جسمین امر تنقیح طلب کارروائیات فوجداری کا فیصلہ ہونا چاہیے ملتوی رہین گو اگرچہ گہوس صاحب جسٹس نے اس راے سے اتفاق کیا کہ حکم اظہار وجہ منسوخ ہونا چاہیے لیکن اونکو اپنے ہم جلیس ذیعلم سے بلحاظ اوس تبدیلی قانون کے جو ازروے دفعہ ۴۳۹ مجموعہ سنہ ۱۸۸۲ء بابت اختیارات نظر ثانی عدالت کے ہوئی ہے نسبت اختیارات ہائی کورٹ دربارہ دست اندازی حکم استغاثہ مصدرہ حسب دفعہ ۴۷۶ کے اختلاف تہا۔

بمعاملہ درخواست متہراداس (۴) ایکمن صاحب جسٹس نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام رچاپا (۵) سے اختلاف کر کے یہ تجویز کی کہ ہائی کورٹ کو حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ایسے حکم کے جواز کی نسبت غور کرنے کا اختیار ہے جو ظاہرا حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے صادر کیا گیا ہو۔

بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سری نواسالونید و (۶) اجلاس کامل ہائی کورٹ مدراس نے یہ تجویز کی تہی کہ ہائی کورٹ کو بحیثیت عدالت نظر ثانی حسب دفعہ ۴۳۹۔ اختیار منسوخی ایسے حکم کا ہے جو عدالت ماتحت نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیا ہو۔

(۱) (سنہ ۱۸۹۳ء) کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۹۔ (۲) (سنہ ۱۸۹۶ء) کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۱۰۔
(۳) (سنہ ۱۸۶۶ء) بنگال لارپورٹ جلد ۱ ضمیمہ صفحہ ۲۶۔ (۴) (سنہ ۱۸۹۳ء) الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۸۰۔
(۵) (سنہ ۱۸۸۸ء) بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹۔ (۶) (سنہ ۱۸۹۶ء) مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۴۔

سنہ ۱۹۰۱ء
بمعاملہ بال گنگادہر تلک

اب مقدمات بمبئی پر لحاظ کرنا ہے۔ حکام نے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رنچاپا (۱) متذکرہ بالا یہ راے قایم کی تہی کہ ہائیکورٹ کو کوئی اختیار نظرثانی حکم مصدرہ حسب دفعہ ۴۷۶ کا نہین ہے بمعاملہ سری نانا مہاراج (۲) ہائی کورٹ بمبئی نے ایک درخواست کا فیصلہ کیا جو باین غرض تہی کہ کارروائیات فوجداری تا انفصال نالش دیوانی کے ملتوی رہین۔ ہائی کورٹ نے جج ماتحت کے اختیار تمیزی مین دست اندازی کرنے کا حکم صادر کرنے سے انکار کیا۔ لیکن جارڈین صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ عدالت نے بہ تقلید مقدمات ملکہ معظمہ بنام انگہیم (۳) و ملکہ معظمہ بنام سمن (۴) اکثر اس اصول پر عمل کیا ہے کہ کارروائیات فوجداری دوران نالش دیوانی مین جاری نرہنی چاہئیں اور مزید بران یہ فرمایا کہ اونکی راے مین جج ماتحت کو اون اصولون پر جو مقدمات مذکور مین بیان کئے گئے ہین کارروائی آئندہ حسب دفعہ ۴۷۶ مین اور اوس مجسٹریٹ کو جسکے پاس حاکم موصوف ملزم کو بہیجین عمل کرنا چاہئے۔

سب سے حال کی نظیر ہائی کورٹ بمبئی کی مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نوشیروانجی ہے جو غیر رپورٹ شدہ ہے لیکن مسٹر رتن لال رنچہوڑ داس کی کتاب موسومہ "مقدمات فوجداری ہائیکورٹ بمبئی غیر رپورٹ شدہ" مین بصفحہ ۹۵ مطبوع ہے۔ ذیل کے حکام رانادے صاحب جسٹس و فلٹن صاحب جسٹس نے بمقدمہ مذکور یہ تجویز کی تہی کہ ہائی کورٹ کو بصیغہ نظرثانی ایسے حکم کی نسبت تجویز کرنیکا اختیار ہے جو عدالت ماتحت نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری اس ہدایت سے صادر کیا ہو کہ جرم مظہرہ قابل سزا حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند مین تحقیقات کیجاے۔ عدالت ہذا نے اوس مقدمہ مین یہ فرمایا تہا کہ نسبت بحث اختیار سماعت کے متناقض فیصلجات ہوئے ہین اور اونکو منقح کرنا آسان نہین ہے اور عدالت موصوف نے بعد نظرثانی مقدمات کے کلکتہ اور الہ آباد کی ہائی کورٹون کی تقلید کی اور یہ تجویز کی کہ اونکو حسب دفعہ ۴۳۹ کے احکام مصدرہ حسب دفعہ ۴۷۶ کی نظرثانی کرنے کا اوسی حد تک اختیار رہے جو اونکو نسبت احکام مصدرہ حسب دفعہ ۱۹۵ مشعر منظوری استغاثہ بابت خاص جرایم کے حاصل ہے یہ اختیار دست اندازی اس غرض سے استعمال کرنا چاہئے کہ آیا عدالہاے ماتحت نے اختیار تمیزی مناسب طور پر استعمال کیا ہے یا نہین۔

(۱) (سنہ ۱۸۸۸ء) بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹۔ (۲) (سنہ ۱۸۹۲ء) بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۷۲۹۔

(۳) (سنہ ۱۸۴۹ء) رپورٹ کوینس بنچ جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۶ (۴) (سنہ ۱۸۳۷ء) رپورٹ کارنگٹن و پین صاحبان جلد ۸ صفحہ ۵

سنہ ۱۹۰۲ء ۶۸۹
بمعاملہ بال گنگادھر تلک

کل نظائر محولہ بالا کی نظر ثانی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ عدالت ہاے ہائی کورٹ اس رائے سے متفق ہین کہ اختیار نظر ثانی جو حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری عطا کیا گیا ہے اون احکام پر حاوی ہے جو حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیے جائین یہ عیان ہے کہ اب اس امر کی نسبت کوئی تناقض نہین ہے۔

دوسرا امر قابل لحاظ یہ ہے کہ آیا ہائی کورٹ کو یہ اختیار ہے یا نہین کہ کارروائیات فوجداری کو جو بر طبق استغاثہ جرائم حلف دروغی اور بنانے اور استعمال کرنے جھوٹی دستاویزات کے اور پیش کرنے جھوٹا استغاثہ روبرو مجسٹریٹ کے کی گئی ہون تا فیصلہ اپیل کے جو اس عدالت مین بنا راضی حکم مصدرہ بدرخواست نمبر ۱۲ا سنہ ۱۹۰۱ء حسب ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۵ء کے کیا گیا ملتوی کرنے کا حکم صادر کرے۔ درخواست مذکور مین التواے کارروائیات فوجداری تا فیصلہ عدالت جج ماتحت پونا بعدالت درجہ اول بنالش نمبر ۳۵۸ سنہ ۱۹۰۱ء کی بھی استدعا ہے۔ لیکن اخیر استدعا پر مسٹر برینسن نے بالکل اصرار نہین کیا۔ قطع نظر تحریرات جارڈین صاحب جسٹس مندرجہ مقدمہ سری نانا مہاراج (۱) کے ہمکو کوئی سند اس عدالت کے فیصلجات مین نسبت اس امر کے نہین ملی۔ مقدمہ اجلاس کامل کلکتہ مین یعنی مقدمہ رام پرشاد نہر (۲) میکفرسن صاحب جسٹس نے اگرچہ چیف جسٹس صاحب کی رائے سے کلیتاً اتفاق ظاہر کیا یہ فرمایا مین اسقدر اور اضافہ کرنا چاہتا ہون کہ بلحاظ اسکے کہ واضعان قانون نے عدالتون کو یہ اختیار نہین دینا مناسب خیال کیا کہ وہ اون اشخاص پر جو بعض جرائم اونکے روبرو اثناے کارروائیات مین کرین استغاثہ کیے جانے کی ہدایت کرین میری رائے مین یہ قریب قریب بیہودگی ہوگی کہ اگر استغاثہ جسکے لیے اسطرح حکم دیا گیا ہو محض اس وجہ سے ملتوی رکھا جاے کہ بنا راضی اوس ڈگری کے جو اوس نالش مین صادر کی گئی تھی جسکے اثنا مین فعل یا ترک بناے استغاثہ کیا گیا تھا اپیل دائر ہے۔ حال کے مقدمہ راج کماری دیبی بنام باما سندری دیبی (۳) مین رمپینی صاحب جسٹس نے یہ فرمایا۔ چونکہ سائلہ مدعیہ ہے اوسکو نالش دیوانی پر اختیار حاصل ہے وہ حسب خواہش خود کارروائیات نالش کو طول دیسکتی ہے اور اگر پیروی کارروائیات فوجداری کی اوسکے خلاف اوسکی نالش دیوانی کی پیروی پر منحصر رکھی جاوے تو میری رائے مین

(۱) (سنہ ۱۸۹۱ء) بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۷ (۲) (سنہ ۱۸۹۶ء) بنگال لا رپورٹس جلد ہشتم صفحہ ۴۴۴ (۳) (سنہ ۱۸۹۶ء) کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۱۰

سنہ ۱۹۰۶ء
بمعاملہ بال گنگادہر تلک

اسکی بہت کم توقع ہے کہ وہ اس نالش دیوانی کے ختم کرنے مین جلدی کرینگے۔ اندرین حالات مین یہ مناسب نہین خیال کرتا کہ کارروائیات فوجداری نالش دیوانی کے ختم ہونے کے بعد تک ملتوی رکھی جاوین۔ اور گوس صاحب جسٹس نے محض جنکی یہ رائے ہے کہ عدالت ہائی کورٹ کو بلحاظ اون وسیع اختیارات کے جو اوسکو حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری و حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ فرمان شاہی و دفعات ۴۸ و ۴۹ فرمان شاہی حاصل ہین اگر انکو اسکی کافی وجہ ظاہر کیجاوے کارروائیات فوجداری کے ملتوی کرنے کا اختیار ہے یہ فرمایا ہے ساتھ ہی اسکے مین یہ کہنا ضروری سمجھتا ہون کہ جب واضعان قانون نے مجسٹریٹ کو خود اپنی عدالت مین کارروائیات کی ترتیب کا اختیار دیا ہے تو معمولی طور پر اختیار تمیزی مجسٹریٹ پر چھوڑ دینا چاہیے کہ حاکم موصوف نظر بحالات مقدمہ جیسا کہ وہ مناسب اور درست سمجھین کارروائیات کو ملتوی کرین یا نہ کرین۔ حاکم ذیعلم موصوف نے بوقت اظہار رائے نسبت فیصلہ ہائی کورٹ بمقدمہ دیوجی ولد بھوانی (۱) یہ فرمایا۔ مین خود یہ کہنے پر آمادہ نہین ہون کہ بطور عام قاعدہ کے کوئی کارروائی عدالت فوجداری مین تا فیصلہ عدالت دیوانی نسبت اوسی شئے متنازعہ کے ملتوی رہنی چاہیے لیکن میرے خیال مین مین مناسب طور پر کہہ سکتا ہون کہ معمولی طور پر یہ امر قابل پسند نہین ہے کہ اگر فریقین دونون کارروائیون کے دراصل ایک ہی ہون اور استغاثہ روبرو مجسٹریٹ محض استغاثہ خانگی ہو اور امور تنقیح طلب دونون عدالتون مین مراتب اہم مین یکسان ہون تو دونون مقدمے ایک ہی وقت مین جاری رہین۔ اوس مقدمہ مین جو بمعاملہ دیوجی ولد بھوانی (۱) درج رپورٹ ہوا ہے۔ حکام ممدوح نے یہ فرمایا بلاشبہ اس عدالت نے اکثر اس اصول پر عمل کیا ہے کہ کارروائیات فوجداری اوس عرصہ مین جاری نہ رہنا چاہیئین جبکہ نالش دیوانی نسبت اوسی معاملہ کے دائر ہو لیکن ہماری یہ رائے نہین ہے کہ یہ قاعدہ ناقابل تبدیل ہے اور اوسی مقدمہ مین اس عدالت نے دست اندازی کرنے سے انکار کیا۔ دفعہ ۴۷۶ کے الفاظ کو دیکھنے سے یہ بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ وہ اوس مقدمہ مین جو عدالت دیوانی نے اوسکے پاس بھیجا ہو تحقیقات کرے۔ الفاظ تاکیدی ہین۔ اوسپر ویسا مجسٹریٹ مطابق قانون کے عمل کریگا اور اسطرحپر کہ جس طرحپر نالش کے حسب دفعہ ۲۰۰ رجوع اور قلمبند ہونے پر۔

(۱) (سنہ ۱۸۹۲ء) بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۱

سنہ ۱۹۰۲ء

بمعاملہ بال گنگا دھر تلک

اب اس خاص مقدمہ کی روئداد پر لحاظ کیا جاتا ہے۔ بحث یہ ہے کہ آیا کوئی وجہ ظاہر کی گئی ہین یا نہین کہ کیون کاروائیات ملتوی کیجاوین۔ بلاشبہ دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری نہایت وسیع اثر رکھتی ہے اور دفعہ مذکور کی رو سے عدالت کو اختیار ہے کہ کسی عدالت فوجداری ادنی کی کسی مقدمہ کی مسل اس لئے معائنہ کرے کہ اوسکو اطمینان حاصل ہو کہ ویسی عدالت ادنی کا حکم صحیح یا مطابق قانون یا انصاف کے ہے یا نہین۔ یہ حجت نہین کی گئی ہے کہ حکم غلط یا خلاف قانون ہے اور محض وہ وجہ جسکی بنا پر اوسکے قرین انصاف ہونے کی نسبت اعتراض کیا گیا ہے یہ ہے کہ حکم مذکور مین بعض جرائم مظہرہ کی نسبت تحقیقات کرنے کی ہدایت کی گئی جبکہ مدد اصل نالش دیوانی دائر ہے اگر اس قسم کا جرم جیسا کہ بیان کیا گیا ہے عدالت کے روبرو کیا گیا ہو یا تھا۔ یا کارروائی عدالتی مین اوسکی اطلاع مین لایا گیا ہو تو عدالت موصوف مجاز ہے کہ فوراً کارروائی کرے اور یہ امر ہمکو نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واسطے اغراض انصاف اور نیز واسطے مفاد ملزم وجملہ اشخاص متعلقہ کے تحقیقات جسقدر جلد ممکن ہو عمل مین آوے۔ مجسٹریٹ مجاز ہے کہ باستعمال اپنے اختیار تمیزی کے کارروائیات کو تا فیصلہ اپیل دیوانی کے ملتوی کرے بشرطیکہ موصوف الیہ کا یہ خیال ہو کہ ایسا کرنے سے کچھ فائدہ ہوگا بہر صورت یہ مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ بربنائے شہادت کے جو اوسکے روبرو ہو یہ تجویز کرے کہ آیا کوئی جرم کیا گیا ہے یا نہین اور خواہ وہ کوئی نتیجہ اخذ کرے نتیجہ مذکور کسیطرح نالش دیوانی کے فیصلہ پر موثر نہین ہو سکتا اور نہ بخلاف اسکے فیصلہ اپیل دیوانی کا اوسپر قابل پابندی ہوگا۔ ہم آرائے ایکمن صاحب جسٹس مظہرہ بمعاملہ متھرا داس (۱) سے اتفاق کرتے ہین یعنی یہ کہ جب جرائم خلاف عدالت عامہ کا ارتکاب کیا جاوے تو بجائے اسکے کہ عدالتین خانگی اشخاص کو جو اکثر اوس اجازت کو جو اونکو دیجاتی ہے ذاتی عداوت نکالنے کے لئے استعمال کرتے ہین استغاثہ کرنے دین یہ بہتر ہوگا کہ خود عدالتین احکام دفعہ ۴۷۶ سے پورے طور پر فائدہ اوٹھائین۔ لیکن ایسے طریقہ کا اثر بالکل مفقود ہو جائیگا اگر کارروائیات ہمیشہ معرض تعویق ہین تا فیصلہ نالش دیوانی رہنے دیجائین جسمین بیحد طول ہونا ممکن ہے جب تک کہ فیصلہ قطعی برطبق اپیل بحضور پریوی کونسل نہو جاوے۔

ان وجوہ سے ہماری یہ رائے ہے کہ حکم اظہار وجہ منسوخ کیا جانا چاہئے۔

بلحاظ اوس نتیجہ کے جو ہمنے اخذ کیا ہے یعنی یہ کہ کوئی ناجوازی ایسی ثابت نہین کی گئی کہ جس سے کوئی درست امداد بطریق نظر ثانی جائز ہو ہمارے لئے اس امر پر بحث کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا

(۱) (سنہ ۱۸۹۳ء) الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۸۰

حسب دفعہ ۴۳۵ کی رو سے ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ کسی عدالت فوجداری ادنیٰ کے کسی مقدمہ کی مسل ...... اس غرض سے طلب کرے اور اسکا معائنہ کرے کہ اوسکو اس بات کا اطمینان حاصل ہو کہ جو تجویز یا حکم سزا یا اور حکم تحریر یا صادر کیا گیا ہو صحیح یا مطابق قانون یا انصاف کے ہے یا نہیں اور آیا کوئی کارروائی ایسی عدالت ادنیٰ کی مطابق ضابطہ ہوئی ہے یا نہیں یا حسب دفعہ ۴۳۹ جسکی دفعات تحتی ۳ و ۴ مین ایسا مقدمہ مدنظر ہے جسمین حکم سزا صادر کیا گیا اور فیصلہ قطعی ہوگیا ہے ہائی کورٹ اس نوبت پر عدالت دیوانی کی اس کارروائی مین کہ عدالت موصوف نے مقدمہ حسب دفعہ ۴۷۶ و ۴۷۷ واسطے تحقیقات اور تجویز کے بیجا دست اندازی کر سکتی ہے یا نہیں - حکم اظہار وجوہ منسوخ کیا گیا۔

بمعاملہ بال گنگادہر تلک سنہ ۱۹۰۲ء

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس ... صاحب جسٹس و ... صاحب جسٹس

بال گنگادہر تلک (ابتداً فریق مخالف) اپیلانٹ

بنام

سکواربائی عرف تائی مہاراج وغیرہ (ابتداً سائلہ و فریق ہائے مخالف) رسپانڈنٹان*

گنیش سری کرشن کھپارڑے و ایک کس دیگر (ابتداً فریق ہائے مخالف نمبر ۲ و ۳) اپیلانٹان

۱۹- اگست سنہ ۱۹۰۱ء

بنام

سکواربائی عرف تائی مہاراج وغیرہ (ابتداً سائلہ و فریق ہائے مخالف نمبر ۱ و ۴) رسپانڈنٹان*

صفحہ کتاب انگریزی ۷۹۲

پروبیٹ - اثر پروبیٹ کا - منسوخی پروبیٹ - وجوہ نامنظوری یا منسوخی پروبیٹ - ادخال فرد تعلیقہ و حساب - ایکٹ پروبیٹ و اہتمام ترکہ (نمبرہ سنہ ۱۸۸۱ء) دفعات ۵۰ و ۸۵ و ۹۰

۷- اگست سنہ ۱۸۹۷ء کو مسمی بابا مہاراج بمقام پونا اپنی بیوہ کو جو حاملہ تھی چھوڑ کر فوت ہوا اور اوسنے اپنے وصیت نامہ کی رو سے بال گنگادہر تلک (اپیلانٹ) اور تین دیگر اشخاص کو اپنا اوصیا مقرر کیا۔ وصیت نامہ مین بعد تذکرہ اس امر کے کہ موصی کی زوجہ حاملہ تھی یہ تحریر تھا کہ اگر کوئی بیٹا پیدا ہو کر قبل از وقت فوت ہوجاوے تو اوسکی زوجہ بمشورہ اوصیا اوسکے لئے ایک لڑکا متبنیٰ کرے اور اوصیا انتظام جائداد کا منجانب پسر مذکور کے اوسوقت تک کرتے رہین کہ پسر بالغ ہوجاوے - ۱۸- جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو ایک لڑکا بعد وفات پدر کے پیدا ہوا - اوصیا نے پروبیٹ وصیت نامہ کا ۱۲- فروری سنہ ۱۸۹۸ء کو حاصل کرکے ترکہ کا انتظام لے لیا - پسر مذکور ۹- مارچ سنہ ۱۸۹۸ء کو فوت ہوا۔ بعد تین سال کے یعنی ۱۹- جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کو بیوہ نے عدالت ضلع مین درخواست تنسیخ پروبیٹ کی جو اوصیا کو عطا کیا گیا تھا

* اپیل ہائے اول نمبرہ ۳۳۸ و ۵۰ سنہ ۱۹۰۱ء

سنہ ۱۹۰۲ء
بال گنگادہر تلک
بنام
سکوار بائی
۷۹۳

بد موجودہ پیش کی (اول) یہ کہ وصیت نامہ بوجہ پیدا ہونے اوسکے پسر کے جو وارث جائداد ہوا تھا باطل ہو گیا اور جائداد وفات موصی پر مساۃ کو بطور اوسکے وارث کے پہونچی (دوم) یہ کہ اوصیا نے عمداً و بلا وجہ معقول کے فرد تعلیقہ و حساب مقتضیہ دفعہ ۹۸ ایکٹ پروبیٹ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) داخل نہین کی۔

صاحب جج ضلع نے اس درخواست کو منظور اور پروبیٹ کو منسوخ کیا۔ بر طبق اپیل بعدالت ہائی کورٹ

تجویز ہوئی۔ کہ حکم منسوخی صادر نہیں ہو سکتا۔ اون حالات کی رو سے جو نسبت توریث جائداد کے وقوع مین آئے عطاے پروبیٹ سے انکار کرنا اوس صورت مین جائز ہوتا کہ حالات مذکور بوقت عطاے پروبیٹ موجود ہوتے لہذا احالات مذکور کی بنا پر پروبیٹ منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ محض یہ امر کہ اوصیا نے فرد تعلیقہ اور حساب مقتضیہ دفعہ ۹۸ ایکٹ پروبیٹ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) داخل نہیں کی کوئی وجہ منسوخی کی نہیں ہے۔ مقدمہ مین کوئی امر ایسا نہیں جس سے فروگذاشت بالعمد منجانب اوصیا مستنبط ہو سکے۔

عطاے پروبیٹ صرف نسبت صحت وصیت نامہ کے جو پیش کیا گیا اور نسبت حق اوصیا کے بجا آوری قائم مقام ترکہ موصی کے مقرر کئے گئے قطعی ہے۔ اوسکی رو سے کوئی بحث نسبت اختیار انتقال موصی یا نسبت موجودگی کسی جائداد قابل انتقال کے کسطرح فیصل نہیں ہوتی ہے۔

الفاظ بیکار اور غیر موثر ہو جاتے ہین مندرجہ دفعہ ۵۰ ضمن ب ایکٹ پروبیٹ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) سے دریافت کسی الیسی شی کی مفہوم ہوتی ہے جو اگر بتاریخ عطا ہونے پروبیٹ کے معلوم ہوتی تو عطاے پروبیٹ سے انکار کئے جانے کی وجہ ہوتی مثلاً یہ دریافت ہونا کہ موصی نے بعدہ کوئی وصیت نامہ یا تتمہ وصیت نامہ تحریر کیا تھا یا بعد ازان یہ معلوم ہو کہ وصیت نامہ جعلی ہے یا موصی ظاہرہ ہنوز زندہ ہے۔

اپیل بنا راضی حکم صادر (سنہ ۱۹۰۲ء) ایچ ایف آسٹن صاحب جج ضلع پونا حسب ایکٹ پروبیٹ و اہتمام ترکہ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) مشعر تنسیخ پروبیٹ۔

مسمی بابا مہاراج عرف سہری باسدیو سہری ہر پنڈت بمقام پونا ۔ اگست سنہ ۱۸۹۷ء کو ایک وصیت نامہ چھوڑکر فوت ہوا جسکی رو سے اوسنے پانچ اشخاص یعنی بال گنگادہر تلک و راؤ صاحب کریکار و گنیش سہری کرشن کمپاردے و سہری پد سکہارام کم ہوجکار و بلونت مارتنڈ ناگپورکر کو اپنا اوصیا و امنا مقرر کیا۔ وصیت نامہ مین یہ بھی تحریر ہے۔

میری زوجہ سہری سکوار اسوقت حاملہ ہے۔ اگر اوسکے بیٹا پیدا ہو یا اگر پیدا ہو کر قبل از وقت فوت ہو جاوے تو ایک لڑکا بمشورہ اصحاب مذکور الصدر کے میری زوجہ کی گود مین مطابق شاستر کے جتنے مرتبہ ضروری معلوم ہو بغرض بقاے نام میرے خاندان کے دینا چاہئے۔ اور پنج مذکور الصدر انتظام جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا جب تک اوس لڑکے تا اوسکے بالغ ہونے کے رکھین

منجانب اوصیا کے مسمی راؤ صاحب کرتیکار عمل کرنے پر رضامند نہیں ہوئے - پروبیٹ باقی چار اوصیا کو ۱۶-فروری ۱۸۹۸ء کو عطا کیا گیا -

سکوار بائی کے ایک بیٹا ۱۸-جنوری ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوا جو ۹-مارچ ۱۸۹۸ء کو فوت ہوا - جائداد مذکور کا بلونت مارتنڈ ناگپورکر وصی واقعی اہتمام کرتا تھا -

فرد تعلیقہ وحساب حسب دفعہ ۹۸-ایکٹ پروبیٹ واہتمام ترکہ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) کے ضروری ہے ۷۹۴ اور جس سے آمدنی جو اوسکے ہاتھہ مین آئی اور وہ طریقہ ظاہر ہوتا ہے جس طریقہ سے آمدنی مذکور صرف ہوئی اور لگائی گئی اوصیا نے داخل نہین کیا - ۱۵-اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کو عدالت ضلع پونا نے ایک حکم صادر کیا کہ یہ حساب داخل کیا جاوے -

۹-جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کو سکوار بائی نے عدالت ضلع پونا مین درخواست بدین استدعا پیش کی کہ پروبیٹ مذکورہ منسوخ کیا جاوے - مسماۃ نے یہ حجت کی کہ میرے شوہر کی جائداد میرے پسر کو ورثتاً پہونچی جو بعد وفات میرے شوہر کے پیدا ہوا تھا اور یہ کہ بعد وفات میرے پسر کے جائداد مذکور مجھے بحیثیت اوسکے وارث کے حاصل ہوئی اور یہ کہ اندرین حالات پروبیٹ غیر موثر ہو گیا -

صاحب جج ضلع نے حکم منسوخی پروبیٹ کا جو اوصیا کو عطا کیا گیا تھا بدین تجویز صادر کیا کہ وہ بصورت اون واقعات کے جو وقوع پذیر ہوئے اور نیز بدین وجہ کہ اوصیا نے ادخال فرد تعلیقہ وحساب بمقتضیہ دفعہ ۹۸-ایکٹ پروبیٹ واہتمام ترکہ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) مین غفلت کی بیکار وغیر موثر ہو گیا ہے -

اوصیا نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا -

مسٹر برنسن و بی ایم مہتا منجانب اپیلانٹان (اوصیا) - ان کارروائیات مین اصل بحث یہ ہے کہ آیا پروبیٹ جو اوصیا کو عطا کیا گیا - بوجہ اونکے نہ داخل کرنے فرد تعلیقہ وحساب کے حسب دفعہ ۹۸-ایکٹ پروبیٹ واہتمام ترکہ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) کے ضروری ہے یا بوجہ اون واقعات کے جو اوسوقت سے وقوع پذیر ہوئے ہین منسوخ ہونا چاہیے - سکوار بائی امر اول الذکر پر استدلال نہین کر سکتی ہے کیونکہ اوسکی حجت یہ ہے کہ پروبیٹ مذکور بعد وفات اوسکے پسر کے اثر پذیر نہ رہا دیکھو نیز رسالہ اوصیا مصنفہ ولیمس صاحب جلد ۱ صفحات ۴۹۶ و ۴۹۷ - یہ امر کہ بر طبق وفات اپنے پسر کے سائلہ مالک جائداد کی ہو گئی ہے کوئی وجہ منسوخی پروبیٹ کی نہین ہے -

پروبیٹ مذکور مضر حقوق سکوار بائی کے کسی طرح نہین ہے - صرف پروبیٹ کی رو سے

۱۹۰۲ء
بال گنگا دہر تلک
بنام
سکوار بائی
۲۹۵

انفعال اوصیاء کے جائز ہوتے ہین لہذا اونکو یہ کہنے کا حق ہے کہ پروبیٹ قائم رہنا چاہیئے۔

مسٹر لانڈیز منجانب رسپانڈنٹ (سکوار بائی)۔ پروبیٹ بوجہ اون واقعات کے جو اوسوقت سے وقوع پذیر ہوئے ہین غیر موثر ہو گیا ہے۔ جائداد جسکہ وصیت نامہ جائز تہا اوصیاء کو حاصل تہی۔ پیدائش پسر سے وصیت نامہ ابتداً غیر موثر ہو گیا اور چونکہ یہ صورت ہے لہذا اوصیاء کی نسبت یہ تصور کرنا چاہیئے کہ اونکو کوئی اختیار کسی قسم کا حاصل نہین ہے۔

فقرہ مندرجہ وصیت نامہ جسکی روسے انتظام جائداد کا اوصیاء کو دیا گیا ہے غیر موثر ہے۔ کسی ہندو کو یہ اختیار نہین ہے کہ وہ ولی وصیتی مقرر کرے۔ انگلستان مین اختیار مذکور بہر سبب از روے اسٹیٹیوٹ کے دیا گیا ہے۔ ہند مین دفعہ ۴۷۔ ایکٹ وراثت ہند (۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء) کی روسے اختیار مذکور دیا گیا ہے لیکن دفعہ مذکور ایکٹ وصیت نامجات متعلقہ اہل ہنود (نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء) مین شامل نہین ہے۔ پس کسی ہندو کو یہ اختیار حاصل نہین ہے کہ وہ بذریعہ وصیت نامہ کے ولی مقرر کرے۔ از روے قانون انگلستان کے کوئی شخص صرف ولی ذات کا مقرر کر سکتا ہے۔ اوس صورت مین ولی نسبت جائداد کے عمل کر سکتا ہے۔ مگر قطع نظر ولایت ذات کے ولی جائداد مقرر کرنے کا کہین کوئی اختیار نہین ہے۔

معیار جو بمقدمہ ہذا متعلق کرنا چاہیئے یہ ہے کیا عدالت اوصیاء کو اوس صورت مین پروبیٹ عطا کرتی کہ حالات جو اسوقت موجود ہین اوسوقت موجود ہوتے جب اونہون نے اوسکی درخواست کی اگر وہ عطا نہ کرتی تو یہ عیان ہے کہ وہ اوس پروبیٹ کو منسوخ کر سکتی ہے جو اوسوقت عطا کیا گیا تہا دیکہو بمعاملہ اسباب فرانسس مارٹن (۱) و بمعاملہ الیگزینڈر فیریر (۲) و مقدمہ گلیٹ بنام گلیٹ (۳)

کرو صاحب جسٹس۔ سکوار بائی عرف تائی مہاراج سائلہ نے استدعا تنسیخ پروبیٹ کی جو فریق ہاے مخالف کو ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۹۸ء کو عطا کیا گیا تہا بدین وجوہ کی کہ میرے ۱۸۔ جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو ایک بیٹا پیدا ہوا۔ یہ کہ طفل مذکور مجہے اپنی وارثہ چہوڑ کر ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء کو فوت ہو گیا اور یہ کہ فریق ہاے مخالف نے جو بروے وصیت نامہ میرے شوہر متوفی کے بغرض انتظام اوسکی جائداد کے مقرر کئے گئے کوشش مناسب نہین کی اور بذریعہ اپنے طریق عمل کے اونہون نے اپنے آپکو بحیثیت امنا عمل کرنے کے ناقابل ثابت کیا ہے۔

(۱) (سنہ ۱۸۶۳ء) رپورٹ سوابی حلہ و ٹریسٹرین صاحبان جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ (۲) (سنہ ۱۸۹۸ء) رپورٹ ہیگارڈ صاحب جلد ۱ صفحہ ۲۴۱
(۳) (سنہ ۱۸۹۳ء) رپورٹ فلیس صاحب جلد ۳ صفحہ ۲۲۲

سنہ ۱۹۰۲ع

بال گنگادہر تلک
بنام
سکوار بائی

صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی ہے کہ عطا کیا جانا پروبیٹ کا بیکار و غیر موثر ہوگیا ہے اور یہ کہ فریق ہاے مخالف نے عمداً و بلا وجہ معقول کے فرد تعلیقہ یا حساب بموجب احکام باب ۷ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ع کے پیش نہین کی۔

قاعدہ مندرجہ دفعہ ۵۰ ایکٹ مذکور مین بالخصوص یہ حکم ہے کہ عطاے پروبیٹ بوجہ موجہ منسوخ ہوسکتا ہے اور اس طریقہ کی تعریف اوس تشریح مین مندرج ہے جو دفعہ مذکور مین بعد اسکے واقع ہے۔ منجملہ وجوہ مندرجہ دفعہ مذکورہ کے ہمکو صرف وجوہ مستدلہ صاحب جج ضلع یعنی وجوہ چہارم و پنجم کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ ۷۹۶

وکیل سائل نے یہ عرض کیا کہ متوفی کو کوئی اختیار وصیتی منتقل کرنے جائداد کا حاصل نہین تھا اور یہ قاعدہ کہ جائداد شخص متوفی کی اوسکے وصی کو پہونچتی ہے اوس جائداد سے متعلق نہین ہے جو بذریعہ حق باقیماندگی حاصل ہوتی ہے۔ یہ کہ بعد وفات ایسے پسر کے جو بعد وفات اپنے پدر کے پیدا ہوا اوسکی مان وارث تنہا ہوئی اور جبکہ جائداد اوسکو پہونچی تو عطاے پروبیٹ اوس تاریخ سے اگر تاریخ پیدائش اوسکے پسر سے نہین بیکار و غیر موثر ہوگیا۔

حجت فریق ہاے مخالف کی یہ ہے کہ گو وصیت نامہ سے توریث جائداد خاندان موروثی کی تبدیل نہین ہوسکتی تاہم نتیجہ اوسکی شرائط کا ٹرسٹ یعنی امانت قائم کرنے کا ہے جسکی رو سے اوصیا مستحق قبضہ و انتظام جائداد کے ہین (الف) منجانب اوس پسر کے جو بعد وفات پدر کے پیدا ہو یا (ب) منجانب کسی پسر نابالغ کے جو بعد ازان متبنّیٰ کیا جاوے اور اگر کوئی تبنیت عمل مین نہ آوے (ج) جبتک جائداد مذکور مالک قسم مذکور کو آخر سے وراثتاً پہونچے

صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی کہ چونکہ تائی مہاراج مالک جائداد کی ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۹۵ع کو ہوئی جبکہ اوسکا اور وصی کا پسر جو بعد وفات پدر کے پیدا ہوا فوت ہوگیا اور چونکہ مدعا علیہم نے تبنیت جگنناتھ کی جسپر اونہون نے اپنے جواب مین استدلال کیا ثابت نہین کی اور چونکہ برعکس اسکے مدعیہ نے یہ ثابت کیا کہ مین نے جگنناتھ کو بذریعہ فعل یا تقریر یا تحریر کے کبھی متبنّیٰ نہین کیا لہذا اعطا کیا جانا پروبیٹ کا مدعا علیہم کو ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۹۵ع کو غیر موثر و بیکار ہوگیا اور محض یہ وجہ بغرض منسوخی عطیہ کے بوجہ موجہ کافی ہے۔

اولاً بغرض تنقیح کے اس وجہ موجہ متصورہ کی نسبت تجویز کرنا باعث سہولت ہوگا۔

بلحاظ اوس رائے کے جو ہم نسبت اوس معنی کے جو ضمن ہم تشریح دفعہ ۵۰ کے ہونے چاہئین

۱۹۰۲ء
بال گنگادہر تلک
بنام
سکو ربائی

قائم کرتے ہین یہ غیر اہم ہے کہ آیا کوئی امر ایسا ہے یا نہین جسکی نسبت وصیت نامہ نوشتہ ہو سکتا ہے کیونکہ ہم خیال کرتے ہین کہ عطاے پروبیٹ صرف نسبت صحت وصیت نامہ کے جو پیش کیا گیا اور نسبت استحقاق اوصیا نکے جواز روے اوسکے واسطے کارروائی ترکہ موصی کے مقرر ہوئے ہون قطعی ہے اوسکی روسے کوئی بحث نسبت اختیار انتقال موصی یا نسبت موجودگی کسی جائداد قابل انتقال کے کسیطرح فیصل نہین ہوئی ہے۔ الفاظ بیکار وغیرہ موثر ہوجاتے ہین" سے دریافت کسی ایسی شے کی مفہوم ہوتی ہے جو اگر بتاریخ عطاے پروبیٹ کے معلوم ہوتی تو عطاے پروبیٹ سے انکار کیے جانے کی وجہ ہوتی مثلاً یہ دریافت ہوتا کہ موصی نے بعدہ کوئی وصیت نامہ یا تتمہ وصیت نامہ تحریر کیا تھا یا بعد ازان یہ معلوم ہو کہ وصیت نامہ جعلی ہے یا موصی منظورہ ہنوز زندہ ہے ہرجی بھی نوروجی بنام بائی دہن بائی جی (۱) یہ تجویز ہوئی کہ پروبیٹ صرف نسبت تقرر اوصیا اور جواز و مضمون وصیت نامہ کے قطعی ہوتا ہے اور بر طبق درخواست پروبیٹ کے یہ کام عدالت کا نہین ہے کہ بحث استحقاق نسبت اوس جائداد کے جو ظاہرا بروے وصیت نامہ کے منتقل کی جاے یا نسبت جواز انتقال مذکور کے غور کرے"۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ جو امر باعث انکار عطاے پروبیٹ کا نہ ہوتا وہ باعث منسوخی پروبیٹ مذکور کا بھی نہین ہو سکتا کیونکہ عطاے مذکور ہنوز اون اغراض کے لیے جائز ہے جنکے واسطے وہ عمل مین آئی تھی۔

نظیر بمبئی مذکورۃ الصدر مین نظیر کلکتہ صاحب چیف جسٹس مصدورہ مقدمہ بلدی لال ہندیال بنام جگموہن (۲) کی تقلید کی گئی۔ فیصلہ مذکور متعلق ایکٹ وراثت (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء) کے تھا اور اوس مین یہ قرار دیا گیا تھا کہ عطاے پروبیٹ سے صرف استحقاق قائم مقامی وصی کا نسبت اوس جائداد کے مکمل ہوتا ہے جو موصی کی تھی اور جسپر اوسکو اختیار انتقال حاصل تھا۔ اوسی اصول پر مقدمہ ابہرام داس بنام گوپال داس (۳) عمل کیا گیا جسمین حسب دفعات ۷۹ و ۸۶۔ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کے یہ تجویز ہوئی تھی کہ عذر داری جبہ دعویٰ جائداد متنازعہ وصیت نامہ کا کرتا ہے مستحق حاضر ہونے اور عذر کرنے کا نسبت عطاے پروبیٹ کے نہین ہے۔ بمقدمہ پرستہ پرشوتم بنام بائی مولی (۴) یہہ تجویز ہوئی کہ عدالت کا عطاے پروبیٹ وصیت نامہ سے انکار کرنا بدین وجہ جائز نہین ہے کہ موصی کو کوئی اختیار انتقال کسی جائداد یا کل جائداد کا بھی حاصل نہین ہے جسکی نسبت وہ کارروائی کرنا چاہتا ہے۔

(۱) (۱۸۸۸ء) بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۴　　(۲) (۱۸۷۹ء) کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱
(۳) (۱۸۹۶ء) کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۴۸　　(۴) (۱۸۹۳ء) بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۹۴۷

سنہ ۱۹۰۲ء
بال گنگادھر تلک بنام سکوار بائی

اور اس رائے پر بمقدمہ برج ناتھ دے بنام چندر موہن (۱) عمل کیا گیا۔

بمعاملہ درخواست موہن داس بنام لچھمن داس (۲) عدالت نے عطائے پروبیٹ کے منسوخ یا کالعدم کرنے سے اس بنا پر انکار کیا کہ جس شخص کو وہ عطا ہوا تھا وہ اخلاقاً بحیثیت موہنیت کا کام کرنے کے لایق نہیں رہا تھا اور یہ تجویز کی کہ کوئی مشابہت مابین صورت مذکور اور صورت مندرجہ بمثیل (۵) کے نہیں ہے جسمین صورت ایسے وصی کی مد نظر ہے جو موجب وصیت نامہ کے عمل کرے اور جسکی فاتر العقلی مابعد اوسکو اسطرح پر عمل کرنے کے ناقابل کر دے یہ تحریر ظاہرا برسبیل تذکرہ ہے کہ جب ڈگری متعلقہ ایکٹ وقف مذہبی متضمن استقرار ناقابلیت عہدہ دار کی اطلاع عدالت عطا کنندہ پروبیٹ کو کی جاوے تو عدالت موصوف بلاشبہہ منسوخی پروبیٹ کی ہدایت کریگی "۔ بمقدمہ انودا پرشاد بنام کالی کرشن (۳) یہ تجویز ہوئی کہ وصی کی بد انتظامی جائداد حسب دفعہ ۵۰ تشریح ۴۔ ایکٹ پروبیٹ و اہتمام نصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء وجہ جائز منسوخی پروبیٹ کی نہیں ہے اور الفاظ وجہ جائز مندرجہ دفعہ ۵۰ محض توضیحی نہیں ہیں بلکہ جامع و مانع ہیں۔ ۷۹۸

ان مقدمات کے نتیجہ سے ہم یہ رائے قائم کرتے ہیں کہ عطائے پروبیٹ وصیت نامہ سے بلحاظ حالات موقوعہ کے انکار نہیں کیا جا سکتا اور جہاں تک کہ اس بحث کو تعلق ہے کوئی وجہ منسوخی کی اب ایسی موجود نہیں ہے جو اوسوقت بنیاد انکار کی ہو سکتی تھی مقدمات محولہ مسٹر لونڈیز کے محض مقدمات انگلستان ہیں۔ اونہوں نے مقدمہ بمعاملہ اسکندر ریر (۴) پر یہ استدلال کیا کہ وہ نظیر واسطے تجویز کرنے اس امر کے ہے کہ عطائے چٹھیات اہتمام جو کسی جائداد میں کسی حق پر محدود ہو منسوخ کیا جا سکتا ہے اور ڈگری اہتمام جدید کی بنام شخص باقیماندہ کے صادر ہو سکتی ہے درحالیکہ امین ضمن حیاتی جائداد مذکور نے اپنا حق شخص باقیماندہ کو منتقل کیا ہو۔ مقدمہ مذکور بر طبق ایک درخواست کے فیصل ہوا جو بحضور ریرو گیٹو کورٹ مقام کنٹربری کے پیش ہوئی اور عدالت نے ابتداً یہ اعتراض کیا کہ اوس اہتمام کے منسوخ کرنے مین دقت ہے جو ان جملہ اغراض کے لئے موثر ہو جنکے لئے وہ ابتداً عطا ہوا تھا۔ یہ درخواست برضامندی پیش کی گئی اور نہایت پس و پیش کے ساتھ منظور ہوئی محض اس شرط سے کہ اہتمام

(۱) (سنہ ۱۸۹۷ء) الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۸
(۲) (سنہ ۱۸۸۱ء) کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱
(۳) (سنہ ۱۸۹۷ء) کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۹۵
(۴) (سنہ ۱۸۲۸ء) رپورٹ ہیگارڈ صاحب جلد ۱ صفحہ ۴۴۱

سنہ ۱۹۰۲ء
بال گنگا دھر تلک بنام سکوار بائی

کہ غلطی گرا ابتدائی نے اپنے اختیار تقرر کی فا غلطی تحریر کی۔ مقدمہ گلبٹ بنام گلبٹ (۱) مین صرف یہ تجویز ہوئی کہ وصیت نامہ متضمن تقرر اولیائے وصیتی کا پریر وگیٹیو کورٹ مقام کنٹربری مین ثابت کیا جانا ضرور نہین ہے۔ جو بحث مسٹر لونڈ نے بدین مضمون پیش کی ہے کہ کوئی اختیار قانونی کسی ہندو کو در بارہ تقرر ولی وصیتی کے حاصل نہین ہے وہ کوئی وجہ نامنظوری یا منسوخی عطائے پروبیٹ وصیت نامہ متضمن تقرر مذکور کی نہین ہے۔ لیکن علاوہ برین یہ عذر صرف بحث

۷۹۹ وسعت اختیار موصی سے متعلق ہے اور اوسکا کوئی اثر اس بحث پر نہین پہونچتا کہ آیا عطائے پروبیٹ سے بربناے مذکور انکار کیا جاسکتا ہے۔

اب ہم دوسری وجہ پر لحاظ کرتے ہین جسکی بنا پر صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی ہے کہ وجہ جائز منسوخی کی اس باعث سے ثابت ہوئی ہے کہ اوصیائے عمداً و بلا وجہ معقول کے فرد تعلیقہ یا حساب مطابق احکام باب ۷۔ ایکٹ مذکور کے پیش نہین کی۔ ہم بہ سبیل تذکرہ یہ کہتے ہین کہ تشریح متعلقہ دفعہ ۵۰ کا یہ پانچوان فقرہ بذریعہ قانون خاص (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۹ء) آٹھ سال بعد صدور اصل ایکٹ کے اضافہ کیا گیا۔ اس امر کی بابت عدالت ماتحت مین کوئی امر تنقیح طلب قائم نہین کیا گیا اور خود سائلہ نے یہ وجہ اپنی درخواست کی تائید مین پیش نہین کی۔ مسماۃ نے یہ بیان نہین کیا کہ اوصیائے حسابات داخل نہین کیے تھے اور ایسا بیان متناقض اوس دعوی کے ہے جو مسماۃ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا یعنی یہ کہ بر طبق وفات اپنے شوہر کے بتاریخ ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء وہ وارث ہاندادکی ہوئی اور تاریخ مذکور سے مسٹر ناگپور کر اور اوصیا جو باوجود شامل کیے جانے بحیثیت عذر دار ترمیمی کے موید درخواست ہے حسب الحکم مسماۃ بطور اوسکے کارندہ کے کارروائی کر رہا ہے اور عطائے پروبیٹ کو غیر موثر تصور کیا ہے۔ منجانب طرف ثانیان کے یہ بحث نہین کی گئی ہے کہ فہرست یا تخمینات کبھی پیش کی گئی ہین۔ اور صاحب جج ضلع نے یہ تحریر کیا ہے کہ کوئی جواب قابل اطمینان اس امر کا نہین ہے کہ فہرست اور حساب محکومہ دفعہ ۹۸ - ایکٹ مذکور اندر میعاد قانونی کے کیون پیش نہین کیا گیا۔ یہ امر مسلم ہے کہ منجملہ اوصیا کے ایک شخص مسٹر کمبھار دے امراوتی مین اور دوسرا شخص مسٹر کمبھو جکر کولہاپور مین رہتا ہے۔ مسٹر تلک و مسٹر ناگپور کر ساکنان پونا ہین لیکن بوجہ اون حالات کے جنکے سبب سے مسٹر تلک کی سکونت دوسرے مقام مین لازم آئی وہ فہرست اندر میعاد معینہ کے پیش نہ کرسکا منجانب اوصیا یہ بحث کی گئی کہ اوخال تخمینات اندر میعاد معینہ کے ایک معاملہ اصطلاحی اس قسم کا ہے جو

(۱) (سنہ ۱۸۶۲ء) رپورٹ غلب صاحب جلد ۳ صفحہ ۱۱۲ و رپورٹ سوالی و ٹرسٹرن صاحبان جلد ۳ صفحہ ۲۲۴

سنہ ۱۹۰۱ء
بال گنگا دہر تلک
بنام
سکوار بائی
۸۰۰

بصورت عدم موجودگی شہادت بد انتظامی جائداد کے بلا موقوف کیے اوصیا کے ہٹائے ہوسکتا ہے شہادت سے یہ واضح نہین ہوتا کہ اوصیا سے کبھی حسابات کے اندر کسی تاریخ معینہ کے داخل کرنے کے لئے کہا گیا۔ صاحب جج نے یہ تجویز کی ہے کہ بموجب شہادت کے کاغذات ریاست مہاراج واڑا مین رہتے تہے جہانتک سگاوت تائی مہاراج کی ہے اور ریاست زیر اہتمام مسٹر ناگپورکر کے وقت وفات مہاراج سے اوسوقت تک رہی کہ نزاع تائی مہاراج کے عزم تبنیت بالا مہاراج ستمبر جولائی سنہ ۱۹۰۱ء مین پیدا ہوئی۔ طرف ثانیان نے استدلال و حجت بہ ثبوت اسکے کیا ہے کہ فہرست نہ پیش ہونے کی وجہ یہ نہین ہے کہ اونکو پیش کرنا منظور نہ تہا۔ یہ دو دستاویزات بوقت پیشی مسل مقدمہ نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۰۱ء سے پیش ہوئین اور فریقین نے اونپر استدلال کیا ہے۔ انمین سے پہلی دستاویز ایک چٹھی (کاغذ نمبر ۱۰۸ مقدمہ مذکور) ہے جو مسٹر کھمبو جیکر نے بنام مسٹر ناگپورکر بتاریخ ۱۶۔ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء لکھی جسمین اونہون نے یہ تحریر کیا ہے کہ میرے پاس کوئی کارکن نہین ہے اور مجہے کوئی وجہ داخل کرنے حساب کی معلوم نہین ہوتی لیکن ناگپورکر کو ایسا کرنے کا اختیار ہے اگر وہ چاہے۔ دستاویز دوم ایک رپورٹ ہے جو ناگپورکر نے امنائے تائی مہاراج کو (کاغذ نمبر ۶۷ مدخلہ مقدمہ مذکورہ) بتاریخ ۲۳۔ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کی جسمین بجواب تقاضائے حساب مرسلہ اوصیائے مشترک کے اونہون نے یہ تسلیم کیا ہے کہ مین قدرتی طور پر کاہل ہون اور معاملات انتظامی مین مجہے عادت جلدی کی نہین ہے اور اونہون نے استدعا کی ہے کہ میرے ساتھ رعایت کی جاوے۔ کسی امر سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ اوصیائے سائل یا عدالت نے حساب داخل کرنے کے لئے کبھی کہا اور اونہون نے حساب داخل کرنے سے انکار کیا جس حکم کا حوالہ شہادت مین دیا گیا ہے وہ صرف حکم صاحب جج ضلع مورخہ ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء ہے جبکہ یہ کارروائیات دائر تہین اور وہ بنام جملہ اوصیا تہین لیکن بوجوہ مندرجہ صاحب ممدوح اونہون نے حکم مذکور کا نافذ کرنا مناسب نہین سمجہا۔ مقدمہ مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے اوصیا کے ترک بالعمد کا نتیجہ اخذ ہوسکے محض عدم پیشی حساب کی نسبت تجویز ہوئی ہے کہ وہ کوئی وجہ منسوخی عطائے پروبیٹ کی نہین ہے۔ رسالہ اوصیا مولفہ ولیمس صاحب جلد ۱ صفحات ۴۹۶ و ۴۹۷ و مقدمہ ہل بنام برڈ و رسالہ مولفہ اسٹوری صاحب صفحہ ۱۰۲ ملاحظہ طلب۔

ہماری رائے مین مسٹر پونڈیز کی اس بحث مین بہت وقعت ہے کہ عدالت پر یہ دیکہنا فرض ہے کہ احکام ایکٹ پروبیٹ کی تعمیل حسب ضابطہ ہوتی ہے لیکن بعدم موجودگی شہادت حکم ادخال حساب موسومہ اوصیا ہم خیال کرتے ہین کہ عدالت کو یہ اختیار نہین ہے کہ عدم ادخال فہرست و حساب کو

سنہ ۱۹۰۲ء
بال گنگا دھر تلک
بنام
سکوار بائی

وجہ جائز منسوخی عطائے پروبیٹ قرار دے۔ یہ ایسی بحث ہے کہ جسکو خود سائلہ نے پیش نہیں کیا اور اوسکو وہ بلحاظ اس حجت آپنے اور حجت مسٹر ناگپور کر کے پیش کر سکتی تہی کہ وہ جائداد کی وارث ہوئی اور نامبردہ نے انتظام منجانب اوسکے بحیثیت اوسکے کارباری کے کیا اور نہ بحیثیت وصی کے۔

بدین وجوہ ہم خیال کرتے ہین کہ وجہ کافی حسب مراد تشریح ۴ دفعہ ۵۰ بابت منسوخی عطائے پروبیٹ کے نہین ہے۔ محض اس امر سے کہ جائداد اب بیوہ کو بحیثیت وارثہ اوسکے پسر متوفی کے پہونچی ہے منسوخی پروبیٹ کی لازمی نہین ہو جاتی کیونکہ بیوہ کو اختیار درخواست چٹھیات اہتمام کا نسبت متروکہ اپنے پسر متوفی کے حاصل ہے۔

ہمکو حکم عدالت ماتحت منسوخ اور اپیل منظور کرنا چاہئیے کل خرچہ بذمہ سائلہ رہے۔ چونکہ درخواست منسوخی پروبیٹ از قسم کارروائی متفرقہ ہے لہذا خرچہ اوسی کے مطابق ہونا چاہئیے۔

حکم منسوخ ہوا۔

صیغہ اپیل دیوانی

باجلاس گرو صاحب جسٹس و بٹی صاحب جسٹس

۲۰- اگست سنہ ۱۹۰۲ء

سکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل (ابتدا مدعا علیہ اول) اپیلانٹ

بنام

صفحہ کتاب انگریزی ۸۰۱

سلیمان جی موسی اجی و یک کس ودیگر (ابتدا مدعیان) رسپانڈنٹان*

مالک و کارندہ۔ گورنمنٹ۔ عہدہ داران گورنمنٹ۔ منشائے اختیار منظوری۔

مدعیان نے سکرٹری آف اسٹیٹ (مدعا علیہ نمبر۱) اور ایک شخص لکمن ہری بہائی (مدعا علیہ نمبر۲) کے نام جو اوور سیر صیغہ لوکل فنڈ گورنمنٹ کا ضلع سورت مین تہا بابت قیمت بالنس کے نالش دائر کی یہ بالنس مدعا علیہ نمبر ۲ کے ہاتہہ بغرض تعمیر جہوپڑیون کے زمانہ وبائے طاعون سنہ ۱۸۹۷ء کے فروخت کئے گئے تہے مدعیان نے یہ بیان کیا کہ ہمنے بالنس مدعا علیہ دوم کے ہاتہہ برطبق اس بیان نامبردہ کے فروخت کئے تہے کہ وہ بموجب احکام اسسٹنٹ کلکٹر اور معاملت دار کے عمل کرتا تہا مدعا علیہ اول نے اس امر سے انکار کیا کہ گورنمنٹ نے بالنس خرید کرنے کی کبہی اجازت دی تہی اور مدعا علیہ دوم نے بیان مظہر کے کرنے سے انکار کیا عدالت ماتحت نے بنام مدعا علیہ اول کے ڈگری صادر کی۔ برطبق اپیل حضور ہائی کورٹ بمنسوخی ڈگری تجویز ہوئی کہ کوئی شہادت نہین ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ مدعا علیہ دوم کو

* اپیل نمبر ۱۴۳ سنہ ۱۹۰۱ء

۱۹۰۲ء
سکریٹری آف اسٹیٹ ہند
بنام
سلیمان جی

گورنمنٹ سے یہ اجازت ملی تھی کو وہ بانس خرید کریگا اور گورنمنٹ کا اعتبار رہا ہے ادائے قیمت کے مکفول کیے یا مدعا علیہ دوم کے افعال کو گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار گورنمنٹ نے جسکو اس بارہ مین باضابطہ اختیار دیا گیا ہو کبھی منظور کیا تھا۔

اپیل بنا راضی فیصلہ ای ایچ موسکارڈی صاحب جج ضلع سورت۔

مدعیان نے جو از نام محمد بہائی موتی جی بمقام سورت تجارت کرتے تھے واسطے دلاپانے للعہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل (مدعا علیہ نمبر ۱) اور لکھن ہری بہائی (مدعا علیہ نمبر ۲) سے جو اوورسیر صیغہ لوکل فنڈ گورنمنٹ کا ضلع سورت مین تھا بابت قیمت معہ سود بانس کے جو مدعا علیہ نمبر ۲ نے بطور مصالحہ عمارت بابت جھونپڑون کے جنکی ضرورت بزمانہ وبائے طاعون مئی ۱۸۹۷ء مین ہوئی تھی خرید کیے تھے نالش دائر کی۔

بخاری طاعون اوس زمانہ مین بمقام راندیر شدت سے تھی اور مدعیان نے یہ بیان کیا کہ مدعا علیہ دوم نے بوقت خرید کرنے بانس کے نامبردگان سے یہ کہا کہ مین بحکم مسٹر سیڈن اسسٹنٹ کلکٹر اور معاملت دار تعلقہ کے بانس خرید کرتا ہون اور قیمت گورنمنٹ ادا کرے گی۔ لہذا مدعیان نے بانس مہیا کیے۔

جوابدہی یہ کی گئی کہ گورنمنٹ نے کبھی مدعیان سے بانس خرید کرنے کی اجازت نہین دی تھی اور یہ کہ مدعا علیہ دوم نے بیانات مظہرہ مدعیان کبھی نہین کیے تھے عدالت ماتحت نے ڈگری بحق مدعیان بمقابلہ مدعا علیہ اول کے باین تجویز صادر کی کہ مدعا علیہ دوم نے بموجب احکام ملازمان گورنمنٹ کے بانس خرید کیے تھے۔

مدعا علیہ اول نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

وکیل سرکار منجانب اپیلانٹ۔

جی ایس راؤ منجانب رسپانڈنٹان۔

اسناد ذیل کا حوالہ دیا گیا۔ کتاب اسٹوری صاحب درباب کارندگری صفحہ ۴۰ و مقدمات کلکٹر مسلی پٹام بنام کاویلی وینکٹا نراین اپا (۱) و بیر کشور بنام گورنمنٹ بنگال (۲)۔

گرو صاحب جسٹس۔ یہ نالش مدعیان نے واسطے دلاپانے للعہ زر اصل اور مبلغ ماعہ سود کے مدعا علیہم سے بابت قیمت معہ بانسون کے جو مدعا علیہ نمبر ۲ ۸۰۳

(۱) (۱۸۶۱ء) اپیل ہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۸ صفحہ ۵۰۰ و ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل)۔
(۲) (۱۸۶۸ء) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۰

سنہ ۱۹۰۲ع
سکریٹری آف اسٹیٹ ہند
بنام
سلیمان حاجی

سے اونکی دکان واقع راندیر سے واسطے اغراض طاعون کے ۴ مئی اور ۹ مئی سنہ ۹۷ء کو خرید کیے تھے ادا کی۔

مدعیان نے یہ بیان کیا کہ مدعاعلیہ نمبر ۲ ایک اوورسیر صیغہ لوکل فنڈ کا ضلع سورت مین تھا اور اوسنے یہ بیان کیا کہ اوسنے بانس بحکم مسٹر سیڈن اسسٹنٹ کلکٹر اور معاملت دار تعلقہ چوراسی کے خرید کیے تھے اور وہ اوسکی قیمت گورنمنٹ سے ادا کرائے گا۔

مدعاعلیہ اول یعنی سکریٹری آف اسٹیٹ ہند نے یہ جوابدیا کہ گورنمنٹ نے کبھی مدعاعلیہ نمبر ۲ یا کسی دیگر شخص کو کوئی مصالحہ عمارت کسی قسم کا مدعیان سے خرید کرنے کی اجازت نہین دمی تھی اور مدعاعلیہ نمبر ۲ نے اس بیان سے بانس حاصل نہین کیے تھے کہ اوسکو اسسٹنٹ کلکٹر اور معاملت دار سے حکم ملا تھا یا گورنمنٹ اونکی قیمت ادا کرے گی اور ان عہدہ داران مین سے کسی نے کبھی مدعاعلیہ نمبر ۲ کو یہ اجازت نہین دی تھی کہ وہ کوئی مصالحہ منجانب گورنمنٹ کے خرید کرے یا گورنمنٹ کے اعتبار کو بابت اون بانسون کے مکفول کرے اور گورنمنٹ نے بمقام راندیر بزمانہ وبائے طاعون سنہ ۹۶ و ۹۷ء کوئی جھوپڑے نہین بنائے تھے لیکن میونسپلٹی راندیر نے واسطے غربا کے چند جھوپڑے بنائے تھے اور عام طور پر اس لئے چندہ جمع کیا تھا کہ واسطے بعض اشخاص کے جنکی امداد کرنے سے میونسپلٹی نے انکار کیا تھا جھوپڑے مہیا کرے اور ایک شخص للوبھائی نے جو اب فوت ہوگیا ہے اس تدبیر کی انجام دہی مین بطور سرغنا کے عمل کیا اور مسماۃ بائی گنگا نے مبلغ الــــ عطا کرنیکا وعدہ کیا اور للوبھائی نے منجانب مسماۃ مذکورہ کے کچھ مصالحہ خرید کیا اور اس خریداری کے کرنے مین للوبھائی نے مدعاعلیہ نمبر ۲ سے کام لیا جو اوسوقت منجانب میونسپلٹی کے اس قسم کے معاملات مین بطور کارندہ کے عمل کرتا تھا اور اسباب جو منجانب بائی گنگا کے للوبھائی کو دیا گیا اوس نمونہ سے اونچی قسم کا تھا جسکا نرخ ٹھہرا تھا اور للوبھائی اور بائی گنگا دونون فوت ہوگئے۔

مدعاعلیہ دوم نے یہ جوابدیا کہ وہ بیانات مدعیان مندرجہ عرضی دعوی سے اقبال نہین کرتا اور ذمہ دار دعوی کا نہین ہے۔

صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی کہ مدعاعلیہ نمبر ۲ نے مدعیان سے بانس اوو ہار خرید کیے اور اوسکو گورنمنٹ سے اونکے خرید کرنے کی اجازت ملی تھی اور گورنمنٹ اونکی قیمت کی ذمہ دار ہے اور بوقت خریداری اوسنے اپنی نسبت یہ بیان کیا کہ اوسکو گورنمنٹ سے منجانب اوسکے اونکے خرید کرنیکی
۸۰۴ اجازت ملی تھی اور یہ کہ معاملت دار نے بعد ازان بیانات مذکورہ کی تصدیق کی اور گورنمنٹ بانس تقریرکر کی

سنہ ۱۹۰۷ع
سکرٹری آف اسٹیٹ ہند بنام سلیمان کبجی

قیمت ادا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

خاص حجتین جو اپیل مین پیش کی گئین یہ ہین کہ بغرض ثابت کرنے اس امر کے کوئی شہادت نہین ہے کہ مدعا علیہ نمبر ۲ کو گورنمنٹ سے بانس خرید کرنے اور اعتبار گورنمنٹ کو واسطے ادا کرنے قیمت بانس کے مکفول کرنے کی اجازت ملی تھی اگر مسٹر لیڈن اور معاملت دار نے بھی ایسی اجازت واقعی دی تو وہ بھی گورنمنٹ پر قابل پابندی نہوگی کیونکہ خود انکو یہ اختیار نہ تھا کہ وہ اعتبار گورنمنٹ کو مکفول کرین اور عدالت نے یہ غلط تجویز کی کہ معاملت دار نے افعال مدعا علیہ نمبر ۲ کو منظور کیا اسطور پر کہ گورنمنٹ کو بذریعہ استعمال اون بانسون کے پابند کرے۔

عدالت ماتحت نے شہادت مدعیان اور اونکے مہتا اور اندراجات بہی جات نامبردگان اور تو مار یعنی اوس مراسلت پر جسکا آغاز مدعیان کی درخواست موسومہ صاحب کلکٹر مورخہ ستمبر سنہ ۱۸۹۷ع سے ہوا تھا اور جو باہم مختلف عہدہ داران میونسپلٹی کے ہوئی تھی استدلال کیا۔ مدعیان کی یہ شہادت ہے کہ ماکھن مدعا علیہ دوم نے اون سے یہ بیان کیا کہ بانس واسطے اغراض طاعون مقام راندیر کے مطلوب تھے اور اسسٹنٹ کلکٹر اور معاملت دار نے مجھکو بانس خریدنے کے لئے حکم دیا تھا دیا بھائی مہتا جس نے یہ بیان کیا کہ وہ بوقت ملاقات کے موجود تھا یہ اور کہا کہ جب مدعی نے مدعا علیہ نمبر ۲ سے یہ دریافت کیا کہ اوسکو مال کا روپیہ کہانسے ملیگا تو شخص آخر الذکر نے یہ جواب دیا کہ مین آپکو چند روز مین بمقام راندیر معاملت دار سے روپیہ دلاؤنگا"

ماکھن مدعا علیہ دوم نے یہ بیان کیا کہ میونسپلٹی مقام راندیر نے اوس سے واسطے بنانے قرنطینہ کے مصالحہ طلب کیا تھا اور سکرٹری و معاملت دار للو بھائی اوس سے واسطے بہم پہونچانے مصالحہ کے کہا کرتا تھا۔ اوسنے مزید براں یہ بیان کیا۔

جب مین نے مدعیان سے نمونے پائے تو مین نے ... نے یہ نہین کہا کہ مسٹر سیڈن یا معاملت دار نے مجھسے یہ کہا تھا کہ متجانب گورنمنٹ بانسون کے لئے حکم دون مین نے تاجران سے یہ نہین کہا کہ معاملت دار یا اسسٹنٹ کلکٹر گے نام مال کی قیمت درج کرین۔ اونہون نے مجھسے یہ دریافت کیا کہ آیا انکو ایسا کرنا چاہئے للو بھائی نے ایک سپاہی کے ہاتھ میرے پاس ایک رقعہ بھیجا مین نے اس سپاہی کو مدعیان کے پاس سے مال لانے کے لئے بھیجا اور اسطرح پر وہ مدعیان کے پاس مال لایا بعد ازان مین مدعیان کے پاس گیا مین نے کہا بتجک تحریر کرکے متا معاملت دار صاحب کے پاس مال بھیجدو"۔

اپنی اول درخواست مورخہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۷ع موسومہ صاحب کلکٹر مین مدعی نمبر ۱ نے یہ تحریر کیا کہ مال مشتری ماکھن ہری بھائی بحکم اسسٹنٹ کلکٹر لے گیا تھا۔ یہ درخواست صاحب کلکٹر نے عہدہ داران ۸۰۵

سنہ ۱۹۰۳ع
سکرٹری اف اسٹیٹ بنام سلیمان جی

میونسپلٹی راندیر کے پاس ارسال کی تہی اوسکل مراسلت مقدمہ مین داخل کی گئی ہے دکاغذ نمبر ۱۹۳م ملاحظہ طلب۔

صاحب جج ضلع نے مراسلت مذکور پر استدلال کیا ہے اور یہ تحریر کیا کہ صحیح حالات مقدمہ تکمیل کافی کے ساتہہ تو ہمارے ثابت ہو سکتے ہین جسکا آغاز کاغذ نمبر ۴۲ یعنی درخواست اول سے ہوتا ہے جو مدعیان نے صاحب کلکٹر کے روبرو ستمبر سنہ ۱۸۹۷ع مین پیش کی تہی اور مزید بران حاکم موصوف نے یہ تحریر کیا۔

پس صحیح حال وہ ہے جو مسٹر باقی و اس (معاملت دار) نے ہمسے اپنی شہادت مین بیان کیا ہے۔ بعض غریب آدمیون نے اپنے مکانات کی چہت بزمانہ طاعون دور کرادی تہی اور بائی گنگا اور بائی دیبی نے مبلغ للعہ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تہا تاکہ یہ غریب اشخاص اپنے جہوپڑون کو از سرنو تعمیر کر سکین زر مذکور خرید مصالحہ مین صرف کئے جانے کو تہا اور ایک جزو اوسکا واقعی خریداری مین صرف کیا گیا تہا عہدہ داران گورنمنٹ نے جنہون نے ان مرمتون کو ضروری تصور کیا تہا اس درخواست کو خوشی سے قبول کیا اور خود اوس کام مین بہانتک جی لگایا کہ اونہون نے واقعی اوس قسم کے بانس تجویز کیے جنکا منگانا مقصود تہا اور اونکا حکم بموجودگی للوبہائی کے دیا اس حکم کی تعمیل مدعاعلیہ نمبر ۲ کے سپرد کی گئی اور اوسنے گورنمنٹ کے نام سے مدعیان کو بانسون کا حکم دیا۔

واضح ہو کہ معاملت دار نے صاف طور پر یہ بیان کیا۔

مین نے ان بانسون کے منگانے کے واسطے کوئی حکم نہین دیا مسٹر سیڈن نے میری موجودگی مین بانسون کے منگانے کے لئے کبہی حکم نہین دیا مسرکار نے کوئی امداد زدہ طاعون کے کامون مین خزانہ سے نہین کی کیونکہ یہ کام میونسپلٹی کا ہوتا بدین وجہ کہ وہ اشخاص جنکو مدد دی گئی تہی اندر حدود میونسپلٹی کے رہتے تہے ماکن ہری بہائی کو گورنمنٹ سے یہ حکم نہین ملا تہا کہ وہ منجانب گورنمنٹ کے بانس خرید کرے نہ مین نے کبہی دیگر عہدہ دار گورنمنٹ نے کسی ایسے حکم کو منظور کیا جو ماکن ہری بہائی نے مال گورنمنٹ کو حوالہ کئے جانے کی نسبت صادر کیا ہو ... مال مذکور واسطے بنانے منڈوا کے استعمال نہین کیا گیا تہا ... نہ مدعیان اور ماکن ہری بہائی کبہی میرے پاس گورنمنٹ سے روپیہ طلب کرنے کے لئے آئے نہ کبہی مین نے اونسے یہ کہا کہ مین اونکو سرکاری رقم سے روپیہ ادا کرونگا۔

صاحب جج ضلع نے یہ تحریر کیا۔

بحث یہ ہے کہ آیا عہدہ داران اوس پاس کے گورنمنٹ ذمہ دار ہے یا آیا مدعیان صرف ورثائے للوبہائی سے طلب کرنے کے لئے مجاز ہو سکتے ہین مین باتامل امر اول الذکر کی تائید مین رائے ظاہر کر سکتا ہون مین نہین خیال کرتا کہ مدعاعلیہ نمبر ۲ استقدر بے احتیاطی سے کام کرتا اور وہ مال کا حکم بدرخواست اپنے نہ کسی شخص کے جیسا کہ للوبہائی تہے دیتا۔

سنہ ۱۹۰۱ء
سکریٹری آف اسٹیٹ ہند بنام سلیمان جی

واضح ہو کہ اپنے بیان مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء مین جو کہ مین (مدعا علیہ نمبر ۲) نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ منوپلیٹی کے روبرو کیا (کاغذ نمبر ۲ ۹ ملاحظہ طلب) اوسنے صاف طور پر یہ لکھا یا ہے کہ مسٹر سیڈن سپرنٹنڈنٹ تعلق بورڈ نے بانسون کو قسم وار کیا اور قیمت کا تصفیہ کر کے نمونہ جات کو پسند کیا اور برطبق اسکے مہربان اللو بہائی پاس نامبردہ (مدعا علیہ نمبر ۲) کے جب کبھی اوسکو بانس درکار ہوتے تھے بطلب خاص تعداد بانسون کے رقعہ بھیجتا تھا اوسنے یہ اور اضافہ کیا اللو بہائی کا بیان ہے کہ یہ بانس واسطے رفاہ عوام کے خرید کئے گئے تھے اور اونکی قیمت مسماۃ سے لیکر ادا کر دی جاتی تھی کاغذ نمبر ۳۴ ہم ایک اطلاعنامہ مورخہ ۷ نومبر ۱۸۹۶ء منجانب مدعیان بنام مدعا علیہ نمبر ۲ کے ہے جسمین مدعی نے یہ تحریر کیا۔

اوسنے بیان کیا کہ مال بحکم جناب اسسٹنٹ کلکٹر صاحب اور بحکم بالا دعا جب عاملہ دار کے طلب کیا گیا تھا . . . . آپنے مال ہمکو یہ یقین دلا کر کہ آپ ہمکو اوسکا روپیہ گورنمنٹ سے دلا دینگے طلب کیا تھا . . . چونکہ مجھکو گورنمنٹ سے کوئی دادرسی نہین عطا ہوئی لہذا مین آپکو ہی ذمہ وار قرار دیتا ہون آپکو تاریخ ملنے اس اطلاعنامہ سے چار روز کے اندر وجہ اس امر کی ظاہر کرنی چاہئے کہ آپ پر اس بابت مذکور کے کیون نالش نہ کی جاوے اگر آپ مطابق اسکے جواب تحریر نہ کرینگے تو یقین رکھئے مین آپ پر بمقابلہ خود گورنمنٹ یا کسی دیگر شخص کے خواہ وہ کوئی ہو اپنا حق باقی رکھکر نالش کرونگا۔

کاغذ نمبر ۴ ۴ جواب اطلاعنامہ موسومہ مدعا علیہ دوم مورخہ ۸۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کا ہے۔ اوسنے یہ تحریر کیا ہے

مین نے مال مذکور اپنے خاص استعمال کے لئے نہین منگایا اور میرے ذمہ اوسکی بابت کچھ بافتنی بھی نہین ہے اس بارہ مین مین نے سنا ہے کہ غالباً بائی گنگا باشندہ راندیر بیوہ موتی وولبھ داس نے مال مذکور منگایا تھا اور اوسنے غربا کو بطریق خیرات دیا تھا اگر یہ صورت ہو تو آپکو استدعائے دادرسی بمقابلہ مسماۃ کے عدالت دیوانی سے کرنی چاہئے۔

واضح ہو کہ ان بیانات کی نسبت جو مدعا علیہ نمبر ۲ نے دو یا تین سال قبل اپنے اظہار کے تحقیقات ہونے مین لئے جانے کے لئے یہ تسلیم کیا کہ وہ صحیح ہین اور بالکل خلاف اس بیان نامبردہ کے ہین کہ اوسنے مال حسب احکام مسٹر سیڈن اور معاملت دار کے منگایا اور اسمین کسی قسم کا شبہ نہین ہو سکتا کہ اوسکے بیانات سابق جو مطابق واقعات مندرجہ مراسلت (کاغذ م ۹) کے ہین اور یہ کہ بیان جو اوسنے اب کیا قابل اعتبار نہین ہے یہ خلاف قیاس ہے کہ اوسکو بائی گنگا کے سرمایہ کا کچھ حال معلوم نہ تھا کوئی شہادت قابل اطمینان قسم کی شروع سے آخر تک مقدمہ مین واسطے ثابت کرنے اس امر کے نہین ہے کہ کسی عہدہ دار سرکار نے صریحاً یا ضمناً واسطے خرید کرنے اس مال اور گورنمنٹ کا اعتبار کفول کرنے کے اجازت دی یا یہ کہ کسی ۸۰۷
عہدہ دار کو ایسی اجازت عطا کرنے کا اختیار دیا گیا تھا یہ امر کہ اسسٹنٹ کلکٹر اور معاملت دار نے بذات خود مال کے ملاحظہ کرنے کی تکلیف گوارا کی تاکہ سرمایہ خیراتی بہترین فائدہ کے ساتھ لگایا جاسکے

سنہ ۱۹۰۲ء
سکرٹری آف اسٹیٹ ہند
بنام
سلیمان لجی

اور یہ کہ معاملت دارنے بانسون کے شمار کرنے اور نمبر جات سے اونکے مقابلہ کرنیکی تکلیف گوارا کی یا یہ کہ
معاملت دارنے غربا کے لئے جو بوجہ اثر قواعد طاعون کے بے خانمان ہو گئے تھے جھونپڑے بنانے کے انتظامات کی
نگرانی کی کوئی شہادت کسی قسم کی منظوری کی نسبت نہیں ہے تاکہ گورنمنٹ پابند ہو سکے معاملتدار نے یہ تحریر کیا ہے
للو بھائی نے مجھسے کہا کہ بائی گنگا نے مبلغ ان سے دینے کا وعدہ کیا تھا اگر وہ رسید نہ دیتی تو ٹھیکہ داریون اور راجیون کو
بانسون کا دینا ضروری ہوا بحیثیت ملازم سرکار مجھپر یہ فرض تھا کہ ان اشخاص کو بانس دون مجھپر یہ فرض نہ تھا کہ بلا پہلے اپنے
افسران بالا دست کو اطلاع کرنے کے بانس دون۔

مسٹر راؤ نے یہ بحث کی کہ چونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ نے خود اپنے لئے مال خرید نہیں کیا تو اوسنے ضرور
بحیثیت کارندہ کسی شخص کے خرید کیا ہوگا اور شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ منجانب سرکار کے
کارندہ تھا واضح ہو کہ کارندہ ایک ایسا شخص ہے جو واسطے کرنے کسی کام کے منجانب کسی دیگر شخص کے
متعین کیا گیا ہو یا وہ اشخاص ثالث کے ساتھ معاملات کرنے مین کسی دیگر شخص کا قائم مقام ہو لیکن بجز
کہ اختیار کارندہ کا صریح یا ضمنی ہو کسی شہادت کا حوالہ واسطے ثابت کرنے اس امر کے نہیں دیا گیا کہ مدعا علیہ
نمبر ۲ کو اس بارہ مین گورنمنٹ سے اختیار صریح ملا تھا نہ ایسے حالات موجود ہین جن سے اختیار ضمنی
مستنبط ہو سکے۔ مدعیان پر بجا یہ فرض تھا کہ نسبت اس امر کے تحقیقات کرلے کہ آیا مدعا علیہ نمبر ۲ کو
گورنمنٹ کا اعتبار مکفول کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ مزید براں یہ حجت کی گئی کہ کارندہ سرکاری اپنے آپکو
اوسطرح پابند نہیں کرتا جسطرح کارندہ خانگی کرتا ہے اور یہ قیاس کیا جانا چاہیئے کہ عہدہ دار سرکاری منجانب
گورنمنٹ کے معاہدہ کرتا ہے۔ بتائید اسی بحث کے کسی سند کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے وہ ایک نہایت خطرناک
مسئلہ کا اختیار کرنا ہے کارندہ جو منجانب گورنمنٹ کے معاہدہ کرے بذات خود پابند ایسے معاہدہ کا نہیں ہے
لیکن یہ ثابت کیا جانا چاہیئے کہ اوسنے اندر حیطہ اپنی کارندگی کے عمل کیا عہدہ دار سرکاری کو بحیثیت مذکور
اختیار صریح یا ضمنی مکفول کرنے اعتبار گورنمنٹ کا بابت جملہ ایسے معاملات کے جو واسطے انجام دہی اون
۸۰۸ فرائض کے ضروری ہین جو منجانب گورنمنٹ اوسپر عائد کئے گئے ہون حاصل نہیں ہے یہ بخوبی ظاہر ہے کہ افعال
ایک عہدہ دار گورنمنٹ کو جو اوسنے بیرون حیطہ اپنے اختیار کے کئے ہون کارندہ غیر مجاز منظور نہیں کر سکتا ہے
افعال مذکور کو خود گورنمنٹ منظور کر سکتی ہے یا بعلم کامل گورنمنٹ کے منظور کئے جا سکتے ہین۔ مقدمہ کلکٹر دسایتام
بنام کاویلی وینکٹا نراین (۱) ملاحظہ طلب۔ مقدمہ مین کوئی شہادت یہ ثبوت اسکے نہیں ہے کہ گورنمنٹ نے
صریحاً یا ضمناً افعال کسی عہدہ دار کو منجملہ ان عہدہ داران کے جو یہ تجاوز اپنے اختیار کے عمل کرتے تھے
منظور کیا ہے۔ مقدمہ ہر کشور رماے بنام گورنمنٹ بنگال وغیرہ (۲) ملاحظہ طلب۔

(۱) (سنہ ۱۸۶۶ء) کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۱ (۲) (سنہ ۱۸۶۸ء) کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۷

سنہ ۱۹۰۱ء
سکریٹری آف اسٹیٹ ہند
بنام
سلیمان حاجی

اپیل ہذا مین مسٹر راؤ نے یہ حجت کی ہے کہ کوئی شہادت بثبوت موجودگی سرمایہ خیراتی کے نہین ہے جسکا للو بھائی پٹیل راندیر منتظم تھا جسکے لئے بائی گنگا روپیہ دیتی تھی۔ اور جسکہ کاغذ نمبر ۱۰۱ سے مدعیان نے استدلال کیا تھا اور وہ حسب اونکے مقدمہ مین داخل کیا گیا اور عدالت وار کا اظہار نسبت اوسکے مضامین کے لیا گیا تھا اور کا بیان ہے کہ مجھے للو بھائی سے اطلاع ملی تھی افسوس ہے کہ وہ فوت ہوگیا اور طلب نہین کیا جا سکتا ہے مگر شہادت جداگانہ موجود ہے چھگن لال نے جسکا اظہار بطور گواہ کے لیا گیا اپنے اظہار مین یہ بیان کیا ہے کہ مین نے افواہا سنا کہ بائی گنگا نے بغرض خیرات کے روپیہ دیا تھا مزید بران اوسنے یہ تسلیم کیا کہ مین نے وہ بیان جو بطور کاغذ ۹۰ کے پیش ہوا ہے روبرو پٹیل اور تلاٹی مقام راندیر کے کیا تھا۔ اظہار مذکور مین نامبردہ یہ کہتا ہے۔

بائی گنگا نے یہ اقرار کیا کہ وہ مبلغ الف۔۔۔ واسطے مہیا کرنے بانس اور رسی وغیرہ کے بطریق خیرات غربا کو دیگی۔۔۔ مین جانتا ہون کہ ایک جزو زر مذکور کا بائی گنگا نے کوردیا تھا اور ایک جزو دینا باقی تھا مجھکو بائی گنگا کے یہ اقرار کرنے کا حال کہ وہ مبلغ الف۔۔۔ مذکور دیگی اوسکے بیان سے جو خود اوسنے میرے روبرو کیا تھا معلوم ہے۔

پرشوتم داس کا یہ بیان ہے۔

مین نے کچھ کپڑا غربا کو دیا مین نے کپڑے کا روپیہ بائی گنگا سے یا بابت للو بھائی کے مجھسے اول اشخاص کو کپڑا دینے کے لئے کہا جو رقعہ لادین اور اوسنے مجھے قیمت ملے گی۔ جو کپڑا کہ مین نے دیا تھا مجھکو اوسکی قیمت گنگا بائی نے ادا کی ہے۔

اس شہادت سے اسمین کچھ شبہ باقی نہین رہتا کہ ایسا روپیہ موجود تھا اور یہ کہ للو بھائی جو مطابق خود مکھن کی اطلاع کے رقعہ جات واسطے بانسون کے حسب ضرورت ہوتی تھی بھیجتا تھا زر مذکور کا انتظام
۸۰۹ کرتا تھا عدالت ماتحت نے صریحا یہ تجویز کی ہے کہ اس روپیہ کی موجودگی ثابت ہے۔

چونکہ کوئی ایسی شہادت مقدمہ مین نہین ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ مدعا علیہ دوم کو گورنمنٹ سے یہ اجازت ملی تھی کہ وہ بانس خرید کرے اور بابت ادائے اونکی قیمت کے گورنمنٹ کا اعتبار مکفول کرے یا یہ کہ مدعا علیہ دوم کے افعال کو گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار گورنمنٹ نے جسکو اس بارہ مین باضابطہ اختیار دیا گیا تھا کبھی منظور کیا لہذا ضرور ہے کہ ہم ڈگری صاحب جج ضلع کو جہانتک وہ اوسکی رو سے دعوی بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ۱۔ کے ڈگری کیا گیا منسوخ کرین عدالت ماتحت نے دعوی بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ۲ کے نامنظور کیا اور بنا راضی حکم مذکور کے کوئی اپیل نہین کیا گیا ہے مدعیان خرچہ جملہ عدالتون کا ادا کرین۔

ڈگری منسوخ کی گئی۔

صیغہ ابتدائی دیوانی

باجلاس مسٹر اسٹارلنگ صاحب جسٹس

۲۸ - اگست ۱۹۰۲ء

یوسف حاجی علی مدعی بنام این ڈبلیو کیمپ و دیگر مدعا علیہم

منقولہ از کتاب انگریزی ۸۰۹

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴۲۴ و ۴۳۰ - اطلاع نالش - افیشل اسینی عہدہ دار سرکاری ہے -

افیشل اسینی حسب منشا دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے عہدہ دار سرکاری ہے اور اسکو یہ

وہ شخص اطلاع اغماض کیا گیا ہو جسکو عدالت نے اوسکے نام اب اپنے عمال کے نالش دائر کیا جائے بلا منصب تغیر اپنے

عہدہ منشی کیا جوان

درخواست بغرض صدور حکم واسطے خارج کرنے مقدمہ کے جس صورت ہے بوجہ ندینے مناسب اطلاع

مقتضیہ دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اور بوجہ عدم تعمیل احکام دفعہ مذکور کے الخ -

جو بحث کہ بر طبق اس درخواست کے پیش کی گئی ہے کہ آیا افیشل اسینی حسب مراد دفعہ ۴۲۴ مجموعہ

ضابطہ دیوانی (ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ء) کے عہدہ دار سرکاری ہے یا نہیں اور آیا نالش بلا اصرار باب اوسکے قابل

پذیرائی ہے یا نہیں کیونکہ حسب دفعہ مذکور کے اوسکو کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی -

۸۱۰ مدعا علیہ اول (مسٹر کیمپ) قائم مقام افیشل اسینی عدالت دیوانی (دیوالیہ) مقام بمبئی کا تھا اور

بحیثیت مذکور عنوان عرضی دعوی میں بیان کیا گیا تھا وہ بجائے مسٹر میکلوڈ مدعا علیہ نمبر ۲ کے جو

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو رخصت پر گیا تھا کام کرتا تھا یہ نالش ۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو صرف بنام مدعا علیہ اول کے

دائر کی گئی تھی لیکن ۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو عرضی دعوی کی ترمیم کی گئی اور مدعا علیہ دوم فریق بنایا گیا -

عرضی دعوی میں یہ شکایت تھی کہ تاریخ ۲ سنہ ۱۹۰۲ء میں مدعا علیہ دوم (مسٹر میکلوڈ) نے بحیثیت

افیشل اسینی تہانہ کی لکڑی عمارتی مدعی کی بیجا طور پر لی اور اوسپر بدین بیان قابض ہوا کہ وہ جزو ترکہ ایک شخص

نور محمد حاجی عمر داؤد دیوالیہ کی تھی اور مدعا علیہ اول بعد ازینکہ بطور قائم مقام افیشل اسینی کے بیجا طور پر

لکڑی عمارتی پر قابض رہا تھا اور ۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو کمشنر عدالت دیوالیہ سے ایک حکم بدین ہدایت

حاصل کیا تھا کہ وہ بحیثیت افیشل اسینی اوسکو ۱۴ یوم کے بعد تاریخ مذکور فروخت کرے بجز اسکے

کہ مدعی اندر میعاد مذکور کے بارجاع نالش حکم امتناعی حاصل کرے - چنانچہ مدعی نے حسب مندرجہ بالا

یہ نالش ۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو دائر کی اور دعوی دلایا نے مبلغ عہ ۔۔۔۔ کا بطور قیمت لکڑی کے

اوس تاریخ کو کیا جس تاریخ پر وہ بیجا طور سے لی گئی تھی اور مبلغ صہ ۔۔۔۔ ہرجہ کا کیا مدعا علیہ اول

۱۹۰۲ء

یوسف حاجی
بنام
این ڈبلیو گیمپ

نالش میں سمن کی باضابطہ تعمیل کی گئی چونکہ مدعا علیہ دوم انگلستان میں تھا لہذا اوسپر بتاریخ
درخواست کے سمن کی تعمیل نہیں ہوئی۔

۱۱- اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو مدعا علیہ نے اطلاع اس درخواست کی واسطے خارج کرنے عرضی دعویٰ فہرست سے اس بنا پر کی کہ کوئی اطلاع نالش کی حسب دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) نہیں دی گئی تھی۔

مسٹر ووڈروف منجانب مدعا علیہ اول بتائید درخواست حاضر ہوئے۔ افیشل اسینی حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے عہدہ دار سرکاری ہے اور یہ نالش بمقابلہ اوسکے بابت ایسے افعال کے ہے جو اوسنے باعتبار اپنے عہدہ کے کئے تھے حسب دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے اطلاع نالش ہذا کی اوسکو دینی چاہئے تھی مسلماً کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے لہذا نالش فہرست سے خارج ہونی چاہئے۔ کونسل موصوف نے مقدمہ صاحب ناظری شاہنشاہ بنام فرگسن (۱) کا حوالہ دیا۔

۱۱۸ مسٹر اسکاٹ (ایڈوکیٹ جنرل) منجانب مدعی۔ ہم کہتے ہیں کہ افعال جنکی بابت نالش دائر کی گئی ہے بحیثیت عہدہ دار سرکاری کے نہیں کئے گئے تھے بلکہ بحیثیت اسینی جائداد دیوالیہ کے کئے گئے تھے مزید بران نالش تابع اور بموجب حکم مصدرہ عدالت دیوالیہ کے ۹- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو دائر کی گئی تھی دفعہ ۴۲۴ نالش ہذا سے متعلق نہیں ہو سکتی۔

اسٹارلنگ صاحب جسٹس۔ نالش بنام مدعا علیہ اول بحیثیت افیشل اسینی کے دائر کی گئی ہے اور افعال جنکی نسبت ہرجہ کا دعویٰ کیا گیا ہے ایسے افعال ہیں جو اوسنے بحیثیت کئے تھے۔ مجھکو یہ تجویز کرنی چاہئے کہ افیشل اسینی عدالت دیوالیہ کا حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) عہدہ دار سرکاری ہے اور یہ کہ حسب دفعہ ۴۲۴ کے نالش بنام اوسکے بلا دینے اوسکو اطلاع حکم دفعہ مذکور کے دائر نہ کرنی چاہئے۔ لہذا مجھکو نالش مذکور کے ڈسمس کرنی چاہئے۔

نالش ڈسمس کی گئی۔

اٹارنی منجانب مدعی۔ مسٹر کے ڈی شراف۔

اٹارنیان منجانب مدعا علیہما۔ مسٹرس آردشیر و ہرمزجی و دنشا۔

(۱) ۷ سنہ ۱۸۸۱ء کلکتہ جلد صفحہ ۴۹۹

شرح تعزیرات ہند

قیمت علاوہ محصول ڈاک صہ — کاغذ بادامی ہے

اس شرح مین مقدمات رپورٹ ہاے ذیل موقع مناسب پر تحریر کیے گیے ہین (۱) نظائر قانون ہند سلسلہ کلکتہ و مدراس و بمبئی والہ آباد (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد و کلکتہ (۳) ویکلی رپورٹر (۴) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس و بمبئی ممالک مغربی و شمالی (۵) بنگال لا رپورٹ (۶) انڈین جورسٹ (۷) کلکتہ لا رپورٹ وغیرہ وغیرہ جا بجا اہم مقدمات انگلستان کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور مضامین نادر مندرجہ شروح انگریزی مع ترجمہ رپورٹ لا کمشنران تحریر کیے گیے ہین تاکہ ٹھیک طور پر منشاے واضعان قانون کا معلوم ہو جاوے۔ بنظر سہولت اس شرح مین یہ بھی تحریر ہے کہ (۱) جرم کی سماعت کون عدالت کر سکتی ہے (۲) پولیس بلا وارنٹ کے گرفتار کر سکتی ہے یا نہین (۳) معمولی طور پر اول سمن جاری ہونا چاہیے یا وارنٹ (۴) جرم قابل ضمانت ہے یا نہین (۵) راضی نامہ ہو سکتا ہے یا نہین (۶) اجازت استغاثہ حاصل کرنیکی ضرورت ہے یا نہین۔

شرح ضابطہ فوجداری جدید

ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء

شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء جسکا آغاز جولائی ۱۸۹۹ء مین کیا گیا تھا اب تیار ہے۔ خوبی اس شرح کی محض باس امر سے ظاہر ہے کہ یہ شرح نہایت محنت و عرق ریزی سے عرصہ ۲ سال مین طیار ہوئی ہے اس شرح مین نظائر متعلق ہر دفعہ کے اس خوبی سے درج کیے گیے ہین کہ معنی و منشاد دفعہ کا فوراً سمجھہ مین آجاتا ہے اور جو آرا کہ اعلی ترین عدالت ہاے ملک نے نسبت ہر امر متعلقہ قانون فوجداری کے قائم کی ہین وہ فوراً اسکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہین۔ چونکہ یہ شرح وقتاً فوقتاً حصص مین شائع کی گئی ہے اسوجہ سے جو فیصلیجات کہ بعد شائع ہونے حصص کے صادر ہوے وہ مع دیگر نظائر لغایت جون ۱۹۰۱ء کے تتمہ مین جو کتاب کے آخر پر ہے درج کیے گیے ہین۔

اس کتاب کا حجم قریب چہ سو صفحہ کے ہے اور اوسمین سب وہ مواد موجود ہے بلکہ اوس سے زیادہ جو شروح زبان انگریزی مین ملتا ہے۔

یہ کتاب نہایت خوشخط سفید کاغذ پر تقطیع ۱۸ + ۲۲ دو صفحہ ڈمائی پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت صہ علاوہ محصول ڈاک۔

جو صاحب شرح تعزیرات ہند و شرح ضابطہ فوجداری ایک ساتھہ طلب فرماوینگے اونکی خدمت مین یہ کتابین محض بقیمت ؏ مع محصول ڈاک روانہ کیجاوینگی۔

فہرست کتب موجودہ مطبع نظامی قانون ہند الہ آباد

نوٹ۔ جو کتابیں رعایتی قیمت پر دی جاتی ہیں ان پر کمیشن نہ دیا جاوے گا

شرح ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۹ء استحقاق وراثت انگریزی — عہ
شرح اسٹامپ انگریزی . . . . — عا
شرح لگان اردو . . . . — عما
شرح مالگذاری اردو . . . . . — ۵ا
شرح مجموعہ تعزیرات ہند کاغذ سفید . . — ص
〃 〃 〃 بادامی 〃 — [illegible]
شرح ضابطہ فوجداری . . . . . — [illegible]
قیمت مجموعی ہر دو شرح معہ محصول — [illegible]
رسالہ انتقال اسم فرضی . . . . — ۸
اصول شہادت عدالتی یعنی تمہید قانون شہادت — [illegible]
قانون ٹارٹ . . . . . . — [illegible]
دھرم شاستر اسمرتی چندریکا . . . . . — [illegible]
دھرم شاستر مولفہ جان ڈی مین صاحب بیرسٹر ایٹ لا — [illegible]
رسالہ اصول تنقیح — [illegible]

کتب قانونی ہندی

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء ہند کا دنڈ سنگرہ یعنی تعزیرات ہند . . — [illegible]
ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء گواہی کا — ۱/
〃 ۲۳ سنہ ۱۸۶۳ء ایکٹ جوا بازی — ۱/
〃 ۷ سنہ ۱۸۷۰ء رسوم عدالت — ۱/۰
〃 ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء جو تیمار ان . . — [illegible]
اسکٹ ۱۸۶۷ء مطابق ایجا مولشیان . . — [illegible]
〃 ۲۹ سنہ ۱۸۷۱ء انقادی . . — [illegible]
〃 ۱۵ سنہ ۱۸۶۷ء قانون نکاح عیسائیان . . — [illegible]
〃 ۳ سنہ ۱۸۷۷ء رجسٹری . . — [illegible]
〃 ۷ سنہ ۱۸۷۸ء قانون جنگلات . . — [illegible]
〃 ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء قانون اسلحہ — [illegible]
〃 ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء آبکاری — [illegible]
〃 ۱ سنہ ۱۸۹۲ء محصولات پرسٹ . . — ۱/۰

ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۶ء جواچہ انسی کا قلعہ و دیگر اغراض — ۲/
〃 ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء لگان اودھ — ۱۰
〃 ۵ سنہ ۱۸۹۰ء قانون جنگلات ہند (بربچا) . . — ۳/
〃 ۹ سنہ ۱۸۹۰ء ریلوے ایکٹ — [illegible]
〃 ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء آبکاری — [illegible]
〃 سنہ ۱۸۹۶ء [illegible] اکروں کا ایکٹ — ۱/
〃 ۱ سنہ ۱۸۹۸ء [illegible] — [illegible]
〃 ۵ سنہ ۱۸۹۸ء ضابطہ فوجداری — [illegible]
〃 ۲ سنہ ۱۸۹۹ء ایکٹ اسٹامپ — [illegible]
〃 ۲ سنہ ۱۹۰۱ء لگان — [illegible]
〃 ۳ سنہ ۱۹۰۱ء مالگذاری — [illegible]

کتابچہ دیہاتیوں کی بیماری کی . — [illegible]
قواعد پٹواریان ممالک مغربی و شمالی . — ۸
〃 〃 〃 اردو — [illegible]
قواعد ٹیکا . . . . — ۸
قواعد و احکام ہائی کورٹ بابت عدالتہائے فوجداری ماتحت (ممالک مغربی و شمالی) . . . — [illegible]
خزانہ زراعت مصنفہ بابو دھنپت لال — ۱/
کتب کاشتکاران — [illegible]
سوال و جواب پولیس — ۱/
جملہ کتب اردو و ہندی و انگریزی مطبوعہ گورنمنٹ پریس قیمت پر ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں

قصص جات و دیگر رسالہ جات نادرہ

بہار چمنستان اردو . . . — ۵
〃 ہندی — ۱/
گل اندام . . . — ۱/
شور شرر . . . — [illegible]
نسرین و صد برگ . . — ۱/
چندر راوت . . . — [illegible]
سنہری بی بی . . — [illegible]
ماہ وش . . . — [illegible]
تسخیر الحسن فی تعشق مریخ — [illegible]
عقد پروین ترجمہ ہدیہ جاپان — ۵
انگشتری . . . — [illegible]
انمول انگوٹھی — [illegible]
سیر ملک بقا . . . — [illegible]

فسانہ کنول ورنہ
بوستان وفا . . . — [illegible]
اخلاق حسنہ جلد اول و دوم — [illegible]
آئینہ بانجہر . . — ۸
رسالہ شیام بہار . — [illegible]
دیوان لطف تسلیم . . — ۸
انتخاب دلپذیر — [illegible]
رسالہ تپ محرقہ — [illegible]
نقشہ جات سوم اطلاعیات
سادہ — [illegible]
بورڈ پر — [illegible]
انگریزی ہدایتی مسمریزم کی ہندی کتاب . . . — [illegible]

المشتہر منشی نرت بہاری لال مظہر سپرنٹنڈنٹ مطبع نظامی قانون ہند الہ آباد